جامع
سنن ترمذی
مترجم
مع
فوائد وتوضیح
تالیف
الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
(۲۰۰ھ-۲۷۹ھ)
ترجمہ، فوائد وتوضیح
علی مرتضیٰ طاہر
تحقیق
علامہ محمد ناصر الدین البانی
جلد اوّل
تخریج
حافظ ابو سفیان میر محمدی
تصحیح وتنقیح
حافظ موھب الرحیم
www.KitaboSunnat.com
دار الحمد

مُترجَم
جامع سُنن تِرمذی
مع
مُختصَرشرح

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مترجم
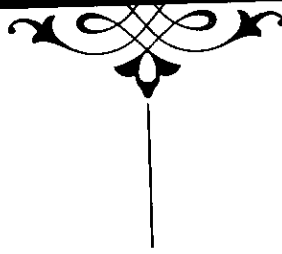
جامع سنن ترمذی

مع

مختصر شرح

تالیف

الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی

(۲۰۰ — ۲۷۹ھ)

جلد اوّل

ترجمہ فوائد وتوضیح

مولانا علی مرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ

تحقیق:
علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج:
حافظ ابوسفیان میر محمدی حفظہ اللہ

تصحیح وتنقیح
حافظ موہب الرحیم حفظہ اللہ

دار الحمد

نام کتاب: جامع سنن ترمذی (مترجم)

تالیف: الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (۲۰۰-۲۷۹ھ)

ترجمہ فوائد و توضیح: مولانا علی مرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ

باہتمام: ھناد شاکر

اشاعت اول

ناشر: دار الحمد
+92 42 373 61 505, +92 372 44 404
+92 333 43 34 804, +92 324 43 36 123
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
پوسٹ کوڈ: 54000

فہرست مضامین

أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — طہارت کے احکام ومسائل

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی نماز کا بیان

أَبْوَابُ الْوِتْرِ — نمازِ وتر کے احکام ومسائل

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ عَنْ رَسُولِ ﷺ

احادیث رسول ﷺ سے مروی جمعۃ المبارک کا بیان

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

عیدین کا بیان

أَبْوَابُ السَّفَرِ	سفر کا بیان	

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ سے مروی زکوٰۃ کے احکام ومسائل

أَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی حج کے احکام و مسائل

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم!

أما بعد!

فتنوں کے اس دور میں شیطان نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لیے ہر طرف بے راہ روی کے جال بچھا رکھے ہیں۔ کہیں انکارِ حدیث تو کہیں تجدد کی آڑ میں دین کی نت نئی تاویلات۔ کہیں مستشرقین کی تلبیسات تو کہیں اپنوں کی نفس پرستی، ایسے پرفتن دور میں سنت کا احیاء سعادت ہی نہیں، فرض بھی ہے۔

کیوں کہ فتنوں سے بچنے کا واحد حل تمسك بالكتاب والسنة ہے۔

حدیث نبوی کی خدمت کی خواہش کا جذبہ الحمد للہ ہمیں اپنے آباء (دادا جی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ علیہ اور والد گرامی حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ) سے ورثہ میں ملا ہے۔ بحمد اللہ و بتوفیقہ اسی جذبے کے تحت ادارے نے "الجامع الصحيح للامام الترمذی" کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

جامع ترمذی کتب ستہ میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ جامع ہونے کے ساتھ ساتھ سنن بھی ہے۔ اس کے مؤلف روایتِ احادیث کے ساتھ ساتھ ان سے متعلقہ علماء کی آراء بھی نقل کرتے ہیں اور ایک مسئلہ سے متعلق باقی روایات کی طرف اشارہ بھی فرما دیتے ہیں۔ انھی وجوہات کی بناء پر یہ کتاب ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔

جامع ترمذی کے اس نسخے پر کیے گئے کام کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے:

☆...... کتاب کا ترجمہ مولانا علی المرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ نے کیا ہے۔

☆...... فاضل مترجم نے مختلف مقامات پر مشکل الفاظ کے معانی کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی آسان وضاحت بھی کر دی ہے۔

☆...... فاضل مترجم نے افادۂ عام کے لیے متعدد مقامات پر مختصر توضیحی فوائد درج کر دیے ہیں۔

☆...... کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے کہ ہر کتاب کے شروع میں مثلاً "کتاب الایمان" اس کا مختصر تعارف، پھر ہر باب اور اس سے متعلق احادیث کا ترجمہ، مشکل الفاظ کے معانی، امام ترمذی کی وضاحت، توضیحی فوائد، پھر کتاب کے آخر میں اس کتاب کے مسائل کا خلاصہ ذکر کیا ہے تاکہ قاری کو حدیث مبارکہ کی تفہیم میں آسانی ہو۔

☆...... احادیث پر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق حکم درج کیا گیا ہے۔

☆……شیخ البانی رحمہ اللہ کا حکم مکتبہ المعارف سے شیخ ابوعبیدۃ مشہور بن حسن آل سلمان کے اعتناء سے طبع ہونے والی ترمذی سے ماخوذ ہے۔

☆……احادیث مبارکہ کی ترقیم بین الاقوامی نسخہ فواد عبدالباقی اور متن دارالسلام (ریاض) کی طبع کردہ کتاب کے مطابق ہے۔

☆……احادیث کی تخریج ڈاکٹر بشار عواد معروف کی تخریج سے مستفاد ہے۔ جسے دار الغرب نے چھ جلدوں میں طبع کی ہے۔

☆……اگر کوئی حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی ہے تو عموماً تخریج میں صرف انھی کے حوالے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ صحیحین کی احادیث کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔

☆……ترجمہ و فوائد کی تصحیح و تنقیح ابو محمد موہب الرحیم حفظہ اللہ نے کی ہے۔

☆……تخریج و تحقیق کو حافظ ابوسفیان میر محمدی حفظہ اللہ نے بڑی محنت اور شوق سے نقل کیا ہے تاکہ کوئی سقم باقی نہ رہ جائے۔

حدیث مبارکہ کی خدمت جہاں ایک انتہائی باسعادت امر ہے، وہاں ایک مشکل اور نہایت احتیاط کا متقاضی کام بھی ہے۔ اگر کتاب میں قارئین عربی متن یا ترجمہ و توضیحات میں یا کسی اور حوالے سے کسی قسم کا کوئی سقم پائیں، تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہم آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر سکیں۔

یہ ناسپاسی ہوگی کہ ادارہ کا کوئی اہم کام برادرِ اکبر حافظ حماد شاکر حفظہ اللہ اور خلاد شاکر حفظہ اللہ کی طرف منسوب نہ کروں، جن کی تربیت کی وجہ سے میں اس قابل ہوا۔ اللہ رب العزت والد گرامی حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ اور میرے تمام برادران کو دین و دُنیا کی برکتوں اور اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔

میں اُن احباب کا بھی تہ دل سے شکرگزار ہوں جنھوں نے خدمتِ حدیث کے اس منصوبے میں کسی بھی قسم کے علمی و فنی مشورے سے نوازا۔ خاص طور پر خلیل الرحمان چشتی حفظہ اللہ، جن سے کتاب کی طباعت سے قبل، ترتیب کے بارے میں راہنمائی لی اور انھوں نے مفید مشوروں سے بھی نوازا اور فاضل مترجم مولانا علی مرتضیٰ طاہر جنھوں نے نہایت اخلاص اور محبت سے کتاب کا ترجمہ کیا اور عبدالرؤف بھائی کا جنھوں نے بڑے خلوص اور محبت سے کتاب کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کو اپنی فنی مہارتوں سے نکھارا۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلص احباب کو ثواب جزیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

الخادم العلم والعلماء

ھناد شاکر

تقدیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ......

﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (التوبۃ : 122)

محدثین کرام وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں حدیث رسول کی خدمت میں گزاریں اور اپنی تمام تر توانائیاں شجر اسلام کی آبیاری کے لیے صرف کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو جمع کر کے امت تک پہنچایا اور اس عظیم مشن میں آنے والی تمام صعوبتوں کو بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا، اپنے مال اور وقت کو دین اسلام کی نشر و اشاعت اور فرامین رسول کی جمع و تدوین کے لیے وقف کر دیا، یہی وجہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ان کے نام اور کارنامے تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

ان کے اس عظیم مشن کو مٹانے اور انہیں اس کام سے ہٹانے کے لیے حاکموں اور خوارج نے سر توڑ کوششیں کیں، کسی پر ارتداد کا الزام، کسی پر تقدیر منکر کے منکر ہونے کا الزام اور کسی کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالا لیکن یہ تمام تر ہتھکنڈے ان عظیم لوگوں کے پایہ استقلال میں لرزش پیدا نہ کر سکے۔

کیا ہی قابل رشک زندگیاں تھیں ان جلیل القدر اور قسمت کے دھنی انسانوں کی! کہ جنہوں نے اپنی زندگی کا محور و مرکز احادیث رسول ﷺ کو بنائے رکھا۔

یہ گلستان حدیث کے وہ کھلتے پھول تھے جنہوں نے اپنی خوشبو سے تمام عالم کو مہکا دیا۔

کس قدر صاحب فضل تھے یہ محدثین کرام کہ جن کے صبح و شام اور لیل و نہار قال اللہ اور قال الرسول کی دل نواز اور روح پرور صداؤں میں بسر ہوئے۔

یہ ان کی حدیث رسول ﷺ سے سچی محبت ہی تھی کہ جس کی بدولت آج بھی ان درویش صفت انسانوں کا نام سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے...... ان کی سچی لگن اور پاکیزہ جذبات کا ہی نتیجہ تھا کہ ان کو آپ ﷺ کے فرامین بمعہ اسناد سینکڑوں، ہزاروں تھیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ذہن نشین ہوتے تھے، دنیا ان کے حافظے کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ

جاتی .....فرامین رسول ﷺ کی تلاش میں وہ نگر نگر اور بستی بستی پھرتے رہے، اسی لیے آج ان عظیم شخصیات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے..... یہ آسمان علم کے وہ ستارے تھے جن سے آج تک لوگ راستہ تلاش کر رہے ہیں۔

انہی بے مثال شخصیات میں سے ایک امام ترمذی رحمہ اللہ ہیں جنہوں نے امت محمدیہ کے لیے ایک وقیع اور گرانقدر تالیف کی جو اپنی انفرادیت اور جامعیت کے لحاظ سے بڑی افادیت کی حامل ہے۔ یوں سمجھیے کہ انہوں نے جامع ترمذی کی شکل میں امت کے لوگوں کو ایک ایسا گلاب دیا ہے جس کی خوشبو سے امت محمدیہ کے ہر ہر فرد کی سانسیں مہکی ہوئی ہیں۔

یہ عظیم تالیف کتب احادیث میں نمایاں مقام رکھتی ہے اور اس کا باترجمہ نسخہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تقدیم کے ان قرطاس میں آپ درج ذیل باتوں کے بارے میں آگاہی حاصل کریں گے:

- ......امام ترمذی کے حالات زندگی
- ......جامع ترمذی اور اس کی امتیازی خصوصیات
- ......امام ترمذی کے شیوخ و تلامذہ
- ......زیر مطالعہ مترجم کتاب کی خصوصیات

امام ترمذی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

نام ونسب:

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سودہ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی، الترمذی البوغی الضریر۔

وجہ نسبت:

السلمی:......قبیلہ بنوسلیم سے تعلق ہونے کی وجہ سے آپ کو سلمی کہا جاتا ہے۔

الترمذی: ......ترمذ دریائے جیحون کے کنارے واقع خراسان کا مشہور شہر ہے۔ اس شہر میں بڑے بڑے علماء اور محدثین پیدا ہوئے اس لیے اسے "مدينة الرجال" بھی کہا جاتا رہا ہے۔ اس شہر کو آپ کے مولد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے آپ ترمذی کہلائے۔

البوغی:......ترمذ شہر سے چھ فرسخ (تقریباً 45 کلومیٹر) پر واقع بوغ نامی ایک قصبہ ہے جہاں آپ کی وفات ہوئی اور اسی جگہ آپ آسودۂ خواب ہیں جس کی وجہ سے آپ کو البوغی بھی کہا جاتا ہے۔

الضریر:......الضریر کہے جانے کی وجہ یہ ہے کہ عمر کے آخری حصہ میں آپ کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تھی۔

ولادت اور تلفظِ ترمذ:

امام ترمذی کی ولادت کے بارے زیادہ تر سیرت نگاروں کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ آپ 209 ہجری میں نہر بلخ کے کنارے واقع شہر ترمذ میں پیدا ہوئے۔ ترمذی افغانستان کی شمالی سرحد پر دریائے آمو کے کنارے ازبکستان کا جنوبی شہر ہے۔ لفظ ترمذ کے تلفظ میں معروف اختلاف ہے اسے تَرْمَذْ، تُرْمُذُ، تِرِمِذ سبھی طرح پڑھا جا سکتا ہے لیکن راجح موقف یہی ہے کہ تِـرْمِـذْ، اِثْـمِذْ کی طرح پڑھا جائے گا۔ علامہ سمعانی کہتے ہیں: میں اس شہر میں بارہ دن رہا لوگ

اسے ترِمذ (ت اور میم کے کسرہ کے ساتھ) بولتے تھے۔ (الانساب: 459/1)

سید قاسم محمود لکھتے ہیں: تِـرْمِـذْ روسی ترکستان کا ایک شہر ہے جو آمو دریا کے شمالی کنارے پر واقع دریائے سرجان کے دھانے پر واقع ہے۔ جب مسلمان یہاں پہنچے تو ترمذ میں بدھ مت کا عروج تھا۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا: 543/1)

تحصیل علم:

علوم و معارف کا چشمہ مکہ مکرمہ میں پھوٹا، اس کی نشو ونما مدینہ منورہ میں ہوئی، پھر مدینہ منورہ سے علوم وفنون کا یہ سیل رواں عراق (کوفہ و بصرہ) پہنچا پھر علم و عرفان کے اس دریا کا رخ خراسان کی طرف ہوا جس کی وجہ سے خراسان کی زرخیز زمین میں بہار آ گئی۔ امام ترمذی کے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کی تفاصیل نہیں ملتیں لیکن غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے خراسان کے چمن علم سے ہی خوشہ چینی کی، کیونکہ اس دور میں یہی علاقہ علوم وفنون کے ارباب واصحاب کا مرکز تھا۔

رحلات علمیہ:

اسلام کی تعلیمات کی بنیاد کتاب اللہ کے بعد سنت نبوی پر ہے، اس کے بغیر دین کا صحیح اور مکمل علم حاصل نہیں ہو سکتا، اس لیے ہر دور میں مسلمانوں نے اس کی طرف بھر پور توجہ دی، خصوصاً ابتدائی چند صوبوں میں اس کی حفاظت و اشاعت کا اتنا اہتمام ہوا جس کی دنیا میں کوئی قوم مثال پیش نہیں کر سکتی۔ نفس حدیث کے متعلق بہت سے علوم ایجاد ہو گئے، حجاز، عراق، خراسان، ماوراء النہر، شام، مصر اور مغرب دنیا کے ہر گوشے میں مراکز قرآن و حدیث قائم ہو گئے تھے اور حجاز کے بعد خراسان کو اس باب میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ کبار محدثین یہیں پیدا ہوئے لیکن حصول علم کی جستجو میں جہاں جہاں ممکن ہو سکا پہنچے اور اپنے دامن کو علم کے پھولوں سے بھرا۔ اسی طرح امام ترمذی نے بھی کئی ممالک اک علمی سفر کیا۔ اس بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"طاف البلاد وسمع خلقا من الخراسانيين والعراقيين والحجازيين ."

(تهذيب التهذيب : 344/9)

آپ نے متعدد شہروں کا علمی سفر کیا اور خراسان، عراق اور حجاز کے علماء سے سماع حدیث کیا۔

حافظہ:

جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اخلاق و عادات کی خوبصورتی عطا کی تھی وہیں آپ کو حیران کن اور غیر معمولی حافظہ بھی عطا فرمایا: آپ کی قوت حافظہ اور ضبط کے ملکہ کے بارے علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ ابوسعید ادریسی کا قول بیان کرتے ہیں:

"كان ابو عيسٰى يضرب به المثل فى الحفظ ." (تذكرة الحفاظ : 634/2)

امام ترمذی قوت حافظہ میں ضرب المثل تھے۔

آپ کے غیر معمولی حافظہ کے بارے بہت سے سیرت نگاروں نے ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ بیان کیا ہے۔

کہ آپ نے کسی واسطہ کے ساتھ ایک مشہور کی احادیث کے دو اجزاء (بارے) لکھے۔ امام ترمذی ایک دفعہ سفر حج پر جا رہے تھے کہ ایک بزرگ پر ان کی نظر پڑی، دریافت کرنے پر پتہ چلا یہ وہی بزرگ ہیں جن کی احادیث کے دو اجزاء آپ بالواسطہ لکھ چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ براہ راست ان سے ان احادیث کا سماع کرلوں اور سند عالی ہو جائے۔

پھر جلدی میں اپنے سامان میں دو کاپیاں رکھ لیں، خیال تھا کہ یہ وہ کاپیاں ہیں جن میں اس شیخ کی احادیث لکھی ہیں لیکن یہ کاپیاں صاف تھیں ان پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں تھا۔ چنانچہ جب شیخ کے پاس پہنچے، انہوں نے فرمایا: میں احادیث کی قراءت کرتا ہوں تم دیکھ کر اصلاح کرتے جانا شیخ نے پڑھنا شروع، دوران قراءت جب شیخ کی نظر صاف کاغذوں پر پڑی تو غصے میں آ گئے کہنے لگے: تمہیں شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کررہے ہو؟ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور ان سے عرض کی آپ تحریر کردہ تمام احادیث مجھ سے سن لیں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر بالکل اسی ترتیب پر تمام احادیث سنا دیں تو وہ کہنے لگے: تم نے پہلے سے ان احادیث کو یاد کیا ہوگا میں نے عرض کی نہیں، یہ آپ کے طریق کی ہی روایات ہیں۔ آپ اور احادیث بیان کریں، انہوں نے چالیس احادیث بیان کیں اور کہنے لگے اب سناؤ، میں نے وہ چالیس احادیث فوراً سنا دیں تو انہوں نے کہا:

((ما رأيتُ مثلك .)) ❶

''میں نے تمہارے جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔''

اساتذہ:

حافظ ابن حجر ؒ کا قول آپ پڑھ چکے ہیں کہ امام ترمذی نے بہت سے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ یہاں چند نامور اور ارباب علم وفضل اساتذہ کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے آپ نے اپنے دوران جلیل القدر اساتذہ سے حدیث کا علم حاصل کیا:

قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، محمد بن عمرو السواق محمود بن غیلان، اسماعیل بن موسیٰ الفزاری، احمد بن منیع، احمد بن الحارث، ابو وہب الزہری، بشر بن معاذ العقدی، حسن بن احمد بن ابوشعیب، ابوعمار حسین بن حریث، عبداللہ بن معاویہ الجمعی، عبدالجبار بن العلاء، ابو کریب محمد بن العلاء، علی بن حجر، علی بن مسروق الکندی، عمرو بن علی الفلاس، عمران بن موسیٰ القزاز، محمد بن ابان المستملی، محمد بن حمید الرازی، محمد بن عبدالاعلیٰ، محمد بن رافع، محمد بن عبدالعزیز بن ابو رزمہ، محمد بن عبدالملک بن ابو الشواب، محمد بن یحییٰ العدنی، نصر بن علی، ہارون الحمال، ہناد بن سری، ابو ہمام ولید بن شجاع، یحییٰ بن اکثم، ابراہیم بن عبداللہ الہروی، سوید بن نصر المروزی۔ ❷

اسی طرح آپ نے امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری اور آیہ من آیات اللہ امام مسلم ؒ کے

---

❶ شروط الائمة الستة: 18/17۔ سیر اعلام النبلاء: 373/13۔ تهذيب التهذيب: 345/9

❷ سیر اعلام النبلاء: 271/13

سامنے بھی زانوے تلمذ طے کیا بلکہ آپ ان دونوں محدثین کے بعض شیوخ میں بھی شریک ہیں۔

تلامذہ:

جس طرح آپ کے اساتذہ کو بالتحدید ذکر کرنا مشکل ہے اسی طرح آپ کے شاگردوں کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہے لیکن ان میں چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن اسماعیل سمرقندی، ابو حامد احمد بن عبداللہ بن داؤد مروزی، احمد بن علی بن حسنویہ المقری، احمد بن یوسف نسفی، اسد بن حمدویہ نسفی، حسین بن یوسف فربری، حماد بن شاکر الوراق، داؤد بن نصر بن سہیل البز دوی، ربیع بن حبان باہلی، علی بن عمر بن کلثوم، فضل بن عمار الصرام، ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب مروزی، ابو جعفر محمد بن احمد نسفی، محمد بن محمد بن یحییٰ المروی الفراب، محمد بن مکی بن نوح نسفی، ابو مطیع مکحول بن الفضل نسفی، نصر بن محمد بن سیرہ شیرکی، ہیثم بن کلیب الشاشی۔ ❶

امام ترمذی اہل قلم کی نظر میں:

امام ترمذی رحمہ اللہ کی علمی جلالت قدر کے بارے اہل قلم نے خوب قلم روائی کی ہے یہاں ہم چند سیرت نگاروں کے اقوال درج کرنے پر اکتفا کریں گے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوعیسیٰ حافظ العلم اور ثقہ محدث تھے۔ ❷

امام ابن اثیر جزری فرماتے ہیں: امام ترمذی ایک امام، حافظ العلم اور ان کا شمار علم وفن کے ان علماء میں ہوتا ہے جنہیں فقہ میں؟؟؟ حاصل تھا۔ (الکامل: 152/7۔ وانظر: جامع الاصول: 814/1، 193/1، 11/2)

حافظ مزی لکھتے ہیں: ان نامور حفاظ ائمہ میں سے ایک ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت نفع دیا۔ ❸

ابو سعد الحافظ عبدالرحمان بن محمد الادریسی فرماتے ہیں: ان کا شمار علم حدیث کے ان علماء کرام میں ہوتا ہے علم حدیث میں جن کی اقتداء کی جاتی ہے انہوں نے الجامع، التواریخ اور العلل کی تصنیف کی آپ ایک ثقہ عالم تھے اور حفظ وضبط میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ (تہذیب التہذیب: 244/9)

علامہ سمعانی کہتے ہیں: آپ صاحب تصنیف اور اپنے دور کے امام تھے۔ (الانساب: 362/2، 43/3)

زہد وتقویٰ:

امام ترمذی نہ صرف یہ کہ علوم وفنون میں امامت کے درجے پر تھے بلکہ آپ عبادت وتقویٰ اور زہد وورع میں بھی شہرت رکھتے تھے۔ عمر بن ملک کہتے ہیں: امام بخاری کا انتقال ہوا تو انہوں نے علم وحفظ اور زہد وورع میں ترمذی کی طرح کسی اور کو اپنے پیچھے نہیں چھوڑا، آپ خوف الٰہی سے اتنا روتے کہ آخر عمر میں آپ نابینا ہو گئے اور زندگی کے کئی سال نابینا رہے۔

---

❶ انظر سیر اعلام النبلاء: 272/13

❷ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: 22/10

❸ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: 22/10

امام ترمذی کا فقہی مسلک:

سنن ترمذی کے مطالعہ سے وضاحت ہوتی ہے کہ امام ترمذی اپنے شیوخ بالخصوص امام بخاری کی طرح کتاب و سنت سے آزادانہ طور پر استدلال کرتے ہیں اور صحیح و ثابت شدہ مسئلے پر عمل کرتے تھے اور اپنے سلاف و معتبر فقہائے امت کے فتاوی سے استفادہ کرتے تھے جن کے بارے آپ کو گہری واقفیت تھی۔

بعض لوگوں نے آپ کو امام شافعی کا مقلد کہا، بعض نے امام بخاری اور ابن حنبل کا۔ حالانکہ تیسری صدی ہجری میں تقلید مذاہب کا کوئی رواج نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی نسبت خانہ ساز اور دلائل سے عاری ہے کیونکہ محدثین کا قرآن و سنت کی روشنی میں اختیار کردہ اپنا ایک مستقل اور متفقہ مسلک و منہج ہے۔ جسے ہم اتباع کتاب و سنت کا نام دیتے ہیں اور امام ترمذی کا بھی یہی فقہی مسلک و مذہب تھا۔

تصانیف:

امام ترمذی نے درج ذیل متعدد علما پر مشتمل کتابیں چھوڑی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(1) سنن ترمذی: اس کا مفصل بیان عنقریب آ رہا ہے۔

(2) الشمائل النبویه: المعروف شمائل ترمذی۔

(3) العلل الکبیر

(4) کتاب العلل: جامع ترمذی کے آخری میں ہے۔

(5) الزهد: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کتاب تک ہماری رسائی نہیں ہوسکی۔ (تہذیب التہذیب: 345/9)

(6) التاریخ

(7) اسماء الصحابه

(8) الاسماء والکنیٰ

(9) کتاب فی الاثار الموقوفه: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع کے آخر میں اس کا اشارہ کیا ہے۔

وفات:

یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ ہر انسان اپنی حیات مستعار کو پورا کرنے کے بعد آخر سفر آخرت پر روانہ ہوتا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ نے 13/رجب 279 ہجری بروز سوموار ترمذ میں وفات پائی اور ترمذ میں ہی جبکہ بعض روایات کے مطابق بوغ قصبہ میں دفن ہوئے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ کے علاوہ بھی دو شخصیات ہیں جو ترمذ کی نسبت سے معروف ہیں اور وہ دونوں صاحب تصنیف ہیں:

(1) ابوالحسن احمد بن حسن:...... یہ ترمذی کبیر کے لقب سے مشہور ہیں ان کا شمار امام احمد بن حنبل کے شاگردوں میں ہوتا

ہے۔ کئی محدثین نے ان سے روایات لی ہیں۔

(2) حکیم ترمذی:...... ابو عبداللہ محمد بن علی ان کی کتاب نوادر الاصول ہے۔

ملاحظہ:

امام ترمذی کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لیے درج ذیل کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

(ثقات ابن حبان: 153/9۔ الانساب للسمعانی: 45/3۔ معجم البلدان لیاقوت الحموی: 207/2۔ الکامل فی التاریخ: 460/7۔ وفیات الاعیان: 278/4۔ تهذیب الکمال: 250/26۔ تاریخ الاسلام للذهبی حوادث وفیات: 27/280۔ سیر اعلام النبلاء: 280/13۔ الکاشف: 3 /الترجمة: 8035۔ العبر: 62/2۔ میزان الاعتدال: 3/ الترجمة: 8035۔ تذکرة الحفاظ: 633/2۔ الوافی بالوفیات للصفدی: 294/4۔ نکت الهیان: 264۔ البدایة والنهایة: 66,67/11۔ تهذیب التهذیب: 387/9۔ النجوم الزاهره: 88/3۔ شذرات الذّهب: 173/2)

جامع ترمذی اور اس کی امتیازی خصوصیات

جامع ترمذی کا شمار ان چھ کتب احادیث میں ہوتا ہے جو ''صحاح ستہ'' کہلاتی ہیں۔ ان میں پہلی دو کتابیں صحیح بخاری و صحیح مسلم ''صحیحین'' جبکہ بقیہ چار کتب ''سنن اربعہ'' کے نام سے معروف ہیں۔ امام ترمذی اپنی کتاب کے بارے فرماتے ہیں: میں نے یہ کتاب تصنیف کی تو اسے حجاز، عراق اور خراسان کے علماء پر پیش کیا، تمام علماء نے اسے پسند کیا۔ [1]

کتاب کا نام:

امام ترمذی کی یہ کتاب عوام الناس میں ''جامع ترمذی'' کے نام سے مشہور ہے جامع اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں آٹھ قسم کے ابواب پر مشتمل احادیث پائی جاتی ہوں؛ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط (احوال قیامت) اور مناقب۔

چنانچہ بہت سے علماء نے اس پر جامع کا اطلاق کیا ہے جن میں علامہ سمعانی، ابن اثیر، علامہ ذہبی، امام ابن کثیر اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔

جبکہ خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے "المسند الصحیح" کا نام دیا ہے۔ فرماتے ہیں: "صَنَّفْتُ هذا المسند الصحیح" (انظر: البدایة والنهایة: 66/11)

جامع ترمذی کو "سنن الترمذی"، "الجامع الکبیر" اور "الجامع الصحیح" جیسے نام بھی اہل علم نے

[1] تذکرة الحفاظ: 634/2۔ البدایة والنهایة: 66/11۔ النجوم الزاهرة: 81/3

دیے ہیں بعض اہل علم نے اس کتاب کی افادیت اور انفرادیت کو دیکھتے ہوئے اور اس سے حاصل ہونے والے علوم و فوائد کی بناء پر اسے اس نام سے نوازتے ہیں: "الجامع المختصر من السنن عن رسول الله ﷺ ومعرفة الصحيح المعلول وما عليه العمل۔"

صحاح ستہ میں جامع ترمذی کا مقام:

صحاح ستہ میں جامع ترمذی کی اہمیت وافادیت سب پر واضح ہے لیکن صحیحین کے بعد سنن اربعہ میں اس کے مرتبہ کے بارے اختلاف ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک صحیحین کے بعد سنن اربعہ میں پہلا مقام جامع ترمذی کا ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی اور حاجی خلیفہ (ملا کاتب چلپی) صاحب کشف الظنون کی یہ رائے ہے۔

علامہ شمس الدین ذہبی کہتے ہیں: جامع ترمذی کا مرتبہ سنن ابی داؤد اور سنن نسائی سے اس لیے کم ہو گیا کہ امام ترمذی نے محمد بن سعید المصلوب اور محمد بن سائب کلبی جیسے لوگوں کی روایات اپنی کتاب میں درج کی ہیں۔ [1]

لیکن علامہ مبارک پوری اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ امام ترمذی نے مصلوب اور کلبی جیسے راویوں کی روایات کو بیان کرنے کے بعد ان کے ضعف کو بھی بیان کر دیا ہے اور ان جیسے راویوں کی روایات بطور شہادت و متابعت ذکر کی ہیں۔

جامع صغیر میں حافظ سیوطی نے کتب ستہ کی یہ ترتیب رکھی ہے۔ ب: بخاری، م: مسلم، ق: متفق علیہ، د: سنن ابوداؤد، ت: جامع ترمذی، ن: نسائی۔ یعنی ان کے نزدیک جامع ترمذی کا درجہ سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کے درمیان کا ہے۔

یہ اختلاف اپنی جگہ لیکن یہ بات مسلم ہے کہ جامع ترمذی فوائد و منفعت کے اعتبار سے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی سے بڑھ کر ہے اور ظاہری بات وہی ہے جو صاحب کشف الظنون نے لکھی ہے کہ کتب صحاح میں ترمذی کا تیسرا درجہ ہے۔

جامع ترمذی اہل علم کی نظر میں:

امام ذہبی رحمہ اللہ:...... جامع ترمذی میں علم نافع، اہم فوائد اور دروس و مسائل ہیں، جامع ترمذی اصول اسلام میں سے ایک ہے۔ [2]

امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری:...... میرے نزدیک امام ترمذی کی جامع صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے زیادہ مفید ہے کیونکہ صحیحین نے فوائد پر کوئی متبحر عالم ہی اطلاع پا سکتا ہے جبکہ جامع ترمذی سے سبھی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (المرجع السابق)

امام عز الدین ابن الاثیر الجزری:...... ترمذی امام اور حافظ حدیث تھے ان کی بہترین تصنیفات ہیں جن میں الجامع الکبیر ہے جو ایک بہترین کتاب ہے۔ [3]

---

[1] انظر: تدریب الراوی: 171/1 [2] سیر اعلام النبلاء: 277/13
[3] الکامل فی التاریخ: 460/7

قاضی ابوبکر ابن العربی:...... امام ترمذی کی تالیف کا مقام موطا امام مالک اور صحیحین کے بعد ہے لیکن جملہ کتب احادیث میں جامع ترمذی میں جو حلاوت، نفاست اور چاشنی ہے وہ بقیہ کتب میں نہیں ہے۔ ❶

خصوصیات:

جامع ترمذی بہت سے فوائد اور علوم نافعہ کی حامل ایک مایہ ناز تصنیف ہے یہاں اجمالی طور پر چند ایک امتیازی خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- صاحب کتاب نے احادیث کی صحت اور ضعف پر حکم لگاتے ہوئے اس کی علت کو بیان کر دیا ہے۔
- کتاب کی تقریباً تمام احادیث پر کسی نہ کسی فقیہ کا عمل رہا ہے۔
- امام ترمذی نے اپنے سے پہلے فقہا کی آراء بیان کی ہیں۔
- مولف نے علل، احوال رواۃ اور ان کے مرتبے کے بیان پر خصوصی توجہ دی ہے۔
- اس میں آسان ترتیب اور واضح اسلوب پایا جاتا ہے۔
- یہ کتاب کئی علوم کی حامل ہے، مثلاً: فقہ، علل حدیث، اسماء و کنیٰ، جرح و تعدیل، اسی طرح شاذ معقوف اور دروج روایات کا علم۔

طرز تالیف:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں یہ طریقہ اپنایا ہے کہ پہلے ترجمۃ الباب لاتے ہیں اور اس باب کے تحت کسی مشہور صحابی سے مروی حدیث لاتے ہیں۔ لیکن ترجمۃ الباب کے طور پر باب میں مذکور حکم کسی دوسرے صحابی سے مروی دوسری غیر مذکور حدیث سے نکلتا ہے لیکن اس کی تخریج انہوں نے نہیں کی ہے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں اگر چہ وہ سند کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن اس کا حکم صحیح ہو۔ پھر اس کے بعد اس حدیث پر مشہور فقہاء کے اقوال اور عمل کو بیان کر دیتے۔ اسی طرح یہ بھی بیان کر دیتے ہیں کہ اس مسئلہ میں فلاں فلاں صحابی سے بھی روایات آتی ہیں اور پوری جماعت کو ذکر کر جاتے ہیں جن میں وہ صحابی بھی شامل ہوتے ہیں جن کی حدیث سے باب کا حکم نکلتا ہے۔ لیکن یاد رہے ایسا معاملہ چند ابواب میں ہوا ہے۔

وہ حضرات جن کے اقوال امام ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کیے ہیں:

(1) قاضی شریح بن حارث بن قیس، (2) سعید بن مسیب مخزومی، (3) مرہ بن شراحیل الطیب الهمدانی، (4) سعید بن جبیر کوفی، (5) ابو العالیہ رفیع بن مہران ریاحی بصری، (6) عمر بن عبدالعزیز الخلیفة الاحوی، (7) مجاہد بن جبیر مخزومی مکی، (8) ابراہیم بن یزید نخعی الکوفی، (9) عامر بن شراحیل شعبی، (10) سعید بن مسیّب مخزومی، (11) محمد بن کعب القرظی، (12) عطا بن ابی رباح مکی، (13) مکحول الشامی، (14) قتادہ سدوسی بصری، (15) محمد بن سیرین، (16) حسن

❶ انظر عارضة الاحوذی فی شرح الترمذی

بن ابوالحسن بصری، (17) عکرمہ مولیٰ بن عباس، (18) ضحاک بن مزاحم الہلالی الخراسانی، (19) سامہ بن عبداللہ بنعمر بن خطاب، (20) طاؤس بن کیسان خولانی، ہمدانی، یمانی، (21) عبدالرحمان بن مہدی بصری، (22) زید بن السلمہ العدوی المدنی مولیٰ عمر، (23) یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان البصری، (24) وکیع بن جراح الکوفی، (25) عبداللہ بن مبارک حنظلی مروزی، (26) عبدالرحمان بن عمر اوزاعی، (27) جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی، (28) محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، (29) ایوب سختیانی بصری، (30) محمد بن مسلم ابن شہاب زہری، (31) اسحاق بن راہویہ، (32) احمد بن محمد بن حنبل، (33) محمد بن اسماعیل بخاری، (34) یحییٰ بن معین بغدادی، (35) علی بنعبداللہ ابن المدینی، (36) ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی، (37) سفیان بن سعید بن مروق ثوری کوفی، (38) شعبہ بن حجاج بن ورد، ازدی واسطی، (39) سفیان بن عیینہ بن میمون ہلالی کوفی، (40) عبداللہ بن عبدالرحمان داری۔

امام ترمذی کی بعض اصطلاحات کی وضاحت:

هذا حديث حسن...... هذا حديث ضعيف...... هذا حديث صحيح .

اس کتاب کے آخر میں کتاب العلل میں امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جو حسن حدیث ذکر کی ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میرے نزدیک حسن درجہ کو پہنچتی ہے ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی مہتم بالکذاب راوی نہ ہو وہ روایت شاذی نہ ہو اور وہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سندوں سے بھی آئی ہو تو ہمارے نزدیک وہ حسن درجہ رکھتی ہے۔

اور صحیح اور ضعیف کی اصطلاح میں وہ جمہور کے ساتھ ہی ہیں۔

هذا حديث حسن صحيح:

یعنی یہ حدیث ایک سند سے حسن لذاتہ ہے یعنی اس کا درجہ بذات خود صحیح ہے اور دوسرے طراق کی وجہ سے یہ حدیث صحیح مغیرہ ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے لیکن متن کے اعتبار سے صحیح ہے۔

هذا حديث غريب من هذا الوجه:

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ضعیف اس سند کے اعتبار سے غریب ہے متن کے اعتبار سے نہیں۔ یعنی اس حدیث کا متن تو صحابہ کی ایک جماعت کے یہاں معروف ہے البتہ اس ایک راوی کے اس صحابی سے روایت کرنے کے سبب یہ حدیث غریب ہے۔

ان کے علاوہ بھی تمام اصطلاحات پر شارحین نے مباحث لکھی ہیں جن سے آگاہی کے لیے شروحات کی طرف کیا جائے۔

جامع ترمذی کے رواۃ:

امام ترمذی رحمہ اللہ سے بہت سے تشنگانِ علم نے اپنی علمی پیاس بجھائی لیکن علامہ عبدالرحمان مبارکپوری نے ترمذی کو

روایت کرنے والے حضرات میں ان چھ لوگوں کے نام ذکر کیے ہیں:

(1) ابو حامد احمد بن عبداللہ بن داؤد التاجر المروزی۔

(2) ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب مروزی۔

(3) ابو ذر محمد بن ابراہیم بن محمد ترمذی۔

(4) ابو سعید ہثیم بن کلیب شاشی۔

(5) ابو محمد حسن بن ابراہیم القطان۔

(6) ابو الحسن علی بن عمر الوذاری۔ [1]

جامع ترمذی کی روایات کی تعداد:

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ الگ کیا ہے جس کے مطابق جامع ترمذی میں 80 فیصد سے زیادہ احادیث صحیح ہیں۔

صحیح ترمذی میں ان کے نزدیک اس کتاب میں صحیح و غیر صحیح احادیث کی تعداد درج ذیل:

صحیح احادیث:	3,402
ضعیف:	551
ضعیف جداً:	32
ضعیف کی مختلف اقسام منکر وغیرہ:	232
موضوع روایات:	17
کل تعداد:	4234

جامع ترمذی کی شروحات وارد و تراجم:

(1) عارضة الاحوذی فی شرح جامع الترمذی: ...... قاضی ابوبکر ابن العربی ساکھی (م: 543ھ) کی تالیف ہے اور طبع ہو چکی ہے۔

(2) شرح جامع ترمذی: ...... حافظ ابن حجر عسقلانی۔

(3) تکلمة النفح الذی فی شرح الجامع الترمذی: ...... یہ ابن ابن سید الناس فتح الدین ابوالفتح الیصری کی شرح النفح الذیفی کا تکملہ ہے۔

(4) العرف الشذی علی جامع الترمذی: ...... یہ حافظ عمر بن رسلان البلقینی کی ایک نامکمل شرح ہے۔

(5) قوت المفتنی علی جامع الترمذی: ...... حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن کمال السیوطی کی شرح ہے۔

---

[1] انظر: مقدمة تحفة الاحوذی

(6) العجاب فی تخریج ما یقول فیہ الترمذی، وفی الباب:..... یہ شرح حافظ ابن حجر نے کی، اس کا نام اللباب بھی ہے۔

(7) العرف الشذی علی جامع الترمذی:..... محمد انور شاہ کشمیری۔

(8) تحفة الاحوذی:..... علامہ عبدالرحمٰن محدث مبارک پوری کی مایہ ناز شرح ہے۔

(9) جائزة الاحوذی فی التعلیقات علی سنن الترمذی فی اختصار تحفة الاحوذی:..... یہ حافظ ثناء اللہ بن عیسیٰ خان کی تالیف ہے اور تحفة الاحوذی کا جامع اختصار مع اضافات مغیرہ ہے اور یہ شرح جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کے تعاون سے چار جلدوں میں جامعہ سلفیہ بنارس (انڈیا) سے شائع ہوئی ہے۔

(10) جائزة الشعوذی فی شرح المجامع الترمذی:..... یہ علامہ بدیع الزماں بن مسیح الزمان حیدری کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے۔

(11) نصرة العزیز القوی فی توضیح جامع الترمذی:..... یہ راقم الحروف کا اردو ترجمہ اور مختصر الفاظی توضیح ہے۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

زیر مطالعہ ترجمہ اور اس کی خصوصیات:

دسمبر 2013 کی بات ہے کہ میں اردو بازار میں غزنی سٹریٹ پر واقع دارالکتب السلفیہ پر بھائی ہناد شاکر صاحب کے ساتھ بیٹھا گپ شپ کر رہا تھا اور ہماری جب بھی ملاقات ہوتی تھی تو اسلامی کتب ہی ہمارا موضوع ہوا کرتا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہناد بھائی کا تعلق ایک معروف علمی گھرانے سے ہے اور اسلامی کتب کی اشاعت میں اللہ تعالیٰ نے جو اعزاز ان کے کاندان کو بخشا ہے وہ شاید کسی اور کے پاس نہیں ہناد بھائی کے داداجان مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ ایک معروف علمی شخصیت تھے اور انہوں نے مکتبہ سلفیہ کی بنیاد رکھی تھی۔

ابھی ہماری گفتگو جاری ہی تھی کہ ہناد بھائی اچانک اٹھ کر چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو ہاتھ میں سعودی عرب کا مطبوعہ جامع ترمذی کا نسخہ تھا کہنے لگے: علی بھائی اللہ کا نام لے کر اس کا ترجمہ شروع کر دیں۔

میرے جیسے نا اہل آدمی کے لیے یہ کام بہت مشکل تھا لیکن اللہ سے استقامت اور شرح صدر کی دعا کی اور مسلسل چھ ماہ کام کرنے کے بعد آخر 4 جون 2014 کو اس ترجمہ کی تکمیل ہوئی۔ فللّٰه الحمد علی ذلك!

اس ترجمہ میں کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ میں سلامیت اور روانگی رکھی جائے تاہم یہ بھی توجہ دی گئی ہے کہ سابقہ تراجم میں ترجمہ کی جو غلطیاں عموماً مترجمین نے کی تھیں ان سے حتی المقدور بچا جائے مثلاً تقریباً سبھی مترجمین ''الضب'' کا ترجمہ گوہ کرتے ہیں جبکہ الضب سانڈے کو کہا جاتا ہے اسی طرح ہمارے مدارس کے بہت سے اساتذہ الضبع کا معنی بجو کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے حالانکہ الضبع لگڑ بھگے کو کہا جاتا ہے۔ تو اس ترجمہ میں ایسی تمام باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ درج ذیل خصوصیات کی بناء پر آپ کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

❀ سلیس اور بامحاورہ ترجمہ تاکہ ہر آدمی کی سمجھ میں آسکے۔
❀ عربی متن میں سند مکمل ذکر کی گئی ہے جبکہ اردو ترجمہ میں صحابی سے ذکر شروع ہوتا ہے۔
❀ مدارس کے اساتذہ کو دوران تدریس جن الفاظ کے معانی دیکھنے کے لیے لغت کا استعمال کرنا پڑتا ہے ان الفاظ کی مختصر توضیح کر کے لغت کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔
❀ عربی لغات القاموس الوحید اور المعجم الوسیط سے جا بجا لفظی توضیح لکھی گئی ہے۔
❀ احادیث کی مکمل تخریج ذکر کی گئی ہے۔

ہر کتاب کے شروع میں کتاب کا تعارف کرایا گیا ہے جس میں آنے والی کتاب میں احادیث اور ابواب کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

ہر کتاب کے آخر میں خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں امام ترمذی کی کتاب العلل کی باب بندی کر کے ترجمہ کیا گیا ہے جبکہ ترتیب میں کوئی فرق نہیں ہے اس سے ایک عام آدمی کو بھی امام ترمذی کی اصطلاحات کی اچھی طرح سے سمجھ آسکتی ہے۔

کوئی بھی مسلمان جان بوجھ کر قرآن وحدیث کے علوم لکھنے میں جان بوجھ کر غلط کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن انسان ایک خطا کار مخلوق ہے اگر قارئین کو کسی جگہ غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اصلاح کی جاسکے آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو قیامت کے دن ہمارے میزان حسنات میں رکھے۔ اس کتاب پر کام کرنے والی ٹیم مولانا موہب الرحیم، حافظ ابوسفیان، اور بالخصوص اس کے ناشر ہنادشاکر بھائی کو اس عظیم کام اجر عظیم سے نوازے۔ وہ دعائیں سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

العبد الفقیر الی کفو ربہ القدیر

علی مرتضیٰ طاہر

13 جمادی الاولیٰ 1437ھ

22 فروری 2016ء

مضمون نمبر 1

أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی طہارت کے احکام و مسائل

(148) احادیث اور (112) ابواب پر مشتمل طہارت کے بیان میں آپ پڑھیں گے:

- طہارت و پاکیزگی کی اسلام میں کیا اہمیت ہے؟
- پیشاب کرنے کے لیے کن جگہوں کا انتخاب کیا جائے؟
- وضو کا طریقہ اور آداب کیا ہیں؟
- مومنات پاکیزگی کیسے حاصل کریں؟
- وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟
- غسل کب واجب ہوتا ہے؟
- نجاست کیسے دور کی جائے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی

1۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ؛ ح: و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ)) قَالَ هَنَّادٌ فِي حَدِيثِهِ: ((إِلَّا بِطُهُورٍ)).

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طہارت (وضو) کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی چوری کے مال سے کیا گیا صدقہ (قبول کیا جاتا ہے)۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس مسئلہ میں صحیح اور حسن ترین ہے اور اس مسئلہ میں ابوالملیح کی اپنے باپ سے اور اسی طرح سیّدنا ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ملتی ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے، جب کہ زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی بھی بیان کیا گیا ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطُّهُورِ

وضو کی فضیلت

2۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ۔ أَوْ نَحْوَ هٰذَا۔ وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ.))

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مسلمان یا مومن آدمی وضو کرتا ہے تو جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس (گناہ) کی طرف اس نے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا ہوتا ہے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نماز کے لیے مسجد کی طرف) نکلتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اس حدیث کو مالک، سہیل سے وہ اپنے باپ سے اور وہ

---

(1) صحیح مسلم: 224۔ ابن ماجہ: 272۔ مسند احمد: 19/2.

(2) صحیح مسلم: 148/1، مؤطا: 75، مسند احمد: 302/2.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور ابو صالح جو سہیل کے والد ہیں وہ ابو صالح السمان ہیں اِن کا نام ذکوان ہے، اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: عبد شمس ہے اور بعض عبداللہ بن عمرو بتاتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری بھی عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں اور یہی بات زیادہ درست ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں عثمان بن عفان، ثوبان، الصنابحی، عمرو بن عبسہ، سلمان اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات آتی ہیں، اور صنابحی جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نبی ﷺ سے سماع ثابت نہیں۔ اِن کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف سفر کیا مگر یہ راستے میں ہی تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی، آپ نے نبی ﷺ سے کئی ایک احادیث روایت کی ہیں۔

صنابحی بن اعسر نبی ﷺ کے صحابی ہیں، ان کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے، اور ان کی صرف (یہ) حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں قیامت کے دن تمھاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا، اس لیے تم میرے بعد لڑائیاں نہ کرنا۔''

توضیح:...... اَلطَّھُوْرُ: خود پاک ہونا اور دوسرے کو پاک کرنا۔ اصطلاحاً یہ لفظ وضو کے اوپر بولا جاتا ہے۔

غُلُوْلٌ: غنیمت کا مال جو ابھی تک تقسیم نہ کیا گیا ہو، اس سے کوئی چیز چرانے کو غلول کہا جاتا ہے، عمومیت کے اعتبار سے ہر قسم کی چوری پر بھی بولا جاتا ہے۔ (ع م)

3..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ
وضو نماز کی کنجی ہے

3۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ....

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی وضو ہے اور اس کی تحریم (ابتدا) اللہ اکبر کہنا اور اس کی تحلیل (اختتام) سلام پھیرنا ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس مسئلہ میں صحیح اور اچھی ترین ہے، اور عبداللہ بن محمد بن عقیل صدوق (سچا) راوی ہے، جب کہ بعض اہل علم نے اس کے حافظہ کے متعلق کلام کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل، اسحاق بن

---

(3) حسن صحیح: سنن ابی داود: 61۔ سنن ابن ماجہ: 275.

ابراہیم اور حمیدی رحمہ اللہ عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے حجت لیتے تھے کیوں کہ وہ مقارب الحدیث راوی ہیں۔

اس مسئلہ میں جابر اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

توضیح: ...... تَحْرِيمُهَا: اس سے مراد ہے کہ وہ چیز جو حلال کاموں کو حرام کرتی ہے مثلاً بات چیت، کھانا پینا، وغیرہ وہ "الله اکبر" کہنا ہے، اسی لیے ہم نے اس کا معنی ابتدا کیا ہے۔

تَحْلِيْلُهَا: یعنی جو چیزیں نماز میں حرام ہوگئی تھیں وہ حلال سلام پھیرنے کے بعد ہوتی ہیں، اسی لیے اس کا معنی اختتام کیا گیا ہے۔ (ع م)

4۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ .))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت کی کنجی نماز اور نماز کی کنجی وضو ہے۔"

4..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

5۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ)) قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: ((أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ أَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے "اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

توضیح: ...... اَلْخُبُثِ: اگر "ب" پر پیش پڑھی جائے تو یہ خَبِیْثٌ کی جمع ہے، جس کا مطلب جنات وغیرہ ہیں اور اگر "ب" کو ساکن پڑھیں تو اس کا مطلب: کمینہ پن، بد باطن، شرارت ناپاکی وغیرہ لیا جاتا ہے۔

اَلْخَبَائِثِ: الخبث کا مؤنث ہو تو اس سے مراد جنوں کی عورتیں ہوگا۔ جب کہ لغوی معنی برے کام، یا گندی چیزیں جنھیں کھایا نہیں جا سکتا۔ (القاموس الوحید، ص: 404)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ کے متعلق علی، زید بن ارقم، جابر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز یہ روایت اس مسئلہ میں صحیح اور حسن ترین حدیث ہے، اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

---

(4) ضعيف، والشطر الثاني: مسند احمد: ٣/ ٣٤٠.

(5) الصحيح للبخاري: 142۔ الصحيح لمسلم: 375۔ سنن ابی داود: 5-4۔ سنن ابن ماجه۔ سنن النسائی: 19.

کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے، ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ سعید قاسم عوف شیبانی سے وہ زید بن ارقم سے بیان کرتے ہیں، جب کہ ہشام دستوائی قتادہ سے اور وہ زید بن ارقم سے بیان کرتے ہیں، اور اس حدیث کو شعبہ اور معمر قتادہ کے واسطے سے نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ زید بن ارقم اور معمر نضر ابن انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد ابن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے اس روایت کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ قتادہ نے دونوں سے روایت سنی ہو۔

6۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.))

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے لگتے تو کہتے ''اے اللہ! میں ناپاکی اور بری باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

وضاحت: ...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح: ...... یہاں پر لفظ اَلْخُبْثِ ''ب'' کے جزم کے ساتھ ہے۔ جس سے مراد ناپاکی وغیرہ ہے۔ (ع م)

5..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

7۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، ((قَالَ غُفْرَانَكَ.))

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں تیری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب، حسن ہے اور ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں جو وہ یوسف بن ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں، اور ابو بردہ جو کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے۔

اس مسئلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک ہی حدیث کہ سوا کوئی حدیث نہیں جانی گئی۔

---

(6) صحیح: سنن ابی داود: 4۔ ابن ماجہ: 298.

(7) صحیح سنن ابی داود: 30۔ سنن ابن ماجہ: 300.

6..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ
بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

8۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَتَيْتُمْ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)) قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

سیّدنا ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے رفع حاجت اور پیشاب نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو۔'' سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے جو بیت اللہ (قبلہ) کی سمت میں بنے ہوئے تھے پس ہم ان سے انحراف کرتے اور اللہ سے بخشش مانگتے ہیں۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی، معقل بن ابو الہیثم جنھیں معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے، ابو امامہ، ابو ہریرہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات آتی ہیں۔ نیز سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اس مسئلہ میں صحیح اور احسن ہے اور ابو ایوب کا نام: خالد بن زید رضی اللہ عنہ اور زہری کا نام محمد بن مسلمہ بن عبیداللہ بن شہاب الزہری ہے۔ ان کی کنیت ابو بکر تھی۔

ابو الولید المکی فرماتے ہیں: ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''بول و براز کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو'' کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی بیابان میں ہو تو ایسا نہ کرے۔ جب کہ گھروں میں بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت ہے۔ جب کہ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی رخصت ملتی ہے۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی نہیں۔ گویا کہ (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) صحرا یا گھر کے بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

توضیح:...... اَلْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین (القاموس الوحید، ص:1190)

یہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے والا حکم اہل مدینہ کے لیے ہے کیوں کہ قبلہ مدینہ کے جنوب میں واقع ہے۔ (ع م)

(8) الصحیح للبخاری: 144۔ الصحیح لمسلم: 264۔ سنن ابی داود: 9۔ سنن ابن ماجہ: 318۔ سنن النسائی: 20-22.

مَرَاحِیضُ: مِرْحَاضٌ کی جمع ہے۔ غسل خانہ، بیت الخلاء (القاموس الوحید، ص: 607)

7..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت

9۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال پہلے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قضائے حاجت کے لیے) قبلہ کی طرف چہرہ کیا ہوا تھا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوقتادہ، عائشہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن، غریب ہے۔

10۔ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ.

سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور انھیں ابن لہیعہ نے اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت ابن لہیعہ کی روایت کے کیوں کہ ابن لہیعہ محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے اسے یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

توضیح: ......صحیح بات یہی ہے کہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا۔ (ع م)

11۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں ایک دن سیّدہ

---

(9) صحيح: سنن ابى داود: 13۔ سنن ابن ماجه: 325.

(10) ضعيف.

(11) الصحيح للبخارى: 145۔ الصحيح لمسلم: 266۔ سنن ابى داود: 12۔ سنن ابن ماجه: 322۔ سنن النسائى: 23۔ تحفة الاشراف: 8552.

حَفْصَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ .

حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے قضائے حاجت کے لیے شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کی ہوئی تھی۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

12۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "جو شخص تمھیں یہ بیان کرے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو۔ آپ ﷺ تو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، بریدہ اور عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات کی گئی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس مسئلہ میں سب سے زیادہ عمدہ ہے۔ نیز عبدالکریم بن ابی المخارق کی روایت جو نافع اور عبداللہ بن عمر کے واسطے سے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔" پس پھر میں نے اس کے بعد کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبدالکریم بن ابو المخارق نے مرفوع بیان کیا ہے، اور یہ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے ایوب سختیانی نے ضعیف کہا ہے اور اس کے ضعف پر کلام بھی کی ہے۔

نیز عبیداللہ نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ اور یہ عبدالکریم کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور بریدہ کی اس مسئلہ میں بیان کردہ روایت غیر محفوظ ہے۔

نیز کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت تادیب کے طور پر ہے نہ کہ تحریمی۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ "جفاکشی میں سے ہے یہ بات تو کھڑا ہونے کی حالت میں پیشاب کرے۔"

---

(12) صحیح: السلسلة الصحيحة: 201۔ سنن ابن ماجه: 307۔ سنن النسائي: 16147 .

9..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

13۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَذَهَبْتُ لِأَتَأَخَّرَ عَنْهُ، فَدَعَانِي، حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لیے پانی لے کر آیا، پھر میں کچھ پیچھے ہٹنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے جارود رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وکیع کو یہ حدیث اعمش کی طرف سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے پھر وکیع کہتے ہیں: مسح کے متعلق یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ترین حدیث ہے جو بیان کی گئی ہے اور اسی طرح میں نے ابو عمار حسین بن حُرَیْث کو سنا وہ بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منصور اور عبیدہ الضبی نے ابو وائل کے طریق سے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اعمش جیسی روایت بیان کی ہے اور حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابو وائل کے طریق سے مغیرہ بن شعبہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ذکر کی ہے۔ اور ابو وائل کی سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت زیادہ صحیح ہے۔

نیز بعض اہل علم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں رخصت دی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عَبِیْــدہ بن عمرو السلمانی، جن سے ابراہیم نخعی روایت لیتے ہیں، وہ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ عبیدہ سے مروی ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے مسلمان ہوا تھا جب کہ عُبَیْدہ الضبی ابراہیم نخعی کے ساتھی ہیں۔ ان کا نام عُبَیْدہ بن مُعَتِّبْ الضبی اور کنیت ابو عبدالکریم ہے۔

توضیح:...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل شاید کسی بیماری کی وجہ سے تھا، وگرنہ بغیر بیماری کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب. (ع م)

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ
قضائے حاجت کے وقت (لوگوں سے) چھپ جانا

14۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

---

(13) صحیح: بخاری: 224۔ مسلم: 273۔ ابو داود: 23۔ ابن ماجہ: 30۔ نسائی: 26-28۔

(14) صحیح: ابو داود: 14۔ الدارمی: 666۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ.

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو جب تک (بیٹھنے کے لیے) زمین کے قریب نہ ہو جاتے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن ربیعہ نے بھی اعمش کے طریق سے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے، نیز وکیع اور ابو یحییٰ الحمانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین کے قریب ہونے تک اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔''

لیکن یہ دونوں روایات مرسل ہیں، اور کہا گیا ہے کہ اعمش نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ہی نہیں بلکہ کسی صحابیِ رسول ﷺ سے حدیث نہیں سنی جب کہ انھوں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، کہتے ہیں کہ میں نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور ان کی نماز کے بارے میں ایک قصہ بھی بیان کرتے ہیں۔ اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد الکاہلی ہے۔ یہ ان کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرے والد لاوارث ❶ سے تھے۔ مسروق نے انھیں وارث بنایا۔

توضیح:...... ❶ یہاں حَمِیْل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے متعدد معانی ہیں۔ لاوارث بچہ: جسے اٹھا کر لوگ پرورش کریں۔ اجنبی، اٹھائی ہوئی چیز۔ لے پالک وغیرہ (القاموس الوحید، ص: 379)
لیکن یہاں پہلا معنی لیا گیا ہے۔ (ع م)

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهَةِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ
دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

15۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ...... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ.

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے باپ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنی شرم گاہ کو اپنے دائیں سے چھوئے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان، ابو ہریرہ اور سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ابو قتادہ انصاری کا نام حارث بن ربعی ہے۔ نیز عام اہلِ علم کے نزدیک عمل ہے، اسی بات پر وہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

---

(15) بخاری: 153۔ مسلم: 267۔ ابو داود: 310۔ ابن ماجہ: 31۔ نسائی: 24-25۔

12..... بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ
پتھروں (یا مٹی کے ڈھیلوں) سے استنجاء کرنا

16۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قِيلَ لِسَلْمَانَ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْخِرَاءَةَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: أَجَلْ، نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بِبَوْلٍ، وَأَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ.

عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں: (یہودیوں کی طرف سے) سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ بول و براز کا طریقہ بھی؟ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب یا پاخانے کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے، تین پتھروں (یا مٹی کے ڈھلیوں) سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے، گوبر یا لید (کے خشک ٹکڑے) اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں عائشہ، خزیمہ بن ثابت، جابر رضی اللہ عنہم اور خلاد بن سائب کی اپنے باپ (سائب رضی اللہ عنہ) سے بھی حدیث مروی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: سلمان رضی اللہ عنہ کی اس مسئلہ میں بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد تابعین میں سے اکثر اہلِ علم کا یہی قول ہے کہ مٹی کے ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کافی ہوتا ہے، اگرچہ پانی کے ساتھ نہ بھی کرے، جب (پتھر سے) بول و براز کے آثار ختم ہو جائیں۔ امام ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح:...... اَلْحِجَارَةُ: حَجَرٌ کی جمع، پتھر، ڈھیلا، پتھر کی چٹان۔ (ع م)

رَجِيعٌ: لید، گوبر (القاموس الوحید، ص:602)

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ
دو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا

17۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: ((اِلْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا:

(16) مسلم: 262۔ ابو داود: 7۔ ابن ماجہ: 316۔ نسائی: 41۔ تحفة الاشراف: 4505.

(17) بخاری: 156۔ ابن ماجہ: 314۔ نسائی: 42.

أَحْجَارٍ)) قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا رِكْسٌ.))

''میرے لیے تین پتھر تلاش کر کے لاؤ۔'' فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پتھر پکڑ لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا، اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسرائیل کی طرح قیس بن ربیع نے بھی ابو اسحاق اور ابو عبیدہ کے واسطے سے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے جب کہ معمر اور عمار بن رُزیق نے ابو اسحٰق سے انھوں نے علقمہ کے طریق سے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اور زہیر نے ابو اسحاق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے باپ اسود بن یزید کے واسطے سے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور زکریا بن ابی زائدہ نے بھی ابو اسحاق سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید کے طریق سے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، مگر اس حدیث میں اضطراب ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ اس حدیث میں ابو اسحاق کی روایات میں سے کون سی روایت زیادہ صحیح ہے؟ تو انھوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا تو انھوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ مگر انھوں نے زُہیر کی ابو اسحاق از عبدالرحمٰن بن عبدالاسود اور ان کے باپ (اسود) کے واسطے سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو زیادہ اچھا سمجھا ہے اور اسے اپنی کتاب ''الجامع'' میں ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس مسئلہ میں صحیح ترین حدیث اسرائیل اور قیس کی ابو اسحاق از ابو عبیدہ کے طریق سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ہے، کیوں کہ اسرائیل زیادہ اثبت اور ابو اسحٰق کی ان لوگوں کی نسبت زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں، اور قیس بن ربیع نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: مجھ سے سفیان کی طریق سے ابو اسحاق سے مروی احادیث اس لیے رہ گئی ہیں کہ میں نے ان روایات کے بارے اسرائیل پر اعتماد کیا تھا کیوں کہ وہ روایات پوری پوری بیان کرتے تھے۔

امام ترمذی مزید فرماتے ہیں: زہیر کی ابو اسحاق کے واسطے روایات کوئی خاص چیز نہیں کیوں کہ زہیر کا ان سے سماع آخر میں ہے۔

نیز فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن الترمذی کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ جب تو زائدہ اور زہیر سے حدیث سن لے تو پھر کوئی پروا نہ کر کہ کسی دوسرے سے سنی ہو یا نہ سنی ہو سوائے ابو اسحاق کی روایت کے۔

اور ابو اسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الہمدانی ہے، اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبداللہ بن مسعود سے احادیث نہیں سنیں اور ہمیں ان کے نام کا بھی علم نہیں ہے۔ ہمیں محمد بن بشار العبدی نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ کے

واسطے سے بیان کیا ہے کہ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ بن عبداللہ سے پوچھا کہ آپ کو (اپنے والد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کچھ باتیں یاد ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا نہیں۔

توضیح:...... رَوْثَةٌ: جانور کا فضلہ لید ایک دفعہ کا فضلہ یا ایک مقدار۔ یہاں پر لید یا گوبر کا خشک ٹکڑا مراد ہے۔
رِكْسٌ: گندگی وغیرہ پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ (ع م)

14...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ
جن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

18- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.))

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لید کے ٹکڑوں اور ہڈیوں کے ساتھ استنجاء نہ کرو اس لیے کہ وہ تمھارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔“

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، سلمان، جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات بھی آتی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے بھی داؤد بن ابو ہند، از شعبی از علقمہ کے واسطے سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ لیلۃ الجنّ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (پھر پوری روایت بیان کی) شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لید کے ٹکڑوں اور ہڈیوں کے ساتھ استنجا نہ کرو کیوں کہ یہ تمھارے جن بھائیوں کی خوراک ہے، گویا کہ اسماعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے، اور اس مسئلہ میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہے۔

توضیح:...... اَلْجِنّ: انسان کے بالمقابل پوشیدہ مخلوق جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ (ع م)

15...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی کے ساتھ استنجاء کرنا

19- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ الْبَصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ، فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ، فَإِنَّ

سیّدہ معاذہ کہتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عورتوں سے) فرمایا: تم اپنے خاوندوں کو پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا حکم دیا

---

(18) صحیح: مسلم: 450.

(19) صحیح: مسند احمد: 13/6- نسائی: 46- ابن حبان: 1443.

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ.
کرو، مجھے ان سے (یہ بات کہتے ہوئے) حیا آتی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ بھی ایسا (پانی کے ساتھ استنجاء) کرتے تھے۔

توضیح: ...... يَسْتَطِيْبُوْا: پاکیزگی حاصل کریں مراد اس سے استنجا کرنا ہی ہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں جریر بن عبداللہ البجلی، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے، وہ پانی کے ساتھ استنجاء کو مستحب عمل سمجھتے ہیں، اگرچہ ان کے نزدیک ڈھیلوں کے ساتھ بھی استنجاء ہو جاتا ہے، پھر بھی وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے، دُور چلے جاتے

20۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.......... عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ.

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے تو بہت دُور نکل گئے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبدالرحمٰن بن ابو قراد، ابو قتادہ، جابر، یحیٰی بن عُبید کی اپنے باپ سے، ابو موسیٰ، عبداللہ بن عباس اور بلال بن حارث کی احادیث بھی مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ "آپ ﷺ پیشاب کرنے کے لیے اس طرح جگہ تلاش کرتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ پڑاؤ کے لیے جگہ تلاش کرتے تھے۔" اور ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری ہے۔

توضیح: ...... آپ ﷺ کا قضائے حاجت کے لیے دُور جانا حیا کا تقاضا تھا کیوں کہ قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔ (ع م)

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ عمل ہے

21۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى مَرْدَوَيْهِ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ..........

(20) صحیح: السلسلة الصحيحة: 1159۔ ابو داود: 1۔ ابن ماجه: 331۔ نسائی: 17۔

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ . وَقَالَ: ((إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ .))

سیّدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل کرنے والی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''عام وسوسے اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ایک اور صحابی سے بھی روایت کی گئی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اشعث ابن عبداللہ سے ہی مرفوع جانتے ہیں جن کو اشعث الاعمیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

اہلِ علم نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ عمل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ عام طور پر اسی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں، اور بعض اہلِ علم نے رخصت بھی دی جن میں محمد بن سیرین بھی شامل ہیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ عام وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا: ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ (یعنی اس کے علاوہ کوئی وسوسہ دل میں نہیں بٹھاتا) عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غسل خانے میں پیشاب کرنا تب جائز ہے جب پانی اس میں بہہ کر آگے نکل جاتا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہی بات ہمیں احمد بن عبدہ الآملی نے حبان کے واسطے سے عبداللہ بن مبارک سے بیان کی ہے۔

توضیح: ......مُسْتَحَمِّہ: مغتسل اور مستحم دونوں ایک معنی میں ہیں یعنی غسل خانہ نہانے کی جگہ۔ (ع م)

لیکن اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ یہ قول ضعیف ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (ابو داود: 27۔ ابن ماجہ: 304۔ نسائی: 36)

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

22۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ از زید بن خالد رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کی ہے اور ابوسلمہ کی ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے دونوں روایات میرے نزدیک صحیح ہیں۔

کیوں کہ یہ حدیث بہت سے طرق کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ نبی ﷺ سے ثابت ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ متعدد طرق سے مروی ہے، لیکن محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ ابوسلمہ کی زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

(22) بخاری: 887۔ مسلم: 252۔ ابو داود: 46۔ ابن ماجہ: 287۔ نسائی: 7، 534۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوبکر صدیق، علی، عائشہ، عبداللہ بن عباس، حذیفہ، زید بن خالد، انس، عبداللہ بن عمرو، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمر، ابوامامہ، ابوایوب، تمام بن عباس، عبداللہ بن حنظلہ، ام سلمہ، واثلہ بن اسقع اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

توضیح:...... اَلسِّوَاكُ: دانتوں کو صاف کرنے کی خاص لکڑی، مسواک۔ (القاموس الوحید 827)

23۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ)) قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ.

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز ایک تہائی رات تک مؤخر کرتا۔'' (ابوسلمہ) کہتے ہیں کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نمازوں (کی ادائیگی) کے لیے مسجد میں آتے تو ان کی مسواک ان کے کان پر اس طرح رکھی ہوتی تھی جیسے کاتب کے کان پر قلم ہوتا ہے، جب بھی وہ نماز کے لیے (وضو کرنے کے لیے) کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر اسی جگہ رکھ لیتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

جب کوئی آدمی نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھوئے بغیر انھیں کسی برتن میں نہ ڈالے

24۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ يُقَالُ: هُوَ مِنْ وَلَدِ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ اس وقت تک کسی برتن میں نہ ڈالے جب تک ان پر دو یا تین

(23) صحیح۔ ابو داؤد: 47، مسند احمد: 116/4.

(24) بخاری: 162۔ مسلم: 278۔ ابو داود: 103-105۔ ابن ماجہ: 393۔ نسائی: 161.

فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ .)) مرتبہ پانی نہ بہالے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں تو ہر شخص کے لیے جو بھی نیند سے بیدار ہو خواہ وہ قیلولہ کی نیند ہو یا کوئی اور بہتر سمجھتا ہوں کہ وہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو کے پانی میں داخل نہ کرے، اگر وہ دھونے سے پہلے ہاتھ ڈال لیتا ہے تو میں اس کام کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ لیکن جب تک اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست وغیرہ نہ ہو یہ پانی خراب (ناپاک) نہیں ہوگا، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب کوئی آدمی رات کے وقت نیند سے بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے وضو والے برتن میں پانی ڈال لے تو مجھے تو یہی بات اچھی لگتی ہے کہ اس پانی کو بہادے۔''

اور اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب کوئی آدمی دن یا رات کے وقت نیند سے اٹھے تو ہاتھ دھوئے بغیر وضو والے پانی میں نہ ڈالے۔''

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

25۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ ....

عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ .))

رباح بن عبدالرحمٰن بن ابوسفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں (ان کے باپ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے وضو (کی ابتدا) پر اللہ کا نام نہیں لیا اس کا وضو ہی نہیں۔

توضیح: ...... اَلتَّسْمِيَةُ: اس کا لفظی معنی ہے نام لینا، اصطلاح میں ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے پر بولا جاتا ہے۔ (ع۔م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابوہریرہ، ابوسعید الخدری، سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے علم میں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس کی سند جید (عمدہ) ہو۔

---

(25) حسن: ابن ماجه: 398۔ مسند احمد: 4/70۔ طيالسي: 243.

محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس مسئلہ میں رباح بن عبدالرحمٰن کی حدیث بہت اچھی روایت ہے۔

اسحاق کہتے ہیں: اگر (وضو کرنے والے) بسم اللہ جان بوجھ کر چھوڑی ہو تو وہ وضوء دوبارہ کرے، اور اگر بھول کر یا تاویل کی وجہ سے چھوڑی ہو اس کا وضوء کفایت کر جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رَباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں اور رباح بن عبدالرحمٰن کی دادی کے باپ کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہے، اور ابوثفال الـمُرّیّ کا نام ثمامہ بن حصین ہے، نیز رباح بن عبدالرحمٰن ہی ابوبکر بن حویطب ہے۔ اسی لیے بعض راویوں نے ابوبکر بن حویطب کا ذکر کر کے جو روایت بیان کی ہے اس میں ان کی نسبت دادا کی طرف کی ہے۔

26۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ ....

عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

رباح بن عبدالرحمٰن بن ابوسفیان بن حویطب نے اپنی دادی جو کہ سعید بن زید کی بیٹی ہیں انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح (جیسے اوپر گزری ہے) روایت بیان کی ہے۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی داخل (کر کے صاف) کرنے کا بیان

27۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ.))

سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم وضو کرو تو ناک کو جھاڑو اور جب (استنجاء کے لیے) ڈھیلے استعمال کرو تو طاق تعداد میں کرو۔“

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عثمان، لقیط بن صبرہ، عبداللہ بن عباس، مقدام بن معدیکرب، وائل بن حجر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سلمہ بن قیس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کا عمل چھوڑ دے، ایک جماعت کہتی ہے: جب وضو میں ان دونوں چیزوں کو چھوڑ دے اور نماز پڑھ بھی لے تو نماز دوبارہ پڑھے، ان کی یہ رائے وضو اور غسلِ جنابت دونوں میں ہی ہے اور یہی قول ابن ابی یعلیٰ، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ناک صاف کرنے کا حکم کلی کرنے سے زیادہ تاکیدی ہے۔

(27) صحیح: ابن ماجہ: 406۔ نسائی: 89۔ ابن حبان: 1436۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ غسلِ جنابت دوبارہ کرے وضو دوبارہ نہ کرے جب کہ سفیان ثوری اور بعض اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز ایک جماعت کہتی ہے وضو ہو یا غسلِ جنابت دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ دونوں (کلی اور ناک صاف کرنا) سنت عمل ہیں۔ جو شخص وضو یا غسلِ جنابت میں ان کو چھوڑ دے اس پر دوبارہ کرنا واجب نہیں ہے اور یہی قول امام مالک اور امام شافعی کا (آخری وقت والا) قول ہے۔

توضیح:...... الْمَضْمَضَةُ: کلی کرنا، منہ میں پانی ڈال کر گھمانا۔

الاِسْتِنْشَاقُ: ناک میں پانی چڑھانا۔ (ع م)

22..... بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ
کلی اور ناک صاف کرنے کے لیے ایک ہی چلّو سے پانی لینا

28۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ، فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک بھی صاف کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل تین دفعہ کیا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ نیز عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

نیز مالک، ابن عیینہ اور بہت سے راویوں نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے روایت کی ہے اور انھوں نے یہ الفاظ کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی چڑھایا'' ذکر نہیں کیے۔ اس کو تو خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے، اور خالد بن عبداللہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ اور حافظ راوی ہیں۔

بعض اہل علم کہتے ہیں: ایک ہی چلو سے کی گئی کلی اور ناک کی صفائی کافی ہے۔ بعض کہتے ہیں: ان میں تفریق کرنا ہمیں زیادہ پسند ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: اگر یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے (پانی لے کر) کرے تو جائز ہے، اگر علیحدہ علیحدہ کرے تو وہ ہمیں زیادہ پسند ہے۔

توضیح:...... كَفٌّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ اس کی جمع كُفُوفٌ اور أَكُفٌّ آتی ہے۔

(القاموس الوحید: 1415)

---

(28) بخاری: 191۔ مسلم: 235۔ ابو داود: 119۔ ابن ماجہ: 405۔ نسائی: 97-98.

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنا

29۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ .... عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: أَوْ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

حسان بن بلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا۔ ان سے کہا گیا: یا راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مجھے اس سے کیا چیز روک سکتی ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

توضیح:..... تَخْلِيل: کا مطلب ہے گھسنا، پار ہونا، نفوذ کرنا، درمیان سے نکلنا۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ دورانِ وضو جب چہرہ دھویا جائے تو اپنی انگلیاں داڑھی میں داخل کر کے بالوں کو خوب تر کرنا۔ (ع۔م)

30۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ..........

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَسَمِعْتُ إِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ.

ابن ابی عمر کہتے ہیں کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از حسان بن بلال از عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی۔

وضاحت:..... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عثمان، عائشہ، ام سلمہ، انس، ابن ابی اوفی اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نے اسحاق بن منصور کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل فرمارہے تھے: ابن عیینہ کہتے ہیں: عبدالکریم نے حسان بن بلال سے خلال والی روایت نہیں سنی۔

31۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے۔

---

(29) صحیح: ابن ماجہ: 429۔ ابو یعلی: 1604۔ طیالسی: 645.

(31) صحیح: صحیح ابو داود: 1/ 187۔ ابن ماجہ: 430۔ ابن خزیمہ: 151۔ ابن حبان: 1081.

وضاحت:......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام محمد بن اسماعیل (بخاری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر بن شقیق کی ابو وائل کے واسطے سے عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت اس مسئلہ میں سب سے صحیح روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں میں سے اکثر اہل علم اسی کے قائل ہیں وہ داڑھی کا خلال ضروری سمجھتے ہیں اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر خلال کرنا بھول جائے تو (بھی وضو) جائز ہے۔ اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر بھول کر یا تاویل کرتے ہوئے خلال نہ کرے تو وضو جائز ہو گا اگر جان بوجھ کر چھوڑے تو وضو دوبارہ کرے گا۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ
سر کے مسح کا بیان کہ اپنے سر کے اگلے حصہ سے شروع کرے اور پیچھے کی طرف لے جائے

32۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ: بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا۔ پس ہاتھوں کو آگے رکھا اور پھر پیچھے لے گئے، سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا پھر دونوں (ہاتھوں) کو سر کی پچھلی جانب لے گئے۔ پھر ہاتھوں کو واپس اسی جگہ پر لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

وضاحت:......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں معاویہ، مقدام بن معدیکرب اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہے۔ نیز فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث اس مسئلہ میں صحیح اور حسن ترین ہے، اور امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح:...... قَفَاهُ: سر کی پچھلی جانب جہاں بال ختم ہوتے ہیں۔ گدّی۔ (ع م)

25..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ
پچھلی جانب سے سر کے مسح کی ابتدا کرنا

33۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ....

---

(32) بخاری: 185۔ مسلم: 235۔ ابو داود: 118۔ ابن ماجہ: 434۔ نسائی: 97.

(33) حسن: ابو داود، 126۔ ابن ماجہ: 390۔ دارمی: 797۔ دارقطنی: 871/1.

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ: بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا .

سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح دو مرتبہ کیا، (پہلے) سر کے پچھلے حصہ سے ابتدا کی پھر اس کے اگلے حصے سے، اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے دونوں کانوں کا باہر اور اندر سے (مسح کیا)۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اور سند کے اعتبار سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح اور جید ہے، اور بعض اہل کوفہ (عمل کرنے میں) اس حدیث کی طرف گئے، جن میں وکیع بن جراح بھی شامل ہیں۔

توضیح:...... مسح کرنے میں اگلے حصے سے ابتدا اور پچھلی جانب تک لا کر پھر اگلے حصے تک لے جانے کی روایات زیادہ ہیں لہٰذا اس پر عمل کیا جائے گا۔ (ع۔م)

26..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا

34۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ....

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ: أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ: مَسَحَ رَأْسَهُ، وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ، وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً .

سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء بیان کرتی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی اگلی اور پچھلی جانب، نیز اپنی کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ربیع رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور بعد والے لوگوں میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے، نیز جعفر بن محمد، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے۔

ہمیں محمد بن منصور المکی نے بیان کیا کہ میں سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے جعفر بن محمد سے پوچھا کہ سر کا مسح ایک دفعہ کافی ہے؟ تو انھوں نے قسم اٹھا کر کہا: ہاں، اللہ کی قسم ضرور (ہو جاتا ہے)۔ (تحفة الاشراف: 18479)

---

(34) حسن الاسناد: ابو داود: 129۔ ابن ماجه: 390.

27..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

سر (کے مسح) کے لیے نیا پانی لینا

35۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ .

سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح ہاتھوں سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ اور پانی سے کیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے، اور ابن لہیعہ نے بھی حبان بن واسع اور ان کے باپ کے واسطے سے سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے کیا۔ لیکن عمرو بن حارث کی حبان سے بیان کردہ روایت زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ یہ روایت بہت سے طرق سے کے ساتھ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بیان کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر (کے مسح) کے لیے نیا پانی لیا۔ زیادہ تر علماء کے نزدیک عمل اسی بات پر ہے کہ سر (کے مسح) کے لیے نیا پانی لے۔

توضیح:...... نئے پانی سے مراد یہ ہے کہ بازو دھوتے وقت ہاتھ پانی سے تر ہو جاتے ہیں اسی پانی سے سر کا مسح کرنے کی بجائے ہاتھوں کو پانی لگا کر سر کا مسح کیا جائے۔ (ع م)

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

کانوں کا اندرونی اور بیرونی حصہ سے مسح کیا جائے

36۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ: ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا .

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا، اور کانوں کا باہر اور اندر (کے حصے) سے مسح کیا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سیّدہ رُبَیِّعْ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی گئی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن، صحیح ہے۔ نیز اکثر علماء کا اسی بات پر عمل ہے کہ دونوں کانوں کا مسح اندر اور باہر کی جانب سے کیا جائے۔

---

(35) مسلم: 236۔ ابو داود: 120۔ ابن خزیمہ: 154۔ ابن حبان: 1015 .

(36) حسن صحیح: ابن ماجہ: 439۔ نسائی: 102۔ ابو یعلی: 2486۔ ابن خزیمہ: 148 .

29..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

دونوں کان سر میں شامل ہیں

37۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَقَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنْ الرَّأْسِ.))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ (یعنی بازو) دھوئے اور سر کا مسح کیا، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں کان (کا شمار) (میں) سے ہیں۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں کہ قتیبہ، حماد رحمہ اللہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے یا ابوامامہ کا قول ہے؟

نیز کہتے ہیں: اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی کہتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے، اس کی اسناد زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور بعد والے تابعین میں سے اکثر علماء کا عمل اسی بات پر ہے کہ کان سر کا حصہ ہیں۔ نیز سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کانوں کا اگلا حصہ چہرے میں شمار ہوتا ہے اور پچھلا حصہ سر میں۔ اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کرے اور پچھلے حصے کا سر کے ساتھ۔

امام شافعی کہتے ہیں یہ دونوں کان مسح کرنے میں سنت ہیں، ان کا مسح نئے پانی سے کیا جائے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کا خلال کرنا

38۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ الْأَصَابِعَ.))

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ (لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کیا کرو۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، مستورد جو شداد فہری کے بیٹے ہیں اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم بھی روایت کرتے ہیں۔

---

(37) صحیح: ابو داود: 134۔ ابن ماجہ: 444۔ مسند احمد: 264/5۔

(38) صحیح: صحیح ابی داود: 130۔ ابو داود: 142۔ ابن ماجہ: 448۔ نسائی: 114۔

نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا عمل اسی بات پر ہے کہ (وضو کرنے والا) وضو میں اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے۔ امام احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور امام اسحاق (تو یہ بھی) کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے۔

نیز ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر المکی ہے۔

39۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ .))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

40۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ ....

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ.

سیدنا مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں کی انگلیوں کو اپنی (چھنگلیا) سب سے چھوٹی انگلی کے ساتھ ملتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی حدیث سے جانتے ہیں۔

توضیح:...... دَلَكَ: کسی چیز کو رگڑنا یا ملنا مراد ہوتا ہے۔

بِخِنْصَرِهِ: سب سے چھوٹی انگلی کو خنصر کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں تمام انگلیوں کے الگ الگ نام ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں عربی زبان میں کس قدر وسعت ہے۔ (ع۔م)

31..... بَابُ مَا جَاءَ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))

ایڑھیاں (اگر وضو میں خشک رہیں تو ان) کے لیے جہنم کا عذاب ہے

41۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

(39) حسن صحیح: ابن ماجہ: 447۔ مسند احمد: 287/1.

(40) صحیح: ابو داود: 148۔ ابن ماجہ: 446۔ مسند احمد: 229/4.

(41) بخاری: 165۔ مسلم: 242۔ ابن ماجہ: 453۔ نسائی: 110۔ تحفۃ الاشراف: 12717.

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایڑھیاں (اگر وضو کرنے کے باوجود خشک رہیں تو ان) کے لیے آگ کی ہلاکت ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن حارث ابن جزء الزبیدی، معیقیب، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن العاص اور یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جو ایڑھیاں خشک رہیں ان) ایڑھیوں اور پاؤں کے نچلے حصوں کے لیے (بھی اگر وہ خشک رہیں تو) آگ (کے عذاب) کی ہلاکت ہے۔''

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: حدیث سے یہ بات سمجھ آرہی ہے کہ جب پاؤں پر جرابیں ❶ یا موزے ❷ نہ ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

توضیح: ...... وَيْلٌ: نزولِ آفت، ہلاکت، کلمہ عذاب، بربادی اور تباہی کے معنی میں ہے۔

❶ یہاں پر لفظ جَوْرَبَان استعمال ہوا ہے جو تثنیہ ہے، مطلب ہے جس چیز سے پاؤں کو ڈھانپا جائے۔

❷ یہاں لفظ خُفَّانِ تثنیہ کے صیغے کے ساتھ استعمال ہوا ہے، جس کا معنی چمڑے کا موزہ ہے جو پاؤں کو ڈھانپ لے۔ (ع م)

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِی الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا

42۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، ح، قَالَ: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے اعضا کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، جابر، بریدہ، ابورافع اور ابن فاکہہ رضی اللہ عنہم سے بھی احدیث مروی ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس مسئلہ میں بیان کردہ روایت بہت اچھی ہے، اور رشدین بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل از زید بن اسلم اور ان کے والد کے واسطے سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا (یعنی اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا)۔

اور کہتے ہیں کہ یہ روایت کچھ بھی شمار نہیں کی جاتی۔ صحیح روایت وہی ہے جسے ابن عجلان، ہشام بن سعد، سفیان

(42) بخاری: 157۔ ابو داود: 138۔ ابن ماجہ: 411۔ نسائی: 80، 101، 102۔

ثوری اور عبدالعزیز بن محمد رحمۃ اللہ نے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار رحمہ اللہ کے واسطے سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے بیان کیا ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

43۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ هُوَ الْأَعْرَجُ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا (یعنی اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھویا)۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ثوبان بن عبداللہ ہی سے جانتے ہیں۔ جو کہ انھوں نے عبداللہ بن فضل کے واسطے سے روایت کی ہے اور یہ سند حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمام نے عامر الاحول اور انھوں نے عطا کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

اعضائے وضو کو تین تین دفعہ دھونا

44۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین دفعہ وضو کیا۔ (یعنی وضو کے اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے)۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: مذکورہ مسئلہ میں عثمان، رُبیّع، عبداللہ بن عمر، عائشہ، ابوامامہ، ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر، عبداللہ بن زید اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی اس مسئلہ میں بیان کردہ حدیث زیادہ بہتر اور صحیح ہے کیوں کہ وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

عام علماء کے نزدیک اسی بات پر عمل ہے کہ ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا جائز ہے۔ دو مرتبہ افضل ہے اور

(43) حسن صحیح: ابو داود: 136۔ مسند احمد: 288/2۔ ابن حبان: 1094 .

(44) صحیح: ابو داود: 11۔ ابن ماجہ: 413۔ نسائی: 91-96۔ مسند احمد: 120 .

تین تین مرتبہ دھونا اس سے بھی افضل عمل ہے۔ تین کے بعد کچھ نہیں (یعنی جائز نہیں)۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ جب تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے گا تو گناہ گار ہوگا۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: تین مرتبہ سے زیادہ وسواس میں مبتلا شخص ہی دھو سکتا ہے۔

توضیح:...... وضو کرنے میں ثواب کے لحاظ سے تین مراتب ہیں۔ (1) تمام اعضاء کو تین مرتبہ دھونا یہ سب سے افضل عمل ہے۔ (2) اعضاء دو مرتبہ دھوئے جائیں اس سے کم درجہ ہے۔ (3) جواز کی حد تک ایک ایک مرتبہ بھی وضو کے اعضاء دھوئے جا سکتے ہیں۔ (ع۔م)

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

اعضاء کو ایک دفعہ، دو دفعہ اور تین دفعہ دھونا

45۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ نَعَمْ.

ثابت بن ابی صفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے کہا کہ کیا آپ کو سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک، دو دو اور تین تین دفعہ وضو کیا تھا (یعنی اعضاء دھوئے تھے)؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعضائے وضو کو ایک، دو اور تین مرتبہ دھونا بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔

46۔ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَكَ جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً؟ قَالَ: نَعَمْ، و حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک دفعہ وضو کیا؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں۔ اور یہ حدیث ہمیں ہناد اور قتیبہ نے بیان کی ہے۔ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں وکیع نے ثابت بن ابی صفیہ سے بیان کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ شریک کی روایت سے زیادہ صحیح ہے کیوں کہ یہ کئی طرق کے ساتھ ثابت رحمہ اللہ سے بیان کی گئی ہے جس طرح کہ وکیع کی روایت ہے، جب کہ شریک راوی بہت غلطیاں کرتا تھا اور ثابت بن ابو صفیہ ہی ابو حمزہ الثمالی ہے۔

---

(45) ضعیف: ابن ماجہ: 410.

(46) صحیح لغیرہ.

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَوَضَّأُ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلاثًا

جو شخص اپنے کچھ اعضاء دو مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوتا ہے

47۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں (بازوؤں) کو دو دو مرتبہ دھویا اور (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اور (پھر) اپنے پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔ نیز بہت سی احادیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اعضا ایک مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوئے ہیں اور بعض اہلِ علم نے اس چیز میں رخصت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے کچھ اعضاء تین مرتبہ دھو لے کچھ دو دفعہ یا ایک دفعہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ كَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیسا تھا؟

48۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو حیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انھوں نے اپنے ہاتھ خوب صاف کر کے دھوئے، پھر تین مرتبہ کلی کی، پھر تین دفعہ ناک میں پانی داخل کر کے اسے صاف کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بازوؤں کو تین دفعہ دھویا، پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پیا❶، پھر فرمایا: میں چاہتا تھا کہ تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں: اس مسئلہ میں عثمان، عبداللہ بن زید، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، رُبیّع اور عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہے۔

---

(47) یہ حدیث صحیح ہے لیکن پاؤں کو دو مرتبہ دھونے والا قول شاذ ہے۔ صحیح ابو داود: 109: بخاری: 185۔ مسلم: 235۔ ابو داود: 118۔ ابن ماجہ: 434۔ تحفۃ الاشراف: 5308.

(48) صحیح: ابو داود: 111۔ ابن ماجہ: 413۔ نسائی: 91-96.

توضیح:...... ❶ پانی بیٹھ کر پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (ع م)

49۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي حَيَّةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ .

عبد خیر نے علی رضی اللہ عنہ سے ابو حیہ کی روایت کی طرح حدیث ذکر کی ہے، لیکن عبد خیر کہتے ہیں کہ (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) جب وضو سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے چلو سے ہی بچا ہوا پانی پی لیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابو اسحاق ہمدانی نے ابو حیہ، عبد خیر اور حارث کے واسطے سے علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

نیز زائدہ بن قدامہ اور بہت سے راویوں نے بھی خالد بن علقمہ از عبد خیر کے طریق سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی وضو والی حدیث مکمل بیان کی ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے بیان کرتے ہوئے ان کے باپ کے نام میں غلطی کرتے ہوئے مالک بن عرفطہ عن عبد خیر عن علی کہا ہے۔

نیز ابو عوانہ نے خالد بن علقمہ از عبد خیر کے واسطے سے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہ مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت جیسی بھی روایت ذکر کرتے ہیں اور صحیح نام خالد بن علقمہ ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد چھینٹے مارنا

50۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ .))

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل (علیہ السلام) نے میرے پاس آ کر کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ وضو کریں تو (شرم گاہ پر) چھینٹے مارا کریں۔ ❶

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اور میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسن بن الہاشمی منکر الحدیث ہے۔

نیز مذکورہ مسئلہ میں ابو الحکم بن سفیان، عبداللہ بن عباس، زید بن حارثہ اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ بعض راویوں نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا، اور اس حدیث میں مضطرب ہوئے۔

---

(49) صحیح: ابو داود: 11۔ ابن ماجہ: 404۔ نسائی: 95۔ طیالسی: 149۔ ابن خزیمہ: 147۔ ابن حبان: 1079 .

(50) ضعیف: ابن ماجہ: 463۔ ابن عدی: 733/2۔ عقیلی: 234/1 .

توضیح:...... ❶ شرم گاہ پر چھینٹے مارنے سے: وضو کے بعد شرم گاہ والے حصے پر کپڑوں کے اوپر سے چھینٹے مارنا مراد ہے۔ (ع م)

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
(وضو میں) اعضائے وضو کو اچھی طرح دھونا

51۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ .... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں (ایسے کام کی طرف) تمھاری راہنمائی نہ کروں جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ تمھاری غلطیوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند کر دے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناپسندیدگی کے باوجود وضو کو پورا کرنا مساجد کی طرف زیادہ چلنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی اللہ کے راستے کی پہرے داری ہے۔''

توضیح:......إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ: کا مطلب ہے، وضو کے ہر عضو کو اچھی طرح دھونا۔ (القاموس الوحید: 740)

اَلْمَكَارِه: اَلْمَكْرَه کی جمع ہے جس کا مطلب ہے ناپسندیدہ بات، بوجھ والی چیز۔ (القاموس الوحید: 1401)

اَلرِّبَاطُ: لفظی معنی باندھنا ہوتا ہے۔ عموماً اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑوں کو تیار رکھنے پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ (ع م)

52۔ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ .... و قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: ((فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ثَلَاثًا

قتیبہ کہتے ہیں: ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے علاء کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے اور قتیبہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں: ''یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔'' (یعنی تین دفعہ یہ لفظ بولا ہے)۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، عبیدہ یا عبیدہ بن عمرو، عائشہ، عبدالرحمن بن عائش الحضرمی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(51) مسلم: 251۔ ابن ماجہ: 428۔ نسائی: 142۔

علاء بن عبدالرحمٰن ہی ابن یعقوب الجہنی الحرقی ہیں جو کہ محدثین کے نزدیک ثقہ راوی ہیں۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد

53۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا جس کے ساتھ آپ ﷺ وضو کے بعد (اپنا جسم مبارک) صاف کرتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مضبوط نہیں ہے اور اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح ثابت نہیں ہے، اور ابو معاذ کے بارے محدثین کہتے ہیں کہ یہ سلیمان بن ارقم ہے جو کہ محدثین کے ہاں ضعیف راوی ہے۔ نیز فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

توضیح:...... اَلْمِنْدِيْل: ہاتھ یا پسینہ وغیرہ صاف کرنے کے لیے استعمال ہونے والا چار کونوں والا دستی رومال اس کی جمع مَنَادِيْلٌ آتی ہے۔ (ع م)

اَلْخِرْقَةُ: پرانے پھٹے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا۔ چیتھڑا اس کی جمع خِرَقٌ آتی ہے۔ (ع م)

54۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ.

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے چہرے کو اپنے کپڑے کے کنارے سے صاف کیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہیں، کیوں کہ رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی دونوں حدیث میں ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کچھ لوگ وضو کے بعد رومال استعمال کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔

جس نے (رومال کا استعمال) ناپسند جانا ہے وہ اس لیے کہ کہا جاتا ہے (قیامت کے دن) وضو کے پانی کا وزن کیا جائے گا اور یہ بات سعید بن مسیّب اور زہری رحمہما اللہ سے مروی ہے۔ ہمیں محمد بن حمید الرازی نے بیان کیا ہے کہ جریر کہتے

(53) ضعيف الاسناد: حاكم: 154/1- بيهقى: 185/1.

(54) ضعيف الاسناد: طبرانى فى الاوسط: 4194- بيهقى: 236/1.

ہیں: مجھے یہ بات علی بن مجاہد نے جو کہ میرے نزدیک ثقہ ہیں، ثعلبہ کے واسطے سے زہری رحمہ اللہ سے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رومال کا استعمال اس لیے مکروہ سمجھتا ہوں کہ وضو کے پانی کا (قیامت کے دن) وزن کیا جائے گا۔

توضیح:...... طَرَف: کنارے کو کہتے ہیں اس سے مراد قمیص یا تہہ بند کا کنارہ ہے۔ (ع م)

41..... بَابُ فِيمَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد کی دعا

55۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ: فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.))

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ پڑھا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والے اور بہت زیادہ پاک رہنے والے لوگوں میں شامل فرما۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے دیئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ نیز فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زید بن حباب کے بارے اختلاف کیا گیا ہے اور فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح از ربیعہ بن یزید از ابو ادریس از عقبہ بن عامر کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، اور ربیعہ سے ابو عثمان از جبیر بن نفیر کے واسطے سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں کچھ زیادہ ثابت نہیں ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ابو ادریس نے عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

42..... بَابُ فِي الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنا

56۔ وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ.........

---

(55) مسلم: 234۔ ابو داود: 169۔ ابن ماجہ: 47۔ نسائی: 148۔

(56) مسلم: 234۔ ابن ماجہ: 267۔

عَنْ سَفِينَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .

سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد ❶ پانی سے وضواور ایک صاع پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

توضیح: ...... ❶ ایک مد: صاع کا چوتھائی حصہ ہوتا ہے اور ایک صاع میں 2500 گرام پانی آ جاتا ہے۔ اس طرح ایک مد 625 گرام کا بنتا ہے۔ (ع۔م)

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن، صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن قطر ہے۔

اسی طرح بعض علماء ایک مد کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کرنے کی رائے دیتے ہیں۔

امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مقدار کو مقرر نہیں کیا گیا کہ اس سے کم یا زیادہ مقدار کا استعمال جائز نہیں ہے بلکہ یہ مقدار کفایت کرسکتی ہے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

وضو کرتے ہوئے پانی میں اسراف کرنا مکروہ ہے

57۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: الْوَلَهَانُ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ .))

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لیے (بندے پر) ایک شیطان (مقرر) ہوتا ہے جس کو ولہان کہا جاتا ہے سو تم وسواس (کی وجہ سے) پانی (ضائع کرنے) سے بچو۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابی بن کعب کی حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی اور صحیح نہیں ہے کیوں کہ خارجہ کے علاوہ ہم کسی ایسے راوی کو نہیں جانتے جس نے اس کو مسند بیان کیا ہو، نیز کئی طرق سے حسن کا قول بھی (بطور حدیث) روایت کیا گیا ہے لیکن اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے اور خارجہ ہمارے ساتھیوں کے نزدیک قوی راوی نہیں، اسے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

توضیح: ...... اِسراف: فضول خرچی، حد سے تجاوز کرنا، راہ اعتدال سے ہٹنا وغیرہ مراد ہوتا ہے۔ (ع م)

وَسْوَاسَ الْمَاء: یعنی وہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ یہ عضو اچھی طرح نہیں دھلا یا تین مرتبہ نہیں ہوا۔ اس سے

---

(57) ضعيف الاسناد: مسند احمد: 136/5۔ ابن خزيمه: 122۔ ابن ماجه: 421.

بندہ اسے کئی دفعہ دھو کر پانی ضائع کرتا ہے۔ (ع م)

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرنا

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ. قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوءًا وَاحِدًا.

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ (پہلے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہوتا یا نہ ہوتا، (حمید رحمہ اللہ) کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ کیسے کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہم (کئی نمازوں کے لیے) ایک ہی وضو کرتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: حمید کی سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ (بیان کردہ) روایت حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک عمرو بن عامر الانصاری کی انس رضی اللہ عنہ سے (بیان کردہ) روایت مشہور ہے۔

بعض علماء ہر نماز کے لیے (نئے) وضو کو استحباب پر محمول کرتے ہیں وجوب پر نہیں۔

59۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ.))

اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔“

وضاحت: ......الافریقی نے یہ حدیث ابوغطیف کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ ہمیں یہ حدیث حسین بن حریث المروزی نے انھیں محمد بن یزید واسطی نے افریقی کے واسطے سے بیان کی، مگر اس کی سند ضعیف ہے۔

علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث کا ذکر ہشام بن عروہ سے کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: یہ مشرقی سند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرما رہے تھے میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

60۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا

---

(58) صعيف.

(58) ضعيف: ابو داود: 62- ابن ماجه: 512.

سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ.

عمرو بن عامر الانصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے۔ (عمرو بن عامر الانصاری) کہتے ہیں کہ میں نے (انس رضی اللہ عنہ) سے کہا: تو آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: جب تک ہم بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، نیز حمید کی انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث جید، غریب حسن ہے۔

45...... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

(نبی ﷺ) ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے

61۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ؟ قَالَ: ((عَمْدًا فَعَلْتُهُ.))

سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے باپ (بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کا سال آیا تو آپ ﷺ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھیں اور آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) آپ نے وہ کام کیا ہے جو (پہلے) نہیں کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جان بوجھ کر ایسے کیا ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث علی بن قادم نے سفیان ثوری سے بھی بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک ایک دفعہ اعضائے وضو کو دھویا۔

اسی طرح سفیان ثوری نے اس حدیث کو محارب بن دثار از سلیمان بن بریدہ کے واسطے سے بھی بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔

---

(60) بخاری: 214۔ ابو داود: 181۔ ابن ماجہ: 509۔ ابن خزیمہ: 126۔ مسند احمد: 132/3.

(61) مسلم: 277۔ ابو ابوداود: 172۔ ابن ماجہ: 510۔ نسائی: 133.

اس (حدیث) کو وکیع نے سفیان سے انھوں نے محارب سے انھوں نے نے سلیمان بن بریدہ سے انھوں نے اپنے باپ سے بھی روایت کیا ہے۔

کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انھوں نے محارب بن دثار کے واسطے سے سلیمان بن بریدہ سے مرسل روایت بھی بیان کی ہے اور یہ وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

نیز اہل علم کے نزدیک اسی بات پر عمل ہے کہ جب تک آدمی کا وضو باطل نہ ہو اس وقت تک ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ بعض علماء ہر نماز کے لیے استحباب اور فضیلت حاصل کرنے کے ارادہ سے نیا وضو بھی کرتے ہیں۔

افریقی سے ابوغطیف کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے وضو کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔'' اور یہ سند ضعیف ہے۔

نیز اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھی۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے (پانی لے کر) وضو کرنا

62۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

سیدنا ابن عباس سے روایت ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ''میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے (پانی لے کر) جنابت کا غسل کیا کرتے تھے۔''

وضاحت: ..... امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے کہ اگر میاں بیوی ایک ہی برتن سے (پانی لے کر) غسل کر لیں تو اس میں گناہ نہیں ہے۔

نیز اس مسئلہ میں علی، عائشہ، انس، ام ہانی، ام صبیہ الجہنیہ، ام سلمہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

توضیح: ..... اَلْجَنَابَةُ: ناپاکی کی حالت، ہمبستری یا خروجِ منی کے باعث پیدا ہونے والی حاجت غسل۔ کہتے ہیں فُلَانٌ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فلاں شخص نے غسل جنابت کیا۔ (القاموس الوحید، ص: 285) (ع م)

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ
عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی (سے غسل وغیرہ کرنا) مکروہ ہے

63۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ....

---

(62) مسلم: 322۔ ابن ماجہ: 377۔ نسائی: 236.

(63) صحیح: طیالسی: 1252.

عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ.

ابو حاجب رحمہ اللہ بنو غفار کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ دونوں بھی عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے ہیں ان دونوں کی رائے ہے کہ عورت کا بچا ہوا (کھانا یا مشروب) مکروہ نہیں ہے۔

طَهُور: یہاں غسل کے معنی میں ہے۔

64۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ: بِسُؤْرِهَا.

سیدنا حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آدمی کو منع فرمایا ہے کہ عورت کے غسل سے بچے ہوئے یا پی کر چھوڑے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ نیز محمد بن بشار اپنی حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع کیا اور محمد بن بشار نے اس میں شک نہیں کیا۔

یعنی روایت میں راوی کی طرف سے شک کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ آپ نے غسل کا بچا ہوا پانی کہا ہے یا پی کر چھوڑا ہوا پانی لیکن محمد بن بشار صرف غسل کا پانی ہی کہتے ہیں اور انھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (ع،م)

توضیح:...... السؤر: کسی چیز کا بقیہ، جھوٹا یعنی پی کر بچایا ہوا پانی یا کھا کر چھوڑا ہوا کھانا۔ (القاموس الوحید، ص: 734) (ع م)

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ
عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کی رخصت

65۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی

(64) صحیح: ابو داود: 82۔ ابن ماجه: 373۔ نسائی: 342.

(65) صحیح: ابو داود: 68۔ ابن ماجه: 370۔ نسائی: 325۔ ابن خزیمه: 91.

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، فَقَالَ ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ.))

کسی ایک بیوی نے ایک بڑے برتن (ٹب وغیرہ) میں (پانی لے کر) غسل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسی سے (پانی لے کر) وضو کرنا چاہا، تو اس (آپ ﷺ کی بیوی) نے کہا: میں تو حالتِ جنابت میں تھی۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "پانی (تو) ناپاک نہیں ہوتا۔"

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔ نیز سفیان ثوری، مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح: ...... الجفنة: بڑا پیالہ۔ ڈونگا اس کی جمع جفان آتی ہے۔ قرآن میں ہے وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ، علم کیمیاء میں چینی مٹی کا وہ برتن جو مادہ کو بھاپ بنا کر اڑانے یا گرم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(القاموس الوحید، ص: 267)

49..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

66۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.))

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ہم بضاعہ کے کنویں سے (پانی لے کر) وضو کر لیا کریں جب کہ یہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں حیض والے کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ نیز ابو اسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے اور بضاعہ کے کنویں کے متعلق ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی رویات کو ابو اسامہ سے بہتر کسی نے بیان نہیں کیا اور یہ حدیث ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بہت سی اسناد کے ساتھ منقول ہے۔

نیز اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

توضیح: ...... الحِيَض: الحيضة کی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے: حیض کے وقت استعمال کیا جانے والا کپڑا

(66) صحیح: ابو داود: 66۔ نسائی: 326۔ مسند احمد: 31/3۔ دار قطنی: 23/1.

اور روئی وغیرہ۔(ع م)

النتن: ہر قسم کی بدبودار چیز کو کہتے ہیں۔(ع م)

50..... بَابٌ: مِنْهُ آخَرُ

اسی (مسئلہ) کے بارے ایک اور باب

67۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنْ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) سنا جب آپ ﷺ سے ایسے پانی کے بارے سوال کیا گیا جو جنگل میں ہو اور وہاں پر درندے اور جانور آتے جاتے ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو بڑے مٹکوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔''

وضاحت: ......عبدہ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق بن نے کہا ہے کہ قلۃ سے مراد گھڑا ہے، اور قلۃ اسے کہا جاتا ہے جس میں پانی بھرا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ جب پانی دو بڑے مٹکوں کی مقدار میں ہو تو جب تک اس کی مہک اور ذائقہ نہ بدلے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور فرماتے ہیں کہ یہ پانی پانچ مشکیزوں کے برابر بنتا ہے۔

توضیح:...... السِّبَاع: السَّبُع کی جمع ہے۔ درندہ، پھاڑ کھانے والا جانور، دانت والا جانور جو انسان اور چوپاؤں کو پھاڑ کر کھا جاتا ہو۔ مثلاً شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔ (القاموس الوحید، ص: 740)

قُلَّتَيْنِ: قُلَّتَيْنِ تثنیہ ہے اس کی واحد قُلَّةٌ ہے جس کا مطلب ہے وہ بڑا گھڑا یا مٹکا جس میں پانی بھرتے ہیں اور جن مٹکوں کا یہاں ذکر ہے ان دونوں میں مٹکوں میں تقریباً 227 کلوگرام پانی آ جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب . (ع۔م)

51..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

68۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑے (یا ٹھہرے) ہوئے پانی

---

(67) صحیح: ابو داود: 63۔ ابن ماجه: 517۔ مسند احمد: 12/2 ۔ الدارمی: 737۔ ابن خزیمه: 92 .

(68) بخاری: 239۔ مسلم 282۔ ابو داود: 69۔ ابن ماجه: 344۔ نسائی: 57 .

الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ .))

میں پیشاب نہ کرے کہ (کہیں پھر) اسی پانی سے وضو کرنا پڑے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

توضیح: ...... الرَّاكِد: پرسکون، ٹھہرا ہوا۔ (القاموس الوحید، ص: 150)

52..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ

سمندر (یا دریا) کا پانی پاک ہوتا ہے

69۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ، ح: و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ۔ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ۔ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ۔ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ۔ أَخْبَرَهُ: ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا ، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ .))

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندر (یا دریا) میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ بہت تھوڑا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہتے ہیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سمندر (ایسی چیز ہے جس) کا پانی پاک اور مردار حلال ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اکثر فقہا کا بھی یہی قول ہے، جن میں ابو بکر، عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ یہ بھی سمندر کے پانی کا استعمال صحیح سمجھتے ہیں۔

نیز بعض صحابہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا ناپسند کرتے ہیں، جن میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تو فرماتے ہیں کہ وہ آگ ہے۔

توضیح: ...... نَرْكَبُ الْبَحْرَ: کا لفظی مطلب ہے ہم سمندر پر سوار ہوتے ہیں۔ مراد یہی ہے کہ سمندر میں سفر کرتے ہیں۔

سمندر، دریا اور نہر وغیرہ سے جو بھی جانور مثلاً مچھلی، جھینگا، کیکڑا وغیرہ ملے اسے ذبح کی ضرورت نہیں ہے وہ مردار

---

(69) صحیح: ابو داود: 83۔ ابن ماجه: 386۔ نسائی: 332۔ الدارمی: 735۔ ابن خزیمه: 111۔ ابن حبان: 1243۔

حالت میں بھی حلال ہے۔ (ع۔م)

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ
پیشاب کرتے وقت بہت احتیاط کرنا

70۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ: أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ .))

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے گناہ [1] کی وجہ سے نہیں ہے۔ (ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ پیشاب کرتے وقت (اپنے پیشاب سے) چھپتا نہیں تھا اور (دوسری قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہ چغلیاں کھاتا تھا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں زید بن ثابت، ابوبکرہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور منصور نے یہ حدیث مجاہد کے واسطے سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے اور اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا مگر الاعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

اور کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر محمد بن ابان البلخی سے؛ جو وکیع سے احادیث نقل کرتے تھے، سنا کہ وکیع فرماتے ہیں: اعمش ابراہیم کی اسناد منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

توضیح:...... [1] اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ گناہ بڑے نہیں ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ ان گناہوں سے بچنا مشکل نہ تھا۔ (ع۔م)

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ
جو بچہ ابھی تک کھانا نہیں کھاتا اس کے پیشاب پر چھینٹے مارنا کافی ہے

71۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ

سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو،

---

(70) بخاری 216۔ مسلم: 292۔ ابو داود: 20۔ ابن ماجہ: 347۔ تحفۃ الاشراف: 5747۔

(71) بخاری: 223۔ مسلم: 287۔ ابو داود: 374۔ ابن ماجہ: 524۔ نسائی: 302۔

بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ.

جو ابھی تک (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کھانا نہیں کھاتا تھا، لے کر نبی ﷺ کے پاس گئی، اس (بچے) نے آپ ﷺ (کے کپڑوں) پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مارے۔ ❶

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی، عائشہ، زینب، لبابہ بنت حارث سے جو کہ فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی ماں ہیں، ابو السمح، عبداللہ بن عمرو، ابو لیلیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا فتویٰ بھی احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کی طرح ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بچے کے پیشاب (والی جگہ) پر چھینٹے مار لیے جائیں اور لڑکی کے پیشاب سے (متاثرہ جگہ یا کپڑے) کو دھویا جائے گا اور یہ صرف اس وقت تک ہے جب تک وہ کھانا نہیں کھاتے۔ جب کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

توضیح:...... ❶ یہ حکم صرف بچے (مذکر) کے پیشاب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، وہ بھی جب تک اس کی خوراک دودھ ہو، لیکن بچی کے پیشاب کو دھویا ہی جائے گا۔ (ع۔م)

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

جن (جانوروں) کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

72۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ ....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: ((اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ، قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرینہ (قبیلے) سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں آئے تو وہاں کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ کے اونٹوں کے ہمراہ بھیجا اور فرمایا: "ان (اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیو۔" انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے (اونٹوں کے) چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ پھر ان کو (پکڑ کر) نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی ﷺ نے ان کے ہاتھوں اور ٹانگوں کو کٹوایا، ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں ڈالیں اور ان کو حرہ میں پھینک دیا۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں ان میں سے ایک ایک

(72) بخاری: 233۔ مسلم: 1671۔ ابو داود: 4364، 4368۔ ابن ماجہ: 2578.

مَاتُوا . وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا .

آدمی کو دیکھتا کہ وہ اپنے منہ کے ساتھ زمین کو کرید رہا تھا یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔'' حماد نے روایت بیان کرتے ہوئے ((يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيهِ)) کہا ہے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی اسناد کے ساتھ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نیز اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں نجاست نہیں ہے۔

توضیح: ...... فَاجْتَوَوْهَا: موافق نہ ہونا، پسند نہ آنا۔

سَمَرَ: سَمَرَ الْعَيْنِ کا مطلب ہوتا ہے گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔

الحرة: مدینہ میں ایک میدانی جگہ کا نام ہے۔

يَكِدُّ: اَلْكِدُّ کا معنی ہے محنت اور کاوش کرنا، یہاں مراد ہے: وہ زمین کو کریدنے کی کوشش کر رہا تھا۔ (ع م)

73۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ .

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں اس لیے پھیریں کہ انھوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں ڈالیں تھیں۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم کسی راوی کو سوائے ان بزرگوں (یحییٰ بن غیلان) کے نہیں جانتے؛ جنھوں نے یزید بن زریع سے بیان کیا ہے اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) یہ فعل اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾ (المائدۃ 45) کے مطابق تھا۔ نیز محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ سزا حدود کے نازل ہونے سے پہلے دی تھی۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

ہوا خارج ہونے کی وجہ سے وضو کرنا

74۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ .))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک (مقعد سے) آواز یا ہوا خارج نہ ہو وضو واجب نہیں ہوتا ہے۔''

---

(73) مسلم: 1167۔ نسائی: 4043۔ ابن حبان: 4474۔ ابو یعلی: 4068.

(74) مسلم: 362۔ ابو داود: 177۔ ابن ماجہ: 515.

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

75۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص جب مسجد (میں وضو کی حالت) میں ہو اور اپنی سرین میں ہوا (کے خارج ہونے کا شبہ) پائے تو جب تک اسے (اس کی) آواز نہ آئے یا بدبو محسوس نہ ہو وہ مسجد سے باہر نہ نکلے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن زید، علی بن طلق، عائشہ، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید (الخدری) رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک ہوا خارج ہونے کی بو یا آواز نہ سنے وضو واجب نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اگر ہوا کے خارج ہونے میں شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا، جب تک اسے اس قدر یقین نہ ہو جائے کہ اگر قسم بھی اٹھانی پڑے تو اٹھا سکے۔ نیز فرماتے ہیں کہ جب عورت کی اگلی شرم گاہ سے ہوا خارج ہو تو وضو واجب ہو جاتا ہے اور امام شافع اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

76۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو بے وضو ہو جب تک وہ وضو نہ کر لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب، حسن، صحیح ہے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند (کی وجہ) سے وضو (کا واجب ہونا)

77۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى كُوفِيٌّ وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ۔ الْمَعْنَى وَاحِدٌ۔ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ....

---

(75) صحيح.

(76) بخاري: 135۔ مسلم: 225۔ ابو داود: 60۔ تحفة الاشراف: 14694.

(77) ضعيف۔ ابو داود: 202۔ مسند احمد: 256/1۔ دارقطني: 159/1.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ، حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ.))

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی حالت میں سوتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لے رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ تو سو گئے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک وضو اسی وقت واجب ہوتا ہے جب کوئی لیٹ کر سوئے کیوں کہ جب وہ لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔“

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔ نیز مذکورہ مسئلہ میں عائشہ، عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

توضیح: ...... غَطَّ اور نَفَخَ: دونوں قریب المعنی الفاظ ہیں۔ مطلب نیند میں خراٹے لینا ہے۔ (ع م)

مَفَاصِل: المفصل کی جمع ہے۔ جوڑ، جسم کی دو ہڈیوں کے ملنے کی جگہ۔ (القاموس الوحید: ص 1237)

78۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ، وَلَا يَتَوَضَّئُونَ.

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مسجد میں بیٹھے بیٹھے) سو جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے صالح بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے ایسے شخص کے بارے پوچھا جو بیٹھے ہوئے ٹیک لگا کر سو جائے تو انھوں نے فرمایا: اس پر وضو (واجب) نہیں ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ کے واسطے سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے تو اس میں نہ ابو العالیہ ہی کا ذکر کیا ہے اور نہ اسے مرفوع کہا ہے۔

سونے کی وجہ سے وضو (کے واجب ہونے) کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ کھڑا یا بیٹھا ہوا سو جائے تو اس پر وضو واجب نہیں ہوتا، سفیان ثوری، ابن مبارک اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں: جب اس کی عقل پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نیز امام شافعی فرماتے ہیں: ”جو شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے اور کوئی خواب دیکھ لے یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو (واجب) ہوگا۔“

---

(78) مسلم: 376۔ ابو داود: 200۔ مسند احمد: 277/3.

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتُ النَّارُ
آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا

79۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ .)) قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ؟ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا .

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو (واجب ہو جاتا) ہے جس چیز کو آگ نے چھوا ہو (اس کے کھانے سے) اگرچہ پنیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں، (ابوسلمہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ سن کر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم گھی یا تیل کھا کر یا گرم پانی سے (وضو کر کے) بھی وضو کریں گے؟ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب تم رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنو تو اس کے بارے میں مثالیں نہ بیان کرو۔

توضیح:..... اَلدُّھْن: حیوانات اور نباتات میں پایا جانے والا ایک منجمد چکنا مادہ، چکناہٹ یہی مادہ جب سیال ہو جاتا ہے تو اسے تیل یا روغن کہا جاتا ہے۔ (القاموس الوحید: 550)

الحمیم: گرم اور کھولتے ہوئے پانی کو کہتے ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ متعدد مقامات پر آیا ہے۔ (ع م)

59..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ
آگ سے پکی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

80۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ جَابِرٍ۔ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ باہر نکلے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ پس آپ ﷺ ایک انصاریہ عورت کے پاس گئے۔ اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک بکری ذبح (کر کے تیار) کی تو آپ ﷺ نے (اس گوشت کو) کھایا، پھر وہ آپ کے پاس کھجوروں کا تھیلا لے کر آئی آپ ﷺ نے اس سے (کھجوریں) کھائیں۔ پھر آپ ﷺ

---

(79) حسن: ابن ماجه: 485۔ مسند احمد: 503/2 .

(80) حسن صحیح: ابو داود: 191۔ طیالسی: 167۔ شمائل الترمذی: 180 .

الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

نے ظہر کے لیے وضو کر کے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ (اسی عورت کے گھر کی طرف) لوٹے تو وہ آپ ﷺ کے پاس دوسری مرتبہ بکری کا گوشت لے کر آئی آپ ﷺ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضونہیں کیا۔

توضیح: ......قِنَـاع: اس کا لغوی معنی اوڑھنی، دوپٹا، نقاب، آنچل، سرپوش، وغیرہ ہے۔ یہاں پر کپڑے یا چمڑے کا تھیلا مراد ہے جس میں کھجوریں تھیں۔ (ع م)

اَلْعُلَالَةُ: دل بہلانے کی چیز یا وہ چیز جس سے دوبارہ سیرابی ہو۔ (ع۔م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکر صدیق، عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، ابورافع، ام حکم، عمرو بن امیہ، ام عامر، سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس مسئلہ میں بیان کردہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے کیوں کہ اسے حُسام بن مِصَكّ نے ابن سیرین از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خود نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حفاظ حدیث نے بھی بہت سی اسناد کے ساتھ ابن سیرین سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔

نیز اسے عطا بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمر بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور بہت سے راویوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے اور اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور یہی صحیح ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین جیسے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد، اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک اسی بات پر عمل ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضونہیں کرنا پڑے گا۔ نیز یہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل ہے گویا یہ حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہے جس میں آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کا ذکر ہے۔

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو (ٹوٹ جاتا ہے)

81۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کے (ٹوٹنے کے)

(81) صحیح: ابو داود: 184۔ ابن ماجہ: 494۔ مسند احمد: 288/4۔ ابن خزیمہ: 23۔

لُحُومِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: ((تَوَضَّئُوا مِنْهَا.)) وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((لَا تَتَوَضَّئُوا مِنْهَا.))

بارے پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کھا کر وضو کرو۔'' نیز آپ ﷺ سے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں بھی پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کھانے کے بعد (اگر وضو ہے تو) وضو نہ کرو۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ، اور پھر عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے اسید بن حضیر سے بھی بیان کیا ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی براء بن عازب سے بیان کردہ حدیث صحیح ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عبیدہ الضبی نے عبداللہ بن عبداللہ الرازی سے انھوں نے عبداللہ بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے ذی الغرہ الجہنی سے بھی روایت کی ہے۔

حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ انھوں نے اپنی سند میں یوں کہا ہے: ''عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر''

جب کہ یہ صحیح یوں ہے: عبداللہ بن عبداللہ الرازی از عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ از براد بن عازب۔

اسحاق کہتے ہیں: اس مسئلہ میں نبی ﷺ کی دو احادیث صحیح ثابت ہیں۔ ایک براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث اور دوسری جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ تابعین اور تبع تابعین سے بعض علماء کہتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ سفیان ثوری اور کوفہ والوں کا بھی یہی قول ہے۔

61..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو (کا باطل ہونا)

82۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي ....

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.))

سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی شرم گاہ کو چھوا وہ جب تک وہ وضو نہ کرلے نماز نہ پڑھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ام حبیبہ، ابوایوب، ابو ہریرہ، اروی بنت اُنیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

---

(82) صحیح: ابو داود: 181۔ ابن ماجہ: 479۔ نسائی: 163۔ مسند احمد: 406/6۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز بہت سے محدثین نے اسے ہشام بن عروہ سے ان کی والدہ کے واسطے کے ساتھ سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔

83- وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ابو اسامہ وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے مروان کے طریق سے انھوں نے بسرہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی کہتے ہیں: ہمیں اسحاق بن منصور نے ابو اسامہ کی سند سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

84- وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اس حدیث کو ابو الزناد نے عروہ کے واسطے سے سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ یہی ہمیں علی بن حجر نے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابو الزناد نے اپنے باپ سے انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے بسرہ رضی اللہ عنہا سے اور بسرہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وضاحت: ...... نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، نیز اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اس مسئلہ میں صحیح ترین حدیث بسرہ رضی اللہ عنہا کی ہے اور ابو زرعہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سب سے صحیح روایت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ اسے علاء بن الحارث نے مکحول اور عنبسہ بن ابی سفیان کے طریق سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے حدیث کی سماعت نہیں کی اور مکحول نے ایک (نامعلوم) آدمی کے ذریعے عنبسہ سے ایک اور حدیث بیان کی ہے۔ گویا انھوں نے اس حدیث کو صحیح تصور نہیں کیا۔

62..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

85- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ۔ هُوَ الْحَنَفِيُّ۔ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَهَلْ هُوَ إِلَّا

سیّدنا طلق بن علی الحنفی روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ (شرم گاہ) تو آدمی کے بدن کا حصہ

---

(83) صحیح: ابو داود: 181۔ ابن ماجہ: 479۔ نسائی: 163.

(84) صحیح: ابن ماجہ: 479۔ نسائی: 163.

(85) صحیح: ابن ماجہ: 483۔ نسائی: 165۔ ابو داود: 182۔ ابن حبان: 1119.

مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ .)) ہے۔'' آپ ﷺ نے مضغۃ ❶ یا بضعہ کا لفظ بولا تھا۔

وضاحت:...... (امام ترمذی) کہتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

نیز فرماتے ہیں: بہت سے صحابہ اور تابعین سے بھی یہی مروی ہے کہ وہ بھی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹنے کے قائل نہیں تھے۔ اہلِ کوفہ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

نیز اس مسئلہ میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے۔ اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے بھی قیس بن طلق کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔ نیز بعض محدثین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے کلام بھی کیا ہے۔ ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے بیان کردہ حدیث زیادہ صحیح اور بہتر ہے۔

توضیح:...... ❶ یہ دونوں الفاظ قریب المعنی ہیں۔ جسم کا حصہ یا بدن کا ٹکڑا امراد ہے۔ اس سے پچھلے باب میں وضوٹوٹنے کا ذکر ہے اور اس میں نہ ٹوٹنے کا۔ علماء نے اس میں یہ تطبیق دی ہے کہ اگر کپڑے کے اوپر سے شرم گاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر بغیر کپڑے کے ہاتھ لگے تو وضوٹوٹ جائے گا۔ و اللہ تعالٰی اعلم . (ع۔م)

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

بوسہ دینے سے وضو باطل نہیں ہوتا

86۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ؟ قَالَ: فَضَحِكَتْ .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیا پھر نماز (کے لیے مسجد) کی طرف نکلے اور وضو نہ کیا۔ (راویٔ حدیث عروہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے کہا: وہ آپ کے علاوہ اور کون ہوسکتی ہیں؟ تو وہ مسکرا دیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے بھی اسی طرح ہی روایت کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے کہ بوسہ دینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

نیز مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے کہ بوسہ سے وضو باطل ہو جائے گا اور نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ اور تابعین کا بھی یہی قول ہے۔

اور ہمارے محدثین ساتھیوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کو اس لیے چھوڑا ہے کہ ان کے نزدیک یہ سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔

نیز فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر العطار البصری کو ذکر کرتے سنا کہ علی بن مدینی نے فرمایا: یحییٰ بن سعید القطان نے

---

(86) صحیح: ابو داود: 178۔ ابن ماجہ: 502۔ نسائی: 170۔ مسند احمد: 210/6۔ ابو یعلی: 4407۔

اس حدیث کو بہت ہی ضعیف قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو یہ حدیث ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے: حبیب بن ابی ثابت کا عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ابراہیم التیمی سے بھی روایت کی گئی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوسہ دیا اور وضو نہیں کیا۔''

پہلی روایت کی طرح یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ ہمارے علم میں ابراہیم التیمی کا عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔

64..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

قے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو (ٹوٹ جاتا ہے)

87۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ۔ وَهُوَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ۔ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَتَوَضَّأَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ ختم کر دیا پھر وضو کیا۔ (معدان بن ابی طلحہ) کہتے ہیں: پھر میں دمشق کی مسجد میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس بات کا تذکرہ کیا تو انھوں نے فرمایا: (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔ میں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اسحاق بن منصور نے (معدان بن ابی طلحہ کی بجائے) معدان بن طلحہ ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن ابی طلحہ زیادہ درست ہے۔

نیز فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ اور بعد کے تابعین قے اور نکسیر کی وجہ سے وضو کے ٹوٹ جانے کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: قے اور نکسیر سے وضو واجب نہیں ہوتا اور یہ امام مالک اور شافعی کا قول ہے۔

نیز حسین المعلم نے اس حدیث کو جید سند سے بیان کیا ہے۔ حسین کی اس مسئلہ میں ذکر کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

اور معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی ہے، انھوں نے یعیش بن ولید سے بطریق خالد بن معدان از ابوالدرداء بیان کی ہے اور اس میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا۔

---

(87) صحیح: ابو داود: 2381۔ مسند احمد: 210/6۔ دارقطنی: 140/1۔

انھوں نے خالد بن معدان کہا ہے جب کہ وہ معدان بن ابوطلحہ ہیں۔

توضیح:...... اَلرُّعَافُ: کسی سبب سے ناک کے راستے خون جاری ہونا نکسیر۔ (ع م)

65...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

کھجور کے بنائے ہوئے شربت سے وضو کرنا

88- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا فِي إِدَاوَتِكَ)) فَقُلْتُ: نَبِيذٌ، فَقَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)) قَالَ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ.

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''تمھارے برتن میں کیا چیز ہے؟'' میں نے عرض کی کہ کھجور کا شربت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزہ حلال کھجور اور پاک پانی ہے'' فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس سے وضو کرلیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی یہ حدیث ابوزید کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کی گئی ہے اور ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول راوی ہے نیز اس حدیث کے علاوہ زید کی کوئی حدیث ہمارے علم میں نہیں اور سفیان ثوری وغیرہ سمیت بعض اہلِ علم نبیذ کے ساتھ وضو درست سمجھتے ہیں اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ نبیذ کے ساتھ وضو نہیں کیا جا سکتا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص ایسی صورت حال میں مبتلا ہو جائے اور نبیذ کے ساتھ وضو کر لے (پھر اگر وہ) تیمّم (بھی) کر لیتا ہے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: نبیذ کے ساتھ وضو نہیں ہوتا، یہ بات کرنے والوں کا قول قرآن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (النساء: 43)

توضیح:...... نبیذ: کھجور کو پانی میں بھگو کر بنایا گیا مشروب۔ (ع م)

اَلْاِدَاوَة: پانی کے لیے استعمال ہونے والا چمڑے کا برتن۔ (ع م)

66...... بَابُ فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا

89- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ،

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا: ''اس میں

---

(88) ضعیف: ابو داود: 84- ابن ماجه: 384- احمد: 402/1.

(89) بخاری: 211- مسلم: 358- ابو داود: 196- ابن ماجه: 498- نسائی: 187

وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا .)) چکناہٹ ہوتی ہے۔"

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سہل بن سعد الساعدی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بھی روایت ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور کچھ علماء دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ مستحب ❶ عمل ہے اور بعض علماء نے دودھ پینے کے بعد کلی کو ضروری نہیں سمجھا۔

توضیح: ...... ❶ مستحب عمل وہ ہے: جس کو کرنے والا قابلِ تعریف اور نہ کرنے والا قابلِ مذمت نہیں ہوتا۔ (ع۔م)

اَلدَّسَمْ: چکناہٹ، چربی اور روغن۔ یہ سب معانی کیے جاتے ہیں لیکن یہاں چکناہٹ مراد ہے۔ (ع۔م)

67...... بَابٌ فِي كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ
بغیر وضو سلام کا جواب دینا ناپسندیدہ عمل ہے

90۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہ دیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمارے نزدیک سلام کا جواب اس وقت مکروہ ہے جب کوئی آدمی بول و براز کے لیے بیٹھا ہو اور کچھ علماء نے بھی یہی تفسیر کی ہے نیز اس مسئلہ میں یہ بہت اچھی حدیث بیان کی گئی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ، علقمہ بن فغواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

68...... بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْكَلْبِ
کتے کی منہ لگا کر چھوڑی ہوئی چیز

91۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

---

(90) مسلم: 370۔ ابو داود: 16۔ ابن ماجہ: 353۔ نسائی: 37.

(91) صحیح: ابو داود: 72۔ مسند احمد: 256/2۔ نسائی: 68.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ . وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً .))

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا برتن کو منہ لگا (کر چاٹ) جائے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ پہلی یا آخری دفعہ مٹی کے ساتھ (دھویا جائے) اور جب بلی منہ لگا جائے تو ایک دفعہ دھویا جائے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز احمد، اسحاق اور شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ حدیثِ نبوی کئی طرق کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ''بلی جب منہ ڈال جائے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔'' یہ الفاظ نہیں ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

توضیح: ...... وَلَغَ الْكَلْبُ: کتے کا برتن میں منہ ڈال کر زبان ہلانا یا زبان کے کنارے کے ساتھ پینا۔

(القاموس الوحيد: 1898)

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے منہ لگا کر چھوڑی ہوئی چیز کا بیان

92- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ ....

عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، قَالَتْ: فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي . فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .))

کبشہ بنت کعب بن مالک؛ جو کہ سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے میں نے ان کے لیے (کسی برتن میں) میں وضو کا پانی بھر کر رکھا۔ کہتی ہیں کہ ایک بلی آ کر (اس پانی کو) پینے لگی تو (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) نے برتن کو اس (بلی) کی طرف جھکا دیا، یہاں تک کہ اس (بلی) نے (خوب پانی) پیا۔ کبشہ کہتی ہیں: جب ابو قتادہ نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھ رہی ہوں تو فرمانے لگے: اے میرے بھائی کی بیٹی! کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ تو میں نے کہا: جی ہاں! فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تمھارے پاس بہت زیادہ گھومنے والی (چیزوں میں سے) ہے۔

وضاحت: ......بعض نے اس روایت کو مالک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے اور وہ ابوقتادہ کے نکاح میں تھیں۔ صحیح

(92) صحيح: ابو داود: 75- ابن ماجه: 367- نسائی: 68.

بات یہ ہے کہ ابوقتادہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں۔

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن، صحیح ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی قول ہے۔ جیسا کہ یہی قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی ہے کہ بلی کی (جوٹھی) چھوڑی ہوئی چیز میں قباحت نہیں ہے اور یہ سب سے بہترین چیز ہے۔ جو اس مسئلہ میں بیان کی گئی ہے۔ نیز مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اس روایت کو جید سند سے بیان کیا ہے اور امام مالک سے زیادہ مکمل حدیث کسی راوی نے بیان نہیں کی۔

توضیح:...... سَكَبَ: لفظی معنی ہے: پانی کا بہنا یا بلندی سے نیچے کی طرف گرنا، لیکن یہاں پانی کو کسی برتن میں بھر کر رکھنا مراد ہے۔

فَاَصْغٰی: جھکا دیا۔ اس کے آگے کر دیا۔ (ع م)

يَا ابْنَةَ اَخِيْ: اے میرے بھائی کی بیٹی۔ یہ اس وجہ سے کہا کہ کبشہ کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی، اس طرح وہ دونوں بھائی تھے۔ نیز عرب لوگ عموماً یہ جملہ بول لیا کرتے ہیں۔ وگرنہ اس سے سگی بھتیجی مراد نہیں ہے۔

الطَّوَّافِيْنَ: مذکر ہے اور الطّوافات مؤنث۔ گھروں میں عام پھرنے والا جانور مراد ہے۔ (ع م)

70..... بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنا

93۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا کہ کیا آپ ایسے (ہی) کرتے ہیں؟ تو فرمانے لگے: اس کام میں میرے لیے کیا رکاوٹ ہے! جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ، لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، هَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي: كَانَ يُعْجِبُهُمْ.

ابراہیم (راوی) کہتے ہیں کہ ان (صحابہ و تابعین وغیرہ) کو جریر کی حدیث بہت اچھی لگتی تھی کیوں کہ انھوں نے سورۃ المائدۃ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ❶ كَانَ يُعْجِبُهُمْ سے آخر تک ابراہیم رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(93) بخاری: 387۔ مسلم: 272۔ ابو داود: 154۔ ابن ماجہ: 543۔ نسائی: 118۔

توضیح: ...... ❶ ابراہیم یہ بات اس لیے فرما رہے ہیں کہ سورۃ المائدہ میں وضو کی فرضیت نازل ہوئی تھی اور باوضو حالت میں موزے ہوں تو مسح اس آیت کے نزول کے بعد کیا گیا۔ (ع۔م)

وضاحت: ...... امام ترمذی کہتے ہیں: اس مسئلہ میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابوایوب، سلمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلیٰ بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر، اسامہ بن زید بن عبادہ یا عمارہ اور ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: جریر کی روایت حسن صحیح ہے۔

94- وَيُرْوَى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ؟ فَقَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ.

شہر بن حوشب سے بیان کیا گیا ہے کہ میں نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا تو اپنے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے (اس بارے میں کوئی) بات کہی تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔" میں نے (پھر) پوچھا: "سورۃ المائدۃ نازل ہونے کے بعد یا پہلے"؟ تو فرمانے لگے: میں تو مسلمان ہی سورۃ المائدۃ کے نازل ہونے کے بعد ہوا ہوں۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہی حدیث قتیبہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خالد بن زیادہ ترمذی نے مقاتل بن حیان سے اور انھوں نے شہر بن حوشب کے واسطے سے جریر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور بقیہ نے ابراہیم بن ادھم سے اور انھوں نے مقاتل بن حیان سے بواسطہ شہر بن حوشب سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

اور یہ حدیث تفسیر کرنے والی ہے۔ کیوں کہ موزوں پر مسح کا انکار کرنے والے تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ عمل سورۃ المائدۃ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ جب کہ جریر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے سورۃ المائدۃ نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

71..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ
مقیم اور مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مقررہ حد

95- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ....

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے پوچھا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(94) صحیح: دارقطنی: 194/1۔ بیہقی: 273/1-274.

(95) صحیح: ابو داود: 157۔ ابن ماجہ: 553۔ طیالسی: 1219۔ مسند احمد: 213/5.

الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: ((لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ.))

فرمایا: ''مسافر کے لیے تین (دن تک اجازت ہے) اور مقیم کے لیے (ایک) دن اور رات۔''

وضاحت: ...... یحییٰ بن معین سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مسح کے بارے میں (بیان کردہ) حدیث کو صحیح قرار دیتے تھے۔ ابوعبداللہ الجدلی کا نام عبد بن عبد یا عبدالرحمٰن بن عبد ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مذکورہ مسئلہ میں علی، ابوبکرہ، ابو ہریرہ، صفوان بن عسال، عوف بن مالک، عبداللہ بن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

96۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ....

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

سیّدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم تین دن اور راتیں صرف جنابت کی حالت میں (غسل کرنے کے لیے) ہی اتاریں، لیکن بول و براز اور نیند کی وجہ سے (نہ اتاریں)۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی، انھوں نے ابوعبداللہ الجدلی کے واسطہ سے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے، جو صحیح نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید شعبہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ الجدلی سے مسح کرنے والی حدیث نہیں سنی۔

اور زائدہ رحمہ اللہ منصور سے ان کا قول بیان کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم التیمی کے حجرہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے تو ابراہیم التیمی نے عمرو بن میمون سے بواسطہ ابوعبداللہ الجدلی از خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی موزوں پر مسح والی حدیث بیان کی۔

محمد بن اسماعیل: (بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''اس مسئلہ میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی روایت بہت بہتر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور ان کے بعد والے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ مقیم شخص ایک دن اور رات جب کہ مسافر تین دن اور راتیں مسح کرسکتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ کچھ علماء نے موزوں پر مسح کرنے کا وقت مقرر نہیں کیا اور امام مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: وقت (کی حد) مقرر کرنا زیادہ درست ہے اور عاصم کی روایت کے علاوہ بھی یہ حدیث

---

(96) حسن: نسائی: 126۔ ابن ماجہ: 478۔ مسند احمد: 239/4۔ ابن حبان: 1100۔ ابن خزیمہ: 193۔

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔

توضیح: ...... سَفْرًا: مسافر کی جمع ہے سفر کرنے والے۔ (ع م)

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ

موزے کے اوپر اور نیچے (والے حصے) کا مسح کرنا

97- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے (والے حصے پر) مسح کیا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء کا یہی [illegible] اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔
[illegible] سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کی۔
[illegible] ہیں کہ میں نے ابوزرعہ اور محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے پوچھا؟ تو دونوں نے فرمایا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ عبداللہ بن مبارک نے ثور کے واسطہ سے رجاء بن حیوہ سے بیان کیا ہے کہ مجھے مغیرہ کے کاتب سے مرسل روایت بیان کی گئی ہے اور اس میں مغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

73..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ: ظَاهِرِهِمَا

موزوں کے (صرف) اوپر والے حصے پر مسح کرنا

98- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ......

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی کہتے ہیں مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ عبدالرحمٰن بن ابی زیاد نے اپنے باپ اور انھوں نے بواسطہ عروہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور ہمارے علم میں ان کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو عروہ کے واسطے سے سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اوپر والا حصہ بیان کرتا ہو۔ بہت سے علماء کا؛ جن میں سفیان ثوری اور احمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، یہی قول ہے۔ محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''امام مالک بن انس عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف (ضعیف ہونے کا) اشارہ کرتے تھے۔''

---

(97) ضعیف: ابو داود: 165۔ ابن ماجه: 550.

(98) حسن صحیح: ابو داود: 161۔ ابن ماجه: 389۔ مسند احمد: 246/4۔ دار قطنی: 195/1.

74..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ
جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

99۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ....

عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

وضاحت:.....امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز بہت سے علماء اور سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ (آدمی کے پاؤں پر) جوتے نہ بھی ہوں تو اگر جرابیں موٹی ❶ ہوں تو ان پر مسح کرسکتا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے صالح بن محمد الترمذی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابومقاتل السمرقندی کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ان کی اس بیماری (کے ایام) میں گیا جس (بیماری) سے ان کی وفات ہوئی تھی، تو انھوں نے پانی منگوا کر وضو کیا تو اپنی جرابوں پر مسح کیا، پھر کہنے لگے: ''آج میں نے وہ کام کیا ہے جو میں (پہلے) نہیں کرتا تھا۔ میں نے جرابوں پر مسح کیا ہے حالاں کہ ان پر جوتے نہیں ہیں۔''

توضیح:...... ❶ ثَخِينَيْنِ: کا لفظ استعمال ہوا ہے جو کہ تثنیہ ہے واحد کا صیغہ ثَخِينٌ ہے جس کا معنی ہے بھاری، موٹا، گاڑھا اور سخت۔ (القاموس الوحید: ص 212) (ع م)

75..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ
پگڑی پر مسح کرنا

100۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ ....

قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔

وضاحت:.....بکر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے سنی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) محمد بن بشار رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ حدیث بیان کی تو یہ ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا۔

---

(99) صحیح، ابو داود: 159۔ ابن ماجہ: 559۔ نسائی: 125۔

(100) مسلم: 274۔ ابو داود: 151۔ نسائی: 109۔

نیز یہ حدیث بہت سی سندوں کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔ بعض (راویوں) نے پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہے اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے احمد بن حسن رحمہ اللہ کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید القطان جیسا (کوئی) نہیں دیکھا۔''

نیز اس مسئلہ میں عمرو بن امیہ، سلیمان، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بہت سے اہلِ علم کا؛ جن میں ابوبکر، عمر اور انس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، یہی قول ہے۔ نیز اوزاعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نیز اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین میں سے بہت سے علماء کرام کہتے ہیں کہ پگڑی پر مسح اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب ساتھ میں اپنے سر (کے کچھ حصے) کا بھی مسح کرے اور سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے جارود بن معاذ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث کی وجہ سے پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے۔

101۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ....

عَنْ بِلَالٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔

توضیح:...... اَلْخِمار: چھپانے والی چیز، عورت کا دوپٹہ، اوڑھنی، عمامہ، پگڑی تمام معانی کیے جا سکتے ہیں۔

(القاموس الوحید، ص: 474)

102۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحٰقَ هُوَ الْقُرَشِيُّ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: أَمِسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ.

ابوعبیدہ محمد بن عمار بن یاسر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ''بھتیجے یہ سنت ہے۔'' اور میں نے پگڑی پر مسح کرنے کا پوچھا تو فرمایا: ''اپنے بالوں کو پانی (ضرور) لگاؤ۔''

---

(101) مسلم: 275۔ ابن ماجہ: 561۔ نسائی: 406-106.

(102) صحیح.

76..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت کا طریقہ

103- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کی وجہ سے غسل کیا: اپنے بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر دائیں ہاتھ پر (پانی بہایا) اور اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور (اس کے ساتھ) اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا، پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی داخل کر کے اسے صاف کیا، اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا، پھر اپنے سر مبارک پر تین دفعہ پانی بہایا، پھر سارے جسم پر پانی بہا کر (اس جگہ سے) ہٹے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ام سلمہ، جابر، ابوسعید، جبیر بن مطعم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

104- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے سے ابتداء کرتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز (کے لیے کیے جانے) والے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنے بالوں کو پانی سے تر کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء نے غسلِ جنابت میں اسی کو اپنایا ہے کہ (غسل کرنے والا) پہلے نماز والا وضو کرے، پھر تین دفعہ اپنے سر پر پانی بہائے، پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا لے اور

---

(103) بخاری: 249- مسلم: 317- ابو داود: 245- ابن ماجہ: 467- نسائی: 253.

(104) بخاری: 248- مسلم: 316- ابو داود: 240-243- ابن ماجہ: 574- نسائی: 243-249- تحفۃ الاشراف: 16935.

اپنے پاؤں دھولے۔

نیز اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ کہتے ہیں: اگر جنبی آدمی پانی میں غوطہ ❶ لگالے اور وضو نہ بھی کرے تو جائز ہے۔ یہ قول شافع، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

توضیح:...... يُشَرِّبُ: کا معنی ہے پانی پلانا۔ مطلب یہی ہے کہ بالوں کو پانی کے ساتھ خوب تر کرتے تھے۔(ع م)

توضیح:...... ❶ یہاں اِنْغَمَسَ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے: پانی میں غوطہ لگانا یا گھس جانا۔(ع م)

77..... بَابٌ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ
کیا عورت غسل کے وقت اپنے بالوں (کی چوٹیوں) کو کھولے گی

105۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ۔ أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ.))

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ''میں بالوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے چوٹی باندھنے والی عورت ہوں۔ کیا میں جنابت کے غسل کے لیے ان کو کھولا کروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ تجھے اپنے سر پر تین چلو پانی بہانا ہی کافی ہے، پھر تم اپنے سارے جسم پر پانی بہا لو تو تم (جنابت سے) پاک ہو جاؤ گی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تب تم (جنابت سے) پاک ہو جاؤ گی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہل علم کے نزدیک اسی بات پر عمل ہے کہ عورت جنابت کا غسل کرتے وقت اپنے بال نہ بھی کھولے تو اس کے لیے سر پر پانی بہا لینا ہی کافی ہوگا۔

توضیح:...... ضَفْر: بالوں کی الگ گندھی ہوئی لٹ۔ (القاموس الوحید، ص: 973)

78..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً
ہر ایک بال کے نیچے جنابت (کی نجاست) ہوتی ہے

106۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ......

---

(105) مسلم: 330۔ ابو داود: 251۔ ابن ماجه: 603۔ نسائی: 241.

(106) ضعيف: ابو داود: 248۔ ابن ماجه: 597.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ .))

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر بال کے نیچے جنابت (کی نجاست) ہوتی ہے (اس لیے) تم بالوں کو دھوؤ اور بدن کو (اچھی طرح) صاف کرو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے اور ہم صرف اسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ کچھ قوی شیخ نہیں ہیں۔ بہت سے راویوں نے اس سے روایت کی ہے۔ حالاں کہ مالک بن دینار سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہے اور اسے حارث بن وجیہ بھی اور ابن وجبہ بھی کہا جاتا ہے۔

توضیح:...... اَنْقُوْا: نَقِي کا معنی ہے: خوب اچھی طرح سے صاف کرنا۔ یہ امر کا صیغہ ہے۔ (ع م)

79...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل جنابت کے بعد وضو نہ کرنا

107۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غسل (جنابت) کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے بہت سے علماء کا یہی قول ہے کہ غسل (جنابت) کے بعد وضو نہ کرے (تو بھی جائز ہے)۔

80...... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

جب خاوند اور بیوی کی ختنہ والی جگہ (آپس میں) مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے

108۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلْنَا .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”جب (مرد کی) ختنے والی جگہ (عورت کی جائے) ختنہ سے (آگے) بڑھ جائے (1) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا تو غسل کیا۔“

توضیح:...... (1) ختنہ کی جگہ کا مقام ختنہ سے ملنے کا مطلب ہے کہ جب مرد کے عضو تناسل کا سرا عورت کی

---

(107) صحیح: ابو داود: 250۔ ابن ماجہ: 579۔ نسائی: 430.

(108) صحیح: ابن ماجہ: 608۔ مسند احمد: 161/6۔ ابن حبان: 1176.

شرم گاہ میں داخل ہو جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... (امام ترمذی) فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

109۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ.))

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (مرد کا) مقامِ ختنہ (عورت کے) مقامِ ختنہ سے آگے (کی طرف) بڑھ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز بہت سی سندوں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ جب (مرد کا) مقامِ ختنہ، عورت کے مقامِ ختنہ سے آگے (کی طرف) بڑھ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اکثر علماء کا یہی قول ہے، جن میں: ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ نیز فقہا تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ وغیرہ یہی کہتے ہیں کہ جب (مرد اور عورت کے) ختنوں والی جگہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

81..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

منی خارج ہو جانے سے غسل واجب ہوتا ہے

110۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا.

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غسل کا منی خارج ہونے کی وجہ سے واجب ہونا شروع اسلام میں تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

111۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ہمیں احمد بن منیع نے بیان کیا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے معمر سے بواسطہ زہری اس سند کے ساتھ ایسی ہی حدیث بیان کی۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منی کے خارج ہونے سے وجوبِ غسل کا حکم شروع اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی جن میں؛ ابی بن کعب اور رافع بن

---

(109) صحیح: مسلم: 349۔ مسند احمد: 47/6.

(110) صحیح: ابو داود: 214۔ ابن ماجہ: 609۔ مسند احمد: 115/5. (111) صحیح.

خدیج بھی شامل ہیں، ایسے ہی مروی ہے۔ نیز اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ ''جب مرد اپنی بیوی کی شرم گاہ میں جماع کرے تو ان دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ بھی خارج ہو۔''

112۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الِاحْتِلَامِ.

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''پانی خارج ہونے سے پانی کا استعمال واجب ہونا (اس کا تعلق) احتلام کے ساتھ ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے جارود کو فرماتے ہوئے سنا کہ وکیع رحمہ اللہ فرماتے تھے: ''ہمیں یہ حدیث صرف شریک سے ہی ملی ہے۔'' نیز اس مسئلہ میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر، طلحہ، ابوایوب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غسل منی خارج ہونے سے واجب ہوتا ہے۔''

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ (انھوں نے ان کی مدح کرتے ہوئے یوں سند بیان کی) ہمیں ابوالجحاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ راوی تھے۔

82..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ فَيَرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

جو شخص بیدار ہو کر (اپنے کپڑوں میں) تری (پانی) دیکھے لیکن اسے احتلام کا یاد نہ ہو

113۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ هُوَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا؟ قَالَ: ((يَغْتَسِلُ)) وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا؟ قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ: ((إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.))

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے بارے پوچھا گیا جو (اپنے کپڑوں میں) تری پائے لیکن اسے احتلام کا یاد نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ غسل کرے۔'' اور اس آدمی سے متعلق پوچھا گیا جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے مگر وہ (کپڑوں میں) تری نہیں دیکھتا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر غسل (واجب) نہیں۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! اگر یہ چیز عورت دیکھے تو اس پر بھی غسل واجب ہے''؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! عورتیں بھی مردوں کی طرح ہیں۔''

---

(112) ضعیف: اسے حافظ حجر نے الدرایۃ 1/ 49 میں نے کہا ہے۔ تحفۃ الاشراف: 608.

(113) صحیح: ابو داود: 236۔ ابن ماجہ: 216۔ دارمی: 771.

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے سیّدہ عائشہ کی حدیث ''جو شخص تری دیکھے لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو'' بیان کی ہے اور یحییٰ بن سعید القطان نے حدیث میں حافظہ کمزور ہونے کی وجہ سے عبداللہ بن عمر کو ضعیف کہا ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جب آدمی بیدار ہو کر تری دیکھے تو وہ غسل کرے گا۔ سفیان ثوری اور احمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تابعین میں سے کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ غسل تب واجب ہوگا جب وہ تری (گیلا پن) منی کے نطفہ کا ہو، یہ قول شافعی اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک جب اسے احتلام کا خیال گزرے لیکن تری نہ پائے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

توضیح:...... احتلام: خواب کی حالت میں یہ دیکھنا کہ وہ کسی عورت سے مباشرت کر رہا ہے۔ (ع م)

شقائق: شقیقة کی جمع۔ لفظی معنی: سگی بہن (ایک ماں اور باپ سے) (القاموس الوحید، ص: 878)

تمام انسان ایک مرد اور عورت کی اولاد ہیں اسی لیے عورتوں کو مردوں کی مانند کہا گیا ہے۔ (ع م)

83..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

منی اور مذی کا بیان

114۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ؛ ح قَالَ: و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ؟ فَقَالَ: ((مِنْ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ.))

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے مذی کے بارے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مذی سے وضو (واجب ہوتا) ہے اور منی سے غسل۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ (ترمذی) کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بہت سی روایات ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مذی (خارج ہونے) سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی (خارج ہونے) سے غسل'' اور نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور بعد میں آنے والوں میں سے جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے۔ سفیان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح:...... مذی: بیوی سے بوسہ یا ملاعبت کے باعث بلا ارادہ پیشاب کی نالی سے نکلنے والا پتلا پانی۔ (القاموس الوحید: 1535)

(114) صحیح: ابن ماجه: 504۔ ابو داود: 206۔ نسائی: 193۔

منی: نطفہ، خصیتین میں جمع رہنے والا ایک سفید اور گاڑھا سیال مادہ جو جماع اور جنسی تحریک پر خارج ہوتا ہے۔ (القاموس الوحید: 1587)

84..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ
مذی اگر کپڑے پر لگ جائے

115۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ۔ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ۔ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً، فَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ.))

سیدنا سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بہت سختی اور مشقت اٹھانا پڑتی تھی (کیوں کہ) اس کی وجہ سے میں بہت دفعہ غسل کرتا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کر کے (اس کا حل) پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے مذی کی وجہ سے غسل ہی کافی ہے۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! جو (مذی) میرے کپڑے کو لگ جائے اس کا کیا کروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس جگہ تو دیکھے کہ مذی لگی ہے وہاں پر ہاتھ میں پانی لے کر چھینٹے مارنا ہی تجھے کافی ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذی سے متعلق روایت ہمیں محمد بن اسحاق سے ہی مل سکی ہے۔ جو مذی کپڑے کو لگ جائے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: ''بعض کہتے ہیں کہ کپڑے کو دھونا ضروری ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چھینٹے مارنا کافی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مجھے امید ہے کہ پانی کے چھینٹے مارنا ہی کفایت کر جائے گا۔''

توضیح:...... فَتَنْضَحُ: چھینٹے مارنا۔ لیکن ساتھ ملا بھی جائے گا۔ (ع م)

85..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ
اگر منی کپڑے پر لگ جائے

116۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

---

(115) حسن: ابو داود: 210۔ ابن ماجہ: 506۔ مسند احمد: 485/3.

(116) مسلم: 288۔ ابو داود: 381۔ ابن ماجہ: 537۔ نسائی: 296-301.

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ، فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ، فَنَامَ فِيهَا، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَا أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِهَا أَثَرُ الِاحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِأَصَابِعِهِ، وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي.

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان آیا، (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے) اسے ایک زرد چادر دینے کا حکم دیا۔ وہ اس (چادر) میں سویا (نیند میں) اسے احتلام ہو گیا، اس نے احتلام کے نشانات سمیت وہ چادر ان کی طرف واپس بھیجنے میں شرم محسوس کی تو اس نے اس (چادر) کو پانی میں ڈبویا اور پھر ان کی طرف بھیج دی، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اس (مہمان) نے ہمارے کپڑے کو خراب کیوں کیا؟ اپنی انگلیوں کے ساتھ اس (منی) کو کھرچ دیتا، یہی کافی تھا، میں بھی بسا اوقات اپنی انگلیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی) کھرچتی تھی۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے۔ مثلاً: سفیان ثوری، شافعی، احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے تو اسے کھرچنا ہی کافی ہے اگرچہ دھوئے نہ۔ نیز منصور سے بھی ابراہیم نخعی کے واسطے سے بطریق ہمام بن حارث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے الاعمش کی روایت کی طرح بیان کیا گیا ہے۔

ابو معشر نے یہ حدیث بواسطہ ابراہیم از اسود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔ مگر اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

توضیح: ...... اَلْمِلْحَفَةُ: عورت کے اوڑھنے کی چادر (القاموس الوحید: 1459)

يَفْرُكُه: کپڑے وغیرہ کو لگی ہوئی (منی) کو ہاتھ سے رگڑنا کھرچنا۔ (ع م)

86..... بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے کو لگی منی دھونا

117۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر لگی منی کو دھویا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مروی ہے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ''کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر لگی منی کو دھوتی تھیں'' کھرچنے والی

(117) بخاری: 229۔ مسلم: 289۔ ابو داد: 373۔ ابن ماجہ: 536۔ نسائی: 295۔

حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ اس لیے کہ کھرچنا جائز ہے۔ جب کہ مستحب عمل یہی ہے کہ اس کے کپڑوں پر منی کے نشان نہ ہوں۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''منی ناک سے نکلنے والے مادے کی طرح ہے۔ اس کو صاف کرو۔ چاہے لکڑی کے ساتھ کرلو۔

87..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ
جنبی آدمی کا نہانے سے پہلے سونا

118۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالتِ جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے تھے۔

119۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَهُ.

ہمیں ہناد نے بیان کیا کہ ہمیں وکیع نے بواسطہ سفیان ابو اسحاق سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں: یہ سعید بن میسب وغیرہ کا قول ہے۔ نیز بہت سے راویوں نے بواسطہ اسود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے وضو کرتے تھے۔ یہ ابو اسحاق کی اسود سے بیان کردہ روایت سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔ نیز شعبہ اور ثوری وغیرہ نے بھی ابو اسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ ابو اسحاق کی طرف سے غلطی ہوئی ہے۔

88..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
جنبی آدمی جب سونے لگے تو وضو کرے

120۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ: ((إِذَا تَوَضَّأَ.))

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: ''کیا ہم میں سے کوئی شخص حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب اس نے وضو کرلیا ہو تو۔''

وضاحت: ......امام ترمذی کہتے ہیں: اس مسئلہ میں عمار، عائشہ، جابر، ابو سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

---

(118) **صحیح:** ابو داود: 228۔ ابن ماجہ: 581-583.

(119) مسلم: 305۔ ابو داود: 224۔ ابن ماجہ: 591۔ نسائی: 255=258.

(120) بخاری: 287۔ مسلم: 306۔ ابو داود: 221۔ ابن ماجہ: 585۔ نسائی: 260.

امام ترمذی فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکورہ مسئلہ میں صحیح ترین روایت ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے۔ نیز سفیان ثوری عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب جنبی شخص (غسل کیے بغیر) سونا چاہے تو وضو کر لے۔

89..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ
جنبی آدمی سے مصافحہ کرنا

121- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ: فَانْبَجَسْتُ أَيْ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ۔ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ؟)) قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.))

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں تھے کہ انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ''میں چھپ کر علیحدہ ہو گیا، (اور پھر) غسل کر کے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں جنبی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

وضاحت:..... (ابو عیسیٰ) فرماتے ہیں: اس بارے حذیفہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ وہ حالتِ جنابت میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے؛ حسن صحیح حدیث ہے۔ نیز بہت سے علماء نے جنبی آدمی سے مصافحہ کرنے کی رخصت دی ہے اور جنبی مرد اور حائضہ عورت کے پسینے میں انھوں نے کوئی حرج خیال نہیں کیا۔

فَانْخَنَسْتُ کا معنی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو گیا۔

90..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ
عورت اگر خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے

122- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: ''اے اللہ کے رسول

(121) بخاری: 283۔ مسلم: 381۔ ابو داود: 271۔ ابن ماجہ: 534۔ نسائی: 269۔ تحفة الاشراف: 14648۔

(122) بخاری: 130۔ مسلم: 313۔ ابن ماجہ: 600۔ نسائی: 197۔ تحفة الاشراف: 18264۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ۔ تَعْنِي غُسْلًا۔ إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قُلْتُ لَهَا: فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ.

اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے شرماتے نہیں ہیں۔ کیا عورت پر بھی غسل واجب ہوتا ہے جب وہ خواب میں وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب وہ پانی دیکھے تو غسل کرے۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ان سے کہا: اے ام سلیم! آپ نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا۔''

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت بھی خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اور اس کی منی بھی خارج ہو جائے تو اس پر غسل (واجب) ہو جاتا ہے۔ نیز سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ اس مسئلہ میں ام سلیم، خولہ، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

توضیح:...... اَلْفَضْح: بدنامی، رسوائی، بے عزتی۔ (القاموس الوحید، ص: 1238) لیکن رسوائی سے مراد شرمندگی لینا زیادہ مناسب ہے۔ (ع م)

91..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد اگر خاوند گرمائش حاصل کرنے کے لیے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے

123۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي، فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ''بسا اوقات نبی ﷺ غسل جنابت کر کے آتے اور میرے (جسم کے) ساتھ گرمی حاصل کرتے، میں آپ ﷺ کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالاں کہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

وضاحت: ......امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں مضائقہ نہیں ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے بہت سے علماء کا بھی یہی قول ہے کہ آدمی غسل کر لے اور عورت نے ابھی تک غسل نہ کیا ہو تو وہ اس کے ساتھ سو بھی سکتا ہے اور اس کے (جسم کے) ساتھ (لگ کر) گرمی بھی حاصل کر سکتا ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

توضیح:...... فاستدفأ: یہ لفظ دفیٔ سے نکلا ہے جس کا معنی ہے (سردی میں) گرم ہونا۔ گرمائش حاصل کرنا۔ (القاموس الوحید: 529)

(123) ضعیف: ابن ماجه: 580۔ ابو یعلی: 4846۔

92..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ
جنبی آدمی کو اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر سکتا ہے

124۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ)) وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي: ((حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ.))

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک پاک مٹی مسلمان کا (سامانِ) طہارت ہے گرچہ اس کو بیس سال بھی پانی نہ ملے، پس جب اس کو پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم پر لگائے یہ اس کے لیے بہتر ہے۔“ محمود اپنی حدیث میں کہتے ہیں: ”بے شک پاک مٹی مسلمان کا (سامانِ) وضو ہے۔“

وضاحت: ......(امام ترمذی) فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابوعیسیٰ (ترمذی) فرماتے ہیں: بہت سے راویوں نے خالد حذاء سے انھوں نے ابوقلابہ سے بواسطہ عمرو بن بُجدان ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

نیز ایوب نے ابوقلابہ سے انھوں بنو عامر کے ایک آدمی کے واسطہ کے ساتھ بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اس آدمی کا نام ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام فقہاء کا قول بھی یہی ہے کہ جنبی اور حائضہ کو جب پانی نہ ملے وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لیں۔

عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا جاتا ہے کہ جنبی آدمی کو اگر پانی نہ بھی ملے تو تیمّم اس کے لیے درست نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے رجوع کر لیا تھا، اور فرمایا: ”جنبی پانی نہ پائے تو تیمّم کر لے۔“ نیز سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

93..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ
استحاضہ والی عورت کا بیان

125۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

(124) صحیح: ابو داود: 332۔ نسائی: 322۔ ابن خزیمہ: 2292۔ مسند احمد: 155/5۔

(125) بخاری: 228۔ مسلم: 333۔ ابو داود: 282۔ ابن ماجہ: 621۔ نسائی: 212۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ: ((قَالَ لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ: ((تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ.))

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: ''اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ میں مبتلا رہنے والی عورت ہوں۔ میں پاک نہیں رہتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ یہ (استحاضہ کا خون) تو ایک رگ (کی وجہ سے آتا) ہے۔ حیض نہیں ہے۔ پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو (اپنے جسم سے) خون دھو کر نماز پڑھو۔'' ابو معاویہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگلا حیض آنے تک ہر نماز کے لیے وضو کرو۔''

وضاحت:...... اور اس مسئلہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جس میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا ذکر ہے؛ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے بہت سے علماء کا یہی قول ہے، سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی کہنا ہے کہ جب استحاضہ والی عورت کے ایامِ حیض گزر جائیں تو وہ غسل کرلے اور (پھر) ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

توضیح:...... المستحاضہ: جس عورت کو استحاضہ کا خون آئے اور استحاضہ بعض عورتوں کو بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔ عموماً حیض کے ایام گزرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ اس صورت میں عورت ایامِ حیض کو شمار کر کے غسل کرے گی اور اس کے بعد آنے والے خون کو استحاضہ کا خون شمار کرے گی۔ (ع۔م)

94..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

استحاصہ والی عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے

126۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.))

عدی بن ثابت اپنے باپ (ثابت) سے اور وہ عدی کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے مطابق ایامِ حیض میں نماز چھوڑے گی پھر (حیض سے پاک ہونے کا) غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزے بھی رکھے گی، نماز بھی پڑھے گی۔

(126) صحیح: ابن ماجہ: 625۔ ابو داؤد: 297۔ دارمی: 798۔

127۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ. قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقُلْتُ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، جَدُّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهُ؟ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهُ، وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْ بِهِ.

علی بن حجر نے ہمیں بیان کیا کہ ہمیں شریک نے اسی معنیٰ ومفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں شریک ابوالیقظان سے روایت لینے میں منفرد ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابت سے وہ (عدی کے) دادا سے۔ اس دادا کا نام کیا ہے؟ تو امام محمد (بخاری) اس کا نام نہیں جانتے تھے۔ اور میں نے محمد رحمہ اللہ سے ذکر کیا کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس کا نام دینار تھا۔ تو محمد رحمہ اللہ نے اس کا اعتبار نہیں کیا۔

وضاحت: ...... امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ مستحاضہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، اور اگر ہر نماز کے لیے وضو کرے تو بھی کافی ہے اور ایک غسل کر کے دو نمازیں جمع کرے تو وہ بھی جائز ہے۔“

95..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

استحاضہ والی عورت ایک غسل کر کے دو نمازیں جمع کرے

128۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ ....

عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا، قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”مجھے بہت شدید اور تیز استحاضہ (کا خون) آتا تھا میں نبی ﷺ کے پاس اس (بیماری) کا بتانے اور مسئلہ پوچھنے گئی۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بہت شدید اور تیز استحاضہ (کا خون) آتا ہے۔ آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ اس نے تو مجھے روزے اور نماز سے (بھی) روک رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھے روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔“ وہ خون کو

(127) ضعيف: انظر الحديث السابق. (ع م)

(128) حسن: الارواء: 188۔ ابوداود: 287۔ ابن ماجه: 622۔ مسند احمد: 381/6۔

أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَتَلَجَّمِي)) قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ: أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي، فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، وَصُومِي وَصَلِّي، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكِ، وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي، كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ، وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي، وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.))

روک دیتی ہے۔ کہنے لگیں: وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو (پھر) لنگوٹ باندھ لیا کرو۔'' کہنے لگیں: وہ (خون مقدار میں) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(لنگوٹ کے اندر) کپڑا رکھ لے، کہنے لگیں: (خون) اس سے بھی زیادہ ہے، میں تو بہت زور سے خون بہاتی ہوں۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں دو کام بتاتا ہوں، جو بھی کرلو گی وہی جائز ہوگا، اگر تم میں دونوں کو کرنے کی قوت ہو تو تم اسے زیادہ جانتی ہو۔'' پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ ایک شیطان کی طرف سے ٹھوکر ہے۔ پس جو اللہ کے علم کے مطابق (منظور ہو) چھ یا سات دن حیض کے شمار کر کے غسل کرلو، پھر جب تم دیکھو کہ پاک اور صاف ہو چکی ہو تو چوبیس یا تئیس دن اور راتیں نماز پڑھو، روزے بھی رکھو اور نماز میں بھی یہ کام تمھیں کافی ہو جائے گا۔ اور اسی طرح کر لینا جیسا کہ عورتیں اپنے حیض سے (فارغ ہو کر) طہر کے دنوں میں کرتی ہیں پھر اگر تجھ میں اس بات کی قدرت ہو کہ ظہر کو تاخیر اور عصر کو جلدی کر کے غسل کرلو جب پاک ہو جاؤ اور ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھ لو، پھر مغرب کی تاخیر کرو اور عشاء میں جلدی کر کے غسل (کرنے کے) بعد دونوں نمازوں کو جمع کرلو، تو ایسا کرلو، اور صبح کی نماز کے لیے بھی غسل کر کے نماز پڑھو اور ایسے ہی کرتی رہو اور روزے بھی رکھو اگر تمھیں اس کی طاقت ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (دوسرا کام) مجھے دونوں کاموں میں سے زیادہ اچھا لگتا ہے؟''

توضیح:...... فتلجمی: اس کا لفظی معنیٰ ہوتا ہے لگام بنا کر جانور کے منہ میں ڈالنا۔ لیکن کنایۃً یہاں پر حیض وغیرہ کے موقع پر لنگوٹ باندھنے پر بولا گیا ہے۔ (ع م)

رکضۃ: ایڑ، دھکا، حرکت، لات، ٹھوکر وغیرہ۔ (القاموس الوحید: ص 665)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عبیداللہ بن عمرو الرقی، ابن جریج اور شریک بن عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اپنے چچا عمران کے واسطے سے ان کی ماں حمنہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہے۔ مگر ابن جریج ''عمر بن طلحہ'' کہتے ہیں۔ حالاں کہ عمران بن طلحہ ہی صحیح ہے۔

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: میں نے محمد رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے'' اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

احمد اور اسحاق رحمہما اللہ استحاضہ والی عورت کے بارے فرماتے ہیں: ''جب ایسی (عورت) اپنے حیض کے آنے اور ختم ہونے کے وقت کو جانتی ہو کہ آنے کے وقت اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور جاتے وقت زردی میں بدل جاتا ہے، تو ایسی عورت جس کے بارے میں فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل ہوگا اور اگر استحاضہ والی عورت کے استحاضہ (کی بیماری شروع ہونے) سے پہلے (حیض کے) معروف دن تھے تو وہ حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھ لے اور جب اس کا خون جاری رہتا ہو اور نہ دن ہی معروف ہوں اور نہ حیض کے آنے اور جانے کی پہچان ہو تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق ہوگا۔'' اور ابوعبید بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر مستحاضہ عورت کو حیض شروع ہونے سے پہلے ہی استحاضہ کا خون جاری ہو جائے تو وہ پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے، پھر اگر وہ پندرہ یا چودہ دن میں حیض سے پاک ہو جائے تو وہ (پندرہ دن ہی) ایام حیض متصور ہوں گے۔ اگر پندرہ دنوں کے بعد بھی خون دیکھے تو چودہ دن کی نماز کو قضاء کرے گی۔ (اور ایک دن حیض کا شمار ہوگا) پھر اس کے بعد (اگلے مہینوں میں بھی) کم از کم عورتوں کی مدت حیض یعنی ایک دن اور ایک رات نماز چھوڑ دے گی۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ (دنوں کی تعداد) میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ کم از کم تین (دن اور راتیں) اور زیادہ سے زیادہ دس (دن اور راتیں) ہیں۔ نیز سفیان ثوری اور کوفیوں کا بھی یہی مسلک ہے اور عبداللہ بن مبارک بھی اسی (رائے) کو لیتے ہیں، جب کہ ان سے اس قول کے مخالف بھی مروی ہے۔ بعض علماء: جن میں عطاء بن ابی رباح بھی ہیں، کہتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت ایک دن اور رات ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ نیز مالک، اوزاعی، شافعی، احمد، اسحاق اور ابوعبید رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

96..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے

129۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے کہنے لگیں: ''میں استحاضہ

(129) مسلم: 334۔ ابو داود: 289۔ ابن ماجه: 626۔ نسائی: 204۔

أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ؟ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: ((لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ، فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي)) فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

میں مبتلا رہتی ہوں، پاک نہیں رہتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔ یہ تو ایک رگ (سے نکلنے والا خون) ہے۔ تم غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔'' سو وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

وضاحت: ...... قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لیث نے بیان کیا ہے کہ ابن شہاب نے یہ بیان نہیں کیا'' کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا'' بلکہ انھوں نے یہ کام خود کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: زہری رحمہ اللہ سے بھی بواسطہ عمرہ رحمہا اللہ از سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ روایت بیان کی گئی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔

اور بلاشبہ بعض اہل علم کہتے ہیں: ''مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے گی۔'' اور اوزاعی نے بھی بواسطہ زہری از عروہ از عمرہ از سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے۔

97..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ: أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ
حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں دے گی

130۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟! قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ.

معاذہ رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''کیا ہم میں سے کوئی عورت اپنے حیض کے دنوں کی نمازوں کو قضا کے طور پر پڑھے گی'' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: ''کیا تم حروریہ ہو؟'' ہمیں بھی حیض آتا تھا لیکن نماز کی قضاء کا ہمیں حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

توضیح: ...... اَحَرُوْرِيَّةٌ: جولوگ ملتِ اسلام سے خارج ہو گئے تھے، تاریخ انھیں خوارج کہتی ہے۔ حروریہ سے یہی مراد تھے، اور ان لوگوں نے دین کے چہرے کو مسخ کر کے اس میں اپنی من مانیاں کرنے کی کوشش کی تھی۔ (ع م)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت سی اسناد کے ساتھ روایت کی گئی ہے کہ حائضہ عورت نماز کی قضاء نہیں دے گی۔

اور عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے اور ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حائضہ روزوں کی قضاء دے گی نماز کی نہیں۔

---

(130) بخاری: 321۔ مسلم: 335۔ ابوداود: 262۔ ابن ماجہ: 631۔ نسائی: 382۔

98..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ

جنبی مرد اور حائضہ عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے

131۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حائضہ عورت اور جنبی مرد ذرا بھی قرآن نہ پڑھیں۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہمیں اسماعیل بن عیاش سے بواسطہ موسیٰ بن عقبہ از نافع از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ملتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حائضہ اور جنبی قرآن کی تلاوت نہ کریں۔''

بہت سے علماء صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور ان کے بعد آنے والے مثلاً: سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ یہی کہتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی (ترتیب کے ساتھ) قرآن نہ پڑھیں مگر کسی آیت کا حصہ یا حرف وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ نیز یہ حضرات حائضہ اور جنبی کو تسبیح و تہلیل میں رخصت دیتے ہیں۔

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسماعیل بن عیاش اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ گویا کہ (امام بخاری) نے جن روایات کو حجازیوں یا عراقیوں سے بیان کرنے میں یہ متفرد ہیں ان کو ضعیف قرار دیا اور آپ (امام بخاری) نے فرمایا: ''اسماعیل بن عیاش کی اہلِ شام سے (سنی گئی یا روایت کی گئی) حدیث صحیح ہے۔'' امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مجھے احمد بن حسن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنی تھی۔

99..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ (بیوی) کے جسم کے ساتھ جسم لگانا

132۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِي .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب مجھے حیض آتا تو رسول اللہ ﷺ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر مجھ سے مباشرت کرتے۔

---

(131) (منکر) ضعیف: ابن ماجہ: 595۔ دار قطنی: 117/1۔

(132) بخاری: 302۔ مسلم: 293۔ ابوداود: 286۔ ابن ماجہ: 635۔ نسائی: 285۔

توضیح: ...... مُبَاشَرة: مفاعلہ کے وزن پر مصدر ہے۔ جس کا معنی ہے: ایک دوسرے کے ساتھ جسم ملانا بوس وکنار کرنا۔ جماع مراد نہیں۔ (ع م)

وضاحت: ...... (امام ترمذی) کہتے ہیں: اس مسئلہ میں ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین کا یہی قول ہے اور شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

100..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَسُؤْرِهَا

حائضہ عورت کے ساتھ (مل کر) کھانے اور اس کی چھوڑی ہوئی چیز کھانے کا بیان

133۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ....

عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ؟ فَقَالَ: ((وَاكِلْهَا.))

سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ (مل کر) کھانے کے بارے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ساتھ (مل کر) کھا لیا کرو۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز عام علماء کا قول بھی یہی ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ (بیٹھ کر) کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب کہ اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے (استعمال) کرنے کی رخصت دی ہے اور بعض نے اس کے وضو کا بچا ہوا پانی مکروہ کہا ہے۔

101..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے

134۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ....

قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، قَالَ: ((إِنَّ حَيْضَتَكِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مسجد سے چٹائی (اٹھا کر) مجھے پکڑاؤ۔'' فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: ''میں تو حائضہ ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(133) صحیح: ابوداود: 212۔ ابن ماجہ: 651۔ دارمی: 1078۔

(134) مسلم: 298۔ ابوداود: 261۔ ابن ماجہ: 632۔ نسائی: 271۔

لَيْسَتْ فِي يَدِكِ)) ''تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور عام اہل علم کا یہی قول ہے۔ نیز ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ عورت کے مسجد سے کسی چیز کو اٹھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

102..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے ہمبستری منع ہے

135۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا عورت کے پچھلے حصے میں وطی کی یا کسی کاہن کے پاس گیا تو اس نے بلاشبہ محمد (ﷺ) پر نازل شدہ (شریعت) کا کفر کیا۔

توضیح: ...... کاھن: غیب دانی کا مدعی، بہت علمی معلومات کا حامل، پیش گوئی کرنے والا نجومی، جوتشی، یہود ونصاریٰ کے نزدیک درجہ کہونت (ایک مذہبی منصب) پر پہنچا ہوا راہب۔ یہود ونصاریٰ کے علاوہ مسلمانوں کے ہاں وہ مذہبی عالم جو مذہبی رسوم ادا کرانے اور چڑھاوے وغیرہ قبول کرنے کا مجاز ہو۔ (القاموس الوحید: ص 1432)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہمیں صرف حکیم الاثرم سے بواسطہ ابو تمیمہ الھجیمی از سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملی ہے اور علماء کے نزدیک اس حدیث کا حکم بطور ڈانٹ اور سختی ہے۔ اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرتا ہے وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ سو اگر حائضہ عورت سے جماع کرنا کفر ہوتا تو اس کا کفارہ نہ ہوتا۔

اور امام محمد (بن اسماعیل بخاری) نے اس حدیث کو اسناد کی (کمزوری کی) وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ اور ابو تمیمہ الہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

103..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

حائضہ عورت سے جماع کرنے کا کفارہ

136۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ ....

---

(135) صحیح: ابوداود: 3904۔ ابن ماجہ: 639۔ مسند احمد: 408/2.

(136) ضعیف بھذا اللفظ: ابوداود: 266۔ ابن ماجہ: 640.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آدمی کے بارے روایت کرتے ہیں جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آدھا دینار صدقہ کرے۔

137۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کی وجہ سے) ایک دینار ہے۔ اور جب خون زرد رنگ کا ہو تو آدھا دینار (بطور کفارہ واجب) ہے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت سے جماع کے کفارہ والی حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوعاً (دونوں طرح) روایت کی گئی ہے۔ اور بعض اہل علم کا قول بھی یہی ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (ایسا کرنے والا) اپنے رب سے استغفار کرے۔ اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے قول جیسا قول بعض تابعین سے بھی؛ جن میں سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، نقل کیا گیا ہے۔ اور عام شہروں کے علماء کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

104..... بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے پر لگے ہوئے حیض کے خون کو دھونا

138۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ...... .

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ.))

سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے اس کپڑے کے بارے پوچھا جسے حیض کا خون لگ جائے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کھرچو، پانی کے ساتھ ملو پھر اس پر پانی بہا دو اور اس میں نماز پڑھ لو۔''

توضیح:...... حتيه: انگلیوں کے ساتھ کھرچنا۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سیدنا ابو ہریرہ اور سیدہ ام قیس بن محصن رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام

---

(137) ضعیف: ابن عباس سے موقوف یہ تفصیل بسند صحیح ثابت ہے۔ ابن ماجہ: 640۔ ابو داؤد: 264.

(138) بخاری: 227۔ مسلم: 291۔ ابوداود: 370۔ ابن ماجہ: 229۔ نسائی: 293۔ تحفۃ الاشراف: 15743.

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خون کو دھونے کے بارے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ جس آدمی کے کپڑے میں خون لگا ہو اور وہ دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لے تو اس بارے علماء کا اختلاف ہے:

تابعین میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں: ''خون ایک درہم کی مقدار میں ہو اور اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ لی ہے تو نماز دوبارہ پڑھے'' اور بعض کہتے ہیں: ''جب خون ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ہے تو نماز دوبارہ پڑھے۔'' یہ قول سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا بھی ہے۔

جب کہ بعض علماء تابعین وغیرہ نماز دوبارہ پڑھنے کو واجب نہیں کہتے اگرچہ (خون کی مقدار) درہم سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اس پر (کپڑے کو) دھونا واجب ہے، اگرچہ وہ ایک درہم کی مقدار سے کم ہی کیوں نہ ہوں'' اور وہ اس مسئلہ میں کافی سختی کرتے ہیں۔

105..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

نفاس والی خواتین کب تک نفاس میں رہیں گی

139۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنْ الْكَلَفِ.

سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں نفاس والی عورتیں چالیس دن تک بیٹھی رہتی تھیں اور ہم چھائیوں کی وجہ سے اپنے چہروں پر ورس لگایا کرتی تھیں۔

توضیح:...... نفاس سے مراد زچگی (ولادت) کے بعد چالیس دن یا اس سے کچھ زائد مدت ہے۔ جس میں عورت کے تناسلی اعضاء اور رحم وضع حمل کے بعد صحیح حالت پر آ جاتے ہیں۔ اس دوران آنے والے خون کو نفاس کہتے ہیں۔ (القاموس الوحید: ص 1684)

الکلف: چہرے پر چھائیاں وغیرہ پڑ جانا۔

الورس: زعفران کی طرح ایک بوٹی کا نام ہے جو کہ رنگائی کے کام بھی آتی ہے، عربی میں اسے اخوان الزعفران بھی کہا جاتا ہے۔ برصغیر کے لوگ اسے ہندوستانی زعفران بھی کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سہیل کی سند بواسطہ مسۃ الازدیۃ، از سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی جانتے ہیں۔ ابو سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔ امام محمد بن اسماعیل (بخاری) فرماتے ہیں: ''علی بن عبدالاعلیٰ اور ابو سہل ثقہ راوی ہیں۔'' اور محمد (بخاری) اس حدیث کو صرف ابو سہل (کی سند) سے ہی جانتے

(139) حسن: صحیح: ابوداود: 311۔ ابن ماجہ: 648۔ مسند احمد: 300/6۔ دارمی: 96.

ہیں۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے اہلِ علم کا اجماع ہے کہ زچگی والی خواتین چالیس دن تک نماز چھوڑیں گی، ہاں اگر اس سے پہلے کوئی عورت طہر (کی علامت) دیکھ لے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے، پس جب (کوئی عورت) چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ وہ چالیس روز کے بعد نماز نہیں چھوڑ سکتی۔ نیز اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے اور سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

حسن بصری سے بیان کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں: ''وہ پاک نہ ہو تو پچاس دن تک نماز چھوڑے۔'' اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی رحمہما اللہ سے ساٹھ دن بھی بیان کیے گئے ہیں۔

106..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

اگر کوئی شخص اپنی (ایک سے زیادہ) بیویوں سے صحبت کر کے (آخر میں) ایک ہی دفعہ غسل کرے

140- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی کئی بیویوں سے صحبت کر کے (آخر میں) ایک ہی غسل کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ''نبی ﷺ کئی بیویوں سے صحبت کر کے ایک غسل کرتے تھے۔'' حسن صحیح ہے۔ اور بہت سے اہلِ علم کا؛ جن میں حسن بصری بھی ہیں، یہی قول ہے کہ وضو کرنے سے پہلے بھی دوبارہ صحبت کر سکتا ہے۔ اور محمد بن یوسف سفیان سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابوعروہ سے بواسطہ ابو الخطاب از سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی گئی ہے۔

ابوعروہ معمر بن راشد اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض نے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بطریق سفیان از ابن ابی عروہ از ابو الخطاب بیان کی ہے، جو کہ غلط ہے۔ صحیح ابوعروہ ہی ہے۔ (ابن ابی عروہ نہیں)۔

107..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ

جنبی آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

141- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کر لے

(140) مسلم: 309- ابوداود: 218- ابن ماجه: 588- نسائی: 263.

(141) مسلم: 308- ابوداود: 220- ابن ماجه: 587- نسائی: 262.

فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا.)) اور پھر دوبارہ (صحبت) کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ کے درمیان میں وضو کر لے۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز بہت سے علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ جب کوئی (ایک دفعہ) اپنی بیوی سے صحبت کرے، پھر دوبارہ کرنے کا ارادہ ہو تو دوسری دفعہ صحبت کرنے سے پہلے وضو کر لے۔

نیز ابوالمتوکل کا نام علی بن داود اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ ہے۔

108..... بَابُ مَا جَاءَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ))

نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو بیت الخلاء میں جانے کی حاجت ہو تو وہ پہلے بیت الخلاء سے (فارغ) ہو لے

142- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ....

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ -وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ- وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ.))

عروہ سے روایت ہے کہ نماز کی اقامت ہوئی اور عبداللہ بن ارقم نے؛ جو لوگوں کے امام تھے، ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر آگے (امام والی جگہ پر کھڑا) کر دیا اور فرمانے لگے: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب نماز کی اقامت ہو جائے اور کوئی شخص بیت الخلاء جانے کی حاجت پا رہا ہو تو وہ پہلے بیت الخلاء سے (فارغ) ہو لے۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ، ابوہریرہ، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور مالک بن انس رحمہ اللہ یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ اور بہت سے حفاظ محدثین نے ہشام بن عروہ سے ان کے باپ (عروہ) کے واسطے سے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور وہیب وغیرہ نے بھی ہشام بن عروہ سے ان کے باپ سے انھوں نے ایک نامعلوم آدمی کے واسطے سے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے بھی بہت سے اہل علم کا بھی یہی قول ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب بول و براز کی حاجت محسوس کر رہا ہے تو نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ اور فرماتے ہیں: ”اگر نماز شروع کر دے اور یہ چیز محسوس کرے تو جب تک (حاجت انسانی) اسے [illegible] سے مشغول نہ

(142) صحیح: ابوداود: 88- ابن ماجہ: 616- نسائی: 852.

کرے وہ نماز نہ توڑے۔"

اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں: "بول و براز کی حاجت ہونے کے باوجود نماز پڑھنے میں قباحت نہیں ہے جب تک یہ حالت اسے نماز سے مشغول نہیں کرتی۔"

109..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَوْطَإِ
راستے کی گرد یا کوئی ناپاک چیز لگ جانے سے وضو کا حکم

143۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد لونڈی بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "میں اپنے کپڑے کا لمبا دامن رکھنے والی عورت ہوں اور میں گندگی والی جگہ میں چلتی ہوں تو (ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "اس کے بعد (آنے) والی (پاک جگہ) اسے پاک کر دیتی ہے۔"

توضیح:...... الموطی: لفظی معنی ہے روندی جانے والی چیز۔ یعنی چلتے ہوئے جو کپڑا زمین پر لگتا ہے وہ اپنے نیچے مٹی اور گندگی جو کچھ بھی زمین پر ہو اسے روندتا ہے۔

ام ولد: اس لونڈی کو کہتے ہیں جس سے اس کے مالک کی اولاد پیدا ہو۔ (ع۔م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے بواسطہ محمد بن عمارہ از محمد بن ابراہیم اور انھوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد کے ذریعے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔ لیکن یہ وہم ہے کیوں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے کا نام ہود نہیں تھا۔

یہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔

نیز فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور راستے سے لگنے والی گرد یا گندگی وغیرہ کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

ایام ترمذی فرماتے ہیں: بہت سے علماء کا یہی قول ہے کہ جب آدمی کسی گندگی والی جگہ سے گزرے تو اس پر پاؤں کو دھونا واجب نہیں ہے مگر جب (وہ گندگی) تر حالت میں ہو تو جو چیز (پاؤں یا کپڑوں کو) لگی ہو اسے دھو لے۔

---

(143) صحیح: ابوداود: 383۔ ابن ماجہ: 531۔ ابو یعلی: 6925۔ مسند احمد: 290/6.

110..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ
تیمّم کا بیان

144- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا تیمّم کرنے کا حکم دیا۔

وضاحت: ......(امام ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اس مسئلہ میں عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث عمار رضی اللہ عنہ سے بہت سی اسناد سے روایت کی گئی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ؛ جن میں علی اور عمار اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، اور بہت سے تابعین، بھی؛ جن میں شعبی، عطا اور مکحول رحمہم اللہ شامل ہیں، یہی قول ہے کہ تیمّم (میں) دونوں ہاتھ اور چہرے کے لیے ایک ہی ضرب ہوتی ہے۔ نیز احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ اور بعض اہلِ علم؛ جن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم اور حسن رحمہما اللہ شامل ہیں کہتے ہیں، کہ ایک ضرب چہرے پر تیمّم کے لیے (ماری جائے) اور ایک ضرب ہاتھوں کو کہنیوں تک (مٹی لگانے) کے لیے (ماری جائے)۔ سفیان ثوری، مالک، عبداللہ بن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

عمار رضی اللہ عنہ سے ہاتھوں اور چہرے کے لیے ایک ضرب والی حدیث کئی طرق سے ثابت ہے۔ اور عمار رضی اللہ عنہ سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں اور بغلوں تک تیمّم کیا۔

جب عمار رضی اللہ عنہ سے مروی کندھوں اور بغلوں تک تیمّم کرنے کی روایت کی گئی تو بعض علماء نے ان سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہاتھوں اور چہرے کے تیمّم والی حدیث ضعیف قرار دے دی۔ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلی کہتے ہیں: ''عمار رضی اللہ عنہ کی چہرے اور ہاتھوں کے تیمّم والی حدیث حسن صحیح ہے۔'' اور عمار رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ''ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں اور بغلوں تک تیمّم کیا ہے۔'' چہرے اور ہاتھوں والی حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ کیوں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا تھا انھوں نے تو یہی کہا ہے کہ ہم نے اس طرح کہا تھا۔ تو جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو جو چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اس پر رک گئے۔ یعنی چہرے اور ہاتھوں پر اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد فتویٰ دیتے ہوئے چہرے اور ہاتھ ہی کا ذکر کیا تھا۔ پس اس میں دلیل ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق رک گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہاتھ کے تیمّم کی تعلیم دی تھی۔''

ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بصرہ میں ان تین

(144) بخاری: 338- مسلم: 368- ابوداود: 318- ابن ماجہ: 565- نسائی: 320.

آدمیوں علی بن مدینی، ابن شاذ کونی اور عمرو بن علی الفلاس رحمہم اللہ سے بڑا حافظ حدیث نہیں دیکھا۔

ابوزرعہ کہتے ہیں عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث (بھی) بیان کی ہے۔

145۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاودَ بْنِ حُصَيْنٍ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ: فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ: ﴿فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾ وَقَالَ: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے تیمّم کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جب وضو کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔'' (المائدہ: 6) اور تیمّم کے بارے فرمایا: اس (مٹی) سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو۔'' اور فرمایا: ''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔'' (المائدہ: 38) تو (ہاتھ) کاٹنے میں سنت ہتھیلیوں تک ہے تو اس (تیمّم کے حکم) میں بھی چہرہ اور ہاتھ (ہی) مراد ہیں۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

111...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

آدمی اگر جنبی نہیں ہے تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

146۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کے علاوہ ہر حالت میں ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے بہت سے علماء یہی کہتے ہیں کہ آدمی بغیر وضو کے قرآن پڑھ سکتا ہے، لیکن مصحف کو پکڑ کر (جنابت سے) پاک شخص ہی پڑھ سکتا ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

---

(145) ضعیف الاسناد: تحفۃ الاشراف: 6077۔

(146) ضعیف: ابوداود: 229۔ ابن ماجہ: 594۔ نسائی: 265۔

112..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

پیشاب اگر زمین پر لگ جائے

147۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ، فَصَلَّى، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا)) فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی (اعرابی) مسجد میں داخل ہوا، نبی ﷺ بھی (مسجد میں) تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا: ''اے اللہ! تو میرے اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کرنا'' نبی ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''تو نے تو وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔'' وہ زیادہ نہ ٹھہرا کہ اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کی طرف دوڑے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس (پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تو آسانی کرنے والے (بنا کر) بھیجے گئے ہو تنگی (پیدا) کرنے والے (بنا کر) نہیں بھیجے گئے۔''

تَحَجَّرْتَ: کسی چیز کو تنگ کر دینا۔ یعنی اللہ کی رحمت تو بہت وسیع ہے لیکن تو نے اپنا اور میرا ذکر کر کے اسے محدود کر دیا۔ ہے۔ (ع م)

سَجْلًا، دَلْوًا: دو لفظ استعمال ہوئے ہیں مطلب ایک ہے یعنی کوئی برتن ڈول وغیرہ جس میں پانی رکھا جاتا ہے۔ (ع م)

148۔ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا

سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے اسی طرح کی حدیث یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ (کی طرف) سے بیان کی۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور یونس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث زہری سے بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ،

---

(147) بخاری: 220۔ ابوداود: 380۔ ابن ماجہ: 229۔ نسائی: 56.

(148) بخاری: 221۔ مسلم: 384۔ نسائی: 53، 55.

از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ (یہ وضو کے بیان کی آخری حدیث ہے)

- ❀ بغیر وضو پڑھی گئی نماز قبول نہیں ہوتی۔
- ❀ بیت الخلاء آتے اور جاتے وقت دعا پڑھی جائے۔
- ❀ قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے نیز کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے۔
- ❀ بول و براز کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں آپ کو کوئی دیکھ نہ سکے۔
- ❀ وضو اسی طرح کریں جس طرح قرآن وحدیث رہنمائی کرتے ہیں۔
- ❀ میاں بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر سکتے ہیں۔
- ❀ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا ہی کافی ہے۔ اگر نہ کی ہو تو کپڑے کو دھویا جائے گا۔
- ❀ مقیم ایک اور مسافر تین دن تک موزوں یا جرابوں پر مسح کر سکتا ہے۔
- ❀ غسل جنابت کا مسنون طریقہ اپنائیں۔
- ❀ میاں بیوی کے ملاپ سے انزال نہ بھی ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔
- ❀ خواتین کو تین قسم کے خون سے پاکیزگی مطلوب ہوتی ہے، حیض، استحاضہ، نفاس۔
- ❀ حائضہ عورت روزوں کی قضاء دے گی لیکن نماز کی نہیں۔
- ❀ حائضہ عورت سے جماع کیے بغیر مباشرت کی جاسکتی ہے۔
- ❀ پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو یا غسل کی بجائے تیمّم کیا جاسکتا ہے۔
- ❀ جنبی آدمی مصحف سے قرآن نہیں پڑھ سکتا۔

مضمون نمبر 2

اَبْوابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی نماز کا بیان

(303) احادیث اور (213) ابواب پر مشتمل اس باب میں آپ پڑھیں گے کہ

- کون سی نماز کس وقت پڑھی جائے؟
- نماز کی قبولیت کی کیا شرائط ہیں؟
- اذان کی ابتداء کیسے ہوئی؟
- امام کیسا ہو؟
- نماز کا مسنون طریقہ کیا ہے؟
- فوت شدہ نمازوں کی قضاء کیسے ہوگی؟
- نفل نماز کی اہمیت اور فضیلت کیا ہے؟
- اور اس کے علاوہ نماز سے متعلق بہت سے دیگر مسائل

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ سے مروی نماز کے اوقات

149۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ -وَهُوَ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ- أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: ....

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ. فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے دو مرتبہ بیت اللہ کے پاس میری امامت کی۔ ❶ پہلی (مرتبہ کی امامت) میں انھوں نے ظہر کی نماز (اس وقت) پڑھائی جب سایہ جوتے کے اوپر والے تسمے ❷ کے برابر ہوگیا، پھر عصر کی نماز (اس وقت) پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل یا ❸ برابر ہوگیا، پھر مغرب کی نماز (اس وقت) پڑھائی جب سورج غروب ہوا اور روزہ دار کے افطار کا وقت ہوگیا، پھر عشاء کی نماز (تب) پڑھائی جب (سورج کی) سرخی غائب ہوگئی، پھر فجر (اس وقت) پڑھائی جب فجر صادق ظاہر ہوئی اور روزہ (کے لیے سحری کھانے) والے کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ اور دوسری مرتبہ (کی امامت) میں جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا تو ظہر کی نماز پڑھائی، جس وقت میں پچھلے دن عصر پڑھائی تھی، پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے دوگنا ہوگیا تو عصر کی نماز پڑھائی، پھر مغرب پہلے دن والے وقت میں پڑھائی، پھر عشاء کی نماز (اس وقت) پڑھائی جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تھا، پھر فجر کی نماز (اس وقت) پڑھائی جب زمین روشن ہوگئی، پھر جبریل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے: اے محمد! یہ آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام (کی نمازوں) کا وقت ہے اور (آپ اور آپ کی امت کی نمازوں کا) وقت ان دونوں اوقات کے درمیان ہے۔ ❹

---

(149) صحیح: الارواء الغلیل: 249۔ ابوداود: 393۔ مسند احمد: 333/1۔ ابن خزیمہ: 325۔ مستدرك حاكم: 195/1.

توضیح: ...... ❶ جبریل علیہ السلام کی امامت صرف نماز کے اوقات اور طریقہ بتانے کے لیے تھی جو اللہ کی طرف سے حکم تھا اس سے جبریل علیہ السلام کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ (ع م)

❷ الشراك: جوتے کا تسمہ (چمڑے کی پٹی وغیرہ) جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے۔ (القاموس الوحید: 860)

❸ اصل سایہ نکال کر۔

❹ حقیقی اوقات وہ نہیں جن میں امامت کروائی گئی بلکہ وہ تو ابتدائی اور انتہائی حد تھی۔ جب کہ وقت ان کے درمیان میں ہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، بریدہ، ابو موسیٰ، ابو مسعود الانصاری، ابو سعید، جابر، عمرو بن حزم، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مروی ہیں۔

150۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جِبْرِيلُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: ((لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے میری امامت کروائی'' (پھر) انھوں نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جیسی اسی مفہوم کی حدیث بیان کی۔ لیکن اس میں ''کل کی نماز عصر کے وقت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی (نمازوں کے) اوقات والی حدیث کو عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار اور ابو الزبیر نے بھی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے؛ وہب بن کیسان از جابر رضی اللہ عنہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم، بیان کردہ حدیث کے مطابق روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''جابر رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث (نمازوں کے) اوقات (کے مسئلہ) میں صحیح ترین ہے۔''

2..... بَابٌ مِنْهُ

اسی مسئلہ میں ایک اور بیان

151۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(150) صحیح: الارواء الغلیل: 250۔ نسائی: 504۔ مسند احمد: 330/3۔ ابن حبان: 1472۔ دار قطنی: 256/1۔

(151) صحیح: مسند احمد: 232/2۔ ابن ابی شیبہ: 317/1۔ دار قطنی: 272/1۔

((إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

فرمایا: ''نماز کا ایک ابتدائی اور ایک انتہائی وقت ہوتا ہے اور بے شک ظہر کی نماز کا پہلا وقت (وہ ہے) جب سورج ڈھلتا ہے اور انتہائی وقت (وہ ہے) جب عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور عصر (کی نماز) کا ابتدائی وقت (وہ ہے) جب اس کا وقت شروع ہوتا ہے اور آخری وقت (وہ ہے) جب سورج زرد ہوتا ہے اور مغرب کا ابتدائی وقت غروب آفتاب کا وقت ہے اور انتہائی وقت سرخی غائب ہونے کا اور (نمازِ) عشاء کا پہلا وقت (وہ ہے) جب سرخی ختم ہو جائے اور انتہائی وقت جب رات آدھی گزر جائے اور فجر کا ابتدائی وقت (وہ ہے) جب فجر صادق طلوع ہو جب کہ انتہائی وقت جب سورج طلوع ہو۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمش کی مجاہد سے اوقات (نماز) میں روایت کردہ حدیث محمد بن فضیل کی بواسطہ اعمش روایت کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور محمد بن فضیل کی حدیث غلط ہے۔ اس میں محمد بن فضیل نے غلطی کی ہے۔

151(م)۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے حدیث بیان کی (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو اسامہ نے ابو اسحاق الفزاری سے بواسطہ اعمش مجاہد سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: ''کہا جاتا تھا کہ نماز کا ایک ابتدائی اور ایک آخری وقت ہوتا ہے۔'' (آگے) انھوں نے محمد بن فضیل کی اعمش سے روایت کردہ حدیث کے مفہوم جیسی حدیث ذکر کی۔

2..... بَابٌ مِنْهُ

اسی مسئلہ کے متعلق ایک اور بات

152۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ .... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ: أَتَى

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ (بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے

(152) مسلم: 613۔ ابن ماجہ: 667۔ نسائی: 519۔

النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((أَقِمْ مَعَنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ، فَأَقَامَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ، فَأَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ، فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ آخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قُبَيْلِ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ:

((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ؟))

فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، فَقَالَ:

((مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ.))

ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا تو تم ہمارے ساتھ رہو۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اقامت کہی، پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے (بلال رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا انھوں نے اقامت کہی اور (آپ نے) ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے اقامت کہی، جب کہ سورج روشن اور بلند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے مغرب کی (اقامت) کا حکم دیا جب سورج کا کنارہ غائب ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو عشاء (کی اقامت) کا حکم (اس وقت) دیا جب سرخی غائب ہوگئی تھی۔ پھر اگلے دن آپ نے (نماز فجر کے لیے اقامت کا) حکم دیا تو صبح روشن کر دی (یعنی روشنی ہونے پر نماز پڑھی)۔ پھر ظہر (کی اقامت) کا حکم دیا تو اسے ٹھنڈا کیا (یعنی تاخیر کے ساتھ پڑھا) اور خوب ٹھنڈا کیا، پھر عصر (کی اقامت) کا حکم اس وقت دیا جب سورج اپنے آخری وقت میں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا، پس مغرب کو سرخی غائب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے تک مؤخر کر دیا۔ پھر جب رات ایک تہائی گزر چکی تھی پھر عشاء (کی نماز کی اقامت) کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نمازوں کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس آدمی نے کہا: ''میں ہوں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نمازوں کے اوقات ان دونوں کے درمیان ہیں۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ فرماتے ہیں: شعبہ نے بھی علقمہ بن مرثد سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

153۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح قَالَ: و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ، قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: فَيَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ، و قَالَ قُتَيْبَةُ: مُتَلَفِّعَاتٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تو عورتیں (نماز پڑھ کے گھروں کی طرف) لوٹتی تو اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔قتیبہ نے "متلففات" کی جگہ "متلفعات" کہا ہے۔

توضیح:...... اَلْغَلَسُ: صبح کی روشنی سے مخلوط اخیر رات کی تاریکی، پو پھوٹنے کا وقت۔ (القاموس الوحید: ص 1177)

المتلفعات: دونوں لفظ ایک ہی معنی کے ہیں، یہ جمع کا صیغہ ہے۔ بڑی چادروں میں اپنے آپ کو چھپانے والی عورتیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر اور انس اور سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

امام زہری نے بھی عروہ سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ اور اسی موقف کو نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے اہلِ علم نے؛ جن میں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، اور ان کے بعد تابعین نے اختیار کیا ہے۔

نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی نماز فجر کے لیے اندھیرے کو مستحب کہتے ہیں۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

فجر کی نماز روشنی کے وقت پڑھنا

154۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "فجر کو روشن کر کے پڑھو یہ

(153) بخاری: 372۔ مسلم: 645۔ ابوداود: 423۔ ابن ماجه: 669۔ نسائی: 545۔ تحفة الاشراف: 17931.

(154) صحیح: ابوداود: 424۔ ابن ماجه: 672۔ نسائی: 548.

أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.)) بڑے اجر کا باعث ہے۔"

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو برزہ الاسلمی، جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے اور اسی طرح محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے بہت سے علماء بھی فجر کو روشنی میں پڑھنے کی رائے رکھتے ہیں اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ فرماتے ہیں: "روشن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ فجر صادق واضح ہو جائے اس میں شک نہ رہے۔" نیز انھوں نے کہا ہے کہ روشن کرنے کا مطلب نماز کو تاخیر کر کے پڑھنا نہیں ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

155۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی شخص ظہر میں جلدی کرنے والا نہیں دیکھا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں جابر بن عبداللہ، خباب، ابو برزہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے اہلِ علم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: "شعبہ نے حکیم بن جبیر پر عبداللہ بن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "جس نے بقدر کفایت مال ہونے کے باوجود سوال کیا......" کی وجہ سے کلام کی ہے اور ان سے سفیان اور زائدہ روایت لیتے ہیں اور یحییٰ ان کی حدیث قبول کرنے میں مضائقہ نہیں سمجھتے۔"

محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "حکیم بن جبیر سے بواسطہ سعید بن جبیر از عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ ظہر کو جلدی کرنے کی حدیث بھی روایت کی گئی ہے۔"

156۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔

---

(155) ضعيف الاسناد: مسند احمد: 135/6. (156) بخاری: 540- مسلم: 2359- نسائی: 552.

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس مسئلہ میں بہت ہی اچھی حدیث ہے۔ نیز مذکورہ مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر کر کے پڑھنا

157۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ .... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا ❶ کرو (کیوں کہ) گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔''

توضیح: ...... ❶ ٹھنڈا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دیواروں کا سایہ اس قدر ہو جائے کہ آنے والے سائے میں چل کر مسجد تک پہنچ جائیں۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوسعید، ابوذر، ابن عمر، مغیرہ، قاسم بن صفوان کی اپنے باپ سے، ابوموسیٰ، عبداللہ بن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث روایت کی گئی ہیں۔ اسی مسئلہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی بھی نبی ﷺ سے حدیث روایت کی گئی ہے جو صحیح نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم نے گرمی زیادہ ہونے کی صورت میں نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنا مستحب کہا ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ظہر کی نماز کو ٹھنڈا (یعنی تاخیر) کر کے پڑھنا (اس وقت ہے) جب مسجد میں آنے والے نمازی دور سے آتے ہوں لیکن جب نماز پڑھنے والا اکیلا ہو یا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے تو میں یہی اچھا سمجھتا ہوں کہ شدید گرمی میں بھی نماز کو تاخیر کے ساتھ نہ پڑھے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ شدید گرمی میں نمازِ ظہر کو تاخیر کر کے پڑھا جائے (ان کا مذہب) اتباع (سنت) کے زیادہ قریب اور بہتر ہے اور امام شافعی کا جو مذہب ہے کہ یہ رخصت دور سے مشقت اٹھا کر آنے والے لوگوں کے لیے ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے خلاف دلیل موجود ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کے لیے اذان دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! (وقت کو) ٹھنڈا کر پھر ٹھنڈا کر۔'' (یعنی ابھی نہ کہو)''

پس اگر حکم! ایسے ہی ہوتا جیسے امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے تو اس وقت سفر میں سب کے جمع ہونے کی وجہ سے ٹھنڈا

---

(157) بخاری: 534۔ مسلم: 615۔ ابوداود: 402۔ ابن ماجہ: 677۔ نسائی: 617۔ تحفۃ الاشراف: 13226، 15237.

کرنے کا مقصد ہی نہ تھا (کیوں کہ) ان کو دور سے آنے کی ضرورت نہیں تھی (بلکہ سب جمع تھے)۔

158- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ، فَقَالَ: ((أَبْرِدْ)) ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ)) قَالَ: حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ.))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (بلال رضی اللہ عنہ نے) اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھنڈا کرو'' انھوں نے پھر اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ظہر (کی نماز) میں (وقت کو) ٹھنڈا ہونے دو۔'' (ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حتیٰ کہ (جب) ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا (تو) پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) اقامت کہی، پھر (نبی کریم ﷺ نے) نماز پڑھائی (اور) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (اس لیے) تم (وقت کو) ٹھنڈا کر کے نماز پڑھو۔''

توضیح:...... الفَیُٔ: زوال شمس کے بعد مشرق کی طرف پھیلنے والا سایہ۔ (القاموس الوحید: ص 1264)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ
نماز عصر میں جلدی کرنا

159- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز اسی وقت پڑھائی جب سورج (کی دھوپ) ان کے حجرہ میں تھی۔ ابھی تک ان کے حجرہ میں سایہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، ابواروی، جابر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ رافع رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ کی عصر کی تاخیر کے بارے میں ایسے ہی روایت کی جاتی ہے۔ (لیکن) وہ صحیح نہیں ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے کچھ صحابہ؛ جن میں عمر، عبداللہ

(158) بخاری: 535۔ مسلم: 616۔ ابوداود: 401.

(159) بخاری: 522۔ مسلم: 611۔ ابوداود: 407۔ ابن ماجہ: 683۔ نسائی: 505.

بن مسعود، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں اور بہت سے تابعین نے بھی نمازِ عصر کو جلدی ادا کرنے کا موقف اختیار کیا ہے اور تاخیر کو ناپسند کیا ہے۔ نیز عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

160۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا الْعَصْرَ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا.))

علاء بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ میں ان کے گھر (اس وقت) گئے جب وہ ظہر کی نماز سے واپس (گھر) آئے تھے اور ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ تو انھوں نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھو'' (راوی) کہتے ہیں: ''ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''وہ نماز منافق کی ہوتی ہے جو بیٹھ کر سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارتا ہے (اور) نماز میں اللہ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔''

توضیح:...... یَرْقُبُ: کسی چیز پر دھیان رکھنا، دیکھتے رہنا۔ (ع م)

فَنَقَرَ: نَقَرَ الشَّيْءَ کا معنی ہوتا ہے کسی چیز کو چونچ سے کھودنا، اسی لیے چونچ کو منقار کہا جاتا ہے۔ (دیکھیے: القاموس الوحید: 1693)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
نمازِ عصر میں تاخیر کرنا

161۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تمھاری نسبت ظہر کی نماز میں بہت جلدی کرتے تھے۔ جب کہ تم لوگ آپ ﷺ کی نسبت عصر میں زیادہ جلدی کرتے ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسماعیل بن علیہ سے بطریق ابن جریج از ابن ابی ملیکہ

---

(160) مسلم: 622۔ ابوداود: 413۔ نسائی: 511۔

(161) صحیح: مسند احمد: 289/6۔ ابو یعلی: 7992۔

از سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اسی طرح مروی ہے۔

162- وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

اور میں نے اپنی کتاب میں یہ بھی پایا ہے کہ مجھے علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم از ابن جریج خبر دی۔

163- وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

اور ہمیں بشر بن معاذ نے بیان کرتے ہوئے کہا: ''ہمیں اسماعیل بن علیہ نے ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا'' اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب کا وقت

164- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز (اس وقت) پڑھتے تھے جب سورج غروب ہو کر پردے میں چھپ جاتا تھا''

وضاحت:...... مذکورہ مسئلہ میں جابر، صنابحی، زید بن خالد، انس، رافع، ابن خدیج، ابوایوب، ام حبیبہ، عباس بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ جب کہ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ان سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور وہ صحیح ہے۔ اور صنابحی نے نبی ﷺ سے سماعت نہیں کی (بلکہ) وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے بہت سے علماء بھی نمازِ مغرب میں جلدی کرنے کو پسند اور تاخیر کو ناپسند کرتے ہیں۔ بعض علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ نمازِ مغرب کا ایک وقت ہے اور ان کے مذہب کی دلیل نبی ﷺ کو جبریل کی امامت والی حدیث ہے۔ عبداللہ بن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نماز عشاء کا وقت

165- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ....

(162-163) ان دونوں کی اسناد صحیح ہیں، ان کی تحقیق وہی ہے جو ان دونوں سے پچھلی حدیث کی ہے۔ (ع م)

(164) بخاری: 541- مسلم: 636- ابوداود: 417- ابن ماجہ: 688.

(165) صحیح: ابوداود: 419- نسائی: 528- مسند احمد: 272/4.

عَـنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِـوَقْـتِ هَـذِهِ الصَّلَاةِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نماز (عشاء) کے وقت کو باقی لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، رسول اللہ ﷺ اس (نماز) کو تیسری رات کا چاند غروب ہونے کے وقت پڑھتے تھے۔

توضیح:...... سقوط: کا معنی ہوتا ہے گرنا، زائل ہونا یہاں غروب ہونے کے معنی میں ہے۔ (ع م)

166۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ہمیں ابوبکر بن محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی از ابو عوانہ اس سند کے ساتھ ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے بواسطہ حبیب بن سالم از نعمان بن بشر روایت کیا ہے۔ اور ہشیم نے بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں کیا۔

نیز ابوعوانہ کی حدیث ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ کیوں کہ یزید بن ہارون نے بواسطہ شعبہ از ابو بشر ابوعوانہ کی روایت کی طرح روایت کی ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
عشاء کی نماز میں تاخیر کرنا

167۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ نمازِ عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک موخر کر دیں۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابو برزہ، ابن عباس، ابوسعید الخدری، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے بہت سے علماء صحابہ اور تابعین اسی کو پسند کرتے ہوئے نماز عشاء کو موخر کرنے کی رائے رکھتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا
نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

168۔ حَـدَّثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ -قَالَ: أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ

(166) صحیح۔ (167) صحیح: ابوداود: 46۔ ابن ماجہ: 690۔ نسائی: 534۔

الْمُهَلَّبِی وَإِسْمٰعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ جَمِیعًا- عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَیَّارِ بْنِ سَلَامَةَ هُوَ أَبُو الْمِنْهَالِ الرِّیَاحِیُّ...... عَنْ أَبِی بَرْزَةَ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِیثَ بَعْدَهَا.

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور (عشاء کے) بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

توضیح:...... السَّمَرُ: رات کی گفتگو، رات کو کہی جانے والی کہانیاں قصہ خوانوں کی مجلس۔ (القاموس الوحید: 799)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

نیز بہت سے علماء نے نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو مکروہ سمجھا ہے اور بعض نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کراہت والی احادیث زیادہ ہیں۔ جب کہ بعض علماء نے رمضان المبارک میں نمازِ عشاء سے پہلے سونے کی رخصت دی ہے۔

13...... بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد باتیں کرنے کی رخصت

169- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِیمَ عَنْ عَلْقَمَةَ .... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَسْمُرُ مَعَ أَبِی بَکْرٍ فِی الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِینَ وَأَنَا مَعَهُمَا.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے (اجتماعی) معاملات ❶ میں گفتگو کر رہے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

توضیح:...... ❶ مسلمانوں کے اجتماعی فوائد کے معاملات، مطالعہ اور وعظ ونصیحت کے لیے عشاء کے بعد جاگنا جائز ہے لیکن فضولیات کہنا اور سننا حرام ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم از علقمہ کے طریق سے ایک جعفی آدمی کے واسطے سے؛ جس کا نام قیس یا ابن قیس ہے، عمر رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے بیان کردہ جو حدیث ذکر کی ہے اس میں بڑا لمبا واقعہ ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے اہلِ علم کا عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے میں اختلاف ہے۔

بعض نمازِ عشاء کے بعد باتوں کو ناپسند کہتے ہیں اور بعض نے اس صورت میں رخصت دی ہے کہ مقصد علم حاصل کرنا یا ایسا کام ہو جس کی ضرورت ہے اور زیادہ تر احادیث رخصت پر ہیں۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ رات کو گفتگو صرف نمازی یا مسافر کے لیے (جائز) ہے۔

---

(168) بخاری: 568- مسلم: 648- ابوداود: 398- ابن ماجہ: 701- نسائی: 495.

(169) صحیح: مسند احمد: 280/2- ابو یعلی: 194- ابن خزیمہ: 1156- ابن حبان: 2034.

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

اول وقت (نماز پڑھنے) کی فضیلت

170۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ..........

عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ ، وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا .))

سیدہ ام فروہ؛ جن کا شمار نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والی عورتوں میں ہوتا ہے، فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے بڑھ کر فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔''

171۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا .))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے علی! تین کاموں میں دیر مت کرنا، نماز (میں) جب اس کا وقت آ جائے اور جب جنازہ آ جائے اور بیوہ (کے نکاح کرنے میں دیر نہ کرنا) جب تجھے اس لیے کوئی برابر (کا رشتہ) مل جائے۔

توضیح:...... اٰنَتْ: بعض نسخوں میں ''آتَتْ'' کا لفظ بھی ہے۔علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''دونوں کا مطلب ایک ہی ہے، وقت آ جائے یا ہو جائے۔'' (ع م)

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن ہے۔

172۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کا اول وقت اللہ کی رضا مندی (حاصل کرنے کا ذریعہ) ہے اور آخری وقت اللہ کی طرف سے معافی ہے۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ

---

(170) صحیح: ابوداود: 426۔ مسند احمد: 375/6 .

(171) ضعیف: المشكاة: 60۔ ابن ماجه: 1486۔ مسند احمد: 105/1 .

(172) موضوع: حاکم: 189/1۔ بیہقی: 1 435 .

سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

نیز اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن عمر، عائشہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ام فروہ رضی اللہ عنہا کی حدیث عبداللہ بن عمر العمری سے ہی روایت کی گئی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی (راوی) نہیں ہے اور محدثین نے اس کی طرف سے اسی حدیث میں اضطراب کو ذکر کیا ہے۔ حالاں کہ یہ راوی سچا ہے اور (صرف) یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

173۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ....

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا)) قُلْتُ: وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ! وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی بارے میں سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''نماز کو اس کے اوقات میں ادا کرنا۔'' میں نے کہا؟ اور کون سا (عمل افضل ہے)؟ اے اللہ کے رسول!؟ (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور کون سا (عمل افضل ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسعودی، شعبہ اور سلیمان ابو اسحاق الشیبانی وغیرہ نے بھی ولید بن عیزار سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

174۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی وفات تک دو مرتبہ (بھی) کوئی نماز آخری وقت میں نہیں پڑھی۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز پہلے وقت میں ادا کرنا افضل ہے۔ آخری وقت کی بجائے اول میں فضیلت کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا اس عمل کو اختیار کرنا ہے۔ کیوں کہ (یہ لوگ) افضل کام کو ہی اختیار کرتے تھے۔

---

(173) بخاری: 527۔ مسلم: 85۔ نسائی: 610.

(174) حسن: مسند احمد: 92/6۔ دارقطنی: 249/1۔ حاکم: 190/1.

فضیلت والی چیز کو چھوڑتے نہیں تھے اور نماز اول وقت میں پڑھتے تھے۔‘‘

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات ابوالولید المکی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف سے بیان کی ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کو وقت پر پڑھنا بھول جانا

175۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔‘‘

وضاحت:..... اس مسئلہ میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز زہری نے بھی اسی طرح سالم بن عبداللہ سے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ کی حدیث روایت کی ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

جب امام (جان بوجھ کر) نماز کو تاخیر کرے تو جلدی ادا کر لینا

176۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً، وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ.))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اے ابوذر! میرے بعد (ایسے) امراء ہوں گے جو نماز کو ضائع کر لیں گے، تم نماز کو وقت پر پڑھ لینا۔ اگر وہ (جماعت کے ساتھ) وقت پر ادا کر لی گئی تو یہ تیرے لیے نفل ہو جائے گی۔ وگرنہ تم اپنی نماز کو محفوظ کر چکے ہو گے۔‘‘

توضیح:..... امراءُ: اَمِیْرٌ کی جمع ہے، یعنی حاکمینِ وقت جو سنت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

یمیتون: لغوی معنی: وہ مار ڈالیں گے۔ یعنی نمازوں کو تاخیر کرنے کی وجہ سے ضائع کر لیں گے۔

اَحْرَزْتَ: سمیٹ لینا محفوظ کر لینا۔ (ع م)

---

(175) بخاری: 552۔ مسلم: 626.

(176) مسلم: 648۔ ابوداود: 431۔ ابن ماجہ: 1256۔ نسائی: 778.

وضاحت: ...... مذکورہ مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بہت سے علماء بھی اسی چیز کو مستحب قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب امام نماز کو تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہو تو اگر کوئی شخص وقت پر نماز پڑھ لے اور (پھر) امام کے ساتھ بھی پڑھ لے تو زیادہ تر علماء کے نزدیک پہلی نماز فرض (شمار) ہو گی۔

ابو عمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز پڑھے بغیر سو جانا

177. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا.))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھے بغیر اپنے سونے جانے کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سو جانے (کی وجہ سے نماز چھوڑنے یا تاخیر کرنے) میں قصور نہیں ہے۔ قصور تو جاگنے (کی حالت میں نماز کو دیر کرنے) میں ہے۔ پس جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا (پڑھے بغیر) سو جائے تو جب اسے یاد آئے تب پڑھ لے۔''

توضیح: ...... تَفْرِيط: کسی چیز کا ضیاع، کمی، کوتاہی، حد سے زیادہ کمی۔ (القاموس الوحید. ص 1222)

الیقظہ: حالت بیداری، جاگنے کی حالت۔ (ع م)

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، ابو مریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابو جحیفہ، ابو سعید، عمرو بن امیہ الضمری اور ذی مخبر رضی اللہ عنہم سے بھی؛ جن کو ذی مخمر بھی کہا گیا ہے، روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جو شخص نماز پڑھے بغیر سو جائے یا پڑھنا بھول جائے پھر ایسے وقت میں بیدار ہو یا ایسے وقت میں اسے یاد آئے جو نماز کا وقت نہیں، یعنی سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت تو ایسے آدمی کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں: ''جب بھی وہ بیدار ہو یا یاد آ جائے نماز پڑھ لے، چاہے سورج کے طلوع ہونے یا غروب ہونے کا وقت ہی کیوں نہ ہو۔'' یہ امام احمد، اسحاق، شافعی اور مالک رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو نماز نہ پڑھے۔

(177) مسلم: 681۔ ابو داود: 437۔ ابن ماجہ: 698۔ نسائی: 616۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

جو شخص نماز پڑھنا ہی بھول جائے

178۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ....

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو اسے جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سمرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سیدنا علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انھوں نے نماز (پڑھنا) بھول جانے والے شخص کے بارے فرمایا: ”اسے جب یاد آ جائے، نماز کا وقت ہو یا نہ ہو، وہ نماز پڑھ لے اور امام شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نیز مروی ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھے بغیر سو گئے اور غروبِ آفتاب کے وقت بیدار ہوئے تو جب تک سورج غروب نہ ہوا انھوں نے نماز نہیں پڑھی۔ بعض اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے۔

لیکن ہمارے (محدثین) ساتھی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

جس شخص کی نمازیں رہ جائیں وہ کس نماز سے ابتدا کرے

179۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ....

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”خندق کے دن مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں پڑھنے سے روکے رکھا، یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور تھا، رات کا حصہ بھی گزر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان کہی۔ پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہی اور

---

(178) بخاری: 597۔ مسلم: 684۔ ابوداود: 442۔ ابن ماجہ: 695۔ نسائی: 613۔

(179) حسن: 239۔ نسائی: 622۔ مسند طیالسی: 333۔ مسند احمد: 375/1۔

آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔"

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر ابوعبیدہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث نہیں کیا۔

نیز اہلِ علم فوت شدہ نمازوں میں اسی طریقہ کو اختیار کرتے ہیں کہ آدمی جب قضاء دے تو ہر نماز کے لیے اقامت کہے اور اگر اقامت نہیں بھی کہتا تو جائز ہے، یہ قول شافعی کا ہے۔

180۔ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار قریش کو گالیاں دیتے ہوئے کہا: "اے اللہ کے رسول! یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور میں (ابھی تک) عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی" (راوی حدیث) کہتے ہیں: ہم (مدینہ کے میدان) بطحان میں اترے، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

توضیح: ......بطحان: کھلی اور وسیع جگہ کو بطحان کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

21...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى أَنَّهَا الْعَصْرُ وَقَدْ قِيلَ: إِنَّهَا الظُّهْرُ

درمیانی نماز (سے مراد) عصر کی نماز ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ ظہر کی نماز (مراد) ہے

181۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔"

(180) بخاري: 596۔ مسلم: 631۔ نسائي: 1366.

(181) مسلم: 628۔ ابن ماجه: 686.

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

182۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ."

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، عائشہ، حفصہ، ابو ہریرہ اور ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں کہ علی بن عبداللہ کہتے ہیں: ''حسن کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث حسن ہے اور انھوں نے ان سے سنی بھی ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز وسطی کے بارے سمرہ کی بیان کردہ حدیث حسن ہے۔ نبی ﷺ کے اکثر اہلِ علم صحابہ کا یہی قول ہے۔

زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز (سے مراد) نمازِ ظہر ہے۔

عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ''درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں): ہمیں ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہمیں قریش بن انس نے حبیب بن شہید کی طرف سے بیان کیا کہ محمد بن سیرین نے مجھ سے فرمایا: ''حسن (بصری رحمہ اللہ) سے پوچھو کہ انھوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے؟'' میں نے پوچھا تو (حسن) نے فرمایا: ''میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔''

182م۔ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ عَلِيٌّ: وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے محمد بن اسماعیل (بخاری) نے علی بن عبداللہ بن مدینی کے واسطہ سے قریش بن انس کی یہ حدیث بیان کی۔

امام محمد (بخاری رحمہ اللہ) کا قول ہے کہ علی بن مدینی فرماتے ہیں: ''حسن (بصری رحمہ اللہ) کا سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ہے۔'' اور اس حدیث کو بطورِ حجت لیتے تھے۔

---

(182) صحیح لغیرہ: المشکاۃ: 634۔ مسند احمد: 7/5.

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا منع ہے

183۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (اس حدیث کو) سنا؛ جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور عمر مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، (عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں): ''رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز پڑھنے سے منع کیا اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے (منع کیا)۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، سمرہ بن جندب، عبداللہ بن عمرو، معاذ بن عفراء، الصنابحی انھوں نے نبی ﷺ سے سماعت نہیں کی، سلمہ بن الاکوع، زید بن ثابت، عائشہ، کعب بن مرہ، ابوامامہ عمرو بن عبسہ، یعلی بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ اور بعد والے لوگوں میں سے اکثر فقہاء نے نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے لیکن جو نمازیں رہ گئی ہوں تو عصر اور صبح کے بعد ان کی قضاء ہو سکتی ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: ''یحیٰی بن سعید کا کہنا ہے کہ شعبہ فرماتے تھے کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف تین حدیثیں سنی ہیں۔'' (1) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی ﷺ نے فجر اور عصر کے بعد طلوع اور غروب تک نماز پڑھنے سے منع کیا۔ (2) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔ (3) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ قاضی تین (قسم کے ہوتے) ہیں۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کے بعد کوئی نماز پڑھنا

184۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

---

(183) بخاری: 581۔ مسلم: 826۔ ابوداود: 1276۔ ابن ماجہ: 1250۔ نسائی: 562۔

(184) ضعیف الاسناد: اور ثم لم یعدلهما کا قول منکر ہے۔ ابن حبان: 1575۔ تحفۃ الاشراف: 5573۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں اس لیے پڑھی تھیں کہ آپ ﷺ کے پاس (صدقہ یا جزیہ کا) مال آیا تھا اس (کی تقسیم) نے آپ ﷺ کو ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے روک دیا تھا تو آپ ﷺ نے انھیں عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے دوبارہ (کبھی) ایسے نہیں کیا۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ، ام سلمہ، میمونہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ نیز بہت سے راویوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں جب کہ یہ روایت عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے کی ممانعت والی حدیث کے مخالف ہے۔ اور عبداللہ بن عباس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے پھر دوبارہ (کبھی) ایسا نہ کیا۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جیسی حدیث روایت کی گئی ہے۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس مسئلہ میں کچھ احادیث روایت کی گئی ہیں۔ اور ان سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبی ﷺ جب بھی عصر کے بعد ان کے پاس آتے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اکثر اہل علم جس بات پر جمع ہیں وہ یہ ہے کہ عصر کے بعد سورج غروب ہونے اور فجر کے بعد طلوع ہونے تک نماز منع ہے۔ سوائے ان جگہوں کے جہاں اجازت ہے۔ مثلاً عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا کیوں کہ نبی ﷺ سے اس بارے رخصت ثابت ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جب کہ شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے علماء کی ایک جماعت نے مکہ میں بھی عصر اور فجر کے بعد نماز کو مکروہ قرار دیا ہے نیز سفیان ثوری، مالک بن انس اور بعض اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے (نفل) نماز پڑھنا

185- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ....

(185) بخاری: 624- مسلم: 838- ابوداود: 1283- ابن ماجہ: 1162- نسائی: 681.

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ .))

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان جو شخص (پڑھنا) چاہے (اس کے لیے) نماز ہے۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ کا مغرب سے پہلے (کی نفل) نماز میں اختلاف ہے۔ بعض مغرب سے پہلے نماز کو جائز نہیں کہتے۔

اور نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ نمازِ مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''اگر (دو رکعتیں) پڑھ لے تو بہت اچھا ہے۔'' (یعنی) یہ ان کے نزدیک مستحب عمل ہے۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

جس شخص کو سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت (پڑھنے کا وقت) مل جائے

186- حَـدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ ....

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِـنَ الـصُّبْـحِ رَكْـعَةً قَبْـلَ أَنْ تَـطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ ، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْـعَـصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح (کی نماز) سے ایک رکعت پالی تو (گویا) اس نے صبح (کی نماز کے ثواب) کو پالیا اور جس نے سورج غروب ہونے سے (نمازِ عصر کی) ایک رکعت کو (پڑھنے کا موقع) پالیا (گویا) اس نے عصر (کی نماز) کو پالیا۔

توضیح:...... ادرك: کسی چیز کو پالینا، حاصل کر لینا، یا کسی مقصد کو پہنچ جانا یعنی جس کے پاس غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھنے کا وقت ہے وہ عصر کو پڑھ لے۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمارے (محدثین) ساتھی، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

(186) بخاری: 556۔ مسلم: 608۔ ابوداود: 412۔ ابن ماجہ: 699۔ نسائی: 514، 517۔

اوران کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس آدمی کو کوئی عذر ہو جیسے کوئی آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو وہ غروب آفتاب کے وقت بیدار ہو یا اسے یاد آئے تو وہ پڑھ لے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں دو نمازیں جمع کرنا

187۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، مَا أَرَادَ بِذَلِكَ؟ قَالَ؟ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا (جب کہ) نہ (دشمن کا) خوف تھا اور نہ ہی بارش۔ (سعید بن جبیر) کہتے ہیں: ''عبداللہ بن عباس سے پوچھا گیا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) یہ کام کرنے کا مقصد کیا تھا؟ تو فرمانے لگے: ''(اس لیے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔''

توضیح:..... حضر سے مراد جب آدمی اپنے گھر اور علاقہ میں مقیم ہو، سفر پر نہ ہو۔ (ع م)

وضاحت:..... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو کئی طرق سے روایت کیا گیا ہے۔ اسے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق العقیلی نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے علاوہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

188۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا تو وہ کبیرہ گناہوں کے درازوں میں سے ایک دروازہ کو آیا۔''

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس روایت میں ذکر کردہ) حنش نامی راوی؛ ابوعلی رجبی ہے۔ یہ وہی حنش بن قیس ہے۔ جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

نیز علماء کا اسی بات پر عمل ہے کہ سوائے سفر یا عرفہ کے دو نمازوں کو جمع نہ کیا جائے۔

---

(187) بخاری: 543۔ مسلم: 705۔ ابوداود: 1210۔ نسائی: 589۔

(188) ضعیف جداً: ابو یعلی: 2751۔ دارقطنی: 395/1۔

تابعین میں سے بعض علماء نے مریض کو بھی دو نمازیں جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: بارش میں دو نمازیں جمع کر سکتا ہے، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز امام شافعی مریض کے لیے دو نمازیں جمع کرنا درست نہیں سمجھتے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی ابتداء کا بیان

189۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدٰى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ، وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، فَذٰلِكَ أَثْبَتُ.))

محمد بن عبداللہ بن زید کی اپنے باپ سے روایت ہے وہ (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب صبح ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے میں نے آپ ﷺ کو اپنا خواب سنایا، ❶ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ ایک سچا خواب ہے پس تو بلال کے ساتھ کھڑا ہو وہ تجھ سے بلند اور لمبی آواز والا ہے، جو تجھے (خواب میں) کہا گیا ہے تو اسے سنا وہ ان (کلمات) کے ساتھ اعلان کرے گا۔“ (راوی کہتے ہیں:) جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے بلال کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور کہہ رہے تھے: ”اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے جو کلمات بلال نے کہے ہیں، میں نے بھی (خواب میں) دیکھے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پس اللہ کے لیے ہی تعریف ہے یہ مزید پکی بات ہے۔“ (یعنی دو خوابوں سے اس کے حق میں ہونے میں مزید تاکید پیدا ہوگئی ہے)۔

توضیح:..... ❶ ان کو خواب میں ایک شخص نے نماز کے لیے لوگوں کو جمع کرنے سے متعلق اذان کا طریقہ سکھایا تھا۔ (ع م)

---

(189) حسن: ابوداود: 499۔ ابن ماجہ: 706۔ مسند احمد: 42/4۔ دارمی: 1190۔

2۔ اندیٰ: جو اپنی آواز کو دور تک پہنچا سکے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کو مکمل اور مطول بیان کیا ہے۔ اور اس میں بیان کیا ہے کہ اذان کے کلمات دو دو تھے اور اقامت کا ایک ایک اور یہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں۔ عبدرب بھی کہا گیا ہے اور ہمارے علم میں ان کی سوائے اس اذان کی ایک حدیث کے اور کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی احادیث روایت کرتے ہیں وہ عباد بن تمیم کے چچا تھے۔

190۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وہ جمع ہو کر نمازوں کے لیے وقت کا اندازہ لگاتے تھے کوئی اس کے لیے اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن اس معاملے میں بات کرتے ہوئے کسی نے کہا: ''عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ایک ناقوس بنا لو'' اور کسی نے کہا: ''یہودیوں کے سینگ کی طرح ایک سینگ بنا لو۔'' (راوی حدیث) کہتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم ایک آدمی کو کیوں نہیں بھیج دیتے کہ وہ نماز کا اعلان کر دے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بلال! کھڑے ہو جاؤ۔ لوگوں کو نماز کے لیے آواز دو۔

توضیح:..... ناقوس: عیسائیوں کا گھنٹہ جسے وہ اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں۔ ہندوؤں کی پوجا کے وقت بجایا جانے والا سنکھ اس کی جمع نَوَاقِيس آتی ہے۔ (القاموس الوحید: 1694)

قرن: سینگ یہودی لوگوں کو عبادت کے لیے جمع کرتے تو اس میں آواز لگاتے تھے۔ (ع م)

وضاحت:...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کردہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

28...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع (یعنی دوہری اذان)

191۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ

(190) بخاری: 604۔ مسلم: 377۔ نسائی: 626۔

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَجَدِّي جَمِيعًا ....

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْعَدَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: مِثْلَ أَذَانِنَا، قَالَ بِشْرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَعِدْ عَلَيَّ، فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ .

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹھا کر حرف بحرف اذان سکھائی (راوی حدیث) ابراہیم کہتے ہیں: ''ہماری اذان کی طرح۔'' (راوی حدیث) بشر کہتے ہیں: میں نے ابراہیم سے کہا: ''مجھے دوبارہ سناؤ'' تو انھوں نے ترجیع کے ساتھ اذان بیان کی۔

توضیح:...... ترجیع: اذان میں ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ'' اور ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' کے کلمات دو دفعہ آہستہ کہنے کے بعد دوبارہ بلند آواز سے کہنا، عرف عام میں اسے دوہری اذان کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اذان کے متعلق ابومحذورہ کی حدیث صحیح ہے اور ان سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ نیز مکہ میں اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

192۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ....

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اذان کے انیس ❶ اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

توضیح:...... ❶ یہاں دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت مراد ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومحذورہ کا نام سمرہ بن مِعْیَر رضی اللہ عنہ ہے۔ بعض اہلِ علم اس اذان (کی مشروعیت) کی طرف گئے ہیں۔ نیز ابومحذورہ سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ بھی کہہ لیتے تھے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنا

193۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے

(191) صحیح: ابوداود: 504۔ نسائی: 629۔ ابن خزیمہ: 387.

(192) حسن صحیح: ابوداود: 502۔ ابن ماجہ: 709۔ نسائی: 630.

(193) بخاری: 603۔ مسلم: 378۔ ابوداود: 508۔ ابن ماجہ: 729۔ نسائی: 627.

ایک ایک مرتبہ کہیں۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی (بیان کردہ) حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کچھ علماء کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى

اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہنا

194۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا: فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت میں کلمات دو دو دفعہ ہوتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید کی حدیث کو وکیع نے اعمش سے بواسطہ عمرو بن مرہ از عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زید نے اذان خواب میں دیکھی تھی۔

شعبہ عمرو کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی تھی۔'' یہ ابن لیلیٰ کی (پہلی) حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں، جو کوفہ کے قاضی تھے۔ انھوں نے اپنے والد سے (حدیث کی) سماعت نہیں کی، مگر ایک آدمی کے واسطہ سے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

31..... بَابُ، مَا جَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْأَذَانِ

اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنا

195۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ هُوَ صَاحِبُ السِّقَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(194) ضعیف جدا: ابن خزیمہ: 380۔ دار قطنی: 240/1۔

(195) ضعیف جداً: حاکم: 204/1۔ الکامل لابن عدی: 2649/7۔

قَالَ لِبِلَالٍ: ((يَا بِلَالُ! إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ، وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.))

نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر ❶ کر اذان کے کلمات ادا کرو اور جب اقامت کہو تو کلمات جلدی جلدی ❷ ادا کرو۔ نیز اپنی اذان اور اقامت میں اس قدر وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا کھانے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور بیت الخلاء میں جانے والا اپنی ضروریات سے (فارغ ہو جائے) اور جب تک تم لوگ مجھے نہ دیکھو (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہوا کرو۔

توضیح:...... ❶ ٹھہر ٹھہر کر: خوش اسلوبی سے پڑھنا، خوش الحانی اور حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا۔ (القاموس الوحید: ص 623)

❷ جلدی جلدی: ترسیل سے کچھ تیز پڑھنے کو حدر کہتے ہیں جیسے نمازِ تراویح میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ (ع م)

196۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهُ

ہمیں عبد بن حمید نے حدیث بیان کی (وہ کہتے ہیں) ہمیں یونس بن محمد نے عبدالمنعم کے واسطہ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہمیں صرف اسی سند سے بواسطہ عبدالمنعم ہی ملی ہے۔ جب کہ یہ سند مجہول ہے۔ اور عبدالمنعم ایک بصری بزرگ ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْإِصْبَعِ فِي الْأُذُنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنا

197۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.........

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا، وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ -أُرَاهُ قَالَ: مِنْ أَدَمٍ- فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، وہ گھومتے تھے اور اپنا منہ ادھر (دائیں) اور ادھر (بائیں) پھیرتے تھے اور ان کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ چمڑے کے سرخ خیمہ میں تھے۔ پس بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے نیزہ لے کر نکلے اور اسے ایک ہموار اور کھلی جگہ گاڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس

---

(196) یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ وضاحت کر رہے ہیں۔ (ع م)

(197) بخاری: 634۔ مسلم: 503۔ ابوداود: 520۔ ابن ماجہ: 711۔ نسائی: 137۔

يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ، نُرَاهُ حِبَرَةً.

(نیزے) کو سترہ بنا کر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے آگے سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے۔ اور آپ ﷺ پر ایک سرخ لباس تھا۔ گویا (اب بھی) میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں، ہمارے خیال میں وہ یمنی چادر کا لباس تھا۔

توضیح:...... قُبَّة: چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گھول ہو اس کی جمع قِبَابٌ آتی ہے۔

العَنَزہ: لکڑی کا ڈنڈا جس کے آگے لوہے کا پھل لگا ہو۔ (القاموس الوحید: ص 1132)

حُلَّة: عمدہ پوشاک، صاف اور نئے کپڑوں کا جوڑا، ایک ہی قسم کے دو کپڑے کبھی اس کا اطلاق ازار اور چادر پر بھی ہوتا ہے۔ (القاموس الوحید: ص 371)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم کا عمل اسی پر ہے۔ وہ اس بات کو مستحب کہتے ہیں کہ موذن اذان دیتے وقت اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اسی طرح اقامت میں بھی اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کرے۔ یہ قول اوزاعی کا ہے۔ ابو جحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ السوائی ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

198۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.))

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "تم نماز فجر (کی اذان) کے علاوہ کسی نماز (کی اذان) میں تثویب نہ کرو۔"

توضیح:...... تثویب: علماء کے نزدیک تثویب سے مراد "الصلاۃ خیر من النوم" کے کلمات کہنا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث ہمیں صرف ابو اسرائیل الملائی سے ہی ملتی ہے۔ اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتبہ سے نہیں سنی۔ ترمذی فرماتے ہیں: انھوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ کے واسطہ سے حکم بن عتیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابو اسحٰق ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ قوی راوی نہیں ہے۔

---

(198) ضعيف: ابن ماجه: 715۔ مسند احمد: 14/6۔ بیهقی: 424/1۔

تثویب کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں: تثویب سے مراد فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا ہے۔ یہ قول عبداللہ بن مبارک اور امام احمد رحمہ اللہ کا ہے۔

اسحاق رحمہ اللہ اس کے علاوہ ایک بات کہتے ہیں کہ تثویب مکروہ عمل ہے۔ یہ وہ چیز ہے جسے لوگوں نے نبی ﷺ کے بعد ایجاد کیا ہے کہ جب موذن اذان دے چکے اور لوگ آنے میں تاخیر کریں تو وہ اذان اور اقامت کے درمیان کہے: "قد قامت الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح"۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: جس عمل کو اسحاق نے تثویب کہا ہے یہ اہلِ علم کے نزدیک مکروہ ہے اور اسے نبی ﷺ کے بعد ایجاد کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک اور احمد رحمہما اللہ نے جو تفسیر کی ہے کہ تثویب سے مراد اذانِ فجر میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا ہے، یہی بات صحیح ہے۔ کیوں کہ اسے بھی تثویب کہا جاتا ہے۔ نیز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ نماز فجر (کی اذان) میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہتے تھے۔

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں اذان ہو چکی تھی۔ اور ہم وہاں نماز پڑھنا چاہتے تھے، تو موذن نے تثویب کی (یعنی اذان اور قامت کے درمیان "قد قامت الصلوٰۃ" کی آواز لگائی) تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر نکل گئے اور فرمانے لگے: ''تم بھی ہمارے ساتھ اس بدعتی (کی مسجد) سے نکل آؤ'' اور انھوں نے وہاں نماز نہ پڑھی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس تثویب کو مکروہ سمجھا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا تھا۔ (جس کی وضاحت امام اسحاق نے کی ہے)۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ: ((أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ))

اذان کہنے والا ہی اقامت کہے

199۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ ....

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ.))

سیدنا زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فجر کی نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دیا، میں نے اذان دی تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''صداء (قبیلے والوں) کے بھائی نے اذان دی ہے، جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔''

---

(199) ضعیف: ابوداود: 514۔ ابن ماجہ: 717.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیادہ کی حدیث ہمیں صرف الافریقی کی سند سے ملتی ہے اور الافریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں الافریقی کی حدیث نہیں لکھتا۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری رحمہ اللہ) کو اسے قوی قرار دیتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے: ''یہ مقارب الحدیث راوی ہے۔''

اکثر علماء کے نزدیک اسی بات پر عمل ہے کہ جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو اذان کہنا مکروہ ہے

200۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدَفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف باوضو شخص ہی اذان کہے۔''

201۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ....

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز کے لیے اذان صرف باوضو شخص کہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ (روایت) پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ابن وہب نے مرفوع بیان نہیں کی اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز زہری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سماع حدیث نہیں کیا۔

بغیر وضو اذان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس کو مکروہ کہتے ہیں اور شافعی واسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء اس میں رخصت دیتے ہیں، نیز سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

امام اقامت کا سب سے زیادہ حق دار [1] ہے

202۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ....

---

(200) ضعیف: الارواء الغلیل: 222.

(201) ضعیف: ابن ابی شیبہ: 211/1۔ بیہقی: 397/1.

(202) حسن: مسلم: 606۔ ابوداود: 537۔ مسند احمد: 76/5.

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ، حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا موذن اقامت کہنے سے رک جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھتا کہ رسول اللہ ﷺ (حجرہ سے) باہر آگئے ہیں تو جب آپ ﷺ کو دیکھ لیتا تب اقامت کہتا۔

توضیح: ...... ❶ زیادہ حق دار: یعنی امام کی عدم موجودگی میں اقامت نہ کہی جائے۔ جب وہ نماز کے لیے آجائے تو موذن اقامت کہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اسرائیل کی سماک سے بیان کردہ حدیث کو ہم اسی سند سے ہی جانتے ہیں اور بعض علماء اسی طرح کہتے ہیں کہ موذن کو اذان کہنے کا اختیار ہے اور امام کو اقامت کا اختیار ہے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ
رات کو اذان کہنا

203۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.))

سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، تم عبداللہ بن ام مکتوم کی اذان سننے تک (سحری) کھاتے پیتے رہا کرو۔"

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن مسعود، عائشہ، انیسہ، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز رات کی اذان کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔

بعض اہلِ علم کہتے ہیں: "جب موذن رات کو اذان دے چکے تو یہی کافی ہے۔ (فجر کے لیے) دوبارہ نہ کہے۔" یہ قول امام مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں "جب رات کو اذان دے چکے تو دوبارہ (فجر کے لیے) بھی کہے۔" سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں۔

اور حماد بن سلمہ نے ایوب سے بواسطہ نافع از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ بلال نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ آواز لگاؤ: "بندہ سو گیا ہے۔"

---

(203) بخاری: 617۔ مسلم: 1092۔ نسائی: 637۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ حدیث ہے۔ جسے عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات کے وقت اذان دیتا ہے تم عبداللہ بن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) کی اذان سننے تک کھاتے پیتے رہا کرو۔''

عبدالعزیز بن ابو رواد نے نافع سے بیان کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے موذن نے رات کے وقت اذان دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ اذان کہنے کا حکم دیا۔ لیکن یہ روایت بھی صحیح نہیں کیوں کہ نافع سے عمر کا تذکرہ منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ بھی یہی حدیث مراد لیتے ہوں۔

صحیح روایت عبیداللہ بن عمر اور دیگر کئی راویوں کی بواسطہ نافع از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری کی سالم از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی جانے والی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان کہتا ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اگر حماد کی حدیث صحیح ہو تو اس حدیث کا تو کوئی مطلب نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں'' گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے وقت کے لیے حکم دے رہے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں۔'' (کیوں کہ جب ان کو دوبارہ دینے کا حکم ہوگا تو صرف رات کی اذان تو نہ رہ جائے گی)۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس میں حماد بن سلمہ نے غلطی کی ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ
اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا مکروہ عمل ہے

204- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ....

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

ابو الشعثاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عصر کی اذان ہونے کے بعد ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سوائے کسی عذر کے اذان کے بعد کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے (عذر یہ ہے) کہ کوئی بے وضو ہے یا انتہائی ضروری کام ہے۔

(204) حسن: مسلم: 655۔ ابوداود: 536۔ ابن ماجہ: 732۔ نسائی: 683۔

اور ابراہیم نخعی سے روایت کی گئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تک موذن اقامت شروع نہیں کرتا آدمی نکل سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک نکلنے کی اجازت اسے ہے جسے کوئی عذر ہو۔ ابو الشعثاء کا نام سلیم بن الاسود ہے۔ وہ اشعث بن ابو الشعثاء کے والد ہیں اور اشعث بن ابی الشعثاء نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اذان دینا

205۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي، فَقَالَ لَنَا: ((إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.))

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اور میرے چچا کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو، اقامت کہو اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہے وہ تمھاری امامت کروائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اکثر علماء کا اسی بات پر عمل ہے وہ سفر میں اذان کہنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور بعض (علماء) کہتے ہیں اقامت بھی کافی ہے۔ اذان تو اس آدمی کے لیے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہتا ہے۔

لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان (کہنے) کی فضیلت

206۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سات سال تک طلبِ ثواب کی نیت سے اذان دی (تو) اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، ثوبان، معاویہ، انس، ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

---

(205) بخاری: 628۔ مسلم: 674۔ ابو داود: 589۔ ابن ماجہ: 579۔ نسائی: 634.

(206) ضعیف جدًا: ابن ماجہ: 727.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابوحمزہ السکری کا نام محمد بن میمون ہے۔ اور جابر بن یزید الجعفی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس (کی حدیث) کو ترک کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ وکیع فرماتے ہیں: ''اگر جابر الجعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ کے پاس حدیث نہ ہوتی اور اگر حماد نہ ہوتے تو کوفہ والوں کے پاس فقہ نہ ہوتی۔''

41..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

امام کفیل اور موذن امانت والا ہے

207۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام ضامن اور موذن امانت والا ہے۔ اے اللہ! ائمہ کی رہنمائی فرما اور موذنین کو بخش دے۔''

توضیح:...... ضَامِنٌ: کفیل ذمہ دار۔ یعنی قراءت وغیرہ کرتا ہے اور مقتدی اس کے پیچھے ہوتے ہیں۔
مُؤْتَمَنٌ: قابل اعتماد یعنی لوگ اس کی اذان پر مسجد کا رخ کرتے ہیں۔ اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں عائشہ، سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اعمش سے ابوصالح کے واسطہ کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے بیان کردہ حدیث مجھے ابوصالح کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔

نافع بن سلیمان نے محمد بن ابی صالح سے اپنے باپ کے واسطہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نبی ﷺ کی یہی حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابوصالح کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ابوصالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو کہتے ہوئے سنا: ''ابوصالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی حدیث زیادہ صحیح ہے۔'' اور انھوں نے ذکر کیا کہ علی بن مدینی فرماتے ہیں: ''اس مسئلہ میں ابوصالح کی

---

(207) صحیح: طیالسی: 57/1۔ عبدالرزاق: 1838۔ مسند احمد: 232/2۔ ابوداود: 517۔ تحفۃ الاشراف: 12483۔

ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث ثابت نہیں ہے۔"

42..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

جب موذن اذان کہے تو (سننے والا) آدمی کیا جواب دے

208۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.))

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو جیسے موذن کہتا ہے تم بھی ویسے ہی کہو۔"

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو رافع، ابو ہریرہ، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن ربیعہ، عائشہ، معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ نے زہری سے مالک رحمہ اللہ کی (حدیث) کی طرح (حدیث) روایت کی ہے۔

جب کہ عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے بواسطہ سعید بن مسیب از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور مالک رحمہ اللہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

موذن کا اذان کہنے پر اجرت لینا ناپسندیدہ عمل ہے

209۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا.

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت یہ کی تھی کہ اذان کے لیے ایسا موذن مقرر کرو جو اذان (کہنے) پر اجرت نہ لیتا ہو۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ موذن کے اذان پر اجرت لینے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور موذن کے لیے ثواب کی نیت سے اذان کہنے کو مستحب کہتے ہیں۔

---

(208) بخاری: 611۔ مسلم: 383۔ ابوداود: 522۔ ابن ماجه: 720۔ نسائی: 673۔

(209) صحیح: ابوداود: 531۔ ابن ماجه: 714۔ نسائی: 672۔

44..... بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

جب موذن اذان دے تو آدمی کیا دعا کرے

210۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے موذن (کی اذان) سن کر کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، (تو) اللہ نے اس کے گناہ بخش دے گا۔

وضاحت: ..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہمیں صرف لیث بن سعد سے ہی بواسطہ حکیم بن عبداللہ بن قیس ملتی ہے۔

211۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سنتے وقت کہے: اے اللہ! مکمل پکار اور مضبوط نماز کے پروردگار! تو محمد ﷺ کو وسیلہ وفضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور انھیں اس مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن (میری) شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔''

وضاحت: ..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بواسطہ محمد بن منکدر صحیح حسن غریب ہے اور ہمارے علم میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جو شعیب بن ابی حمزہ کے علاوہ محمد بن منکدر سے یہ حدیث روایت کرتا ہو۔ ابوحمزہ کا نام دینار ہے۔

---

(210) مسلم: 386۔ ابوداود: 525۔ ابن ماجہ: 721۔ نسائی: 679.

(211) بخاری: 614۔ ابوداود: 529۔ ابن ماجہ: 722۔ نسائی: 680۔ تحفۃ الاشراف: 3046.

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی

212۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابواسحاق الہمدانی نے بھی برید بن مریم سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

213۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس رات نبی ﷺ کو سیر (معراج) کروائی گئی تو آپ ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں۔ پھر (ان میں) کمی کی گئی یہاں تک کہ پانچ کر دی گئیں پھر آپ ﷺ کو آواز دی گئی: اے محمد (ﷺ)! بے شک میرے ہاں بات تو تبدیل نہیں کیا جاتا اور یقیناً آپ کے لیے ان پانچ (نمازوں) کے بدلے پچاس (نمازوں کا ثواب) ہے۔''

وضاحت:..... اس مسئلہ میں عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبیداللہ، ابوذر، ابوقتادہ، مالک بن صعصعہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخُمُسِ

پانچ نمازیں ادا کرنے کی فضیلت

214۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ ......

(212) صحیح۔ ابوداود: 521۔ مسند احمد: 11973۔ (213) بخاری: 349۔ مسلم: 164۔ نسائی: 448

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک کے (گناہوں) کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ کیے جائیں۔''

توضیح:...... تُغْشَ: مجہول ہے ''جب تک ڈھانپا نہ جائے'' بعض نسخوں میں معروف کے صیغہ کے ساتھ بھی ذکر ہے۔ (یَغْشَ الکبائرَ) جب تک وہ کبیرہ گناہ نہیں کرتا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، انس اور حنظلہ الاسیدی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت (کے ساتھ نماز پڑھنے) کی فضیلت

215۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماعت کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز آدمی کی اکیلے (پڑھی جانے والی) نماز سے ستائیس درجے زیادہ (ثواب کا باعث) ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوسعید، ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح نافع نے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ باقی عام روایت کرنے والوں نے یہی بیان کیا ہے کہ پچیس درجے جب کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ستائیس درجے۔

216۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(214) مسلم: 233۔ ابن ماجہ: 1086۔ مسند احمد: 484/2۔ ابن خزیمہ: 314۔

(215) بخاری: 645۔ مسلم: 650۔ ابن ماجہ: 789۔ نسائی: 837۔ تحفۃ الاشراف: 8055۔

(216) بخاری: 477۔ مسلم: 649۔ ابن ماجہ: 786۔ نسائی: 838۔ تحفۃ الاشراف: 13239۔

((إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْئًا .))

فرمایا: ''بے شک آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ (ثواب رکھتا) ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

50..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ
جو شخص اذان سن کر جماعت میں حاضر نہیں ہوتا

217۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں پھر میں نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر میں نماز میں حاضر نہ ہونے والے لوگوں پر (ان کے گھروں کو) جلا دوں۔''

توضیح:...... حُزَم: حُزْمَةٌ کی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے: گٹھڑی، بنڈل وغیرہ۔ (القاموس الوحید: ص 334)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، ابوالدرداء، عبداللہ بن عباس، معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کہتے ہیں: ''جو شخص اذان سن کر نماز میں حاضر نہیں ہوتا اس کی نماز (قبول) نہیں ہوتی۔''

نیز بعض اہل علم کہتے ہیں: یہ سختی اور ڈانٹ کے لیے ہے اور کسی شخص کو بغیر عذر جماعت (کے ساتھ نماز) چھوڑنے کی رخصت نہیں ہے۔

218۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ، لَا يَشْهَدُ جُمْعَةً وَلَا جَمَاعَةً؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ: أَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ ، رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا .

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے پوچھا گیا جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا؟ انھوں نے فرمایا: ''وہ جہنم میں جائے گا۔'' (امام ترمذی) کہتے ہیں: ہمیں

---

(217) بخاری: 644۔ مسلم: 651۔ ابوداود: 548۔ ابن ماجہ: 791۔ نسائی: 848۔

(218) ضعیف الاسناد۔

یہ حدیث ہناد نے بیان کی (وہ کہتے ہیں) ہمیں یہ حدیث محاربی نے بواسطہ لیث از مجاہد ذکر کی ہے۔

وضاحت:...... (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں): حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ جماعت اور جمعہ میں ان سے لاپرواہی کرتے، ان کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے اوران میں سستی کرتے ہوئے حاضر نہ ہوتا ہو۔

51.... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

اگر کوئی آدمی اکیلے نماز پڑھ کر جماعت کو پالے تو......

219۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ....

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، قَالَ: فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا)) فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا)) فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ .))

جابر بن یزید بن الاسود العامری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے حج میں آپ علیہ السلام کے ساتھ حاضر تھا، میں نے صبح کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ مسجد الخیف میں پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر کے (ہماری طرف) منہ پھیرا تو اچانک آپ علیہ السلام نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا جنھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ'' ان کو لایا گیا، ان کے شانے کانپ رہے تھے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟'' ان دونوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لی تھی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: '' ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو (اور) پھر جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور وہ تمھارے لیے نفلی ہو جائے گی۔''

حل اشکال:...... فرائص: الفَرِيصَة: کی جمع ہے کندھے اور سینے کے درمیان کا گوشت ہے جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے۔ علم التشریح میں سینے کے عضلات کا نام ہے۔ عربی میں کہتے ہیں: اِرْتَعَدَتْ فرائِصُهُ، وہ گھبرا گیا، لرز اٹھا، ڈر کی وجہ سے اس کے شانے کا گوشت پھڑکنے لگا۔ (القاموس الوحید: 1219)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں محجن الدیلی اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ

(219) صحیح: ابوداود: 575۔ نسائی: 858۔ مسند احمد: 160/4

فرماتے ہیں: یزید بن الاسود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بہت سے علماء کا یہی قول ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب آدمی اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت کو پا لے تو تمام نمازیں جماعت میں دوبارہ پڑھ سکتا ہے اور جب اس نے مغرب کی نماز اکیلے پڑھ لی ہو پھر جماعت مل جائے تو کہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ پڑھ لے۔ (اور سلام پھیرنے کے بعد) ایک رکعت (اکیلے) پڑھ کر اسے جفت بنا لے اور ان کے نزدیک اکیلے پڑھی جانے والی نماز فرض ہوگی۔

52..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

جس مسجد میں ایک دفعہ نماز پڑھی جا چکی ہو وہاں پھر جماعت کروانا

220۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هٰذَا .)) فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی (مسجد میں آیا) جب کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کے ساتھ منافع بخش تجارت کون کرے گا؟'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس شخص کے ساتھ نماز پڑھی۔

وضاحت: ..... اس مسئلہ میں ابوامامہ، ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے کئی علماء یہی کہتے ہیں کہ جس مسجد میں باجماعت نماز ہو چکی ہو وہاں لوگ (دوبارہ) جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو اس میں قباحت نہیں ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

کچھ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ وہ اکیلے اکیلے ہی نماز پڑھیں گے۔ سفیان، عبداللہ بن مبارک، مالک اور شافعی رحمہم اللہ بھی نماز اکیلے اکیلے پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔

نیز سلیمان الناجی بصری ہیں اور ان کو سلیمان بن الاسود بھی کہا جاتا ہے۔ اور ابوالمتوکل کا نام علی بن داود ہے۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

فجر اور عشا کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

221۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ....

---

(220) صحیح: مسند احمد: 5/3۔ ابوداود: 574۔

(221) مسلم: 656۔ ابوداود: 555۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ .))

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اس کے لیے نصف رات کا قیام (لکھا جاتا) ہے اور جو شخص عشا اور فجر کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اس کے لیے پوری رات کا قیام (لکھا جاتا) ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، انس، عمارہ بن رویبہ، جندب بن عبداللہ بن سفیان البجلی، ابی بن کعب، ابوموسیٰ، اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی عمرہ کے طریق سے عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور دیگر بہت سی سندوں کے ساتھ مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔

222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ)) قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں آجاتا ہے سو تم اللہ کے ذمہ کو مت توڑو۔''[1]

توضیح: ...... [1] ذمہ کو مت توڑو: یعنی اس آدمی کو تکلیف مت دینا۔ (ع م)

223۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ ....

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

سیدنا بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی خوش خبری سنا دو۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے بحیثیت مرفوع غریب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مسند اور موقوف ہونا صحیح ہے۔ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سند بیان نہیں کی گئی۔

---

(222) مسلم: 657۔ مسند احمد: 312/4۔ ابو یعلیٰ: 1526۔ ابن حبان: 1743

(223) صحیح: ابوداود: 561۔

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
پہلی صف (میں نماز پڑھنے) کی فضیلت

224۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی اور بری (صف) آخری ہے اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری اور بری (صف) پہلی (صف) ہے۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں جابر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، ابوسعید، ابی (بن کعب)، عائشہ، عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔
نیز نبی ﷺ سے یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی صف (والوں) کے تین اور دوسری (صف والوں) کے لیے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کرتے تھے۔

225۔ و قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ .))

نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ یہ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (فضیلت) ہے، پھر انھیں قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو کر لیں۔''

توضیح:......الاستھمام: حصہ نکالنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا۔ (ع م)

وضاحت:......(امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ انصاری نے (اور وہ کہتے ہیں) ہمیں معن نے (اور انھیں) مالک نے سُمَیّ سے بواسطہ ابوصالح از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

226۔ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

اور ہمیں قتیبہ نے مالک سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ
صفیں سیدھی کرنا

227۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(224) مسلم: 440۔ ابو داود: 687۔ ابن ماجہ: 1000۔ نسائی: 820۔
(225) بخاری: 615۔ مسلم: 437۔ ابن ماجہ: 998۔ نسائی: 540۔
(226) یہ روایت بخاری اور مسلم میں بھی ہے۔ (ع م)

اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّى صُفُوفَنَا ، فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ .))

ہماری صفوں کو برابر کرتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ (حجرہ) سے نکلے تو دیکھا کہ ایک آدمی کا سینہ لوگوں سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ضرور اپنی صفوں کو برابر کرو یا اللہ تعالیٰ تمھارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں جابر بن سمرہ، براء، جابر، عبداللہ بن عبداللہ، انس، ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صف کو سیدھا کرنا نماز کی تکمیل سے ہے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ صفیں سیدھی کرنے کے لیے لوگوں کو مقرر کرتے تھے۔ جب تک یہ نہ بتا دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہوگئی ہیں اس وقت تک اللہ اکبر نہیں کہتے تھے۔

سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی اس چیز کا بہت خیال رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے: ''برابر ہو جاؤ۔'' بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو یہ بھی کہا کرتے تھے: ''اے فلاں! تم آگے آؤ اے فلاں تم پیچھے ہٹو۔''

56..... بَابُ مَا جَاءَ لِيَلِيَنِّي مِنكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى

(نبی ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمانا کہ) میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو اہل دانش اور عاقل ہیں

228۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ .))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اہل دانش اور عقل مند لوگ میرے قریب (کھڑے) ہوں پھر (ان کے ساتھ) وہ لوگ جو (دانش مندی میں) ان سے ملتے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے ملتے ہیں اور تم آگے پیچھے ہو کر کھڑے نہ ہوا کرو وگرنہ تمھارے دلوں میں بھی اختلاف آ جائے گا اور بازاروں میں شور اور ہنگامہ آرائی سے بچو۔''

توضیح: ...... اولوالاحلام: اس کا واحد الحلم آتا ہے جس کا معنی ہے بردباری، دانش مندی، ضبط وتحمل

---

(227) صحيح: بخاري: 717۔ مسلم: 436۔ ابوداود: 662۔ ابن ماجه: 994۔ نسائي: 810۔ تحفة الاشراف: 11620.

(228) مسلم: 432۔ ابوداود: 675۔ مسند احمد: 457/1۔ ابن خزيمه: 1572

وغیرہ۔ (ع م)

النهى: نُهْيَةٌ کی جمع ہے۔ عقل۔ (القاموس الوحید: ص 1720)

ھیشات: الهَيْشَةُ کی جمع ہے۔ فتنہ، ہنگامہ، ہلچل۔ (القاموس الوحید: ص 1794)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابی بن کعب، ابومسعود، ابوسعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین وانصار آپ نے پاس کھڑے ہوں تا کہ مسائل یاد رکھ سکیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: خالد الحذاء یہ خالد بن مہران ہیں جن کی کنیت ابوالمنازل تھی اور میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے سنا کہ کہا جاتا ہے خالد الحذاء نے کبھی جوتے نہیں بنائے وہ تو ایک موچی کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو اسی کی طرف نسبت ہوگئی اور ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي
ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

229۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيءِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں: ہم نے اپنے حاکموں میں سے ایک حاکم کے پیچھے نماز پڑھی تو لوگوں نے ہمیں (اس قدر) مجبور کر دیا کہ ہم نے دوستونوں کے درمیان پڑھی۔ پس جب ہم نے نماز پڑھ لی تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم اس کام سے بچتے تھے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اہل علم نے مکروہ سمجھا ہے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ بعض علماء اس میں رخصت بھی دیتے ہیں۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

230۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ ....

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي

ہلال بن یساف رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم الرَّقَّة جگہ پر تھے تو زیاد بن

---

(229) صحیح: ابوداود: 673۔ نسائی: 821۔ ابن خزیمہ: 1568۔ مسند احمد: 131/3

(230) صحیح: ابوداود: 682۔ ابن ماجہ: 1004۔

الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هَذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک بزرگ کے پاس، جن کا نام وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ تھا، جو بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے لے جا کر کھڑے ہو گئے زیاد کہنے لگے: مجھے ان بزرگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی، وہ بزرگ بھی زیاد کی بات سن رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں علی بن شیبان اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وابصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز علماء اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ آدمی صف کے پیچھے اکیلا نماز نہ پڑھے، وہ کہتے ہیں: ”اگر صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے تو نماز دوبارہ پڑھے“ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب صف کے پیچھے اکیلا پڑھتا ہے تو اس کی نماز جائز ہوگی۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا ہے۔اور کوفہ کے لوگوں کا مذہب وابصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث والا ہی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ”جو شخص صف سے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے“ یہ بات کہنے والوں میں حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع بھی شامل ہیں۔حصین کی ہلال بن یساف سے حدیث کو کئی ایک نے ابوالاحوص کی زیادہ بن ابی الجعد از وابصہ بن معبد کی روایت کے مثل بیان کیا ہے۔

حصین کی حدیث میں دلیل ہے کہ ہلال نے وابصہ کو پایا ہے، محدثین کا اس بارے اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں: ”عمرو بن مرہ کی حدیث ہلال بن یساف سے بواسطہ عمرو بن راشد از وابصہ رضی اللہ عنہ صحیح ہے۔“

بعض کہتے ہیں: ”حصین کی حدیث ہلال بن یساف سے بواسطہ زیاد بن ابی الجعد از وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ زیادہ صحیح ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کیوں کہ ہلال بن یساف کی زیاد بن ابی الجعد کے واسطہ سے وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے علاوہ بھی احادیث ثابت ہیں۔

231۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ ....

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ :أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے (اکیلے) نماز پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے: ”میں نے وکیع

(231) صحیح: ابوداود: 682۔ ابن ماجہ: 1004۔ مسند احمد: 227/4

کو یہ بات کرتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھے تو وہ نماز دہرائے۔

59..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ
جس شخص کے ساتھ ایک نماز پڑھنے والا (مقتدی) ہو

232۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میرے سر کو پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر دیا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ جب امام کے ساتھ ایک آدمی ہو تو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہو۔

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ
اگر امام کے ساتھ دو نماز پڑھنے والے ہوں

233۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا .

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا: ''جب ہم تین آدمی ہوں تو (نماز کے لیے) ہم میں سے ایک شخص (بطور امام) آگے کھڑا ہو جائے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔''

اہل علم کا عمل اسی بات پر ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں کھڑا کیا اور انھوں نے اس (طریقہ) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

---

(232) بخاری: 117۔ مسلم: 763۔ ابوداود: 610۔ ابن ماجہ: 973 نسائی: 442۔

(233) ضعیف الاسناد

بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظہ میں کچھ کلام بھی کیا ہے۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ

جب آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد اور عورتیں ہوں

234۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ)) قَالَ أَنَسٌ: ((فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِالْمَاءِ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ خود تیار کیے گئے کھانے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے کھانا کھایا پھر فرمایا: ''کھڑے ہو جا'' ہم تمھیں نماز پڑھاتے ہیں'' انس کہتے ہیں: ''میں اٹھ کر ایک چٹائی کی طرف بڑھا۔ جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ تمھیں میں نے اس پر پانی چھڑ'' رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے، میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور وہ بڑھیا (میری دادی) ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر آپ ﷺ واپس چلے گئے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے دائیں اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جب آدمی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو جائز ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''بچے کی نماز نہیں ہوتی، (اس لحاظ سے) انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے صف میں اکیلے تھے۔'' لیکن (حقیقت میں) یہ معاملہ ایسے نہیں کیوں کہ نبی ﷺ نے ان کو یتیم کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا کیا تھا۔ پس اگر نبی ﷺ نے یتیم کی نماز شمار نہ کی ہوتی تو آپ کو یتیم کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ اپنی دائیں جانب کھڑا کرتے۔ موسیٰ بن انس از انس رضی اللہ عنہ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کے ہم راہ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کو دائیں جانب کھڑا کیا۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے نفل نماز پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے ان (گھر والوں پر) اوفالِ برکت کا ارادہ فرمایا تھا۔

62..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

235۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا

(234) بخاری: 380۔ مسلم: 658۔ ابو داود: 612۔ نسائی: 801۔

أَبُـو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ:..........

سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ))قَالَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: ((أَقْدَمُهُمْ سِنًّا.))

سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب کو سب سے زیادہ پڑھا ہوا شخص لوگوں کی امامت کروائے۔ اگر وہ قرآن پڑھنے میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا، اگر وہ سنت (کو سمجھنے) میں برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو عمر میں سب سے بڑا اور کسی آدمی کو اس کی حکومت (والی جگہ) میں مقتدی نہ بنایا جائے اور اس کے گھر میں اس کی عزت والی مسند پر کسی کو اس کی اجازت کے بغیر نہ بٹھایا جائے۔'' محمود بن غیلان کہتے ہیں: ''ابن نمیر نے اپنی حدیث میں اقدمهم سِنًّا کا لفظ بولا ہے۔''

توضیح:...... تَكْرِمَة: اعزازی مسند یا نشست جو کسی کے لیے مخصوص کی گئی ہو۔ (القاموس الوحید: 1400)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوسعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امامت کا سب سے زیادہ حق دار کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھا ہوا شخص ہے۔ پھر سنت کو زیادہ جاننے والا یہ مزید کہتے ہیں کہ گھر والا (اپنے گھر میں) امامت کا زیادہ حق دار ہے)۔ بعض کہتے ہیں: ''جب گھر کا مالک کسی دوسرے کو اجازت دے دے تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے۔'' بعض نے اسے ناپسند کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''سنت یہی ہے کہ گھر کا مالک نماز پڑھائے۔'' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''کسی کی حکومت میں اس کو مقتدی نہ بنایا جائے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔'' ہاں جب وہ خود اجازت دے دیتا ہے تو ہر کام میں ہی اجازت ہوگئی ہے۔''

63..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

جب کوئی شخص امامت کروائے تو قراءت میں تخفیف کرے

236۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

(235) مسلم: 673۔ ابوداود: 582۔ ابن ماجه: 980۔

(236) بخاری: 703۔ مسلم: 467۔ ابوداود: 794۔ نسائی: 823۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ ، وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کی امامت کروائے تو (قراءت میں) تخفیف کرے۔ بے شک لوگوں میں چھوٹا، بڑا، کمزور اور مریض بھی ہیں اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھ لے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبداللہ، ابو واقد، عثمان بن ابوالعاص، ابومسعود، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء بھی یہی اختیار کہ کمزور، بوڑھے اور بیمار کی مشقت کی وجہ سے امام نماز لمبی نہ کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ اور (ابوالزناد) الاعرج وہ عبدالرحمٰن بن ہرمز المدنی ہے جس کی کنیت ابوداؤد ہے۔

237۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز کو پورا کرنے کے باوجود سب سے ہلکی نماز والے تھے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعوانہ کا نام وضاح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے قتیبہ سے پوچھا: ابوعوانہ کا نام کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ''وضاح میں نے کہا: کس کا بیٹا ہے؟ انھوں نے کہا: ''مجھے علم نہیں۔ یہ بصرہ میں ایک عورت کا غلام تھا۔''

64.... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا
نماز کی تحریم وتحلیل کا بیان

238۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ ، وَلَا صَلَاةَ

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی وضو ہے، اس کی تحریم (ابتدا) اللہ اکبر اور تحلیل (اختتام) سلام ہے اور جو شخص فرض یا کسی اور نماز میں

(237) صحیح: بخاري: 708۔ مسلم: 469۔ ابن ماجه: 985۔ نسائي: 824۔

(238) صحیح: ابن ماجه: 276۔

لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدُ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا .)) — سورت فاتحہ اور ساتھ کوئی اور سورت نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔“

توضیح:...... تحریم وتحلیل کی وضاحت حدیث نمبر 3 کے تحت گزر چکی ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز اس مسئلہ میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں اور اس مسئلہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی سند ابوسعید کی حدیث (کی سند) سے زیادہ صحیح ہے اور ہم نے علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ”کتاب الوضوء“ کے شروع میں لکھا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ نماز کی ابتداء اللہ اکبر سے ہوتی ہے اور آدمی اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی نماز میں داخل ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے سنا، وہ فرما رہے تھے: ”میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ستر نام لے کر بھی نماز شروع کرے اللہ اکبر نہ کہے تو یہ اس کو کفایت نہیں کریں گے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو میں اسے یہی حکم دوں گا کہ وہ وضو کر کے اسی جگہ واپس آجائے اس (کی نماز) کا معاملہ اپنی جگہ پر ہی رہے گا۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ابونضرہ کا نام المنذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ
اللہ اکبر کہتے وقت اپنی انگلیوں کو پھیلانا

239۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ . — سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو اپنی انگلیوں کو پھیلاتے۔“

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز اسے کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے بواسطہ سعید بن سمعان از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو خوب کھینچ کر اٹھاتے تھے۔ یہ حدیث یحییٰ بن یمان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کیوں کہ ابن یمان نے اس حدیث (کو بیان کرنے) میں غلطی کی ہے۔

240۔ قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ....

---

(239) ابوداود: 753۔ نسائی: 883۔ (240) ابوداود: 753۔ نسائی: 883۔ مسند احمد: 434/2۔ ابن خزیمہ: 459

عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا.

سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کھینچ کر اٹھاتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا: ''یہ حدیث یحییٰ بن یمان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث غلط ہے۔''

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى
تکبیر اولیٰ کی فضیلت

241- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن تکبیر اولیٰ سمیت باجماعت نماز پڑھتا ہے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں: ایک آزادی جہنم سے اور دوسری نفاق سے۔''

وضاحت: ...... یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور سلم بن قتیبہ کی طعمہ بن عمرو سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت از سیدنا انس رضی اللہ عنہ مروی حدیث کے علاوہ کوئی راوی اسے مرفوع بیان نہیں کرتا۔ نیز یہ حدیث حبیب بن ابی حبیب البجلی کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ سے ان کا قول مروی ہے۔

241(م)- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ہمیں یہ ہناد نے بیان کیا، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے خالد بن طہمان حبیب بن ابی حبیب کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے اور اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: ......اسماعیل بن عیاش نے یہ حدیث عمارہ بن غزیہ سے بواسطہ انس بن مالک از عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کی ہے۔ اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے۔ (کیوں کہ) عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

محمد بن اسماعیل (بخاری) فرماتے ہیں: ''حبیب بن ابی حبیب کی کنیت ابو الکشوثی ہے۔ انھیں ابو عمیرہ بھی کہا جاتا ہے۔''

---

(241) حسن

67..... بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرتے وقت کی دعا

242- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) ثُمَّ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ .))

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد کہتے: ''اے اللہ! تو پاک ہے اور (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں)۔ تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' پھر کہتے: ''اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت بڑا، پھر کہتے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو (ہر آواز کو) سننے والا (اور ہر چیز کو) جاننے والا ہے: ''مردود شیطان (کے شر) سے، اس کے وسوسے سے، اس کے تکبر سے اور اس کی پھونکوں (جادو) سے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی، عائشہ، عبداللہ بن مسعود، جابر، جبیر بن مطعم اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید کی حدیث اس مسئلہ میں زیادہ مشہور ہے اور اہل علم کے ایک گروہ نے اسی حدیث کو لیا ہے۔ لیکن اکثر اہل علم کہتے ہیں: ''نبی ﷺ سے ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ...... سے غَيْرُكَ)) تک ہی مروی ہے نیز عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت کی گئی ہے۔

تابعین وغیرہ میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں کلام بھی کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید، علی بن علی الرفاعی کے بارے کلام کرتے ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔''

243- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ ....

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو آپ ﷺ پڑھتے ''اللہ! تو پاک ہے اور (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔) تیرا

(242) صحیح: ابوداود: 775- ابن ماجہ: 804-

(243) صحیح: ابوداود: 776- ابن ماجہ: 806-

غَيْرُكَ .))

نام بڑا ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور حارثہ میں حافظے کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔ اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبدالرحمن المدنی ہے۔

68..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونچی آواز سے نہ پڑھنا

244۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَقَالَ لِي: أَيْ بُنَيَّ ، مُحْدَثٌ ، إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ۔ يَعْنِي مِنْهُ۔ قَالَ : قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا ، فَلَا تَقُلْهَا ، إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . ﴾

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے سنا میں نماز میں ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ پڑھ رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: ''اے بیٹے! یہ بدعت ہے۔ تو بدعت سے بچ۔'' وہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو ان سے زیادہ بدعت سے بغض کرنے والا نہیں دیکھا'' اور وہ (عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازیں پڑھیں ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو یہ کلمات (بلند آواز کے ساتھ) کہتے ہوئے نہیں سنا۔ تو تم بھی نہ کہا کرو، جب تم پڑھو تو (بلند آواز سے) ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ سے شروع کرو۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ جن میں ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں اور تابعین میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ یہ حضرات یہی رائے رکھتے ہیں کہ ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ کو بلند نہ پڑھا جائے بلکہ اپنے دل میں پڑھ لے۔

---

(244) ضعیف: ابن ماجہ: 815۔ نسائی: 908۔ تحفۃ الاشراف: 9667۔

69..... بَابُ مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

بسم الله الرحمن الرحيم کو بلند آواز سے پڑھنا

245- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ اپنی نماز (کی قراءت) کو ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ سے شروع کرتے تھے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مضبوط نہیں ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک اچھی خاصی تعداد، جن میں ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور تابعین میں سے بھی کافی علماء کی رائے یہ ہے کہ ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ کو بلند پڑھا جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

اسماعیل بن حماد، ابن ابی سلیمان ہیں اور ابوخالد ''الوالبی'' ہے۔ اس کا نام ہرمز تھا اور کوفہ کا رہنے والا تھا۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَائَةِ بِ ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا

246- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کو ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ سے شروع کرتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے قراءت کو ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ سے شروع کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کوئی سورت پڑھنے سے پہلے فاتحہ پڑھتے تھے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾ نہیں پڑھتے تھے۔

جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ جب قراءت بلند آواز سے کی جائے تو ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ بھی بلند آواز سے پڑھی جائے۔

---

(245) ضعیف الاسناد: السلسلة الضعیفه۔ 13/ 953۔

(246) بخاری: 743۔ مسلم: 399۔ ابوداود: 782۔ ابن ماجه: 813۔ نسائی: 952۔

71..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فاتحہ الکتاب کے بغیر نماز نہیں ہوتی

247۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَنِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو (نماز میں) فاتحہ الکتاب نہیں پڑھتا۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ کے بہت سے اہل علم صحابہ جن میں عمر بن خطاب علی بن ابی طالب، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''فاتحہ الکتاب'' کے بغیر نماز نہیں ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ (نماز) ناقص ہے مکمل نہیں۔ نیز ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اٹھارہ سال ابن عیینہ کے پاس آتا جاتا رہا اور حمیدی عمر میں مجھ سے بڑے تھے۔ اور فرماتے ہیں: ''میں نے ستر حج پیدل چل کر کیے ہیں۔''

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأْمِينِ

آمین (کہنے) کا بیان

248۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: ((آمِينَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا اور آپ نے اپنی آواز کو لمبا کرتے ہوئے ''آمین'' کہا۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں علی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

---

(247) بخاری: 756۔ مسلم: 394۔ ابوداود: 822۔ ابن ماجه: 837۔ نسائی: 910۔

(248) صحیح: ابوداود: 387۔ ابوداود: 932۔ ابن ماجه: 755۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ میں سے بہت سے علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ آدمی آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے نہ کہ پست۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

نیز شعبہ نے یہ حدیث سلمہ بن کہیل سے انھوں نے حجر بن عنبس کے واسطے کے ساتھ علقمہ بن وائل سے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ﴿غیر المغضوب ولا الضالین﴾ پڑھا تو پست آواز سے ''آمین'' کہا۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس مسئلہ میں سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث میں کئی مقامات پر غلطی کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے حجر ابو العنبس سے جب کہ وہ حجر بن العنبس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن تھی اور اس (حدیث) میں یہ بھی اضافہ کیا ہے عن علقمہ بن وائل حالاں کہ اس (سند) میں علقمہ نہیں ہے یہ تو حجر بن العنبس کے واسطے سے وائل بن حجر سے روایت کی گئی ہے۔
(امام ترمذی) کہتے ہیں: اپنی آواز کو پسند کرنے کا مطلب ہے اپنی آواز کو کھینچا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''اس مسئلہ میں شعبہ کی نقل کردہ حدیث سے سفیان کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ فرماتے ہیں: علاء بن صالح الاسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔''

249۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ .

ابو عیسیٰ (الترمذی) کہتے ہیں: ہمیں ابو بکر محمد بن ابان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ بن نمیر نے، انھیں علاء بن صالح الاسدی نے سلمہ بن کہیل سے (وہ کہتے ہیں) انھیں حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے، نبی ﷺ کی ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی حدیث سفیان نے سلمہ بن کہیل سے بیان کی ہے۔

73..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
آمین (کہنے) کی فضیلت

250۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(249) صحیح: ابو داود: 933۔

(250) بخاری: 780۔ مسلم: 410۔ ابو داود: 934، 936۔ ابن ماجہ: 851۔ نسائی: 925، 930۔

أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

74..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دو دفعہ خاموش رہنے کا بیان

251۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةً ، فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ ، فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ ، قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ ، مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ ، قَالَ: إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ ، وَإِذَا قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ .

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا دو مرتبہ خاموش رہنا یاد رکھا ہوا تھا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: ''ہمیں (تو) ایک سکتہ ہی یاد ہے ''ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو (خط) لکھا، سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے (جواباً ہمیں خط) لکھا کہ سمرہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔ (راوی حدیث) سعید فرماتے ہیں: ہم نے قتادہ سے پوچھا: ''یہ دو دفعہ خاموش رہنا کیا ہے؟'' (یعنی ان کا موقع کون سا ہے) انھوں نے فرمایا: ''جب نماز شروع کرتے اور جب ﴿ولا الضالین﴾ پڑھتے'' (راوی) کہتے ہیں: ''آپ کو یہ بات اچھی لگتی تھی کہ جب قراءت سے فارغ ہوں تو جب تک سانس واپس نہ آجائے خاموش رہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علماء کا بھی یہی قول ہے کہ امام کا نماز شروع کرنے اور قراءت سے فارغ ہونے کے بعد (تھوڑی دیر) خاموش رہنا مستحب ہے۔ امام احمد، اسحاق رحمہما اللہ اور ہمارے ساتھیوں کا بھی یہی قول ہے۔

75..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا

252۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

---

(251) ضعیف: ابوداود: 777، 780۔ ابن ماجہ: 844۔ مسند احمد: 7/5۔ ابن خزیمہ: 1578

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

قبیصہ بن ہلب اپنے باپ (ہلب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرواتے تو آپ اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں وائل بن حجر، غطیف بن حارث، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہلب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ تابعین اور تبع تابعین میں سے اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آدمی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔
بعض کی رائے یہ ہے کہ اپنی ناف سے اوپر ہاتھ رکھے اور بعض کی رائے کے مطابق ناف سے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک سبھی درست ہے۔

ہلب کا نام یزید بن قنافہ الطائی رضی اللہ عنہ ہے۔

76..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع اور سجدے جاتے وقت اللہ اکبر کہنا

253۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) ہر جھکنے، اٹھنے، کھڑے ہونے اور بیٹھنے (کے موقع) پر اللہ اکبر کہتے تھے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی (ایسا ہی کرتے تھے)۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس، ابن عمر، ابو مالک اشعری، ابو موسیٰ، عمران حصین، وائل بن حجر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ کا، جن میں ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، اور تابعین کا بھی اسی پر عمل ہے اور عام فقہاء اور علماء کا بھی اسی پر (فتویٰ) ہے۔

254۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

(252) حسن صحیح: ابن ماجہ: 809۔ طیالسی: 1087۔ مسند احمد: 226/5۔ ابوداؤد: 1041

(253) صحیح: نسائی: 1083۔ مسند احمد: 386/1۔ دارمی: 1252۔ بیہقی: 177/2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رکوع اور سجدہ کے لیے) جھک رہے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آدمی جب رکوع اور سجدوں کے لیے جھک رہا ہو تو اللہ اکبر کہے۔

78...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ
رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

255۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ : وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

سالم رحمہ اللہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو ایسے ہی کرتے تھے) ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

توضیح: ......يُحَاذِيَ: ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے نہ زیادہ اونچا نہ نیچے۔ (ع م)

256۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي .

ابوعیسیٰ (الترمذی) فرماتے ہیں: ہمیں فضل بن صباح البغدادی نے (وہ کہتے ہیں): ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے اس سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمر، علی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، انس، ابو ہریرہ، ابوحمید، ابو اُسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعری، جابر اور عمیر اللیثی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم: جن میں عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ، ابو ہریرہ، انس، ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں، اور تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز مالک، معمر، اوزاعی، ابن

---

(254) بخاری: 785۔ مسلم: 392۔ ابوداود: 836۔ ابن ماجہ: 860۔ نسائی: 1023۔

(255) بخاری: 735۔ مسلم: 390۔ ابوداود: 721۔ ابن ماجہ: 858۔ نسائی: 876۔

(256) صحیح: تحقیق کے لیے سابق حدیث دیکھیں۔ (ع م)

عیینہ، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کی حدیث ثابت ہوگئی۔'' انھوں نے زہری کی سالم کے واسطے سے ان کے باپ کی حدیث بیان کی اور (فرمایا:) ''ابن مسعود کی حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف پہلی دفعہ ہی رفع الیدین کرتے تھے۔''

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ بات احمد بن عبدہ الآملی نے انھیں وہب بن زمعہ نے سفیان بن عبدالملک کے طریق سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (کی طرف) سے بیان کی ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے بتایا کہ امام مالک بن انس نماز میں رفع الیدین کو صحیح مانتے تھے۔ اور یحییٰ فرماتے ہیں: ہمیں عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے کہ معمر بھی نماز میں رفع الیدین کو درست خیال کرتے تھے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سفیان بن عیینہ، عمر بن ہارون اور نضر بن شمیل رحمہم اللہ بھی جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔

79..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

اس بات کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف پہلی مرتبہ (ہاتھ) اٹھاتے تھے

257۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ...... عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ.

علقمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں؟ (پھر) انھوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کئی علماء کا یہی قول ہے۔ نیز سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

---

(257) صحیح: ابوداود: 748۔ نسائی: 1026۔ (فاضل محقق کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس حدیث کو ابوداود، شافعی، احمد، ابوحاتم اور دارقطنی M وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، اسی طرح عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا بھی پچھلی حدیث میں قول گزر چکا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا اس حدیث کو صحیح قرار دینا غلطی ہے۔ (ع م)

80..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

258۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ ....

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ.

ابوعبدالرحمن السلمی کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا: ''بے شک گھٹنوں کو (پکڑنا) تمھارے لیے مسنون کیا گیا ہے سوتم (رکوع میں) گھٹنے پکڑا کرو۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سعد، انس، ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے سوائے اس عمل کے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض ساتھیوں سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے۔ لیکن اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہوگئی ہے۔

توضیح:...... تطبیق: سے مراد ہے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھے رکھنا، لیکن یہ عمل منسوخ ہو چکا تھا۔ (ع م)

259۔ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ بِهَذَا.

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایسے کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس (تطبیق) سے منع کر دیا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں کے اوپر رکھیں (امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے بیان کیا کہ ہمیں ابوعوانہ نے ابو یعفور سے بواسطہ مصعب بن سعد ان کے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ......ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمن بن سعد بن المنذر، ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن ربیعہ، ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم الاسدی، ابوعبدالرحمن السلمی کا نام عبداللہ بن حبیب، ابو یعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس اور ابو یعفور العبدی کا نام واقد یا وقدان ہے۔ یہ (ابو یعفور العبدی) وہ ہے جو عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتا ہے اور دونوں (ابو یعفور نامی راوی) کوفہ سے ہیں۔

---

(258) صحیح الاسناد: نسائی: 1034۔ ابن ابی شیبہ: 245/2

(259) بخاری: 790۔ مسلم: 535۔ ابوداود: 867۔ ابن ماجہ: 873۔ نسائی: 1032۔

81..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ
رکوع میں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا

260۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ....

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا ، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ .

عباس بن سہل بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوحمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم (ایک جگہ) اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا ابو حمید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ایسے رکھا گویا آپ نے ان دونوں کو پکڑا ہوا ہو اور دونوں ہاتھوں (بازوؤں) کو تان کر رکھا اور انھیں اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔

توضیح:...... وَتَّرَ: کھینچ کر، تان کر رکھنا اسی لیے کمان کی تانت کو وتر کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوحمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے کہ آدمی رکوع اور سجدوں میں اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھے۔

82..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع اور سجدوں میں تسبیح کرنے کا بیان

261۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ . وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے اور اپنے رکوع میں (یہ کلمات) ''میرا رب عظیم (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' تین دفعہ کہے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ (تعداد) کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں (یہ کلمات)

(260) صحیح: ابوداود: 734۔ ابن ماجه: 863۔ دارمی: 1313۔ ابن خزیمه: 586

(261) ضعیف: ابوداود: 886۔ ابن ماجه: 890۔

سُجُودُهُ ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ .))

''میرا بلند پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' تین مرتبہ کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ (تعداد) کم از کم ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے (کہتے ہیں کہ) آدمی رکوع اور سجدے میں تین سے کم تسبیحات نہ کہے یہی مستحب عمل ہے۔ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: ''امام کے لیے مستحب ہے کہ وہ پانچ تسبیحات کہے تاکہ پچھلے (مقتدی) تین تسبیحات (کہنے کے وقت) کو پالیں اور اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔''

262۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) وَفِي سُجُودِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ ، وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدوں میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور (جب) آپ کی رحمت کی آیت پر آتے تو ٹھہرتے اور (اللہ سے رحمت کا) سوال کرتے اور (جب) عذاب کی آیت پر آتے تو ٹھہرتے اور (عذاب سے) پناہ مانگتے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

263۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ .

(ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

وضاحت: ......سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ انھوں نے رات کو نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔

---

(262) مسلم: 772۔ ابوداود: 871۔ ابن ماجہ: 888۔ نسائی: 1008۔

(263) صحیح: المشکاۃ: 881۔ تحفۃ الاشراف: 3351 .

83...... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدوں میں (قرآن) پڑھنا منع ہے

264۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، ح: وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ .

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ریشم ملے ہوئے اور رنگے کپڑوں کو پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے، اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔

توضیح:...... القسی: روئی کے کپڑے کے ساتھ ریشم ملا ہوا ہو تو ان کو القسی کہتے ہیں، مصر کی ایک بستی قس میں یہ کپڑا تیار ہوتا تھا اور اس پر ترنج کی شکلیں بنی ہوتی تھیں۔ (ع م)

المُعَصفَر: عَصْفر زرد رنگ کی ایک بوٹی ہوتی ہے جس کے ساتھ کپڑوں کی رنگائی کی جاتی تھی اور ایسے کپڑے کو معصفر کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں قراءت منع ہے۔

84...... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

جو شخص رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا

265۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ فِيهَا الرَّجُلُ -يَعْنِي صُلْبَهُ- فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.))

سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نماز کام نہیں آتی جس کے رکوع اور سجدوں میں آدمی اپنی پیٹھ (پشت) کو سیدھا نہیں کرتا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی بن شیبان، انس، ابوہریرہ اور رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا بھی اسی پر عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ کو سیدھا (برابر میں) رکھے۔

(264) مسلم: 480۔ ابوداود: 4044۔ نسائی: 1040، 1044۔

(265) صحیح: ابوداود: 855۔ ابن ماجہ: 870۔ نسائی: 1027۔

امام شافعی، احمد اور اسحاق ﷭ کہتے ہیں: جو شخص رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں رکھتا تو نبی ﷺ کی اس حدیث کہ جو آدمی رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا اس کی نماز کچھ کام نہیں دیتی، کی وجہ سے فاسد ہوگی اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ اور ابو مسعود الانصاری البدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

85..... بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہے؟

266۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.))

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے ''اللہ نے سن لی اس (بندے) کی بات جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے آسمانوں کے بھراؤ کے برابر، زمین کے بھراؤ کے برابر، ان دونوں کے درمیانی ہر جگہ کے بھراؤ کے برابر اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابن ابی اوفی، ابو جحیفہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرض اور نفل نماز میں یہی کہے۔

بعض اہل کوفہ کہتے ہیں: ''یہ (دعا) نفل نماز میں پڑھے۔ فرض نماز میں نہ پڑھے۔'' امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (راوی حدیث عبدالعزیز کو) الماجشونی اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ ماجشون کی اولاد میں سے ہیں۔

267۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه (اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعرف کی) کہے تم رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْد (اے ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے) کہو۔ جس

(266) مسلم: 771۔ ابوداود: 760۔ ابن ماجہ: 1054۔ نسائی: 897۔

(267) بخاری: 796۔ مسلم: 409۔ ابوداود: 848۔ ابن ماجہ: 875۔ نسائی: 1063۔

ذَنْبِهِ .))

کی بات فرشتوں کی بات کے موافق آ گئی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ امام ”سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد“ کہے اور امام کے پیچھے والا (مقتدی) ”ربنا ولك الحمد“ کہے اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ علامہ ابن سیرین رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں: امام کے پیچھے والا آدمی بھی امام کی طرح ”سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد“ ہی کہے امام شافعی اور اسحق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

87..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے جاتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھنا

268۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب (سجدے سے) اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین سے) اٹھاتے تھے۔

وضاحت: ......(امام ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: حسن بن علی نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ یزید بن ہارون کہتے ہیں: ”شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم شریک کے علاوہ کسی راوی کو نہیں جانتے جس نے ایسی روایت بیان کی ہو۔ نیز اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب (سجدے سے) اٹھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے اور ہمام نے یہ روایت عاصم سے مرسل بیان کی ہے اس نے (سند میں) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

269۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَعْمِدُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

(268) ضعیف: ابو داود: 838۔ ابن ماجہ: 882۔ نسائی: 1089۔

(269) صحیح: مسند احمد: 381/2 ابو داود: 840۔ نسائی: 1090۔ دارمی: 1327

أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرْكَ الْجَمَلِ .)) میں کوئی آدمی جان بوجھ کر اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے۔"

توضیح: ...... یہاں پر سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں کو پہلے رکھنے کی ترغیب ہے کہ اونٹ کی طرح گھٹنے پہلے نہ رکھے جائیں اس لیے کہ جانوروں کے گھٹنے پچھلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور ہمیں ابوالزناد سے صرف اسی سند کے ساتھ ملتی ہے۔

نیز یہ حدیث عبداللہ بن سعید المقبری سے بھی ان کے والد کے واسطے کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے (لیکن) عبداللہ بن سعید المقبری کو یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

89..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

270۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ .

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے (تو) اپنی ناک اور پیشانی زمین پر جماتے اور اپنے ہاتھوں (بازوؤں) کو پہلوؤں سے دور رکھتے اور اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، وائل بن حجر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے، اگر (صرف) اپنی پیشانی پر سجدہ کرتا ہے ناک پر نہیں تو (اس بارے میں) اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ نماز پوری ہو جائے گی اور دوسرے کہتے ہیں کہ اس کو اتنا ہی کافی نہیں ہوگا جب تک پیشانی اور ناک پر سجدہ نہ کرے۔

90..... بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

سجدہ میں چہرہ کہاں رکھے؟

271۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ....

(270) صحیح: ابوداود: 734۔ ابن ماجہ: 862۔

(271) صحیح: صحیح ابوداود: 714۔

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ كَفَّيْهِ.

ابواسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے چہرہ مبارک کو کہاں رکھتے تھے انھوں نے فرمایا: ’’اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان۔‘‘

وضاحت: ......اس مسئلہ میں وائل بن حجر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور بعض علماء نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ اس کے ہاتھ کانوں کے قریب ہوں۔

91..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

سات اعضاء پر سجدہ کرنا

272۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ....

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.))

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء اس کا چہرہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں بھی سجدہ کرتے ہیں۔‘‘

توضیح: ......آرابٍ: اِرْبٌ کی جمع ہے معنی ہے اعضاء۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

273۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (دورانِ نماز) اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(272) مسلم: 491۔ ابوداود: 891۔ ابن ماجہ: 885۔ نسائی: 1094۔

(273) بخاری: 809۔ مسلم: 490۔ ابوداود: 889۔ ابن ماجہ: 383۔ نسائی: 1093۔

92..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدوں میں تمام اعضاء کو ایک دوسرے سے الگ رکھنا

274۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَقْرَمِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ: فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ أَيْ بَيَاضِهِ .

عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ (اقرم الخزاعی) کے ساتھ نمرہ میں ہموار اور کھلی جگہ پر تھا کہ ایک قافلہ گزرا (اچانک دیکھا) تو رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا (یعنی چمک دیکھتا)

توضیح:...... القاع: وہ ہموار جگہ جہاں بارش کا جمع ہوسکتا ہو اور نباتات اگ سکتی ہوں۔ اس کی جمع قیعة اور قیعانٌ آتی ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، ابن بحینہ، جابر، احمر بن جزء، میمونہ، ابوحمید، ابو اسید، ابو مسعود، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، براء بن عازب، عدی بن عمیرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے اور ہمیں صرف داود بن قیس کے واسطے سے ہی ملی ہے اور عبداللہ بن اقرم کی نبی ﷺ سے صرف یہی ایک حدیث ہمیں معلوم ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے اور احمر بن جزء نبی ﷺ کے صحابی ہیں ان کی صرف ایک ہی حدیث ہے۔ عبداللہ بن ارقم الزہری، ابوبکر صدیق کے کاتب تھے ان کی نبی ﷺ سے صرف یہی ایک حدیث ہے۔

93..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں برابر رہنا

275۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ....

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو برابر (اور درست) رہے اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔“

توضیح:...... الاعتدال: سیدھا اور برابر ہونا، درست اور یکساں ہونا۔ (القاموس الوحید: ص 1055)

---

(274) صحیح: ابن ماجہ: 881۔ نسائی: 1108۔

(275) صحیح ابن ماجہ: 891۔ عبدالرزاق: 293۔ ابن ابی شیبہ: 285/1۔ مسند احمد: 305/3

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبدالرحمن بن شبل، انس، براء ابوحمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے سجدوں میں برابر ہونے کو پسند اور درندے کی طرح بازو بچھانے کو ناپسند کرتے ہیں۔

276۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطَ الْكَلْبِ .))

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدوں میں برابر رہو، اور تم میں کوئی شخص نماز میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

94..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں ہاتھوں کو زمین پر رکھنا اور دونوں قدم کھڑے رکھنا

277۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ .

عامر بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (سجدے میں) دونوں ہاتھوں کو (زمین پر) رکھنے اور دونوں قدم کھڑے کرنے کا حکم دیا۔

278۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَالَ مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ .

عامر بن سعید رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (سجدے میں) ہاتھ (زمین پر) رکھنے کا حکم دیا۔ پھر آگے ویسی ہی روایت بیان کی اور اس میں اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر راویوں نے محمد بن عجلان سے

(276) بخاری: 532۔ مسلم: 493۔ ابوداود: 897۔ ابن ماجہ: 892۔ نسائی: 1028۔

(277) حسن: بیهقی: 107/2

(278) حسن بِمَا قَبْلَهُ: صفة الصلاة: 126۔ تحفة الاشراف: 3887۔

بواسطہ محمد بن ابراہیم از عامر بن سعد روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھنے اور اور قدم کھڑے کرنے کا حکم دیا۔ یہ روایت مرسل ہے اور یہ حدیث وہیب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز اسی پر اہل علم نے اجماع کرتے ہوئے اس کو اختیار کیا ہے۔

95..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
سجدے اور رکوع سے سر اٹھا کر اپنی کمر کو سیدھا کرنا

279۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی تھی کہ جب رکوع کرتے، رکوع سے سر اٹھاتے، سجدہ کرتے، جب سجدے سے سر اٹھاتے (تو ان کا دورانیہ) قریب قریب اور برابر ہوتا۔

280۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ.

(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں شعبہ بن حکم نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

96..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع اور سجود میں امام سے پہل کرنا منع ہے

281۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ

عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ہمیں براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (وہ کاذب راوی نہیں ہیں) کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے (تو) ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا، یہاں تک

---

(279) بخاری: 792۔ مسلم: 471۔ ابوداود: 852۔ نسائی: 1065۔

(280) صحیح: تخریج کے لیے اس سے پچھلی حدیث دیکھیں۔

(281) بخاری: 690۔ مسلم: 474۔ ابوداود: 620، 622۔ نسائی: 829۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَسْجُدَ.

کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے پھر ہم بھی سجدہ کرتے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں انس، معاویہ، صاحب جیوش ابن مسعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے مقتدی امام کے ہر کام میں اس کی پیچھے چلیں گے وہ اس کے بعد رکوع کریں گے اور بعد میں ہی (رکوع سے سر) اٹھائیں گے اور ہمارے علم میں اس بارے ان کا کوئی اختلاف نہیں۔

97..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا منع ہے

282۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے علی! میں تمھارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم دو سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کرو۔“

توضیح: ...... اقعاء: پاؤں کھڑے کر کے انگلیوں پر وزن ڈال کر ایڑھیوں کے اوپر بیٹھ جانے کو اقعاء کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث علی رضی اللہ عنہ سے بواسطہ ابواسحاق از حارث کے ذریعہ ہی ملی ہے۔ اور بعض علماء نے حارث الاعور کو ضعیف کہا ہے۔

نیز اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے علماء اقعاء کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس مسئلہ میں عائشہ، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

98..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

اقعاء کی رخصت

283۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ....

أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: هِيَ السُّنَّةُ

طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں کے اوپر بیٹھنے کے بارے پوچھا (تو) انھوں نے

(282) ضعیف: ابن ماجہ: 894۔

(283) مسلم: 536۔ ابوداود: 845۔

فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

فرمایا: ''یہ سنت ہے'' ہم نے کہا: ''ہم تو اسے (نماز پڑھنے والے) آدمی کے لیے زیادتی تصور کرتے ہیں۔'' انھوں نے فرمایا: ''بلکہ یہ تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے کچھ اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم اسی حدیث کے مطابق مذہب رکھتے ہوئے اقعاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اہل مکہ میں سے بھی کچھ فقہاء وعلماء کا یہی قول ہے (لیکن) زیادہ تر اہل علم دو سجدوں کے درمیان اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

99..... بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان (جلسے) کی دعا

284۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي .))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان (یہ کلمات) کہتے تھے۔ ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کو پورا کر۔ مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی عطا کر۔''

285۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ .

(ابوعیسیٰ ترمذی) فرماتے ہیں: ہمیں حسن بن علی الخلال الحلوانی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یزید بن ہارون نے زید بن حباب کے واسطے کے ساتھ کامل ابوالعلاء سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسی طرح کی روایت علی رضی اللہ عنہ سے بھی کی گئی ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اس (دعا) کو فرض اور نفل (نماز) میں پڑھنا جائز سمجھتے ہیں، اور بعض راویوں نے اس حدیث کو کامل ابوالعلاء سے مرسل روایت کیا ہے۔

100..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں سہارا لینا

286۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

---

(284) صحیح: ابو داود: 850۔ ابن ماجہ: 894۔ حاکم: 261/1۔ بیہقی: 122/2

(285) تخریج کے لیے دیکھیے پچھلی حدیث۔ (ع م)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اشْتَكَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا ، فَقَالَ: ((اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کسی صحابی نے نبی ﷺ کو (کہنیاں، گھٹنوں اور پہلوؤں سے) جدا رکھنے کی وجہ سے (اٹھائی جانے والی) مشقت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم گھٹنوں ❶ سے تعاون لے لیا کرو۔''

توضیح:...... ❶ گھٹنوں سے تعاون: یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لیا کرو۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی ﷺ کی یہ حدیث ہمیں صرف لیث کی سند سے بواسطہ ابن عجلان ہی ملتی ہے۔ نیز سفیان بن عیینہ اور دیگر راویوں نے سمی کے واسطہ کے ساتھ نعمان بن ابی عیاش کے ذریعے نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے گویا ان (راویوں) کی روایت لیث کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

101..... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

287- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي ، فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا .

سیدنا مالک بن حویرث اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو برابر ہو کر بیٹھے ❶ بغیر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

توضیح:...... ❶ بیٹھے بغیر: اس سے مراد جلسہ استراحت ہے جو کہ مسنون عمل ہے اور نماز میں ضروری ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر بعض علماء کا عمل ہے۔ نیز اسحاق رحمہ اللہ اور بعض ہمارے ساتھی بھی یہی کہتے ہیں۔ مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوسلیمان تھی۔

288- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں (سجدوں سے فارغ ہو کر) اپنے پاؤں کے اگلے حصوں پر (وزن ڈال کر) کھڑے ہوتے تھے۔

---

(286) ضعیف: ابوداود: 902- مسند احمد: 339/2- ابن حبان: 1918

(287) بخاری: 823- ابوداود: 844- نسائی: 1152-

(288) ضعیف: الارواء الغلیل: 362- الکامل لابن عدی: 879/3

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے اہل علم یہی پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پاؤں کے اگلے حصوں پر وزن ڈال کر اٹھے۔

خالد بن الیاس محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے اس کو خالد بن ایاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح توءمہ کے مولیٰ تھے۔ یہ صالح ابوصالح کے بیٹے ہیں۔ ابوصالح کا نام نبہان ہے جو کہ مدنی ہیں۔

103..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

289۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو (یہ کلمات) کہیں: ''(میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، جابر، ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ان سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے اور نبی ﷺ سے تشہد کے بارے بیان کی جانے والی صحیح ترین روایت (یہی) ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اسی (حدیث) پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن موسیٰ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مبارک نے ہمیں معمر کے واسطے سے خصیف کی طرف سے بات بیان کی، (وہ کہتے ہیں) میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ تشہد (کے کلمات) میں اختلاف کرتے ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عبداللہ بن مسعود کے (بیان کردہ) تشہد کو لے لو۔''

---

(289) بخاری: 831۔ مسلم: 402۔ ابوداود: 968۔ ابن ماجہ: 899۔ نسائی: 1162، 1164۔

290۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد بھی ایسے ہی سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ کہتے: ''(میری تمام) بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نیز عبدالرحمن بن حمید الرواسی نے بھی لیث بن سعد کی حدیث کی طرح یہ حدیث روایت کی ہے اور ایمن بن نابل المکی نے یہ حدیث ابوزبیر کے ذریعے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو کہ غیر محفوظ ہے۔ جب کہ امام شافعی کا تشہد کے بارے میں مذہب عبداللہ بن عباس کی حدیث کے مطابق ہے۔

105..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ
تشہد کو مخفی (پست) آواز سے پڑھنا

291۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تشہد کو مخفی (ایسی آواز جو کسی دوسرے کو سنائی نہ دے) آواز سے پڑھنا سنت ہے۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

106..... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

292۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ..........

---

(290) مسلم: 403۔ ابوداود: 974۔ ابن ماجہ: 900۔ نسائی: 1174۔

(291) صحیح: ابوداود: 986۔ (292) صحیح: ابوداود: 975۔ ابن ماجہ: 912۔ نسائی: 1159۔

عَنِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا جَلَسَ۔ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ۔ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى۔ يَعْنِي عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى۔ وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں مدینہ آیا اور (اپنے دل میں) کہا کہ میں نبی ﷺ کی نماز (کا طریقہ) ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھے (تو) آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

293۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ......

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ۔ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ۔ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى، عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى، عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ.

عباس بن سہل الساعدی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید (الساعدی) نے فرمایا: ''میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ (انگلیاں) قبلہ کی طرف کیا اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی سبابہ (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم بھی یہی کہتے ہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ آخری تشہد میں اپنے کولھے پر بیٹھے اور انھوں نے ابوحمید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لی ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے تشہد میں اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھنے اور دایاں پاؤں کھڑا کرے۔

108..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں اشارہ کرنا

294۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

(293) بخاری: 828۔ ابوداود: 734۔

(294) مسلم: 580۔ ابوداود: 987۔ ابن ماجہ: 913۔ نسائی: 1160۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أُصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنَى يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز (کے تشہد) میں بیٹھتے (تو) اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ کر دائیں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو کھڑا کر کے اس کے ساتھ دعا کرتے اور آپ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے کو پکڑے ہوئے ہوتا تھا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن زبیر، نمیر الخزاعی، ابو ہریرہ، ابو حمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی سند کے ساتھ ملی ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے کچھ علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے ہوئے تشہد میں اشارہ کرنے کو پسند کرتے ہیں اور ہمارے ساتھیوں کا بھی یہی قول ہے۔

109..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنے کا بیان

295۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.))

سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دائیں اور بائیں سلام پھیرتے (وقت) کہتے: "تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو، تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو۔"

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء، ابو سعید، عمار، وائل بن حجر، عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین کا اسی پر عمل رہا ہے جب کہ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز

(295) صحیح: ابو داود: 996۔ ابن ماجہ: 914۔ نسائی: 1319۔ مسند احمد: 390/1۔ ابو یعلی: 5102

فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا .

میں ایک ہی سلام پھیرتے تھے۔ (وہ بھی) اپنے چہرے کے سامنے (اور) تھوڑا سا دائیں جانب جھکتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے علم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں ہے۔

محمد بن اسماعیل (بخاری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل شام زہیر بن محمد سے منکر روایات نقل کرتے ہیں، لیکن (زہیر بن محمد) سے اہل عراق کی روایت درست اور صحیح ہے۔''

محمد فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ''شاید زہیر بن محمد جوان کے پاس (شام) آئے تھے، یہ وہ نہیں ہیں جن سے عراق میں روایت کی جاتی ہے۔ وہ تو اور آدمی ہیا نھوں نے اس کا نام بدل دیا ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء نے اس کو اپناتے ہوئے نماز میں ایک سلام کا کہا ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحیح روایات دو سلام کی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام (کے جواز) کی طرف گئی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''چاہے تو ایک سلام پھیر لے اور اگر چاہے تو دو پھیر لے۔''

111..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

سلام کو لمبا نہ کرنا سنت ہے

297۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلام کو حذف کرنا (یعنی کھینچ کر لمبا نہ کرنا) سنت ہے۔

وضاحت:...... علی بن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اس کا مطلب ہے کہ سلام کو کھینچ کر لمبا نہ کیا جائے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسے (ہی) مستحب قرار دیتے ہیں۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ اکبر اور سلام جزم (وقف) کے ساتھ ہے (ان کو کھینچا نہ جائے) اور ہقل کے بارے کہا ہے کہ یہ اوزاعی کا کاتب تھا۔

---

(296) صحیح : ابن ماجہ: 919۔ (محقق نے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے لیکن اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں) واللہ تعالی اعلم (ع م)

(297) ضعیف: ابوداود: 1004۔ مسند احمد: 532/2۔ ابن خزیمہ: 734

112..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے

298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپ اتنی ہی دیر بیٹھتے تھے کہ یہ کہتے: ''یا الٰہی تو صاحب سلامتی ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے (اے) ذوالجلال والاکرام! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔''

299۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ....

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .))

عاصم الاحول نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے، (لیکن) انھوں نے ''تبارکت یا ذاالجلال والاکرام'' کہا ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز خالد الحذا نے بھی سیدہ عائشہ سے بواسطہ عبداللہ بن حارث، عاصم (الاحول) کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

نیز یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ نبی ﷺ سلام (پھیرنے) کے بعد (یہ کلمات) کہتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ (یہ کلمات) کہتے تھے: ''تو اے پروردگار عزت والا رب پاک ہے۔ اور پیغمبروں پر سلامتی ہو اور ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جہانوں کا پروردگار ہے۔''

300۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ: ....

حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ: ((جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ ہیں

---

(298) مسلم: 592۔ ابوداود: 1512۔ ابن ماجہ: 924۔ نسائی: 1338۔

(299) صحیح۔

(300) مسلم 591۔ ابوداود: 1513۔ ابن ماجہ: 928۔

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .))

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز ختم کرتے تو تین مرتبہ استغفر اللہ کہتے پھر (یہ) پڑھتے: ''یا الٰہی! تو صاحب سلامتی ہے اور تیری طرف ہی سے سلامتی ہے۔ اے ذوالجلال والاکرام! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔''

وضاحت: ...... یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

113..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھر کر مقتدیوں کی طرف منہ کرنا

301۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ.

قبیصہ بن ہلب اپنے باپ (ہلب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرواتے تو (جب) آپ (نماز ختم کر کے مقتدیوں کی طرف) منہ پھیرتے تو دونوں طرف ہی (منہ کر لیتے تھے کبھی) اپنی دائیں طرف اور (کبھی) بائیں طرف۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہلب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ (امام) جس طرف چاہے منہ کر لے۔ چاہے تو دائیں جانب اور اگر چاہے تو بائیں جانب کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں ہی عمل ثابت ہیں۔ جب کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ''اگر اسے دائیں طرف کوئی ضرورت ہے تو دائیں جانب اور اگر بائیں طرف کوئی کام ہے تو بائیں جانب پھیر لے۔''

114..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

نماز کا (مکمل) طریقہ

302۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهِ ....

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا۔ قَالَ

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،

---

(301) حسن صحیح: ابوداود: 1041۔ ابن ماجہ: 929۔ مسند احمد: 226/5۔ بیہقی: 29/2۔

(302) صحیح: ابوداود: 851، 875۔ ابن ماجہ: 460۔ نسائی: 1053۔

رِفَاعَةُ: وَنَحْنُ مَعَهُ۔ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ ، فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ ، فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ((فَيَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مَنْ أَخَفَّ صَلَاتَهُ لَمْ يُصَلِّ ، فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذٰلِكَ: فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ ، فَقَالَ: ((أَجَلْ ، إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ أَيْضًا ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ، ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ، ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ قُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ ، وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ)) قَالَ: وَكَانَ هٰذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَوَّلِ أَنَّهُ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا .

ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آدمی آپ کے پاس آیا (اور) نماز پڑھی، نماز کو بہت خفیف کر کے پڑھا، پھر اس نے نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ کو سلام کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "وَعَلَيْكَ (تجھ پر بھی سلامتی ہو) لوٹ جاؤ نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" وہ گیا اور نماز پڑھی، پھر آ کر آپ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ (تجھ پر بھی سلامتی ہو) تو لوٹ جا (دوبارہ) نماز پڑھ، بے شک تو نے نماز نہیں پڑھی۔" اس نے یہ کام دو یا تین مرتبہ کیا، ہر بار نبی ﷺ کے پاس آتا اور نبی ﷺ کو آ کر سلام کہتا تو نبی ﷺ (یہی) فرماتے: وَعَلَيْكَ، لوٹ جا نماز پڑھ تو نے نماز (صحیح) نہیں پڑھی لوگ خوفزدہ ہو گئے اور انھیں یہ بات گراں محسوس ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص ہلکی نماز پڑھے اس کی نماز ایسے ہو گویا اس نے پڑھی ہی نہیں تو آخری مرتبہ اس آدمی نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) پس آپ مجھے دکھلایئے اور سکھایئے، میں ایک (عام) آدمی ہوں درست بھی کرتا ہوں اور غلطی بھی۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں (کیوں نہیں) جب تم نماز کا ارادہ کرو تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے وضو کرو پھر (کلمہ) شہادت پڑھو، پھر ایسے ہی اقامت کہہ (کے نماز شروع کر) پس اگر تیرے پاس کچھ قرآن (کا حصہ) ہے تو اسے پڑھ، اگر نہیں تو الحمد للہ، اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ ہی (پڑھ لو) پھر رکوع کرو اور رکوع کی حالت میں اطمینان کرو پھر برابر ہو کر کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر (اور) سجدے میں برابر رہ، پھر بیٹھ اور بیٹھ کر اطمینان کر، پھر تم (اگلی رکعت کے لیے) کھڑے ہو جاؤ جب تم اس طرح کرو گے تو تمھاری نماز پوری ہو گی اگر تو ان (ارکان) میں سے کچھ کمی کرے گا تو نماز میں کمی کرے گا۔" راوی حدیث رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "یہ چیز ان (صحابہ رضی اللہ عنہم)

پر پہلی بات سے زیادہ آسان تھی کہ جس نے ان (ارکان) سے کوئی کمی کی اس کی نماز سے کمی (تصور) ہوگی (لیکن) ساری نماز ضائع نہیں ہوگی۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز یہ حدیث رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

303۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى، كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، (پھر) ایک اور آدمی مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی، پھر آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا (اور) فرمایا: ”لوٹ جا نماز پڑھ۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی لوٹ گیا، جیسے (پہلے) نماز پڑھی تھی (ویسے ہی) نماز پڑھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا آپ کو سلام کہا، آپ نے اس کو سلام کا جواب دیا۔ فرمایا: ”واپس جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی“ یہاں تک کہ اس نے یہ کام تین مرتبہ کیا، پھر اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ”اس ذات کی قسم جس نے آپ کو (دین) حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس سے اچھی (نماز) نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے سکھا دیجیے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر جو تمھارے پاس قرآن (کی آیات) ہیں وہ پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک (حالت) رکوع میں اطمینان کر لو پھر (رکوع سے) اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ“ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ (حالت) سجدہ میں اطمینان کر لو پھر (سجدہ سے) اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔“

---

(303) بخاری: 757۔ مسلم: 397۔ ابو داود: 856۔ ابن ماجہ: 106۔ نسائی: 884۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن نمیر نے اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے بواسطہ سعید المقبری از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اپنے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ جب کہ یحییٰ بن سعید کی عبیداللہ بن عمر سے (بیان کردہ) روایت زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہے (لیکن) روایت اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

ابو سعید المقبری کا نام کیسان ہے اور سعید المقبری کی کنیت ابو سعید ہے۔ کیسان ان میں سے کسی کے مکاتب غلام تھے۔

304۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالُوا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا، قَالَ: بَلَى، قَالُوا: فَاعْرِضْ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ

سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے دس صحابہ رضی اللہ عنہم میں بیٹھ کر، جن میں ابو قتادہ ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہا کہ میں تم (سب) سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نماز جانتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''نہ تو تم آپ ﷺ کے پاس زیادہ آتے رہے ہو اور نہ ہم سے زیادہ آپ کی صحبت میں رہے ہو، انھوں نے جواب دیا: ''ہاں'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے کہا: پھر (آپ ﷺ کی نماز) بیان کریں۔'' ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے سیدھے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے اور رکوع کرتے پھر (رکوع کے دوران) (کمر) سیدھی رکھتے پس نہ اپنا سر جھکاتے اور نہ بلند کرتے اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ (کندھوں تک) اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی، پھر سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر (سجدے میں) اپنے بازو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں (کہ انگلیوں کے سر قبلہ رخ

عَلَيْهَا، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ.

ہوتے) کھولتے (اس طرح) پھر (سجدہ سے اٹھ کر) اپنا بایاں پاؤں موڑ کر (بچھا لیتے اور) اس پر بیٹھتے اور سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی، پھر سجدہ کے لیے (زمین کی طرف) جاتے پھر (دوسرے سجدے سے اٹھتے تو) اللہ اکبر کہتے، پھر اپنا پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے اور سیدھے ہوتے، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی، (یعنی جلسہ استراحت کرتے) پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے، پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کرتے یہاں تک کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھاتے جس طرح نماز کے شروع میں (تکبیر اولیٰ کے وقت) کیا تھا، پھر آپ (بقیہ نماز میں) اسی طرح ہی کرتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت آتی جس میں نماز مکمل ہوتی ہے تو اپنا بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالتے اور (بائیں جانب کے) کولھے پر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔"

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دو سجدوں سے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنے کا مطلب ہے دو رکعتوں سے کھڑے ہو کر۔

305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ....

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ: قَالُوا:

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں، میں نے ابو حمید الساعدی کو دس اصحاب رسول جن میں ابو قتادہ ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے (یہ بات) کہتے ہوئے سنا (اس روایت میں بھی محمد بن بشار اور حسن بن علی نے) یحییٰ بن سعید کی حدیث کے مفہوم والی بیان کی۔ لیکن اس میں ابو عاصم عبدالحمید بن جعفر کی طرف سے یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ (ان دس صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا: آپ نے سچ

(304) بخاری: 827۔ ابوداؤد: 730۔ ابن ماجہ: 803۔ ابن خزیمہ: 587

(305) صحیح: ابوداود: 730۔ پچھلی حدیث کی تخریج دیکھیں۔

صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ .
کہا: نبی ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھی ہے۔"

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے اس حدیث میں عبدالحمید بن جعفر کی طرف سے یہ الفاظ بڑھائے ہیں کہ انھوں نے کہا: "آپ سچ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ایسے ہی نماز پڑھی ہے۔"

116..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
فجر کی نماز میں قراءت

306۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ ....

عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى .

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فجر (کی نماز) کی پہلی رکعت میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ [ق: 10] پڑھ رہے تھے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن سائب، ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۃ الواقعہ پڑھی۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات پڑھتے۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا کہ آپ صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کریں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔

توضیح: ...... طوال مفصل: سورۃ الحجرات سے آخر قرآن تک 22 سورتیں مفصل کہلاتی ہیں، پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ (1) طوال مفصل۔ (2) اوساطِ مفصل۔ (3) قصارِ مفصل۔

1۔ طوالِ مفصل: الحجرات سے البروج تک 36 سورتیں۔

2۔ اوساطِ مفصل: البروج سے البینۃ تک 13 سورتیں۔

3۔ قصارِ مفصل: البینۃ سے الناس تک 17 سورتیں۔ (ع م)

117..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت

307۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

---

(306) مسلم: 457۔ ابن ماجہ: 816۔ نسائی: 950۔

(307) حسن صحیح: ابوداود: 805۔ نسائی: 979۔ مسند احمد: 103/5۔ دارمی: 1294۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر (کی نماز) میں ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ اور اس جیسی (دیگر) سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں خباب، ابوسعید، ابوقتادہ، زید بن ثابت اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں سورۃ تنزیل السجدہ کے برابر قراءت کی اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات کے برابر قراءت کی اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات کے برابر۔

نیز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساطِ مفصل سورتیں پڑھا کریں۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نمازِ عصر کی قراءت نماز مغرب کی قراءت کے برابر ہونی چاہیے۔ اس میں نماز پڑھنے والا قصار مفصل سورتیں پڑھے۔

اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ''قراءت میں نمازِ عصر، نماز مغرب کے برابر ہے۔'' نیز کہتے ہیں: ''نمازِ ظہر کی قراءت عصر کی قراءت کے مقابلہ میں چار گنا ہونی چاہیے۔''

118..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ
نماز مغرب میں قراءت

308۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ، قَالَتْ: فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ.

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری (کے ایام) میں اپنے سر کو باندھے ❶ ہوئے ہماری طرف آئے، پھر آپ ﷺ نے مغرب (کی نماز) پڑھائی تو (اس میں) سورۃ المرسلات پڑھی۔ (ام الفضل رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ''پھر اس کے بعد آپ نے یہ (مغرب کی) نماز نہ پڑھی یہاں تک آپ اللہ عزوجل سے جا ملے (یعنی آپ کی وفات ہوگئی)

توضیح:...... ❶ سر کو باندھے: تکلیف کی وجہ سے سر پر کوئی کپڑا وغیرہ باندھ رکھا تھا۔ (ع م)

(308) بخاری: 763۔ مسلم: 462۔ ابوداود: 810۔ ابن ماجہ: 831۔ نسائی: 985۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں جبیر بن مطعم، ابن عمر، ابوایوب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام الفضل رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الاعراف پڑھی اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مغرب میں سورۃ الطّور پڑھی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا کہ مغرب میں قصار مفصل سورتیں پڑھیں۔
نیز سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے مغرب میں قصار مفصل کے ساتھ قراءت کی۔
(امام ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ذکر کیا جاتا ہے کہ مالک رحمہ اللہ مغرب میں الطّور، المرسلات جیسی طوال سورتیں پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔'' امام شافعی فرماتے ہیں: ''میں اس کو مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ مغرب میں ان سورتوں کو پڑھنا مستحب سمجھتا ہوں۔''

119..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ
نماز عشاء میں قراءت

309۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ.

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ﴿والشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ اور اس جیسی دیگر سورتیں پڑھتے تھے۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں براء بن عازب اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے عشاء کی نماز میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھی۔ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل سے سورۃ المنافقین جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے (نمازوں میں) اس سے کم اور زیادہ قراءت بھی کی ہے، گویا ان کے نزدیک اس میں وسعت ہے۔ اور بہترین بات جو اس مسئلہ میں روایت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ﴿والشمس وَضُحَاهَا﴾ اور ﴿والتين والزيتون﴾ جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

310۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ..........

---

(309) صحيح: نسائي: 999۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں ﴿والتین والزیتون﴾ پڑھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

120..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کرنا

311- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِي وَاللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.))

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت کرنا مشکل ہوگیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بے شک میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرآن پڑھتے ہو؟'' ہم نے کہا: ''جی اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! (ہم پڑھتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوائے ام القرآن (فاتحہ) کے، بے شک اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس (سورت) کو نہیں پڑھتا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز زہری نے بھی اس کو حدیث کو محمود بن ربیع کے واسطے کے ساتھ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فاتحۃ الکتاب کو نہیں پڑھتا'' اور امام کے پیچھے قراءت کے مسئلہ میں نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

نیز مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی قول کو اپناتے ہوئے امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کو ضروری سمجھتے ہیں۔

---

(310) بخاری: 767۔ مسلم: 464۔ ابوداود: 1221۔ ابن ماجہ: 835۔ نسائی: 1000۔

(311) ضعیف: ابوداود: 823۔ ابن خزیمہ: 1581

121..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

جب امام قراءت بلند آواز سے کرے تو پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان

312۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ إِنِّي أَقُولُ: مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی نماز سے سلام پھیرا جس میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے پھر فرمایا: ''کیا ابھی ابھی تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ پڑھ رہا تھا؟'' تو ایک آدمی نے کہا: ''جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول!'' (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے'' (راوی حدیث) کہتے ہیں: ''جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے قراءت کرتے تھے ان میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور ابن اکیمہ اللیثی کا نام عمارہ ہے۔ عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا ہے۔ زہری کے بعض ساتھیوں نے یہ حدیث روایت کرتے وقت ان الفاظ کا بھی ذکر کیا ہے کہ زہری فرماتے ہیں: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تو قراءت کرنے سے رک گئے۔

اور اس حدیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو امام کے پیچھے فاتحہ کی قراءت کو ضروری کہنے والے کے خلاف دلیل بن سکے کیوں کہ اس حدیث کو نبی ﷺ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہی نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (فاتحہ) کو نہ پڑھا تو وہ (نماز) ناقص ہے، ناقص ہے، نامکمل ہے۔'' تو حدیث لینے والے نے کہا: ''میں کبھی امام کے پیچھے ہوں تو؟'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اپنے دل میں پڑھا کرو۔''

ابو عثمان النہدی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کر دوں کہ

---

(312) صحیح: ابوداود: 826۔ ابن ماجہ: 848۔ نسائی: 919۔

فاتحہ الکتاب پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اکثر محدثین نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ جب امام قراءت کو بلند آواز سے کر رہا ہو تو مقتدی قراءت نہ کرے، وہ کہتے ہیں امام کے سکتوں میں پڑھے۔ امام کے قراءت کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ پس نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے اکثر اہل علم امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کو ضروری سمجھتے ہیں۔

نیز مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''میں امام کے پیچھے (فاتحہ) پڑھتا ہوں اور لوگ بھی پڑھتے ہیں سوائے کوفیوں کے لیکن میری رائے یہ بھی ہے کہ جو نہیں پڑھتا اس کی نماز جائز ہے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ الفاتحہ کی قراءت چھوڑنے والے پر بڑی سختی کی ہے اگر چہ وہ امام کے پیچھے ہی ہو وہ کہتے ہیں: ''نماز فاتحہ کے ساتھ ہی قبول ہوگی (نمازی) اکیلا ہو یا وہ امام کے پیچھے ہو'' ان کا مذہب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث پر ہے۔

خود عبادہ بن صامت نے نبی ﷺ کے بعد امام کے پیچھے (فاتحہ) پڑھی ہے اور انھوں نے نبی ﷺ کے اس فرمان کی تعمیل کی ہے کہ جو شخص فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی امام شافعی، اور اسحاق وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فرمان رسول اللہ ﷺ کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فاتحہ کو نہیں پڑھتا'' اس کا مطلب ہے جب وہ اکیلا ہو۔ اور ان کی دلیل سیدنا جابر بن عبداللہ کی حدیث ہے کہ جس نے ایک رکعت بھی پڑھی اور اس میں ام القرآن (فاتحہ) نہ پڑھی تو (گویا) اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر جب وہ امام کے پیچھے ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور نبی ﷺ کے فرمان جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں کی تاویل کرتے ہیں کہ یہ حکم اکیلے کے لیے ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ امام احمد رحمہ اللہ نے امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کو اختیار کیا ہے۔ کہ آدمی اگر امام کے پیچھے بھی ہو تو فاتحہ الکتاب کی (قراءت) نہ چھوڑے۔

313۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت (بھی) پڑھی (اور) اس میں ام القرآن (فاتحہ) کو نہ پڑھا تو (گویا) اس نے نماز نہیں پڑھی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(313) صحيح موقوف

122..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

314- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ....

عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ .))

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے (تو) محمد (ﷺ) پر رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے اور کہتے: ''اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب (مسجد سے) نکلتے تو محمد (ﷺ) پر رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے اور کہتے: ''اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

315- و قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ . قَالَ: كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ: ((رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ رَحْمَتِكَ .)) وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: ((رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ فَضْلِكَ .))

علی بن حجر کہتے ہیں کہ اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں: میں مکہ میں عبداللہ بن حسن کو ملا تو ان سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ جب آپ ﷺ داخل ہوتے تو کہتے: ''اے میرے رب! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلتے تو کہتے: '' اے میرے رب! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوحمید، ابو اسید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے صرف فاطمہ بنت حسین نے فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند مہینے زندہ رہی تھیں۔

---

(314) ابن ماجه: 771- ابو يعلى: 6754- مسند احمد: 282/6

(315) **صحيح**: ابن ماجه: 771- (محقق نے اس سند کو صحیح قرار دیا ہے لیکن انقطاع کی وجہ سے یہ روایت منقطع ہے)۔ (ع م)

123..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو دو رکعتیں پڑھے

316۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔“

وضاحت:.....اس مسئلہ میں جابر، ابوامامہ، ابو ہریرہ، ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز محمد بن عجلان اور دیگر راویوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی طرح اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور سہیل بن ابو صالح نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے عمرو بن سلیم کے واسطے کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے لیکن یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

اور ہمارے ساتھی اسی پر عمل کرتے ہوئے مستحب سمجھتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہوتو بغیر عذر دو رکعتیں پڑھے بغیر مت بیٹھے۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سہیل بن ابی صالح کی حدیث غلط ہے۔“ (ترمذی کہتے ہیں رحمہ اللہ:) مجھے یہ بات اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے علی بن مدینی کی طرف سے بتائی ہے۔

124..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری زمین مسجد ہے

317۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمین ساری کی ساری زمین مسجد (سجدہ کی جگہ) ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔“

توضیح:..... المقبرہ: جہاں پر قبریں ہوں ایک قبر بھی اسی حکم میں آئے گی۔ (ع م)

---

(316) بخاری: 444۔ مسلم: 714۔ ابوداود: 467۔ ابن ماجہ: 1013۔ نسائی: 730۔

(317) صحیح: ابوداود: 492۔ ابن ماجہ: 745۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو ابو ہریرہ، جابر، ابن عباس، حذیفہ، انس، ابو امامہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالعزیز بن محمد سے دو طریقوں سے بیان کی گئی ہے، بعض نے اسے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے اور بعض نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ نیز اس حدیث میں اضطراب بھی ہے۔

سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے ان کے باپ (یحییٰ) سے نبی ﷺ کی حدیث کو مرسل روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ کے واسطے کے ساتھ ان کے باپ (یحییٰ) سے ابو سعید رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ کے طریق سے ان کے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ (یحییٰ کی) روایت عموماً ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے اور اس میں انھوں نے از ابو سعید از نبی ﷺ ذکر نہیں کیا۔ تو گویا ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے ان سے باپ کے واسطے بیان کی جانے والی نبی ﷺ کی حدیث مرسل ہونے کے لحاظ سے زیادہ اثبت اور صحیح ہے۔

125..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ
مسجد بنانے کی فضیلت

318- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: ((يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.))

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ نے اس کے لیے اس (مسجد) جیسا (گھر) جنت میں بنا۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوبکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمرو، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابو ذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

319- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.))

اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی مسجد خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کے لیے بنائی (تو) اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں۔''

وضاحت: ......(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ بن سعید نے، انھیں نوح بن قیس نے قیس کے مولیٰ

---

(318) بخاری: 450- مسلم: 533- ابن ماجہ: 736-

(319) ضعیف: السلسلة الضعيفة: 6717-

عبدالرحمٰن کی طرف سے زیادہ النمیری کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی۔

محمود بن لبید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور محمود بن ربیع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (اس وقت) یہ دونوں مدینہ کے دو چھوٹے لڑکے تھے۔

126..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

قبر پر مسجد بنانا منع ہے

320۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ .... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، ان (قبروں) پر مساجد بنانے اور چراغوں کا اہتمام کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ اور یہ ابو صالح ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے غلام تھے ان کا نام باذان یا باذام تھا۔

127..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونا

321۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .... عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم مسجد میں سو جاتے تھے حالاں کہ (اس وقت) ہم نوجوان تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت نے مسجد میں سونے کی رخصت دی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''مسجد کو رات گزارنے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بنائے جب کہ اہل علم کی ایک جماعت بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق مذہب رکھتی ہے۔''

---

(320) ضعیف: ابوداود: 3236۔ ابن ماجہ: 1575۔ نسائی: 2043۔

(321) بخاری: 440۔ مسلم: 2479۔ ابوداود: 382۔ ابن ماجہ: 751۔ نسائی: 722۔

128..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں خرید وفروخت، گمشدہ چیز کا اعلان اور اشعار کہنا منع ہے

322۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ، وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اشعار کہنے، خرید وفروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

اس مسئلہ میں بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن شعیب، محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ میں نے احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اور دیگر لوگوں کو عمرو بن شعیب کی حدیث سے دلیل لیتے دیکھا ہے۔

محمد (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''شعیب بن محمد نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے (حدیث کی) سماعت کی ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو لوگ عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کرتے ہیں وہ اسے اس لیے ضعیف کہتے ہیں کہ وہ اپنے دادا کے صحیفہ سے بیان کرتے ہیں تو گویا ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے یہ احادیث اپنے دادا سے سنی نہیں ہیں۔

علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید کا ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے۔''

نیز علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ جب کہ تابعین میں سے بعض علماء سے مسجد میں خرید وفروخت کی رخصت بھی مروی ہے۔ نیز بہت سی احادیث میں نبی ﷺ سے مسجد میں اشعار پڑھنے کی رخصت بھی وارد ہے۔

129..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى
جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی

323۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

(322) حسن: ابو داود: 1079۔ ابن ماجہ: 749۔ نسائی: 715۔ مسند احمد: 179/2۔ ابن خزیمہ: 1304۔

(323) مسلم: 1398۔ نسائی: 697۔ مسند احمد: 23/3۔ ابن حبان: 1626۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، فَقَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ، فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((هُوَ هٰذَا)) يَعْنِي مَسْجِدَهُ، وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو خدرہ کے ایک آدمی اور بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی نے تقویٰ پر بنائی گئی مسجد کے بارے تکرار کی، بنو خدرہ کا آدمی کہنے لگا: ''وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے'' دوسرے نے کہا: وہ مسجد قباء ہے تو وہ دونوں اس مسئلہ (کے حل) کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ یہ ہے یعنی آپ کی مسجد اور اس میں بڑی خیر و بھلائی ہے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمیں ابوبکر نے علی بن عبداللہ کا قول بیان کیا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''اس (کی حدیث لینے) میں کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر اس کا بھائی انیس بن ابی یحییٰ اس سے زیادہ پختہ راوی ہے۔''

130..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت

324۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ....

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.))

بنو خطمہ کے آزاد کردہ ابوالابرد روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ کو، جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں ان کو نبی ﷺ کی طرف سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کرنے کی طرح ہے۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے علم میں اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی روایت نہیں ہے۔ یہ بھی ہمیں ابو اسامہ سے بواسطہ عبدالحمید بن جعفر ہی ملی ہے۔ اور ابوالابرد کا نام زیاد یہ مدنی ہے۔

(324) صحیح: ابن ماجه: 1411۔ ابو یعلی: 7172۔ حاکم: 487/1

131..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ
کونسی مسجد زیادہ فضیلت والی ہے؟

325۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح: و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے مسجد الحرام (بیت اللہ) کے کسی بھی دوسری مسجد میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قتیبہ نے اپنی حدیث (کی سند) میں عبید اللہ کا ذکر نہیں کیا، انھوں نے زید بن رباح سے بواسطہ ابو عبداللہ الاغر از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (روایت لینے کا) ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبدالاغر کا نام سلمان ہے۔ نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) مروی ہے۔ اور اس مسئلہ میں علی، میمونہ، ابو سعید، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن زبیر، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

326۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صرف تین مساجد کی طرف رخت سفر باندھا جا سکتا ہے مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

132..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ
مسجد کی طرف چلنا

327۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(325) بخاری: 1190۔ مسلم: 1394۔ ابن ماجه: 1404۔ نسائی: 694۔

(326) صحیح: بخاری: 1197۔ مسند احمد: 7/3۔ مسلم: 152/3

(327) بخاری: 636۔ مسلم: 602۔ ابوداود: 572۔ ابن ماجه: 775۔ نسائی: 862۔

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَلَكِنِ ائْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.))

فرمایا: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ عمومی چال میں چلتے ہوئے آؤ۔ اور اپنے اندر تسکین (ووقار) رکھو جو (نماز) مل جائے اس کو (امام کے ساتھ) پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کا مسجد کی طرف چل کر جانے کے بارے اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: ''جب تکبیر اولیٰ رہ جانے کا ڈر ہو تو جلدی جلدی چل کر جا سکتا ہے۔'' بعض سے تو یہاں تک مروی ہے کہ نماز کی طرف دوڑ کر جا سکتا ہے اور کچھ علماء نے جلدی جلدی چل کر جانا مکروہ سمجھا ہے اور اطمینان ووقار کے ساتھ جانے کو اختیار کیا ہے۔ امام احمد واسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہوگا اور اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر تکبیر اولیٰ کے رہ جانے کا ڈر ہو تو اپنی چال میں تیزی لا سکتا ہے۔''

382۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ .... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ هَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

سعید بن میسب رحمہ اللہ نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بواسطہ ابوسلمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی حدیث جیسی روایت ذکر کی ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سعید بن میسب کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کرتے ہیں اور یہ روایت یزید بن زریع کی بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

329۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ہمیں ابن ابی عمر نے زہری سے بواسطہ سعید بن میسب رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اوپر والی حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

133..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ
نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

330۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ....

---

(328) صحیح: مسند احمد: 238/2۔ حمیدی: 935۔ ابن خزیمہ: 1505۔

(329) صحیح: (330) بخاری: 176۔ مسلم: 445۔ ابوداود: 469۔ ابن ماجہ: 799۔ نسائی: 733۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا، وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک آدمی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز میں ہی ہوتا ہے اور تم میں سے جب تک کوئی شخص مسجد میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں کہ ”اے اللہ اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، جب تک وہ حادث نہیں ہوتا (دعا جاری رہتی ہے)“ تو حضرموت کے ایک آدمی نے کہا: اے ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہوتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”بغیر آواز یا آواز کے ساتھ سرین سے ہوا کا خارج ہونا۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں علی، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

134..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ
چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

331- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

توضیح:...... الخمرة: کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایسا ٹاٹ جس کو دھاگے کی مدد سے تیار کیا گیا ہو اس کی لمبائی تقریباً ایک زراع (تقریباً ڈیڑھ فٹ) ہوتی ہے جس پر صرف پیشانی رکھ کے سجدہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کھجوروں کے پتوں سے بڑی چٹائی بنائی جائے تو عربی میں اسے حَصِیْر کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلیم، عائشہ، میمونہ ام کلثوم بنت ابوسلمہ بن عبدالاسد (انھوں نے نبی ﷺ سے سماع نہیں کیا) اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے خمرہ پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خمرہ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

(331) حسن صحیح: ابن ماجه: 1030- ابن ابی شیبة: 400/1- مسند احمد: 232/1- ابن خزیمه: 1005

135..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

332۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی چٹائی پر نماز پڑھی۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں انس، اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے مگر علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنا مستحب کہا ہے۔ اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

136..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسُطِ

دریوں پر نماز پڑھنا

333۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ ....

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتّٰى إِنْ كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ: وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جاتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ''اے ابوعمیر! (تیری) چڑیا کے بچے نے کیا کیا؟'' (انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ''ہماری ایک دری (قالین) کو چھینٹے مارے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔''

توضیح:......النُّغَیر: چڑیا کا مُنّا سا بچہ، بلبل کو بھی نغیر کہا جاتا ہے۔ (القاموس الوحید: ص 1676)

بِساطٌ: بچھونا، دری، چٹائی، قالین وغیرہ۔ (القاموس الوحید: ص 166)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے جمہور علماء کا اسی پر عمل ہے اور وہ دریوں اور قالینوں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ نیز امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

---

(332) مسلم: 519۔ ابن ماجه: 1029۔ ابن خزيمه: 1004

(333) بخاري: 6129۔ مسلم: 659۔ ابوداود: 658۔ ابن ماجه: 3720۔

137..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِيطَانِ

باغوں میں نماز پڑھنا

334۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحِيطَانِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الْبَسَاتِينَ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ باغوں میں نماز پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ ابوداود کہتے ہیں: ''(حیطان سے) مراد باغات ہیں۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہمیں صرف حسن بن ابی جعفر کے طریق سے ہی ملتی ہے۔ اور حسن بن جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ نیز ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلمہ بن تَدْرُس اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

138..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سُترہ ❶ کا بیان

335۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ .))

موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ (سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو کوئی اس کے باہر والی طرف سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔

حل اشکال: ...... ❶ سترہ: یہاں سترے سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے نمازی اپنے آگے کھڑا کر کے نماز پڑھتا ہے تاکہ اس کے آگے سے گزرنے والا سترے کی دوسری طرف سے گزر جائے اور گناہ گار نہ ہو۔ لاٹھی، برچھی، لکڑی، دیوار، ستون اور درخت وغیرہ کو سترہ بنایا جا سکتا ہے۔ اور امام کا سترہ سب مقتدیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوہریرہ، سہل بن ابی حثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد الجہنی، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

(334) ضعیف: السلسلة الضعيفه: 4270۔

(335) مسلم: 499۔ ابو داود: 685۔ ابن ماجہ: 940۔

امام کا سترہ ہی پچھلوں کے لیے سترہ ہے۔

139..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے

336۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ ....

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے انھیں ابو جہیم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے پوچھیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے آدمی کے بارے کیا سنا ہے، تو ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کی سزا معلوم ہو جائے تو اسے اس کے آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (دن، ماہ یا سال) تک وہیں کھڑے رہنا زیادہ بہتر ہو۔‘‘ ابو النضر کہتے ہیں: ’’میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔‘‘

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو سعید الخدری، ابو ہریرہ، ابن عمر، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو جہیم رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی سو سال کھڑا رہے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔‘‘

اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے نمازی کے آگے سے گزرنے کو مکروہ کہتے ہیں، لیکن ان کی رائے یہ نہیں ہے کہ گزرنے سے آدمی کی نماز (بھی) ٹوٹ جاتی ہے۔ نیز ابو النضر کا نام سالم ہے جو عمر بن عبیداللہ المدنی کے آزاد کردہ تھے۔

140..... بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

337۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’میں ایک مادہ گدھی

(336) بخاری: 510۔ مسلم: 507۔ ابوداود: 701۔ ابن ماجہ: 944۔ نسائی: 756۔

(337) بخاری: 76۔ مسلم: 504۔ ابوداود: 715۔ ابن ماجہ: 947۔ نسائی: 752۔

عَلٰی أَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِمِنًى، قَالَ: فَنَزَلْنَا عَنْهَا، فَوَصَلْنَا الصَّفَّ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ.

پر (اپنے بھائی) فضل رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ہم آئے اور نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے تو ہم گدھی سے نیچے اترے اور صف میں جا ملے پھر وہ (گدھی) ان کے آگے پھرتی رہی لیکن اس نے ان کی نماز کو نہ توڑا۔"

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ، فضل بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ نیز سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

141..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

کتے، گدھے اور عورت کے علاوہ کوئی بھی چیز سامنے سے گزر جانے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی

338۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ، قَطَعَ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ)) فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے (اونٹ کے) پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (سترہ) نہ ہو تو سیاہ کتا، عورت اور گدھا آگے سے گزر کر ان کی نماز توڑ دیتے ہیں" (عبداللہ بن صامت) کہتے ہیں: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: "سرخ اور سفید کتا چھوڑ کے سیاہ کتا ہی کیوں (ذکر کیا ہے)" تو انھوں نے فرمایا: "اے بھتیجے! تو نے بھی مجھے ویسے ہی پوچھا ہے جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "سیاہ کتا شیطان ہے۔"

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوسعید، حکم بن عمرو الغفاری، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم اسی پر مذہب رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا توڑ دیتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: "سیاہ کتے کے نماز کو توڑنے کے بارے مجھے شک نہیں ہے، لیکن عورت اور گدھے کے بارے میں دل میرے کچھ (شک) ہے۔"

(338) مسلم: 510۔ ابوداود: 702۔ ابن ماجہ: 592۔ نسائی: 570۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز کو صرف سیاہ کتا ہی توڑتا ہے۔

142..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا

339۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوہریرہ، جابر، سلمہ بن اکوع، انس، عمرو بن ابی اسید، ابوسعید، کیسان، ابن عباس، عائشہ، ام ہانی، عمار بن یاسر، طلق بن علی اور عبادہ بن صامت الانصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ میں سے اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک کپڑے کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

143..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی ابتداء کا بیان

340۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا. وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ فَوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ، فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ آپ کو کعبہ کی متوجہ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) اتار دیں ''یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں، تو ہم آپ کو اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، سو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔'' (البقرہ: 144) تو آپ نے اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر لیا۔ اور آپ یہی چاہتے تھے پس ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، پھر انصار کے لوگوں کے پاس سے گزرا اور وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے اور بیت

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ . قَالَ: فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ .

المقدس کی طرف (منہ کر کے نماز پڑھ رہے) تھے تو اس آدمی نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ نے اپنا چہرہ کعبہ کی طرف پھیر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں وہ لوگ رکوع کی حالت میں ہی پھر گئے۔

وضاحت: ... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف المزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سفیان ثوری نے بھی اس (حدیث) کو ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

341۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ لوگ صبح کی نماز کے رکوع میں تھے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

144 ..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے

342۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''[1]

توضیح: ...... [1] یہ حکم اہل مدینہ اور ان علاقوں کے لیے ہے جو کعبہ کے شمال میں ہیں۔ (ع م)

343۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ مِثْلَهُ .

ہمیں یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ محمد بن ابی معشر نے ہمیں اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ان سے کئی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور

---

(339) بخاری: 354۔ مسلم: 517۔ ابوداود: 628۔ ابن ماجہ: 1049۔ نسائی: 764۔

(340) بخاری: 399۔ مسلم: 525۔ ابن ماجہ: 1010۔ نسائی: 488۔

(341) بخاری: 403۔ مسلم: 526۔ نسائی: 493۔

(342) صحیح: ابن ماجہ: 1011۔ الطبرانی فی الاوسط: 2945

(343) تحقیق وتخریج کے لیے حدیث سابق دیکھیں۔ (ع م)

بعض علماء نے ابومعشر کے بارے میں اس کے حافظے کی وجہ سے کلام کیا ہے اور ان کا نام نجیح تھا، بنو ہاشم کے آزاد کردہ تھے۔ محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''لوگوں نے اس سے روایت لی ہے مگر میں اس سے کچھ روایت نہیں کرتا۔'' نیز فرماتے ہیں عبداللہ بن جعفر المخرمی کی عثمان بن محمد الاخنسی سے سعید المقبری کے واسطے سے بیان کردہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ابومعشر کی حدیث سے زیادہ قوی اور زیادہ صحیح ہے۔

344۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

وضاحت: ...... عبداللہ بن جعفر کو المخرمی اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے، جن میں سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں یہی مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر آپ مغرب کو اپنی دائیں جانب اور مشرق کو بائیں جانب رکھ کے قبلہ کی طرف منہ کریں تو مشرق و مغرب کے درمیان والا قبلہ ہوگا۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے'' اس کا تعلق مشرق والوں کے لیے ہے۔'' نیز عبداللہ بن مبارک نے مرو [1] والوں کے لیے بائیں جانب جھکنے کو پسند کیا ہے۔

توضیح: ...... [1] مَرْوَ: عبداللہ بن مبارک کے شہر کا نام ہے۔ (ع م)

145..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

بادل ہونے کی وجہ سے اگر کوئی آدمی قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے

345۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ، فَصَلَّى كُلُّ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے باپ (عامر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، تو ہمیں پتہ نہ چلا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ ہر آدمی

(344) صحیح: الطبرانی فی الاوسط: 794

(345) حسن: ابن ماجہ: 1020۔ الطیالسی: 1145۔ بیہقی: 11/2

رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ .﴾

نے اپنے سامنے (کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھ لی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوئی ''جس طرف (بھی) منہ کرو ادھر ہی اللہ کی ذات ہے۔'' (البقرہ:115)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند کچھ خاص (مضبوط) نہیں ہے۔ ہم اسے اشعث السمان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔

اور اشعث بن سعید، ابوالربیع السمان حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر علماء اسی پر مذہب رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص بادل کی صورت میں قبلہ کے علاوہ کسی سمت میں نماز پڑھ لے پھر نماز کے بعد اس پر واضح ہو کہ اس نے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہوگی۔ نیز سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

146..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلّٰى إِلَيْهِ وَفِيهِ

کس طرف یا کس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

346۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُصَلّٰى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے: ''کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ میں، اونٹ وغیرہ ذبح کیے جانے والی جگہ میں، قبرستان میں، راستے کے درمیان میں، غسل خانے میں، اونٹ باندھے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت کے اوپر۔

توضیح: ...... المزبلہ: وہ جگہ جہاں غلاظت اور کوڑا وغیرہ پھینکا جائے۔

المجزرۃ: جس جگہ جانور ذبح کیے جاتے ہیں، مذبح خانہ۔

معاطن الابل: پانی کے اردگرد جہاں اونٹ بٹھائے جاتے ہیں۔ (ع م)

347۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

(امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں) ہمیں علی بن حجر نے بیان کیا کہ ہمیں سوید بن عبدالعزیز نے زید بن جبیرہ سے انھوں نے داود بن حصین نے بواسطہ نافع سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف

(346) ضعیف ابن ماجہ: 746۔ (347) ضعیف:

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ — سے رسول اللہ ﷺ کا ایسا ہی فرمان بیان کیا ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابومرثد، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابومرثد کا نام کناز بن حصین تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور زید بن جبیرہ کے حافظے کے متعلق کلام کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن جبیر کوفی اس سے زیادہ اثبت اور بڑی عمر والا راوی ہے۔ اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

نیز لیث بن سعد نے اس حدیث نبوی کو عبداللہ بن عمر العمری سے بواسطہ نافع از عبداللہ بن عمر از سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اور داود کی نافع کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ نبی ﷺ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے زیادہ عمدہ اور صحیح ہے۔ کیوں کہ عبداللہ بن عمر العمری کو بعض محدثین نے اس کے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور ان محدثین میں یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ بھی ہیں۔

147..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے بٹھائے جانے کی جگہ نماز پڑھنا

348۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھ لیا کرو اور اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ نہ پڑھا کرو۔''

توضیح: ...... مرابض: باڑا وغیرہ جہاں بکریوں کو رکھا جاتا ہے۔ (ع م)

349۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ أَوْ بِنَحْوِهِ

ہمیں ابوکریب نے، انھیں یحییٰ بن آدم نے ابوبکر بن عیاش کی طرف سے انھیں ابوحصین نے بواسطہ ابوصالح، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی اس جیسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں جابر بن سمرہ، براء، سبرہ بن معبد الجہنی، عبداللہ بن مغفل، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

(348) صحیح: ابن ماجه: 768۔ ابن خزیمه: 795۔ مسند احمد: 451/2

(349) صحیح: ابن خزیمه: 796

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمارے ساتھیوں کے نزدیک اسی پر عمل ہے نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

اور ابوحصین کی بواسطہ ابو صالح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث غریب ہے۔ نیز اسرائیل نے ابوحصین کی ابو صالح کے واسطے سے لی گئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوفاً بیان کی ہے، مرفوع نہیں۔ اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم الاسدی ہے۔

350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ .... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوالتیاح الضبعی کا نام یزید بن حمید ہے۔

148 ..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

سواری کا رخ جس طرف ہو ادھر منہ کر کے نماز پڑھنا

351۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کسی کام کے لیے بھیجا تو (جب) میں آپ کے پاس آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

نیز عام علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ہمارے علم میں اس بارے ان کے درمیان اختلاف نہیں۔ ان کے نزدیک آدمی کا سواری پر، جس طرف بھی اس کا رخ ہو، قبلہ یا کسی اور طرف نفلی نماز پڑھنا درست ہے۔

149 ..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھنا

3[illegible]۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

---

(350) بخاری: 428۔ مسلم: 524۔ ابوداود: 453۔ نسائی: 702۔

(351) بخاری: 1217۔ مسلم: 540۔ ابوداود: 926۔ ابن ماجہ: 1018۔ نسائی: 1189۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹ یا سواری کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور سواری پر بیٹھ کر جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا نماز پڑھ لیتے تھے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ اونٹ کی طرف منہ کر کے اس کو آڑ (اور پردہ) بناتے ہوئے نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

150 ..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ

جب رات کا کھانا سامنے ہو اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ

353۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس (سند) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا، حاضر ہو اور نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو کھانے سے ابتداء کرو۔''

توضیح: ...... الْعَشَاءُ: ع کے اوپر زبر ہے اس کا معنی ہے رات کا کھانا اور اگر ع کے نیچے زیر کے ساتھ عِشاء پڑھا جائے تو مراد رات کا وقت یا نماز عشاء ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابن عمر، سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اہل علم کے نزدیک، جن میں ابوبکر، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، اسی پر عمل ہوگا۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھائے اگر چہ اس کی نماز باجماعت ہی کیوں نہ رہ جائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جارود رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وکیع سے اس مسئلہ کے بارے یہ سنا ہے کہ (یہ حکم تب ہے) جب کھانے کے خراب ہونے کا ڈر ہو۔

لیکن جس (موقف) کی طرف نبی ﷺ کے اہل علم صحابہ گئے ہیں وہ اتباع کے زیادہ مشابہہ ہے اور ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس کا دل کھانے میں لگا ہوا ہو۔

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ جب ہمارے دلوں میں کچھ بھی (کھانے وغیرہ کی خواہش) ہو تو ہم نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوتے۔

---

(352) بخاری: 430۔ مسلم: 502۔ ابو داود: 692۔

(353) بخاری: 672۔ مسلم: 557۔ ابن ماجہ: 933۔

354۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ .)) قَالَ: وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ . قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کرو۔'' راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا اور وہ امام کی قراءت سن رہے تھے۔ (ترمذی رحمہ اللہ) کہتے ہیں: یہ حدیث ہمیں ہناد نے انھیں عبدہ نے عبیداللہ سے بواسطہ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

151..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

اونگھ کی حالت میں نماز

355۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اس سے نیند (کا غلبہ) جاتا رہے کیوں کہ جب تم میں کوئی آدمی اونگھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو ہو سکتا ہے وہ بخشش مانگنے کی جگہ اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگ جائے۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

152..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

جو شخص کسی قوم کے پاس ملاقات کے لیے جائے تو وہ انھیں نماز نہ پڑھائے

356۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ....

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ: كَانَ مَالِكُ

ابو عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری نماز

---

(354) بخاری: 674۔ مسلم: 559۔ ابو داود: 3757۔ ابن ماجہ: 934۔

(355) بخاری: 212۔ مسلم: 786۔ ابو داود: 131۔ ابن ماجہ: 1370۔ نسائی: 162۔

(356) مرفوع حصہ صحیح لغیرہ ہے: ابو داود: 596۔ نسائی: 787۔

بْـنُ الْـحُـوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَـحَـضَـرَتِ الـصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ، فَقَالَ: لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَـقَـدَّمُ . سَـمِـعْـتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَـنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ .))

پڑھنے کی جگہ میں آ کر احادیث بیان کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ان سے کہا آپ آگے بڑھیں" (یعنی امامت کروائیں) انھوں نے فرمایا: " تم میں سے کوئی شخص آگے ہو حتی کہ میں بتاؤں کہ میں کیوں آگے نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو ان کا امام نہ بنے بلکہ انھی میں سے کوئی شخص ان کی امامت کروائے۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ میں سے اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گھر کا مالک مہمان سے زیادہ امامت کا حق دار ہے۔

بعض کہتے ہیں: "جب وہ اسے اجازت دے دے تو اسے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

لیکن اسحاق رحمہ اللہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے اس بات میں سختی کرتے ہیں کہ کوئی آدمی (مہمان) صاحب منزل کو نماز نہ پڑھائے خواہ صاحب منزل اسے اجازت بھی دے دے۔ وہ فرماتے ہیں: "اسی طرح اگر وہ مہمان ہے تو مسجد میں بھی انھیں نماز نہ پڑھائے بلکہ انھی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔"

153..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا مکروہ ہے

357- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ ....

عَـنْ ثَـوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَـحِـلُّ لِامْرِءٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِءٍ حَتّٰـى يَسْتَـأْذِنَ ، فَـإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ ، وَلَا يَـؤُمُّ قَـوْمًـا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ ، فَـإِنْ فَـعَـلَ فَـقَـدْ خَـانَهُمْ ، وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقِنٌ .))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: " کوئی آدمی اجازت لیے بغیر کسی گھر کے اندر نہ دیکھے، اگر اس نے (بغیر اجازت) دیکھ لیا تو گویا وہ داخل ہوگیا، اور نہ کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرتے ہوئے انھیں چھوڑ کر اپنے لیے دعا کو خاص کرے، اگر اس نے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کوئی شخص پیشاب وغیرہ روک کر نماز نہ پڑھے۔"

توضیح:......حَقِنٌ: پیشاب کی شدت سے حاجت کے باوجود پیشاب نہ کرے اور نماز میں کھڑا ہو جائے۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے

(357) "پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے" جملہ کے علاوہ ضعیف ہے۔ ابو داود: 90- ابن ماجہ: 619-

ہیں: ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

نیز معاویہ بن صالح سے بھی سفر بن نسیر از یزید بن شریح کے واسطے کے ساتھ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی ہے اور یہی حدیث یزید بن شریح سے بواسطہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کی گئی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ میں یزید بن شریح کی ابو حي المؤذن کے واسطہ کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ مضبوط اور مشہور ہے۔

154..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

جس امام کو مقتدی ناپسند کرتے ہوں

358۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تین آدمیوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے (پہلا) وہ آدمی جو کسی قوم کا امام بنے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (دوسری) وہ عورت جو خاوند کی ناراضی کی حالت میں رات بسر کرے۔ (تیسرا) وہ آدمی جو حی علی الفلاح کو سن کر اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نہ آئے)۔

وضاحت:..... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث (کی سند) صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ حدیث حسن رحمہ اللہ سے مرسل بیان کی گئی ہے۔ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے محمد بن قاسم کے بارے کلام کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے اور (یہ راوی) حافظ بھی نہیں ہے۔

لیکن بعض علماء نے مقتدیوں کے ناپسند کرنے کی صورت میں آدمی کے لیے امامت کو مکروہ سمجھا ہے۔ اگر امام ظالم نہیں ہے تو ناپسند کرنے والے پر گناہ ہوگا۔ اس مسئلہ کے بارے میں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی ایک، دو یا تین شخص ناپسند کرتے ہیں تو جب تک زیادہ لوگ ناپسند نہیں کرتے تو نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

359۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عمرو بن حارث بن المصطلق کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب دو آدمیوں کو ہوگا۔ (پہلی) وہ

(358) ضعیف جدًا: العلل المتناهية: 744

اثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ .

عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے۔ اور (دوسرا) کسی قوم کا (ایسا) امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔

وضاحت: ...... ہناد جریر رحمہ اللہ سے ذکر کرتے ہیں کہ منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ہم نے امامت کرنے کے بارے میں پوچھا تو ہم سے کہا گیا: ''اس سے مراد ظالم امام ہیں، لیکن جو سنت کو قائم کرنے والا ہے تو اسے ناپسند کرنے والے پر گناہ ہوگا۔''

360۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ ، الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ .))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی۔ (پہلا) بھاگا ہوا غلام جب تک (مالکوں کے پاس) واپس نہ آجائے۔ (دوسری) وہ عورت جو خاوند کی ناراضی کی حالت میں رات گزارے۔ اور (تیسرا) کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو غالب کا نام حَزَوَّر ہے۔

155..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا
جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو

361۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے گر پڑے آپ کو چوٹ لگ گئی، تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز ادا کی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اسی لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ

(359) صحیح (360) حسن: ابن ابی شیبه: 307/4۔ الطبرانی فی الکبیر: 8090

(361) بخاری: 387۔ مسلم: 411۔ ابوداود: 601۔ ابن ماجه: 1238۔ نسائی: 494۔

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ .))

رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے تو چوٹ لگ گئی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا، جن میں جابر بن عبداللہ، اسید بن حضیر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں، اسی حدیث کے مطابق مذہب ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو پچھلے کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھیں گے اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو، جائز نہیں۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا ہے۔

362۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی بیٹھ کر نماز پڑھی تھی۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔"

اور یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری (کے دنوں) میں نکلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (بیٹھ کر) نماز پڑھائی، لوگ ابوبکر کی (نماز کی) اقتداء کر رہے تھے اور ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے۔

نیز ان سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

363۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ......

---

(362) صحیح: نسائی: 786۔ مسند احمد: 159۔ ابن خزیمہ: 1620

(363) صحیح: نسائی: 785۔ مسند احمد: 159/3

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری (کے ایام) میں ایک کپڑے میں لپٹ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یحییٰ بن ایوب نے حمید سے بواسطہ ثابت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے جب کہ بہت سے راویوں نے حمید کے واسطہ کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن جس نے ثابت کا ذکر کیا ہے تو (اس کی) سند صحیح ہے۔

157..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

اگر امام بھول کر دو رکعتیں پڑھ کر (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے

364۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ .

شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر (تشہد میں بیٹھنے کی بجائے بھول کر) کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا تو انھوں نے بھی سبحان اللہ کہا۔ جب انھوں نے نماز مکمل کی سلام پھیرا تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے، پھر فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا جیسے انھوں نے کیا ہے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عقبہ بن عامر، سعد اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ان سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ نیز بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ کے حافظہ کے حوالے سے کلام کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: "ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔" محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "ابن ابی لیلیٰ صدوق راوی ہے لیکن میں اس سے روایت نہیں کرتا کیوں کہ اسے اپنی صحیح اور کمزور روایات کے بارے علم نہیں ہے اور ہر وہ راوی جو اس طرح کا ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا۔

نیز یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور سفیان نے جابر سے انھوں نے مغیرہ بن شُبَیل سے بواسطہ قیس بن ابی حازم سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور جابر جعفی کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے اس کی روایت کو ترک کیا ہے۔

نیز اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جب آدمی دو رکعتیں پڑھ کر (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو وہ اپنی نماز

(364) صحیح: ابوداود: 1037۔

جاری رکھے اور (سہو کے) دو سجدے کر لے۔ کچھ نے سلام سے پہلے اور کچھ نے سلام پھیرنے کے بعد کا کہا ہے۔ جس نے سلام سے پہلے کا کہا ہے تو اس کی (دلیل کے طور پر پیش کی جانے والی) حدیث زیادہ صحیح ہے۔ جسے زہری اور یحییٰ بن سعید الانصاری نے بواسطہ عبدالرحمٰن الاعرج سیدنا عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا ہے۔

365۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ....

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

زیاد بن علاقہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب دو رکعتیں پڑھ لیں (تو) کھڑے ہو گئے اور (تشہد میں) نہ بیٹھے، جو لوگ ان کے پیچھے تھے انھوں نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا۔ انھوں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ تم (بھی) کھڑے ہو جاؤ، جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کر کے (پھر) سلام پھیرا تو فرمانے لگے: ''رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کی یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

158..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
پہلی دو رکعتیں پڑھ کر (قعدہ اولیٰ میں) بیٹھنے کی مقدار

366۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ، فَأَقُولُ: حَتّٰى يَقُومَ؟ فَيَقُولُ: حَتّٰى يَقُومَ.

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلی دو رکعتیں پڑھ کر (قعدہ اولیٰ میں) میں بیٹھتے تھے تو گویا آپ گرم پتھر پر ہوتے تھے۔ (راوی حدیث) شعبہ کہتے ہیں: ''پھر سعد (بن ابراہیم) نے اپنے ہونٹ ہلائے تو میں نے کہا، یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے؟ تو انھوں نے بھی کہا: '' یہاں تک کہ آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے۔''

---

(365) صحیح: ابوداود: 1037۔ مسند احمد: 253/4۔ دارمی: 1509۔

(366) ضعیف: ابوداود: 995۔ نسائی: 1176۔

توضیح:...... الرَّضْف: الرَّضفَةُ کی جمع ہے، آگ یا دھوپ کی تپش سے گرم ہوا پتھر۔ (القاموس الوحید: ص 234)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے لیکن ابوعبیدہ نے اپنے والد محترم سے (حدیث کی) سماعت نہیں کی۔

نیز اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے اس بات کو اختیار کرتے ہیں کہ آدمی پہلی دو رکعتیں پڑھ کے زیادہ دیر نہ بیٹھے اور وہ قعدہ اولیٰ میں تشہد سے آگے کچھ نہ پڑھے اور وہ کہتے ہیں: ''اگر وہ تشہد سے زیادہ پڑھتا ہے تو اس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں۔'' شعبی وغیرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

159..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اشارہ کرنا

367۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ.

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کے ساتھ مجھے جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں شاید صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں بلال، ابوہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

368۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ''جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے اور لوگ آپ کو سلام کہتے تو آپ جواب کیسے دیتے تھے'' (بلال رضی اللہ عنہ نے) کہا: ''آپ علیہ السلام ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح اور صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ہمیں صرف لیث رحمہ اللہ سے بواسطہ بکیر رحمہ اللہ ہی ملتی ہے۔

نیز زید بن اسلم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب بنی عمرو بن

---

(367) صحیح: ابوداود: 925۔ ابن ماجہ: 1017۔ نسائی: 1186۔

(368) صحیح: ابوداود: 927۔ مسند احمد: 12/6۔ ابن الجارود: 215۔

عوف کی مسجد میں (نماز کی حالت میں) لوگ نبی ﷺ کو سلام کہتے تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟'' (تو بلال رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ''آپ علیہ السلام اشارے کے ساتھ جواب دیتے تھے۔''

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں) میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ کیوں کہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیث کا واقعہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کے واقعہ والا نہیں۔ اگرچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں سے ہی روایت کرتے ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ انھوں نے دونوں سے سنا ہو۔

160..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ
(امام کے بھولنے کی صورت میں) مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالی بجائیں

369- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے اور خواتین کے لیے تصفیق (تالی) ہے۔''

توضیح:..... تصفیق: دائیں ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مار کر آواز پیدا کرنا۔ (ع م)

وضاحت:..... اس مسئلہ میں علی، سہل بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں اندر آنے کی اجازت مانگتا تو اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

161..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں جمائی ناپسندیدہ کام ہے

370- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنی طاقت کے مطابق منہ بند کر کے روکے۔''

وضاحت:..... اس مسئلہ میں ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور عدی بن ثابت کے دادا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

---

(369) بخاری: 1203- مسلم: 422- ابوداود: 939- ابن ماجہ: 1034- نسائی: 1207، 1210-

(370) بخاری: 3289- مسلم: 2994- ابوداود: 5028-

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے نماز میں جمائی کو ناپسند کیا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں: ''میں گلا کھنکھار کر جمائی کو روکتا ہوں۔''

162..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا اجر ہے

371- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ؟ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ.))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کے بارے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے، اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لیے کھڑے (ہو کر پڑھنے والے) سے آدھا اجر ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لیے بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا اجر ہے۔

وضاحت:.....اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو، انس، سائب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

372- وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ: ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ؟ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار آدمی کی نماز کا (طریقہ) پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: '' نماز کھڑے ہو کر پڑھو، اگر (کھڑے ہونے کی) طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر، اگر (بیٹھنے کی بھی) طاقت نہیں ہے تو پہلو کے بل (لیٹ کر)۔

وضاحت:.....یہ حدیث ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے بواسطہ ابراہیم بن طہمان حسین المعلم سے بیان کی ہے۔

---

(371) بخاری: 1115- ابوداود: 951- ابن ماجہ: 1231- نسائی: 1660-

(372) بخاری: 1117- ابوداود: 752- ابن ماجہ: 1223 .

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے علم میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس نے حسین المعلم سے ابراہیم بن طہمان (کی روایت) کی طرح روایت بیان کی ہو۔

نیز ابواسامہ اور دیگر راویوں نے بھی حسین المعلم سے عیسیٰ بن یونس (کی روایت) جیسی روایت بیان کی ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک یہ حکم نفل نماز کے لیے ہے۔

(ترمذی کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں) ہمیں ابن ابی عدی نے بواسطہ اشعث بن عبدالملک، حسن سے بیان کیا ہے کہ اگر آدمی چاہے تو نفل نماز کھڑے، بیٹھے یا لیٹ کر ادا کرسکتا ہے۔ اگر مریض بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں: ''اپنی دائیں کروٹ پر نماز پڑھے۔''

بعض کہتے ہیں: اپنی گدی کے بل چت لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف کر کے پڑھے۔

''جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے لیے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر ہے'' اس حدیث کے بارے سفیان ثوری کہتے ہیں: ''یہ تندرست اور اس شخص کے لیے ہے جسے کوئی عذر نہ ہو اور یہ بھی نفل نماز میں لیکن جسے کوئی بیماری وغیرہ کا عذر ہو تو وہ بیٹھ کر بھی نماز پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر پڑھنے کا ہی ثواب ملتا ہے اور بعض احادیث میں بھی سفیان ثوری کے قول جیسا مفہوم آیا ہے۔

163..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

373۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ ....

حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے (کبھی) نہیں دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی وفات سے ایک سال پہلے نوافل بیٹھ کر پڑھتے اور اس میں (جو) سورت پڑھتے اُسے ترتیل کے ساتھ پڑھتے یہاں تک وہ (نماز) بہت لمبی ہو جاتی۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے پھر جب آپ کی قراءت سے تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں (تو) آپ کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع کرتے (...)

(373) مسلم: 733۔ نسائی: 658۔ عبدالرزاق: 4089۔ ابن خزیمہ: 1242

پھر ہر رکعت میں ایسے ہی کرتے تھے۔

یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے لیکن جب قراءت کھڑے ہو کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہی کرتے تھے اور جب قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے تھے۔

احمد اور اسحاق ﷭ فرماتے ہیں: ''ان دونوں ہی حدیثوں پر عمل ہو سکتا ہے۔'' گویا ان کی نظر میں دونوں حدیثیں ہی صحیح ہیں اور ان پر عمل ہوگا۔

374۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ .

سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور قراءت بھی بیٹھے ہوئے ہی کرتے۔ پس جب آپ کی قراءت سے تیس یا چالیس آیات رہ جائیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت کرتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کرتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

375۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ .

عبداللہ بن شقیق ؒ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا (تو) انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ پس جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر ہی کرتے تھے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(374) بخاری: 1118۔ مسلم: 731۔ ابوداود: 953۔ ابن ماجہ: 1226۔ نسائی: 1648، 1650۔

(375) صحیح: مسلم: 730۔ ابوداود: 955۔ ابن ماجہ: 1227۔ نسائی: 1646۔ تحفۃ الاشراف: 16207۔

164..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ))
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز میں بچے کے رونے (کی آواز) کو سنتا ہوں تو (نماز) ہلکی کر دیتا ہوں''

376۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نماز میں بچے کے رونے (کی آواز) سنتا ہوں تو اس خیال سے کہ کہیں اس کی ماں بے چین نہ ہو جائے میں نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں۔'' [1]

توضیح:..... [1] ہلکا کر دیتا: یہ تخفیف قراءت میں ہوتی تھی نہ رکوع اور سجدہ میں۔ واللہ اعلم (ع م)

وضاحت: ..... اس مسئلہ میں ابو قتادہ، ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

165..... بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِخِمَارٍ
بالغہ عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی

377۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بالغہ عورت کی نماز صرف (بڑی) چادر کے ساتھ ہی (قبول) ہوتی ہے۔

توضیح:..... الحائض: جو عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے اور بالغہ ہو جائے۔ (ع م)

الخِمار: خ کی زیر کے ساتھ چھپانے کی چیز دوپٹہ، اوڑھنی وغیرہ۔ (ع م)

وضاحت:..... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

لفظ حائض کا مطلب ہے بالغہ عورت جب اسے حیض شروع ہو جائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب عورت بالغہ ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے بال کھلے رکھنا جائز نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ جسم کا کوئی بھی حصہ کھلا رکھ کے عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نیز

---

(376) بخاری: 708۔ مسلم: 470۔ ابن ماجہ: 989۔

(377) صحیح: ابوداود: 641۔ ابن ماجہ: 655۔

فرماتے ہیں: ''کہا جاتا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کا اوپر والا حصہ غیر مستور ہو تو اس کی نماز جائز ہوگی۔

166..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل منع ہے

378۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

توضیح:..... سدل: کا لفظی معنی چھوڑنا یا لٹکانا ہوتا ہے یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ چادر کے درمیان والا حصہ سر کے اوپر رکھ کر کناروں کو کندھوں پر رکھنے کی بجائے دائیں اور بائیں چھوڑ دینا۔ (ع م)

وضاحت:..... اس مسئلہ میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطاء (ابن ابی رباح) سے روایت کی گئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہمیں صرف عسل بن سفیان کی سند سے ہی ملتی ہے۔

نیز اہل علم نے نماز میں سدل کے بارے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے نماز میں سدل کو مکروہ سمجھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس طرح یہودی کرتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نماز کی حالت میں سدل اس وقت مکروہ ہے جب اس کے اوپر صرف ایک ہی کپڑا ہو اگر قمیص کے اوپر سے سدل کرتا ہے تو یہ جائز ہے۔ یہ قول احمد رحمہ اللہ کا ہے۔ جب کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے نماز میں سدل کو مکروہ کہا ہے۔

167..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں (سامنے سے) کنکر ہٹانا یا صاف کرنا مکروہ عمل ہے

379۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ.))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکروں کو نہ ہٹائے بے شک رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔''

وضاحت:..... اس مسئلہ میں علی بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

---

(378) حسن: ابوداود: 643۔ ابن ماجہ: 966۔

(379) ضعیف: ابوداود: 945۔ ابن ماجہ: 1027۔ نسائی: 1191۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے دورانِ نماز کنکر ہٹانے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر ضرور ہی یہ کام کرنا چاہتے ہو تو ایک مرتبہ کرو۔'' گویا آپ ﷺ سے ایک دفعہ کرنے کی اجازت ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

380۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ مُعَيْقِيبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً .))

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکر وغیرہ ہٹانے کے بارے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ضرور ہی کرنا چاہتے ہو تو صرف ایک مرتبہ کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

168..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں (سجدہ کی جگہ صاف کرنے کے لیے) پھونک مارنا مکروہ ہے

381۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا مَيْمُونٌ أَبُو حَمْزَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلٰى طَلْحَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا، يُقَالُ لَهُ: أَفْلَحُ، إِذَا سَجَدَ نَفَخَ، فَقَالَ: ((يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ .))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمارے ایک غلام کو، جسے افلح کہا جاتا تھا، دیکھا (کہ) جب وہ سجدہ کرتا (تو زمین پر) پھونک مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے افلح! اپنے چہرے کو مٹی لگاؤ۔''

وضاحت:...... احمد بن منیع کہتے ہیں کہ عباد بن عوام نے نماز میں پھونک مارنے کو مکروہ کہا ہے اور وہ کہتے ہیں: ''اگر وہ پھونک مار لیتا ہے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔'' احمد بن منیع کہتے ہیں: ''ہم بھی اسی بات کو لیتے ہیں۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض نے ابوحمزہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام تھا جس کا نام رباح تھا۔

382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا

ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں احمد بن عبدہ الضبی نے حماد بن زید کے واسطے کے ساتھ میمون ابی حمزہ سے اس سند کے

(380) بخاری: 1207۔ مسلم: 546۔ ابوداود: 946۔ ابن ماجہ: 1026۔ نسائی: 1192۔

(381) ضعیف: ابن حبان: 1913۔ بیہقی: 252/2۔

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَقَالَ: غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ: رَبَاحٌ.

ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔ اور (اس میں) کہا ہے ہمارا غلام جسے رباح کہا جاتا تھا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (کی سند) کچھ خاص (قوی) نہیں ہے اور میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے۔

نیز نماز میں (زمین پر) پھونک مارنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: ''اگر دوران نماز پھونک مارتا ہے تو نماز دوبارہ پڑھے'' یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

بعض کہتے ہیں: نماز میں پھونک مارنا مکروہ عمل ہے (لیکن) اگر دوران نماز پھونک مارتا ہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی'' احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

169..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوکھ یا کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے

383- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

توضیح: ...... الخاصرة پر ہاتھ رکھنے کو اَلْاِخْتِصَار اور ایسا کرنے والے کو مُخْتَصِرٌ کہتے ہیں۔ اور الخاصرة سرین (کولھے) کی جڑ سے پسلیوں سے نیچے تک کے درمیانی حصے کو کہا جاتا ہے۔ جس جگہ کو عام طور پر کوکھ کا نام دیا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہل علم کی ایک جماعت نے نماز میں اختصار کو مکروہ سمجھا ہے اور اختصار کا مطلب ہے آدمی نماز میں اپنی کوکھ (خاصرہ) پر ہاتھ رکھے اور بعض نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو اور دونوں ہاتھ دونوں کوکھوں پر رکھنے کو بھی مکروہ کہا ہے اور روایت کی جاتی ہے کہ ابلیس جب چلتا ہے تو اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

170..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلَاةِ

بالوں کو باندھ کر (جوڑے کی شکل میں) نماز پڑھنا مکروہ ہے

384- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ....

---

(382) ضعیف: (383) بخاری: 1219- مسلم: 545- ابوداود: 947- نسائی: 890-

(384) حسن: ابوداود: 646- ابن ماجه: 1042-

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضَفِرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا، فَقَالَ: أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ .))

ابوسعید المقبری سے روایت ہے کہ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھوں نے اپنے بالوں کی لٹ اپنی گردن پر باندھی ہوئی تھی۔ (ابو رافع رضی اللہ عنہ نے) اسے کھول دیا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے غصے کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو (ابو رافع رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ''اپنی توجہ نماز پر رکھیں اور غصہ نہ کریں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ (کام) شیطان کا حصہ ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے بال باندھ کر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔
ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عمران بن موسیٰ القرشی المکی ہے جو کہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے۔

171..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع کا بیان

385۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، تَشَهَّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتَذَرُّعٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ۔ يَقُولُ: تَرْفَعُهُمَا۔ إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا .))

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تہجد کی) نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد ہے اور عاجزی، انکساری، مسکینی اور ہاتھ اٹھانا ہے اور تو اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف سیدھے کر کے اٹھا کہ ہاتھوں، اندر والا حصہ تیرے چہرے کی طرف ہو اور تو کہے: ''اے میرے رب! اے میرے رب!'' اور جو شخص اس طرح نہیں کرتا وہ ایسا ایسا ہے (یعنی ناقص کام کرنے والا)۔

حل اشکال:...... تَخَشُّعٌ: خود کو چھوٹا اور بے حیثیت بنانا اپنے آپ کو پست سمجھنا۔ (القاموس الوحید: ص441)
تضرعٌ: لاچاری اور بے بسی کا اظہار کرنا، رو دھو کر کچھ مانگنا۔ (القاموس الوحید: 968)

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے علاوہ باقی راوی اس حدیث (کے آخر) میں کہتے ہیں جو ایسے نہیں کرتا تو وہ ناقص ہے۔

---

(385) ضعيف: مسند احمد: 211/1- ابن خزيمه: 1213-

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شعبہ نے عبد ربہ بن سعید سے یہ حدیث روایت کرتے وقت کئی مقامات پر غلطی کی ہے۔ اس نے انس بن ابی انس کہا ہے جب کہ یہ عمران بن ابی انس ہے اور اس نے عبداللہ بن حارث کہا ہے جب کہ وہ عبداللہ بن نافع بن العمیاء ہے جس نے ربیعہ بن حارث سے روایت لی ہے۔ اور شعبہ نے کہا ہے۔ عبداللہ بن حارث سے اس نے مطلب سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (روایت ذکر کی) حالاں کہ وہ روایت تو ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ذکر کی ہے۔

محمد (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''لیث بن سعد کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔''

172..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا منع ہے

386۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ))

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرکے مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے (کیوں کہ) وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بہت سے راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کی طرح ہی روایت کیا ہے۔

نیز شریک نے محمد بن عجلان سے اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث اسی طرح روایت کی ہے (لیکن) شریک کی حدیث محفوظ نہیں ہے۔

173..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں لمبا قیام کرنا

387۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کہا گیا کہ کونسی نماز زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''لمبے قیام والی۔''

---

(386) صحیح : ابو داود: 562۔ ابن ماجہ: 967۔

(387) مسلم: 756۔ ابن ماجہ: 1421۔ بیہقی: 8/3۔

توضیح:...... القنوت: یہ کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً: اطاعت، خشوع، نماز، دعا، عبادت، قیام وغیرہ اور یہاں یہ قیام کے معنی میں ہے۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن حُبشی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

174...... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَفَضْلِهِ
کثرت کے ساتھ رکوع اور سجدے کرنے کی فضیلت

388۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ رَجَاءٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ: ....

حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً .))

معدان بن طلحہ الیعمری کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ (غلام) ثوبان رضی اللہ عنہ کو ملا تو ان سے کہا: ''آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کریں جو مجھے فائدہ دے اور جنت میں لے جائے'' تو وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: ''سجدوں کو لازم پکڑ، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (سجدہ) کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ ختم کر دیتے ہیں۔''

389۔ قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ: فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً .))

معدان بن طلحہ کہتے ہیں (پھر) میری ملاقات ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے بھی وہی سوال کیا جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو انھوں نے فرمایا: ''سجدوں کو لازم پکڑو (کیوں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس سے ایک گناہ ختم کر دیتے ہیں۔''

وضاحت:......(ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: معدان بن طلحہ الیعمری کو ابن ابی طلحہ بھی کہا جاتا ہے۔

(388) مسلم: 488۔ ابن ماجہ: 1423۔ نسائی: 1139۔
(389) مسلم: 488۔

نیز اس مسئلہ میں ابوہریرہ، ابوامامہ اور ابوفاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع اور سجدے کثرت کے ساتھ کرنے کے بارے ثوبان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اس مسئلہ کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نماز میں لمبا قیام کرنا رکوع اور سجدے زیادہ کرنے سے بہتر ہے" اور بعض کہتے ہیں: "زیادہ رکوع اور سجدے کرنا لمبے قیام سے افضل ہیں۔"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث مروی ہیں" اور انھوں نے اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "دن کے وقت رکوع اور سجدے زیادہ کرنا لیکن رات کو لمبا قیام کرنا (بہتر ہے)۔ اس لیے جو آدمی رات کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو (دن کو) کثرت رکوع وسجود اس کے لیے بہتر ہے کیوں کہ تلاوت تو اس نے کرنی ہی ہے اور کثرت رکوع وسجود کا فائدہ بھی اٹھا لے گا۔"

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسحاق رحمہ اللہ نے یہ بات اس لیے کہی ہے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز اسی طرح لمبے قیام کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ اور دن کے وقت آپ کے قیام کو اس قدر لمبا بیان نہیں کیا گیا جس قدر رات کی نماز میں کیا گیا ہے۔

175..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں دو سیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنا

390۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کچھ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ لیکن بعض علماء نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ کہتے ہیں۔ ابراہیم کہتے ہیں نماز میں بندہ متوجہ ہوتا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

---

(390) صحیح: ابوداود: 921۔ ابن ماجہ: 1245۔ نسائی: 1202۔

176..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ
سہو کے سجدے سلام سے پہلے کرنا

391۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

بنوعبدالمطلب کے حلیف سیدنا عبداللہ بن بحینہ الاسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں جب بیٹھنا تھا (بھول کر) کھڑے ہوگئے تو جب آپ نے اپنی نماز کو پورا کیا تو دوسجدے کیے، ہرسجدہ کرتے وقت بیٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے (اور سجدے) سلام پھیرنے سے پہلے کیے اور لوگوں نے بھی آپ کے بھول جانے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے ساتھ سجدے کیے۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالاعلیٰ اور ابوداود نے کہا کہ ہمیں ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ محمد بن ابراہیم خبر دی ہے کہ ابوہریرہ اور عبداللہ بن سائب القاری رضی اللہ عنہما سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہرقسم کا سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں: ''یہ حکم دوسری تمام احادیث کا ناسخ ہے۔'' اور وہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا آخری فعل اسی پر تھا۔

احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کہتے ہیں: ''جب آدمی دو رکعتیں پڑھ کر (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے۔''

عبداللہ بن بحینہ یہ عبداللہ بن مالک ہیں اور یہی ابن بحینہ ہیں۔ مالک ان کے والد اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ (ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھے اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی کی طرف سے اسی طرح بتایا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سجدہ سہو کب کیا جائے؟ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے آیا کہ سلام سے پہلے یا بعد میں؟ بعض یہ رائے رکھتے ہیں کہ سلام کے بعد کیے جائیں، یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ سلام سے پہلے کرے اور یہ قول یحییٰ بن سعید، ربیع اور اکثر فقہائے مدینہ کا ہے۔ نیز امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ جب نماز میں زیادتی ہوگئی ہو تو سلام کے بعد اور جب کمی ہوئی ہو تو

(391) بخاری: 829۔ مسلم: 570۔ ابوداود: 1034۔ ابن ماجہ: 1206۔ نسائی: 1177۔

سلام سے پہلے سجدے کرے یہ قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سہو کے سجدوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے ہر ایک کو اس کے مطابق استعمال کیا جائے گا۔ ان کے مطابق جب امام دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے، اور جب ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سلام پھیرنے کے بعد اور جب ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو بھی سلام کے بعد سجدہ سہو کرے اور ہر ایک حدیث پر اسی کے مطابق عمل ہوگا اور ہر وہ سہو جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تذکرہ نہیں ملتا تو اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اسحاق رحمہ اللہ بھی احمد رحمہ اللہ کی طرح ہی کہتے ہیں سوائے اس بات کے کہ ہر وہ سہو جس کے بارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تذکرہ نہیں ہے اس میں اگر نماز میں زیادتی ہوئی ہے تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہوئی ہے تو سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے۔

177..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام پھیرنے اور بات وغیرہ کرنے کے بعد سہو کے سجدے کرنا

392۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو آپ سے کہا گیا: ''نماز (کی رکعات) میں اضافہ ہوگیا ہے یا آپ بھول گئے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔''

وضاحت:.....امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

393۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے باتیں کرنے کے بعد کیے۔

وضاحت:.....اس مسئلہ میں معاویہ، عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔

394۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

---

(392) بخاری: 401۔ مسلم: 572۔ ابو داود: 1019، 1022۔ ابن ماجہ: 1203۔ نسائی: 1254، 1257۔

(393) صحیح: مسلم: 572۔ نسائی: 1329۔ (394) بخاری: 482۔ مسلم: 573۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (سہو کے) دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ایوب اور دیگر راویوں نے بھی اسے ابن سیرین سے روایت کیا ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے اور وہ سہو کے دو سجدے کرے اگرچہ وہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور چوتھی میں تشہد کی مقدار کے مطابق نہ بیٹھا تو اس کی نماز فاسد ہوگی یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے۔

178..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے بعد تشہد کا بیان

395۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں نماز پڑھائی تو آپ علیہ السلام بھول گئے، آپ علیہ السلام نے (سہو کے) دو سجدے کیے پھر تشہد پڑھا (اور) پھر سلام پھیرا۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ نیز محمد بن سیرین نے بھی ابو المہلب سے، جو ابو قلابہ کے چچا ہیں، اس حدیث کے علاوہ (حدیث) روایت کی ہے۔

محمد رحمہ اللہ نے یہ حدیث خالد الحذا سے بواسطہ ابو قلابہ، ابو المہلب سے روایت کی ہے اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو یا معاویہ بن عمرو ہے۔ عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور دیگر راویوں نے بھی خالد الحذاء کے واسطے کے ساتھ ابو قلابہ سے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔ اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کی تین رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا تو خرباق نامی ایک آدمی کھڑا ہوا۔

سجدہ سہو میں تشہد کے بارے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: ''تشہد کرنے کے بعد سلام پھیرے۔'' بعض کہتے ہیں: ''ان میں تشہد اور سلام نہیں اور جب سلام سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہیں بیٹھے گا۔'' یہی قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے۔

---

(395) شاذ بذكر التشهد: ابوداود: 21039۔ ابن حبان: 267۔ حاكم: 323/1۔

179..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيُشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

جس شخص کو (نماز میں) زیادتی یا کمی یا شک ہو

396۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ عِيَاضٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .))

عیاض بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) سے کہا: ''(اگر) ہم میں سے کسی نماز پڑھنے والے کو پتہ نہ چلے کہ کتنی (رکعات) نماز پڑھی ہے تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی نماز پڑھ لی ہے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عثمان، عبداللہ بن مسعود، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔''

نیز مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ایک یا دو میں شک کرے تو اسے ایک ہی سمجھے اور جب دو یا تین میں شک کرے تو انھیں دو سمجھے اور اس (شک) کی وجہ سے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے'' ہمارے ساتھیوں کا اسی پر عمل ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں: جب اسے اپنی نماز میں شک ہو کہ کتنی پڑھی ہے تو وہ نماز دوبارہ پڑھ لے۔

397۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى ، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی جب نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے (اور) اس پر شبہ ڈالتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کتنی نماز پڑھ لی ہے تو جب تم سے کوئی شخص ایسا معاملہ پائے تو (تشہد میں) بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لے۔''

حل اشکال:...... فَيَلْبِسُ: لَبَسَ يَلْبِسُ کا مطلب ہوتا ہے کسی پر کوئی چیز مشتبہ اور پیچیدہ بنانا، خلط ملط کرنا

---

(396) صحیح: ابوداود: 1029۔ ابن ماجہ: 1204۔ نسائی: 1238۔

(397) بخاری: 608۔ مسلم: 389۔ ابوداود: 516۔ ابن ماجہ: 1216۔ نسائی: 670۔

تا کہ اس کی حقیقت نہ پہچانی جائے قرآن مجید میں ہے۔

﴿وَلَا تَلْبِسُو الحق با الباطل﴾ حق کو باطل میں گڈمڈ نہ کرو۔(القاموس الوحید:ص 1447)

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

398۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلَى وَاحِدَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثِنْتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ، سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ .))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب کوئی شخص اپنی نماز میں بھول جائے (اور) اسے پتہ نہ ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو تو وہ ایک کو بنیاد بنائے (اور) اگر اسے پتہ نہ چلے کہ دو پڑھی ہیں یا تین تو وہ دو کو بنیاد بنائے (اور) اگر اسے پتہ نہ چلے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ تین کو بنیاد بنائے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ زہری نے بھی عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے بواسطہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی حدیث روایت کی ہے۔

180...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
جو شخص ظہر اور عصر میں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے

399۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! نماز میں کمی ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں“ تو اللہ کے رسول ﷺ

(398) صحیح: ابن ماجہ: 1209۔

(399) بخاری: 482۔ مسلم: 573۔ ابوداود: 1008، 1111۔ ابن ماجہ: 1214۔ نسائی: 1224، 1227۔

اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ.

کھڑے ہوئے اور باقی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا، پھر اللہ اکبر کہا اور پہلے سجدے جتنا یا اس سے لمبا سجدہ کیا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنا سر سجدے سے اٹھایا پھر پہلے سجدے جتنا یا اس سے لمبا سجدہ کیا۔

توضیح:..... ذوالیدین: ان کا اصل نام خرباق تھا، ان کے ہاتھ کچھ لمبے تھے جس کی وجہ سے انھیں ذوالیدین (ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا۔ رضی اللہ عنہ (ع م)

وضاحت:..... اس مسئلہ میں عمران بن حصین، عبداللہ بن عمر اور ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اس حدیث (پر عمل کے بارے میں) میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اہل کوفہ کہتے ہیں: ''جب نماز میں بھول کر یا نہ جانتے ہوئے بات کر لے تو نماز دوبارہ پڑھے۔'' اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث نماز میں بات کی حرمت سے پہلے کی ہے۔

رہے امام شافعی رحمہ اللہ تو وہ اس حدیث کو صحیح خیال کرتے ہیں اور اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے کہتے ہیں: یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ''روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے تو قضاء نہیں دے گا، وہ تو ایک رزق تھا جو اللہ نے اسے عطا کر دیا'' سے زیادہ صحیح ہے۔ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ان کوفیوں نے روزہ دار کے جان بوجھ کر اور بھول کر کھانے میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے فرق کیا ہے۔'' احمد (بن حنبل) رحمہ اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے فرماتے ہیں: ''اگر امام نماز میں اس خیال کے ساتھ کہ اس نے نماز مکمل کر لی ہے بات کر لے پھر اسے پتہ چلے کہ اس کی نماز مکمل نہیں ہوئی تھی تو (اس صورت میں) وہ اپنی نماز پوری کر لے۔''

جو شخص امام کے پیچھے ہے اگر وہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی نماز باقی رہتی ہے بات کرے تو اس پر نماز دوبارہ شروع کرنا ضروری ہے۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ نماز مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن آج کے دن کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے مقصد کے مطابق بات کرے کیوں کہ آج فرائض میں کمی بیشی نہیں ہو رہی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے کچھ اسی قسم کی بات کی ہے۔ اسحاق رحمہ اللہ نے امام احمد جیسی بات ہی کہی ہے۔

181..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

400۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ

سعید بن یزید ابومسلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس

(400) بخاری: 386۔ مسلم: 555۔ نسائی: 775۔

لِأَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ: أَكَـانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا رسول اللہ ﷺ اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیتے تھے'' انھوں نے (جواباً) فرمایا: ''ہاں۔''

وضــاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن ابی حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عمرو بن حریث، شداد بن اوس، اوس الثقفی، ابو ہریرہ اور بنو شیبہ کے ایک آدمی عطاء رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہوگا۔

182..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ
نماز فجر میں قنوت (نازلہ) کرنا

401۔ حَـدَّثَـنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَـنِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت (نازلہ) کیا کرتے تھے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں علی، انس، ابو ہریرہ، ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ الانصاری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہل علم نے نمازِ فجر میں قنوت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ میں سے بعض اہل علم کے مطابق فجر کی نماز میں قنوت درست ہے۔ امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کہتے ہیں: ''فجر میں قنوت اسی وقت کرے جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آ جائے تو جب کوئی مصیبت یا پریشانی آ جائے تو پھر امام پر ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کے لشکروں کے لیے دعا کرے۔''

183..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ
قنوت نازلہ کو چھوڑنے کا بیان

402۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ....

عَـنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَـا أَبَةِ إِنَّكَ قَـدْ صَـلَّيْتَ خَـلْفَ رَسُـولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِـي بَـكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

ابو مالک الاشجعی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا: ''ابا جان! آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے یہاں کوفہ میں تقریباً پانچ سال نمازیں

(401) مسلم: 678۔ ابو داود: 1441۔ نسائی: 1076۔

(402) صحیح: صحیح الموارد: 419۔ ابن ماجہ: 1241۔ نسائی: 1080۔

بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَا هُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ ، أَكَانُوا يَقْنُتُونَ؟ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ .

پڑھی ہیں، کیا یہ شخصیات بھی قنوت کرتی تھیں؟'' انھوں نے فرمایا: ''بیٹا یہ بدعت ہے۔''

403۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں صالح بن عبداللہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوعوانہ نے ابو مالک الاشجعی رحمہ اللہ سے اسی سند کے ساتھ ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ''اگر نماز میں قنوت کر لے تو بھی بہتر ہے نہ کرے تو بھی ٹھیک ہے'' انھوں نے نہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فجر میں قنوت کے قائل نہیں ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو مالک الاشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

184..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

اگر نماز میں کسی کو چھینک آ جائے

404۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ ....

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ عَفْرَاءَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آ گئی۔ میں نے کہا: ''تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہمارا رب چاہے اور پسند کرے۔'' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو آپ نے فرمایا: ''نماز میں بات کرنے والا کون تھا؟'' کسی آدمی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے دوسری مرتبہ کہا: ''نماز میں بات کرنے والا کون تھا۔ تو کسی نے جواب نہ دیا، پھر آپ علیہ السلام نے تیسری مرتبہ کہا، نماز میں بات کرنے والا کون تھا تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں تھا۔

(403) صحیح لغیرہ: حوالہ کے لیے پچھلی حدیث دیکھیں۔

(404) حسن: ابوداود: 773۔ نسائی: 931۔ ابن خزیمہ: 614۔ مسند احمد: 340/4

قَالَ: قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا.))

نبی ﷺ نے پوچھا: ''تو نے کیسے کہا تھا؟'' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہمارا رب پسند کرے اور چاہے۔'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیس سے زائد ❶ فرشتوں نے جلدی کی کہ کون اس (کلمہ) کو لے کر (آسمان کی طرف پہلے) چڑھتا ہے۔''

توضیح:...... ❶ عربی زبان میں بِضْعَةٌ کا لفظ 3 سے 9 تک بولا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفاعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا اطلاق نوافل پر ہوتا ہے کیوں کہ بہت سے تابعین کہتے ہیں: ''جب فرض نماز میں کسی کو چھینک آجائے تو وہ اپنے دل میں الحمد للہ کہے وہ اس سے زیادہ کی رخصت نہیں دیتے۔''

185...... بَابُ مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کرنا منسوخ ہو چکا ہے

405۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ.

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو آدمی اپنے ساتھ والے نمازی سے بات کر لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''اور اللہ کے لیے فرمانبردار بن کے کھڑے ہو جاؤ''۔ (البقرۃ: 238) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک رحمہما اللہ اور اہل کوفہ کا ہے۔

(405) بخاری: 1200۔ مسلم: 539۔ ابو داود: 949۔ نسائی: 1219۔

بعض کہتے ہیں: ''جب جان بوجھ کر بات کرے تو نماز دوبارہ پڑھے اور اگر بھول کر یا نہ جانتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو جائز ہے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

186..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

توبہ کرتے وقت نماز پڑھنا

406۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ .)) ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

اسماء بن حکم الفزاری روایت کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سن لیتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتے مجھے اس سے فائدہ دیتے۔ اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھے حدیث بیان کرتا (تو) میں اس سے حلف لیتا اور جب وہ مجھے قسم دے دیتا (تو) میں اس کی تصدیق کرتا اور مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا: (ابوبکر فرماتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھ کر اللہ سے بخشش مانگتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔'' پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت ''اور وہ لوگ جب کوئی برا کام یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔'' (آل عمران: 135) آخر تک پڑھی۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود، ابوالدرداء، انس، ابوامامہ، معاذ، واثلہ اور ابوالیسر رضی اللہ عنہم جن کا نام کعب بن عمرو تھا سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ہمیں صرف عثمان بن مغیرہ کی سند سے ہی ملتی ہے اور ان سے شعبہ اور دیگر راویوں نے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع ہی بیان کی ہے۔

نیز سفیان اور مسعر نے اسے موقوف بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ذکر نہیں کیا، اسی طرح (اکیلے) مسعر سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

اور ہمارے علم میں اسماء بن حکیم رحمہ اللہ کی صرف یہی ایک حدیث مرفوع ہے۔

(406) حسن: ابوداود: 1521۔ ابن ماجہ: 1395۔

187..... بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

بچے کو نماز (پڑھنے) کا حکم کب دیا جائے

407- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرَةٍ.))

سیدنا سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ جب سات سال کا ہو جائے، تو اسے نماز سکھاؤ اور (جب) دس سال کا ہو جائے تو (نماز نہ پڑھنے پر) اسے مارو۔“

وضاحت:..... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ دس سال (کی عمر) کے بعد بچہ جو (نماز) چھوڑ دے اس کی قضاء دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سبرہ رضی اللہ عنہ معبد الجہنی کے بیٹے ہیں انھیں ابن عوسجہ بھی کہا جاتا ہے۔

188..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي التَّشَهُّدِ

آدمی اگر تشہد پڑھنے کے دوران بے وضو ہو جائے

408- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمُلَقَّبُ مَرْدُوَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ أَخْبَرَاهُ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی تشہد کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہو گی۔“

وضاحت: ..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور اس سند میں اضطراب ہے۔

بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب آدمی تشہد کی مقدار بیٹھ جائے اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب تشہد اور سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

---

(407) ابوداود: 494۔ مسند احمد: 3/404۔ دارمی: 1438

(408) ضعیف: ابو داود: 617۔ عبدالرزاق: 3673۔

امام احمد (بن حنبل رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''اگر اس نے تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر دیا ہے تو نبی ﷺ کے فرمان: ''نماز کا اختتام سلام ہے'' کی وجہ سے جائز ہوگا اور تشہد کوئی ضروری نہیں ہے، کیوں کہ نبی ﷺ بھی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور اپنی نماز جاری رکھی تھی حالاں کہ تشہد نہیں کیا تھا۔

اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر تشہد پڑھ لیا ہے اور سلام نہیں پھیرا تو جائز ہے'' انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں تشہد سکھایا (اور) فرمایا: ''جب تو اس (کو پڑھنے) سے فارغ ہو جائے تو تو نے اپنے ذمہ حق کو ادا کر دیا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی کو بعض محدثین نے جن میں یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔

189..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

جب بارش ہو تو اپنی رہائش پر نماز پڑھنا

409۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ .))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے کہ بارش آ گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاہے اپنے ٹھکانے (یا رہائش) پر نماز پڑھ لے۔''

توضیح:...... رَحْلِه: اونٹ کے کجاوے کو رحل کہا جاتا ہے۔ اسی طرح رہائش گاہ اور سفر کی ضروریات کو بھی رحل کہتے ہیں، لیکن یہاں درمیانی معنی مراد ہے۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، سمرہ، ابوالملیح کے باپ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

علماء نے بارش اور کیچڑ کی صورت میں جماعت اور جمعہ سے بیٹھ رہنے کی رخصت دی ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سنا ابوزرعہ رحمہ اللہ کہہ رہے تھے کہ عثمان بن مسلم نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان تین آدمیوں علی بن مدینی، ابن شاذ کونی اور عمرو بن علی سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں دیکھا۔

ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ انھیں زید بن اسامہ بن عمر الھذلی بھی کہا جاتا ہے۔

(409) مسلم: 698۔ ابوداود: 1065۔ ابن خزیمہ: 1659۔ ابن حبان: 2082۔

190..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ
نماز کے بعد تسبیحات کرنا

410۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: ((فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ .))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فقراء لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مال دار لوگ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں، لیکن ان کے پاس مال ہے وہ (غلاموں کو) بھی آزاد کرتے ہیں اور صدقہ بھی کرتے (جب کہ ہم اس سے محروم ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھ لو تو تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (33) مرتبہ الحمد للہ، چونتیس (33) مرتبہ اللہ اکبر اور دس (10) مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو، تو تم اس کے ساتھ اپنے سے سبقت لے جانے والے کو پہنچ سکتے ہو اور جو تم سے پیچھے ہیں وہ تمھیں نہیں پہنچ سکیں گے۔

وضاحت: .....اس مسئلہ میں کعب بن عجرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، زید بن ثابت، ابوالدرداء، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اس مسئلہ میں ابوہریرہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''دو کام ایسے ہیں جن کو بجا لانے سے مسلمان آدمی جنت میں داخل ہو جاتا ہے: (پہلا) ہر نماز کے تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور (دوسرا) سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

191..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ
کیچڑ اور بارش میں سواری کے اوپر نماز پڑھنا

411۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ ......

(410) ضعیف: نسائی: 1353۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ، فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ، وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَأَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يُومِءُ إِيمَاءً، يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ اپنے باپ (عثمان) سے وہ اپنے دادا (مرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو (مسافر) ایک تنگ جگہ پہنچے نماز کا وقت ہوا تو بارش شروع ہوگئی آسمان اوپر (سے بارش برسا رہا) تھا اور نیچے کیچڑ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اذان دی اور آپ (اس وقت) سواری پر تھے اور اقامت کہی پھر آپ اپنی سواری پر آگے بڑھے اور اشارے کے ساتھ نماز پڑھائی آپ کا سجدہ رکوع سے کچھ زیادہ جھک کر ہوتا تھا۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے صرف عمر بن الرماح البلخی نے ہی روایت کیا ہے، صرف انھی کی سند سے ملتی ہے۔ اور ان سے کئی علماء نے روایت کی ہے۔ اسی طرح انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے پانی اور مٹی (کیچڑ) میں اپنی سواری کے اوپر نماز پڑھی۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

192..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بہت زیادہ کوشش ومحنت کرنا

412- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا!! وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے پاؤں پھول گئے (یعنی سوزش آ گئی) تو آپ ﷺ سے کہا گیا آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، پھر بھی آپ یہ تکلف کرتے ہیں (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

توضیح:......اِنْتَفَخَتْ: لمبے قیام کی وجہ سے پاؤں پر ورم آ گیا اور وہ پھول گئے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(411) ضعيف الاسناد: السلسلة الضعيفه: 6436- مسند احمد: 173/4- بيهقي: 7/2

(412) بخاري: 1130- مسلم: 2819- ابن ماجه: 1419- نسائي: 1644-

193..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ

قیامت کے دن بندے سے پہلا حساب نماز کا ہوگا

413۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، قَالَ: فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ .))

حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں مدینہ میں آیا (اور) دعا کی: ''اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین نصیب فرما'' تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا میں نے کہا: میں نے اللہ سے اچھا ہم نشین مانگا تھا، پس آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مجھے نفع دے تو انھوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک بندے کے اعمال میں سے پہلا حساب جو اس سے قیامت کے دن لیا جائے گا، وہ نماز ہوگی اگر (نماز کی صورت حال) درست ہوئی تو وہ کامیابی اور نجات پا جائے گا اور اگر (اس کی صورت حال) خراب ہوئی تو وہ برباد ہو کر نقصان اٹھائے گا، اگر اس کے فرائض میں سے کچھ کمی ہوگی تو عزت و برتری والا پروردگار فرمائے گا (فرشتو) دیکھو کہ کیا میرے بندے کے نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طریقہ پر ہوگا۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نیز یہ حدیث ایک اور سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور حسن رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں نے بھی بواسطہ حسن رحمہ اللہ قبیصہ بن حریث رحمہ اللہ سے ایک اور حدیث روایت کی ہے۔ اور یہ قبیصہ بن حریث ہی مشہور ہیں۔ نیز انس بن حکیم سے بھی بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

---

(413) صحيح : صحيح الترغيب: 540۔ ابن ماجه: 1425۔ نسائی: 465۔

194۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ
جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعت سنت ادا کرتا ہے اس کی فضیلت

414۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بارہ رکعات سنت پر ہمیشگی کرتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنا دیتے ہیں۔ چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو بعد میں، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے ثابت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حافظہ کی وجہ سے بعض علماء نے اس میں کلام کی ہے۔

415۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ....

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .))

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) پڑھتا ہے (تو) اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ چار ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عنبسہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عنبسہ سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

---

(414) صحیح : ابن ماجه: 1140۔ نسائی: 1794۔ابو یعلی: 4525۔

(415) مسلم: 728۔ ابو داود: 1250۔ ابن ماجه: 1141۔ نسائی: 1796، 1799۔

195..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ
فجر کی دو رکعت (سنت) کی فضیلت

416۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہیں۔''

وضاحت:..... اس مسئلہ میں علی، عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی صالح بن عبداللہ الترمذی سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے۔

196..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيهِمَا
فجر کی دو سنتوں کو ہلکا پڑھنا نیز نبی ﷺ ان میں کیا قراءت کرتے تھے

417۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں مہینہ بھر نبی ﷺ کو دیکھتا رہا آپ فجر سے پہلی دو رکعتوں میں ﴿قل یا ایھا الکافرون﴾ اور ﴿قل ھو اللہ احد﴾ پڑھتے تھے۔

وضاحت:..... اس مسئلہ میں ابن مسعود، انس، ابو ہریرہ، ابن عباس، حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ اور ہمیں ثوری کی ابو اسحاق سے بیان کردہ حدیث صرف ابو احمد کی سند سے ہی ملتی ہے جو کہ لوگوں کے ہاں اسرائیل کی ابو اسحاق سے مشہور ہے۔

ابو احمد الزبیری ثقہ اور حافظ ہیں۔ (ترمذی) کہتے ہیں: میں نے بندار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حفظ حدیث میں ابو احمد الزبیری سے اچھا کوئی نہیں دیکھا۔ اور ابو احمد زبیری کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیر الاسدی الکوفی ہے۔

---

(416) مسلم: 725۔ نسائی: 1759۔

(417) صحیح: ابن ماجہ: 1149۔ نسائی: 992۔ مسند احمد: 24/2۔

197..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد باتیں کرنا

418- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا (تو) مجھ سے بات کر لیتے وگرنہ نماز (کے لیے مسجد) کی طرف چلے جاتے۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم نے طلوع فجر کے بعد نماز فجر پڑھنے تک کلام کرنے کو ناپسند کیا ہے لیکن اللہ کا ذکر یا کوئی اہم بات کی جا سکتی ہے یہ قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا ہے۔

198..... بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ

طلوع فجر کے بعد فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے

419- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(طلوع) فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔'' ❶

توضیح:...... ❶ یعنی طلوع فجر سے لے کر فجر کی جماعت کے درمیان صرف یہی دو رکعتیں پڑھی جائیں۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہمیں صرف قدامہ بن موسیٰ کے واسطے سے ہی ملی ہے لیکن ان سے بہت راویوں نے روایت کی ہے۔ اور اسی پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

اور اس حدیث کا مطلب یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد صرف فجر کی دو سنتیں ہی ہیں۔

---

(418) بخاری: 1161۔ مسلم: 743۔ ابوداود: 1626۔

(419) ابو داؤد: 1278۔ مسند احمد: 104/2۔ بیہقی: 465/2۔

199..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دوسنتوں کے بعد لیٹنا

420۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی دوسنتیں پڑھ لے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے ثابت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دوسنتیں اپنے گھر میں ادا کر لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ کام استحباب کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔

200..... بَابُ مَا جَاءَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو پھر (وہی) فرض نماز ہوگی

421۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو (جس نماز کے لیے اقامت کہی گئی ہے) اس فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابن بحینہ، عبداللہ ابن عمرو، عبداللہ بن سرجس، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز ایوب، ورقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے بھی عمرو بن دینار نے بواسطہ عطاء بن یسار، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے ثابت حدیث روایت کی ہے۔

نیز حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کی ہے لیکن وہ مرفوع نہیں ہے۔ جب کہ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے بیان کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسے عیاش بن عباس القتبانی المصری نے بھی ابوسلمہ کے واسطہ کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(420) صحیح: ابوداود: 1261۔ ابن ماجہ: 1199۔

(421) مسلم: 710۔ ابوداود: 1266۔ ابن ماجہ: 1151۔ نسائی: 865۔

اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو آدمی فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہ پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

201..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

جس شخص کی فجر کی دو سنتیں رہ جائیں وہ فجر (کے فرضوں) کے بعد پڑھ لے

422۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ .))

محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد کی طرف) نکلے تو نماز کی اقامت کہی گئی، میں نے (بھی) آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قیس ٹھہر جاؤ۔ کیا دو نمازیں اکٹھی (پڑھنی) ہیں؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا'' (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کوئی بات نہیں۔''

توضیح:..... مَهْلًا: رک جاؤ، ٹھہر جاؤ۔ (ع م)

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن ابراہیم کی حدیث ہمیں صرف سعید بن سعید کی سند سے ہی ملتی ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ''عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی ہے لیکن اسے مرسل روایت کیا جاتا ہے۔''

اسی حدیث کو اپناتے ہوئے اہل مکہ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ آدمی فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پڑھ سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور قیس رضی اللہ عنہ یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں، ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی کہا جاتا ہے۔

نیز اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے (کیوں کہ) محمد بن ابراہیم نے التیمی نے قیس رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی۔

بعض رواۃ نے یہ حدیث سعد بن سعید سے محمد بن ابراہیم کے واسطے سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نکلے اور قیس کو دیکھا۔ اور یہ حدیث عبدالعزیز کی سعد بن سعید سے بیان کی گئی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

---

(422) صحیح : ابوداود: 1267۔ ابن ماجه: 1154۔ ابن خزیمه: 1117۔ ابن حبان: 2471۔

202..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

ان (فجر کی سنتوں) کو سورج نکلنے کے بعد پڑھنا

423۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر کی دو سنتیں نہ پڑھ سکے تو وہ انھیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔''

وضاحت: .....امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہمیں اسی سند سے ہی ملتی ہے۔ نیز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے اس طرح کیا تھا۔ اور بعض علماء کا بھی اسی پر عمل ہے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عمرو بن عاصم الکلابی کے علاوہ اور کوئی راوی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے ہمام سے اس طرح حدیث بیان کی ہو۔ بلکہ معروف حدیث وہ ہے جسے قتادہ نے نضر بن انس سے بواسطہ بشیر بن نہیک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے نماز کو پالیا۔''

203..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

424۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

وضاحت: .....اس مسئلہ میں عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابوبکر العطار نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان فرماتے ہیں: ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث سے افضل سمجھتے ہیں۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر علماء بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کو

---

(423) صحیح: السلسلة الصحیحة: 2361۔ ابن ماجه: 1155۔

(424) صحیح: ابن ماجه: 1161۔ نسائي: 874۔ عبدالرزاق: 4806۔ مسند احمد: 1/85۔

اختیار کرتے ہیں۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں دن اور رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ ان کے مطابق ہر دو رکعتوں میں وقفہ (سلام) ہونا چاہیے۔ شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

204..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

425۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو اور ظہر کے بعد (بھی) دو رکعتیں پڑھیں۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

426۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ ادا کر پائے تو انھیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہمیں یہ حدیث صرف عبداللہ بن مبارک سے ہی اس سند کے ساتھ ملتی ہے۔ نیز قیس بن ربیع نے بھی شعبہ کے واسطہ کے ساتھ خالد الحذاء سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ہمارے علم کے مطابق شعبہ سے قیس بن ربیع کے علاوہ اور کوئی راوی بیان نہیں کرتا۔ نیز عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بھی نبی ﷺ کی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

427۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ....

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد (بھی) چار

---

(425) بخاري: 937۔ مسلم: 729۔ ابن ماجه: 1130۔ نسائي: 783۔

(426) صحيح: ابن ماجه، الكامل لابن عدى: 2067/6۔ تحفة الاشراف: 16208.

(427) صحيح: ابوداود: 1269۔ ابن ماجه: 1160۔ نسائي: 1812، 1817۔

حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ .))

رکعتیں پڑھتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔"

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

428۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ الشَّأْمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: ((سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .))

عنبسہ بن ابی سفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن، نبی ﷺ کی بیوی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: "جو شخص ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر ہمیشگی کرتا ہے (تو) اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔"

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن صحیح غریب ہے۔

قاسم، عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں، جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی اور یہ عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے آزاد کردہ (غلام) تھے۔ یہ ثقہ راوی اور ابوامامہ کے شاگرد ہیں۔

206 ...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھنا

429۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلامتی کی دعا کرتے ہوئے وقفہ کرتے تھے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ عصر سے پہلے چار رکعتوں کو اکٹھا

---

(428) صحیح

(429) حسن: ابن ماجہ: 1161۔ مسند احمد: 85/1۔ عبدالرزاق: 4806۔

پڑھا جائے اور انھوں نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے کہتے ہیں کہ سلامتی کی دعا کر کے وقفہ کرنے کا مطلب ہے کہ تشہد کرتے تھے۔ شافعی اور احمد رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ دن اور رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں وہ عصر کی رکعتوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا بہتر سمجھتے ہیں۔

430۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں۔''

207..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

مغرب کے بعد والی دو رکعتیں اور ان میں کی جانے والی قراءت

431۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد والی دو رکعتوں اور فجر سے پہلی دو رکعتوں میں (جتنی بار) ﴿قل یا ایھا الکافرون﴾ اور ﴿قل ھو اللہ احد﴾ پڑھتے ہوئے سنا ہے اسے شمار نہیں کر سکتا۔

وضاحت: .....اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث (کی سند) غریب ہے۔ ہمیں عبدالملک بن معدان سے بواسطہ عاصم ہی ملتی ہے۔

208..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

مغرب کے بعد والی دو رکعتیں گھر میں پڑھے

432۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعتیں آپ کے گھر میں پڑھیں۔

---

(430) حسن: ابوداود: 1271۔ (431) حسن صحیح: ابن ماجہ: 1166۔

(432) بخاری: 937۔ مسلم: 729۔ ابوداود: 1252۔ نسائی: 873۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

433۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس (موکدہ سنتوں کی) رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ علیہ السلام دن اور رات میں پڑھتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد، فرماتے ہیں کہ مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ ﷺ فجر سے پہلے بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

وضاحت: ......یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

434۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں) ہمیں حسن بن علی نے، انھیں معمر نے زہری سے بواسطہ سالم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کی حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

209...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد چھ رکعات نفل پڑھنے کی فضیلت

435۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں (اور) ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو وہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔''

(433) صحیح: (434) صحیح:

(435) ضعیف جدًا: ابن ماجہ: 1167۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔'' (یہ حدیث موضوع ہے دیکھیے: السلسلة الضعيفه: 467)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہمیں صرف زید بن حباب کی سند سے بواسطہ عمر بن ابی خثعم ہی ملتی ہے۔

نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری) رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے۔

210..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

436۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نفل) نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو اس کے بعد، دو نماز مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔

211..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى
رات کی نماز دو، دو کر کے پڑھی جائے

437۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، جب تمھیں صبح (کی پو پھٹنے) کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو اور اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔''

---

(436) صحیح: مسلم: 730۔ ابوداود: 1251۔

(437) بخاری: 472۔ مسلم: 749۔ ابوداود: 1326۔ ابن ماجہ: 1174۔ نسائی: 1667، 1674۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعتیں کر کے پڑھی جائے۔ نیز سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

212...... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کی فضیلت

438۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلاةُ اللَّيْلِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں جابر، بلال اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے۔ اسے ہی جعفر بن ابی وحشیہ کہتے ہیں۔

213...... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ

نبی ﷺ کی رات کی نماز کا طریقہ

439۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ:

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رمضان میں نبی کریم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ (دو، دو کر کے) چار رکعتیں پڑھتے یہ مت پوچھ کہ وہ کتنی اچھی اور لمبی ہوتی تھیں۔ پھر آپ علیہ السلام (دو، دو کر کے) چار رکعتیں پڑھتے ان کے بھی حسن اور طوالت کا نہ پوچھ، پھر آپ تین (وتر) پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کہتی اے اللہ کے

---

(438) مسلم: 1163۔ ابوداود: 2429۔

(439) بخاری: 1147۔ مسلم: 738۔ ابوداود: 1341۔ نسائی: 1697۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.))

رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

440۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں ایک وتر ہوتا تھا جب آپ (نماز سے) فارغ ہو جاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

441۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ.

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے بھی بواسطہ امام مالک، ابن شہاب سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

442۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو جمرہ الضبعی کا نام نصر بن عمران الضبعی ہے۔

443۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔

---

(440) صحیح: صحیح ابوداود: 1206۔

(441) بخاری: 626۔ مسلم: 736۔ ابوداود: 1335۔ نسائی: 685۔

(442) بخاری: 1138۔ مسلم: 764۔

(443) صحیح: ابن ماجہ: 1360۔ مسند احمد: 253/6۔ ابن حبان: 2615۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوہریرہ، زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن، صحیح غریب ہے۔

444۔ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَـٰذَا حَدَّثَنَا بِذَٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

سفیان ثوری نے بھی اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے، اور ہمیں یہ حدیث محمود بن غیلان نے یحییٰ بن آدم سے بواسطہ سفیان، اعمش سے روایت کی ہے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رات کی نماز کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سے زیادہ جو رکعات کی تعداد مروی ہے وہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں ہیں جب کہ کم سے کم تعداد بیان ہوئی وہ نو رکعتیں ہیں۔

216..... بَابُ: إِذَا نَامَ عَنْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ صَلَّى بِالنَّهَارِ

جب آدمی رات کو سویا رہا تو دن کے وقت پڑھ لے

445۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، مَنَعَهُ مِنْ ذَٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند کے غلبہ کی وجہ سے نمازِ (تہجد) نہ پڑھتے تو دن کے وقت بارہ رکعات پڑھتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمیں عباس بن عبدالعظیم العنبری نے بتایا کہ ہمیں عتاب بن المثنیٰ نے بہز بن حکیم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ بصرہ کے قاضی زرارہ بن اوفی بنو قشیر کی امامت کرتے ہوئے صبح کی نماز پڑھا رہے تو (جب) ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝﴾ (المدثر: 8۔9) پڑھی تو بے ہوش ہو کر گرے اور فوت ہو گئے۔ جن لوگوں نے انہیں اٹھا کر گھر پہنچایا ان میں میں بھی شامل تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعد بن ہشام بن عامر الانصاری ہیں اور ہشام بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

217..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

پروردگار تعالیٰ کا ہر رات آسمان دنیا پر اترنا

446۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(444) (یہ حدیث بھی صحیح ہے)

(445) مسلم: 746۔ ابوداود: 1343۔ نسائی: 1789۔

((يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ.))

فرمایا: ''اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتے ہیں جب کہ پہلی تہائی رات گزر چکی ہوتی ہے، فرماتے ہیں: میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟ (اللہ تعالیٰ) اسی طرح (کہتے) رہتے ہیں۔ یہاں تک فجر روشن ہو جاتی ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ الجہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نبوی کئی طرق سے مروی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ (آسمان دنیا کی طرف) اترتے ہیں۔ یہ حدیث تمام روایات سے صحیح روایت ہے۔

218..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ
رات کو قرآن پڑھنا

447۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ هُوَ السَّالَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ)) فَقَالَ: إِنِّي أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: ((ارْفَعْ قَلِيلًا)) وَقَالَ لِعُمَرَ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ)) قَالَ: إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ: ((اخْفِضْ قَلِيلًا.))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں تمھارے پاس سے گزرا تھا تو تم آہستہ آواز میں (قرآن) پڑھ رہے تھے' انھوں نے کہا: ''میں جس (ذات) سے سرگوشی کر رہا تھا اسے (ہی) سنا رہا تھا'' (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی آواز کو تھوڑا بلند کر لو۔'' نیز آپ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں تمھارے پاس سے گزرا تو تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔'' تو انھوں نے کہا: ''میں سوئے ہوئے کو جگا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔'' (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(446) بخاری: 1145۔ مسلم: 785۔ ابوداود: 1315۔ ابن ماجہ: 1366۔

(447) صحیح: ابوداود: 1329۔

فرمایا: ''اپنی آواز کو تھوڑا سا ہلکا کرو۔''

حل اشکال:...... الوَسْنان: ایسا شخص جو اپنی نیند میں مستغرق (ڈوبا ہوا) ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ام ہانی، انس، ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اسے صرف یحییٰ بن اسحاق نے ہی حماد بن زید سے مسند روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس حدیث کو ثابت سے بواسطہ عبداللہ بن رباح مرسل روایت کرتے ہیں۔

448۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) ایک ہی آیت سے ساری رات کا قیام کیا۔ ❶ (یعنی ایک ہی آیت پڑھتے رہے)

توضیح:...... ❶ وہ آیت ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تھی۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔

449۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ؟ فَقَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

عبداللہ بن ابو قیس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رات (کی نماز) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ کیا قراءت کو مخفی رکھتے تھے یا ظاہر کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: ''سبھی طرح کر لیا کرتے تھے۔ بسا اوقات قراءت کو مخفی رکھتے اور بعض دفعہ ظاہر کرتے'' تو میں نے کہا کہ ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔

219..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ
گھر میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

450۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ

(448) صحیح:

(449) صحیح: ابو داود: 1437۔ ابن ماجہ: 1354۔ نسائی: 1662۔

سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .))

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرض نماز کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں پڑھنا افضل ہے۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز محدثین نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے اسے ابوالنضر سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور بعض نے مالک بن انس رحمہ اللہ سے انھوں نے ابوالنضر سے موقوف روایت کیا ہے مرفوع نہیں جب کہ مرفوع حدیث زیادہ صحیح ہے۔

451۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نفل) نماز گھروں میں پڑھا کرو، انھیں قبرستان نہ بناؤ۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

- سنت کے مطابق پڑھی جانے والی نماز ہی قبول ہوگی۔
- نمازوں کے اوقات مقرر کیے گئے ہیں لہٰذا انھی اوقات میں نماز ہوگی۔
- اکہری اذان کے ساتھ اکہری اور دہری اذان کے ساتھ دہری اقامت مسنون ہے۔
- مردوں اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔
- نماز میں مسنون قراءت کرنا مستحب عمل ہے۔
- نماز میں سورۃ الفاتحہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
- آمین اونچی آواز سے کہی جائے۔

---

(450) بخاری: 731۔ مسلم: 781۔ ابوداود: 1044۔ نسائی: 1599۔

(451) بخاری: 432۔ مسلم: 777۔ ابوداود: 1448۔ ابن ماجہ: 1377۔ نسائی: 1598۔

- قبرستان اور مزار والی جگہ پر نماز نہیں ہوتی۔
- مسجد بنانا بہت عظیم عمل ہے۔
- دنیا کی تین مساجد افضل ہیں، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔
- نماز کے لیے سترہ کا اہتمام ضروری ہے۔
- سواری پر نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے، فرض نہیں۔
- نماز میں بے جا حرکات سے بچا جائے۔
- بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کیا جائے۔
- نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔
- جس آدمی کی نماز تہجد رہ جائے وہ دن چڑھے پڑھ لے۔
- فجر کی دو سنت رکعتیں اگر رہ جائیں تو انھیں نماز فجر کے بعد پڑھا جا سکتا ہے۔

مضمون نمبر 3

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

نمازِ وتر کے احکام ومسائل

تعارف

(21) ابواب پر مشتمل (35) احادیث رسول ﷺ سے آپ حاصل کریں گے کہ

- وتر کی اہمیت وفضیلت کیا ہے؟
- کب پڑھے جا سکتے ہیں؟
- وتر کتنے ہیں؟
- صلوٰۃ الضحیٰ کیا ہے؟
- نمازِ تسبیح کا طریقہ کیا ہے؟
- نمازِ تسبیح میں کتنی تسبیحات ہیں؟
- نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ
وتر کی فضیلت

452۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ....

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَقَالَ إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ .))

خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (اور) فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک ایسی اضافی نماز عطا فرمائی ہے جو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ وتر کو اللہ تعالیٰ نے تم پر عشا سے طلوع فجر تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور نبی ﷺ کے صحابی ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے کیوں کہ یہ ہمیں یزید بن ابی حبیب کی سند سے ہی ملتی ہے۔

نیز بعض محدثین نے اس حدیث (کی سند) میں وہم کیا ہے۔ بعض نے عبداللہ بن راشد الزرقی ذکر کیا ہے جو کہ وہم ہے۔ اور ابو بصرہ الغفاری کا نام حُمیل بن بصرہ ہے جب کہ بعض نے جمیل بن بصرہ کہا ہے۔ جو کہ صحیح نہیں ہے کیوں کہ ابو بصرہ الغفاری ایک اور آدمی بھی ہے جو سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بھتیجا ہے، وہ ان سے ہی روایت کرتا ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ
وتر فرض نہیں ہیں

453۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمْ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ .))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر تمھاری فرض نماز کی طرح ضروری نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سنت ٹھہرایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اکیلا ہے تو اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو۔"

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ امام

---

(452) (هی خیر لکم من حمر النعم کے قول کے علاوہ باقی روایت صحیح ہے) ابو داود: 1418۔ ابن ماجہ: 1168۔

(453) ابو داود: 1416۔ ابن ماجہ: 1169۔ نسائی: 1675۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

454۔ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر فرض نماز کی طرح واجب نہیں بلکہ سنت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہے۔

یہ حدیث ہمیں بندار نے بیان کی، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے از سفیان از ابواسحاق بیان کی۔ یہ حدیث ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور منصور بن معتمر نے ابواسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی روایت مثل بیان کی ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ
وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے

455۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْرٍ الْأَزْدِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم دیا۔

وضاحت: .....عیسیٰ بن ابوعزہ فرماتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ بھی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ کر سو جاتے تھے۔

اس مسئلہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور ابوثور الازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین کی ایک اہل علم جماعت نے اسی کو پسند کیا ہے کہ آدمی وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ جسے اس بات کا ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکتا تو وہ پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جو شخص آخری حصے میں قیام کرنے کا لالچ کرتا ہے تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے، رات کے آخر میں کی جانے والی قرآن کی قراءت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل نماز ہے۔ (صحیح مسلم: 755، ابن ماجہ: 1187، تحفۃ الاشراف: 2297) یہ حدیث ہمیں ھناد نے بیان کی، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش از ابوسفیان از جابر نبی ﷺ سے بیان کی۔

---

(454) یہ روایت حسن ہے اس کا شاہد پچھلی حدیث ہے۔ (ع م)

(455) صحیح: اس کی تخریج عنقریب حدیث نمبر 760۔ کے تحت آئے گی۔ تحفۃ الاشراف: 14871۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

وتر رات کے پہلے اور آخری حصے میں (جب دل کرے) پڑھا جا سکتا ہے

456۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ......

عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ أَوَّلَهُ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ، فَانْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ.

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے وتر کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''رات کے تمام حصوں، پہلے، درمیان اور آخری حصے میں بھی آپ ﷺ نے وتر پڑھے ہیں یہاں تک کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کے وتر کا وقت سحری کے قریب پہنچ گیا تھا۔''

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم الاسدی ہے۔ نیز اس مسئلہ میں علی، جابر، ابومسعود الانصاری اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم نے بھی اسی کو ہی پسند کیا ہے کہ وتر رات کے آخری حصے میں پڑھنے چاہئیں۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

وتر کی سات رکعتیں پڑھنا

457۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو طاق بناتے تھے پھر جب آپ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو سات پڑھنے لگے۔ ❶

حل اشکال:...... ❶ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ تیرہ رکعات پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل ہوتے تھے اور اسی طرح سات میں ایک یا تین وتر باقی نوافل ہیں۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تیرہ، گیارہ، نو، سات، پانچ، تین اور ایک رکعت کا بھی ہو سکتا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ تیرہ رکعات کے ساتھ وتر کرتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ علیہ السلام

---

(456) بخاری: 996۔ مسلم: 745۔ ابوداود: 1435۔ ابن ماجہ: 1185۔ نسائی: 1681۔

(457) صحیح الاسناد: نسائی: 1727۔ مسند احمد: 322/6۔ ابن ابی شیبہ: 293/2۔

رات کو وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے تو یہاں رات کی نماز وتر سے منسوب کی گئی ہے۔" نیز اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔

ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ "اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو، فرماتے ہیں: "اس سے مراد بھی قیام اللیل ہی لیا گیا ہے کہ قیام اللیل قرآن والوں پر ہے۔"

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

پانچ وتر پڑھنا

458۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی ان میں سے پانچ وتر ہوتے تھے۔ آپ ان (وتروں) میں آخری رکعت کے علاوہ کسی رکعت میں (تشہد) نہیں بیٹھتے تھے۔ پھر جب موذن (فجر کے لیے) اذان دیتا (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعتیں پڑھتے۔

وضاحت:..... اس مسئلہ میں ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب المدنی سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو اور سات وتر کس طرح پڑھتے تھے؟ (تو) انھوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے رہتے اور (پھر) ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لیتے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

تین وتر پڑھنا

459۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ ﴿قُلْ هُوَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے اور ان میں مفصل سورتوں میں سے نو سورتیں پڑھتے تھے۔ ہر رکعت میں تین سورتیں آخری سورت ﴿قل هو الله

(458) مسلم: 737۔ ابوداؤد: 1338۔ ابن ماجہ: 1359۔

(459) ضعیف جدًا: مسند احمد: 89/1۔ ابو یعلیٰ: 460۔

اللَّهُ أَحَدٌ﴾. | احد﴾ ہوتی تھی۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمران بن حصین، عائشہ، ابن عباس، ابوایوب رضی اللہ عنہم اور عبدالرحمن بن ابزی کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اسی طرح عبدالرحمن بن ابزی سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کی گئی ہے۔ بعض نے اس میں ابی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے نہیں کیا اور بعض نے عبدالرحمن بن ابزی کے بعد ان کا ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں کی اہل علم جماعت کا مذہب اسی حدیث کے مطابق ہے کہ آدمی تین وتر پڑھ سکتا ہے۔

سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر آپ چاہیں تو پانچ وتر پڑھ لیں، چاہے تین اور چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لیں۔ لیکن میں تین وتر پڑھنا مستحب سمجھتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

460۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِخَمْسٍ وَبِثَلَاثٍ وَبِرَكْعَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ ذَلِكَ حَسَنًا.

محمد بن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پانچ، تین اور ایک وتر پڑھ لیتے تھے اور ہر ایک (پر عمل کرنے) کو درست سمجھتے تھے۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

ایک وتر پڑھنا

461۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: أُطِيلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ يَعْنِي يُخَفِّفُ.

انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''کیا میں فجر کی دوسنتوں کو لمبا پڑھا کروں؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو، دو رکعتیں کر کے (تہجد) پڑھتے اور ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ دو رکعتیں اس وقت پڑھ لیتے جب کہ اقامت (کی آواز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں (پڑ رہی) ہوتی تھی۔ یعنی آپ تخفیف کے ساتھ پڑھتے تھے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عائشہ، جابر، فضل بن عباس، ابوایوب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم

---

(460) ضعيف جدا.

(461) بخاری: 995۔ مسلم: 749۔ ابن ماجہ: 1144۔

اور تابعین رحمہ اللہ میں سے بعض اہل علم کی رائے ہے کہ آدمی پہلی دو اور تیسری رکعت کے درمیان (سلام پھیر کر) فاصلہ کرے (اور) ایک وتر (علیحدہ) پڑھے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں کیا قراءت کی جائے

462۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

وضاحت: ..... اس مسئلہ میں علی، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبدالرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ وتروں کی تیسری رکعت میں معوذتین (الفلق، الناس) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہ اللہ میں سے اکثر اہل علم نے بھی ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کو ایک ایک رکعت میں پڑھنے کو پسند کیا ہے۔

463۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ ....

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

عبدالعزیز بن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں کن سورتوں کی قراءت کرتے تھے (تو) انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

وضاحت: ..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ عبدالعزیز عطاء کے ساتھی ابن جریج کے والد ہیں اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی عمرہ کے

---

(462) صحیح: ابن ماجہ: 1772۔ نسائی: 1702۔ مسند احمد: 299۔ دارمی: 1594۔

(463) صحیح: ابوداود: 1424۔ ابن ماجہ: 1173۔

واسطہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ سے مروی یہ حدیث روایت کی ہے

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ
وتر میں دعائے قنوت کرنا

464۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: ....

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ ((اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .))

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتروں میں کہوں: ''اے اللہ! مجھے ہدایت دے (کر) ان لوگوں (کے زمرے) میں (شامل فرما) جنھیں تو نے ہدایت سے نوازا ہے۔ اور مجھے عافیت دے (کر) ان لوگوں میں (شامل فرما) جنھیں تو نے عافیت بخشی ہے اور جن لوگوں کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی (شامل کر کے) اپنا دوست بنا لے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور جس شر و برائی کا تو نے فیصلہ کیا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ۔ یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس کا تو والی بنا، وہ کبھی ذلیل وخوار اور رسوا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پروردگار! تو (بڑا) ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

وضاحت:..... اس مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں صرف ابوالحوراء السعدی کی اسی سند سے ملتی ہے۔ ان کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

نیز ہمارے علم میں قنوتِ وتر میں اس سے بہتر نبی ﷺ کی اور کوئی حدیث نہیں ہے۔ قنوت وتر کے بارے اہل علم کا اختلاف ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سارا سال وتر میں قنوت کرنا جائز کہتے ہیں اور انھوں نے رکوع سے پہلے قنوت اختیار کی ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ صرف رمضان کے آخری نصف میں ہی قنوت کرتے تھے اور آپ قنوت بھی رکوع کے بعد کرتے تھے۔ بعض اہل علم کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

---

(464) صحیح: ابوداود: 1425۔ ابن ماجہ: 1178۔ نسائی: 1745۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ يَنْسَاهُ
جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے

465۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ .))

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وتر (پڑھنے) سے (پہلے) سو جائے یا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا بیدار ہو تب پڑھ لے۔“

466۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ .))

عبداللہ بن زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے باپ (زید بن اسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وتر (پڑھنے) سے (پہلے) سو جائے تو وہ صبح پڑھ لے۔“

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور میں نے ابوداود السجزی یعنی سلیمان بن اشعث کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے پوچھا؟ تو انھوں نے فرمایا: ”اس کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے محمد (بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ ذکر کر رہے تھے کہ علی بن عبداللہ (مدینی) نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہا ہے۔ اور وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ راوی ہے۔

نیز بعض اہل کوفہ اسی حدیث کے مطابق کہتے ہیں کہ سورج نکلنے کے بعد جب یاد آ جائے وتر پڑھ لے، سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ
صبح سے پہلے وتر پڑھنا

467۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح (ہونے) سے وتر پڑھ لیا کرو۔“

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(465) صحیح: ابوداود: 1431۔ ابن ماجہ: 1188۔مسند احمد: 31/3۔ حاکم: 302/1۔

(466) صحیح: (467) مسلم: 750۔ ابوداود: 1436۔

468۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا.))

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔''

469۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ، فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب فجر طلوع ہو جائے تو وتر سمیت رات کی ہر نماز کا وقت ہو گیا سو (اس لیے) تم طلوع فجر سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان الفاظ کو بیان کرنے میں سلیمان بن موسیٰ اکیلے راوی ہیں (جب کہ) نبی ﷺ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں ہیں'' اور بہت سے علماء کا یہی قول ہے۔ نیز شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی خیال ہے کہ صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں ہوتے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ
ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

470۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ.))

قیس بن طلق بن علی اپنے باپ (سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ''ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔''

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو شروع رات میں وتر پڑھ لیتا ہے پھر آخری حصے میں قیام کرتا ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں کچھ علماء وتر توڑنے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ (آخری رات) ایک اور رکعت پڑھ کے وتر کو جفت بنا لے اور پھر جتنی مقدر میں ہو نفل نماز پڑھے، پھر آخر میں ایک وتر پڑھ لے کیوں کہ

---

(468) مسلم: 754۔ ابن ماجہ: 1189۔ نسائی: 1683۔

(469) صحیح: مسند احمد: 149/2۔ ابن خزیمہ: 1091۔ بیہقی: 478/2۔

(470) صحیح: ابوداود: 1493۔ نسائی: 1679۔ ابن خزیمہ: 1101۔

ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے۔ اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ جب رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو جائے اور آخری حصے میں پھر قیام کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے (رات کے شروع میں پڑھے گئے) وتر کو نہ توڑے بلکہ اسے اسی حالت پر چھوڑ دے۔ اور جتنی چاہتا ہے نماز پڑھ لے۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد، ابن مبارک، شافعی رحمہم اللہ اور اہل کوفہ کا ہے اور یہی صحیح ہے۔ کیوں کہ بہت سی سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر راویوں سے بھی مروی ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
سواری پر وتر پڑھنا

472۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَوْتَرْتُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

سعید بن یسار (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں جا رہا تھا تو میں ان سے پیچھے رہ گیا (جب دوبارہ ملا) تو انھوں نے فرمایا: تم کہاں رہ گئے تھے؟" میں نے کہا: "میں وتر پڑھنے لگ گیا تھا" انھوں نے فرمایا: "کیا تمھارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے طریقہ) میں اسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) موجود نہیں ہے؟" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے

---

(471) صحیح: ابن ماجہ: 1195۔ مسند احمد: 289/6۔

(472) بخاری: 999۔ مسلم: 700۔ ابوداود: 1224۔ ابن ماجہ: 1200۔ نسائی: 740۔

بھی اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑھ سکتا ہے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔
(لیکن) بعض علماء کہتے ہیں کہ آدمی سواری کے اوپر وتر نہیں پڑھ سکتا تو جب وہ وتر پڑھنا چاہے تو نیچے اتر کر زمین پر وتر پڑھے۔ یہ قول بعض اہل کوفہ کا ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى
ضحیٰ کی نماز

473۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ضحیٰ کی بارہ رکعات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنا دیتے ہیں۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ام ہانی، ابو ہریرہ، نعیم بن ہمار، ابو ذر، عائشہ، ابو امامہ، عتبہ بن عبد السلمی، ابن ابی اوفی، ابو سعید، زید بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے۔

474۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضحیٰ ❶ (چاشت) کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام نے غسل فرمایا (اور) آٹھ رکعتیں پڑھیں، اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا۔ لیکن (اس کے باوجود) آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کر رہے تھے۔

توضیح: ...... ❶ ضحیٰ کے معنی ہیں دن کا چڑھنا اور اشراق کا معنی ہے۔ طلوع آفتاب، پس جب آفتاب طلوع

(473) ضعیف: ابن ماجہ: 1380۔

(474) بخاری: 357۔ مسلم: 336۔ ابوداؤد: 1290۔ ابن ماجہ: 614۔ نسائی: 225۔

ہو کر ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے تو اس وقت نوافل کا پڑھنا نماز اشراق کہلاتا ہے۔ مختلف روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اشراق کی رکعتیں دو، چار یا آٹھ ہیں۔ (ع م)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے نزدیک اس مسئلہ میں سب سے صحیح حدیث ام ہانی رضی اللہ عنہا کی ہے۔

نعیم (راوی) کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ بعض انھیں نعیم بن خَمّار اور بعض ابن ہَمّار کہتے ہیں، ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی جب کہ صحیح ابن ہبار ہے۔

نیز ابونعیم نے اس میں وہم کرتے ہوئے ابن خمار کہہ کے غلطی کی ہے، پھر اس نے یہ لفظ چھوڑ کر صرف یہ کہا ہے کہ نعیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد بن حمید نے بھی مجھے ابونعیم سے یہی حدیث سنائی ہے۔

475۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ آخِرَهُ.))

سیدنا ابوالدرداء یا سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ابن آدم دن کے شروع میں تو میرے لیے چار رکعات پڑھ لے میں سارا دن تیرے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔“

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اشراق کی دو رکعتوں پر ہمیشگی کرتا ہے تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔“

توضیح: ...... زَبَد: کسی بھی چیز کی جھاگ۔ (القاموس الوحید: ص 696)

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وکیع، نضر بن شمیل اور دیگر ائمہ حدیث نے بھی اس حدیث کو نہاس بن قہم سے روایت کیا ہے اور ہمیں صرف اسی کی سند سے ملتی ہے۔

---

(475) صحیح:　(476) ضعیف: ابن ماجہ: 1382۔

477۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ: لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ: لَا يُصَلِّي.

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (بڑی باقاعدگی سے) اشراق کی نماز پڑھتے حتیٰ کہ ہم کہتے آپ اسے چھوڑیں گے نہیں اور (اتنے دن تک) اس کو چھوڑے رکھتے کہ ہم کہتے آپ پڑھیں گے نہیں۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

16...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

زوال کے وقت نماز پڑھنا

478۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.))

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال چڑھیں۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام زوال شمس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے اور آخری رکعت میں ہی سلام پھیرتے تھے۔

17...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

نماز حاجت کا بیان

479۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

---

(477) ضعیف: (478) صحیح: مسند احمد: 3/311۔ نسائی فی الکبریٰ: 323۔

(479) ضعیف جداً: ابن ماجہ: 1384۔ حاکم: 1/320۔

اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کے ساتھ ضرورت (کا کام) ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے: اللہ بردبار عزت والے کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے، اللہ بڑے عرش کا پروردگار پاک ہے، (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے واجب کرنے والی چیزوں کا، تیری مغفرت کو لازم کرنے والی کرنے والے کاموں کا، ہر نیکی کے حصول اور ہر گناہ سے بچنے کا سوال کرتا ـ ہوں میرا ہر ایک گناہ معاف کر دے۔ میرے ہر ایک غم کو دور کر دے اور اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔ میری ہر وہ ضرورت جو تجھے اچھی لگتی ہے اسے پورا کر دے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند کے بارے محدثین نے کلام کیا ہے۔ فائد بن عبدالرحمن حدیث میں ضعیف ہے اور فائد (کی کنیت) ابو الورقاء ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الِاسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا طریقہ

430۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنا ایسے ہی سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے: ”اے اللہ! یقیناً میں (اس کام میں) تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور (حصول خیر کے لیے) تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے استطاعت مانگتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں، بے شک تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز

فِی دِینِی وَمَعِیشَتِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی أَوْ قَالَ: فِی عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ فَیَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِكْ لِی فِیهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِی فِی دِینِی وَمَعِیشَتِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی أَوْ قَالَ: فِی عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِی بِهِ. قَالَ: وَیُسَمِّی حَاجَتَهُ.

پر) قادر نہیں، تو (ہر کام کا انجام) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر اور آسان کر، پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس (کام) کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے۔ اور میرے لیے جہاں (کہیں بھی) بھلائی ہو مہیا کر پھر مجھے اس سے ساتھ راضی کر دے۔ اور (نبی ﷺ نے) فرمایا کہ (ھذا الامر کی جگہ) اپنی حاجت کا نام لے۔''

توضیح:...... الاسْتِخَارة: استخارہ کا مطلب ہوتا ہے، خیر یا بھلائی طلب کرنا، یعنی جس کام کا ارادہ ہے اس میں بندہ اللہ سے خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے، اور یہ کام کا ارادہ رکھنے والے کو خود کرنا چاہیے کسی دوسرے سے نہیں کروایا جا سکتا اور نہ ہی اس سے مشکلات سے چھٹکارا کا ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آج کل یہ کام عام ہو رہا ہے۔ (ع م)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح، غریب ہے۔ ہمیں یہ حدیث صرف عبدالرحمٰن بن ابو الموالی کے واسطہ سے ہی ملتی ہے۔ جو کہ مدنی اور ثقہ راوی ہیں۔ سفیان نے بھی ان سے ایک حدیث روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن سے کئی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن زید بن ابی الموالی ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِی صَلَاةِ التَّسْبِیحِ
نمازِ تسبیح کا بیان

481۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِی إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَیْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: عَلِّمْنِی كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی ﷺ کے پاس گئیں اور کہنے لگیں:

(480) بخاری: 1162۔ ابوداود: 1538۔ ابن ماجہ: 1383۔ نسائی: 3253۔

(481) حسن الاسناد: نسائی: 1299۔ مسند احمد: 120/3۔ ابن حبان: 2011۔ حاکم: 255/1۔

فِی صَلَاتِی ، فَقَالَ: ((کَبِّرِی اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِی اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِیهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِی مَا شِئْتِ، یَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ .))

(اے اللہ کے رسول!) مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائیں جنھیں میں نماز میں پڑھ سکوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ کہو پھر جو چاہے مانگو، (جواباً) اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: ہاں (میرے بندے) ہاں (میرے بندے)۔“

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، فضل بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز نمازِ تسبیح کے بارے نبی ﷺ سے بہت سی روایات منقول ہیں لیکن ان میں سے اکثر صحیح نہیں ہیں۔

عبداللہ بن مبارک اور دیگر علماء نے بھی نمازِ تسبیح کا ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن عبدہ الآملی نے بیان کیا کہ ابو وہب کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے اس نماز کے بارے پوچھا جس میں تسبیحات کی جاتی ہیں (تو) انھوں نے فرمایا: (ایسی نماز پڑھنے والا) اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع کرے، پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ، پڑھے پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، کہے۔ پھر تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرے اور ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھے، پھر دس مرتبہ یہی تسبیح کہے، پھر رکوع کرے اور اس میں بھی دس مرتبہ ہی تسبیح کرے اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی دس مرتبہ، سجدہ میں بھی دس مرتبہ سجدے سے سر اٹھا کر (جلسے میں) بھی دس دفعہ، پھر دوسرے سجدے میں دس دفعہ، پھر اسی طرح چار رکعتیں پڑھے تو یہ ہر رکعت میں پچھتّر (75) تسبیحات بنتی ہیں، ہر رکعت کی ابتداء پندرہ تسبیحات سے کرے پھر قراءت کے بعد دس مرتبہ اگر رات کو نماز پڑھتا ہے تو میرے نزدیک دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور اگر دن کے وقت پڑھتا ہے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔

ابو وہب کہتے ہیں، عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رکوع تین دفعہ سبحان ربی العظیم، اور سجدہ میں تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد یہ تسبیحات کرنی چاہئیں۔

احمد بن عبدہ کہتے ہیں: ہمیں وہب بن زمعہ نے بتایا کہ مجھے عبدالعزیز ابی رزمہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: ”اگر نماز میں کچھ بھول جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس مرتبہ مذکورہ تسبیحات پڑھے؟“ تو انھوں نے فرمایا: ”نہیں یہ تین سو تسبیحات ہی ہیں۔“

482۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ، يَا عَمِّ أَلَا أَصِلُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَنْفَعُكَ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((يَا عَمِّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ، ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ، فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُولَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي جُمْعَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ)) فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لَهُ حَتَّى قَالَ: ((فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ .))

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا جان! کیا میں آپ سے صلہ رحی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو فائدہ والا کام نہ بتاؤں؟'' انھوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ (یہ کام ضرور کیجئے)'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے چچا جان! چار رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں، جب قراءت سے فراغ ہو جائیں تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ کہیں، پھر دس دفعہ رکوع میں کہیں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر (قومہ میں) دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ، پھر سجدے سے سر اٹھا کر (جلسے میں) دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ، پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے (جلسہ استراحت میں) دس دفعہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتّر اور چار رکعات میں تین سو (تسبیحات) ہوگئیں۔ اگر آپ کے گناہ ریت کے ڈھیروں کی مانند بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے گا۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! روزانہ یہ کام کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر آپ ہر روز اس کو پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ہر جمعہ ❶ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اگر ہر جمعہ میں پڑھنے کی طاقت نہیں تو مہینے میں، ایک بار پڑھ لیں۔'' آپ ﷺ ان سے کہتے رہے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔''

توضیح:...... ❶ اہل دنیا کو سات کی مدت معلوم ہے، مسلمانوں کے ہاں جمعہ سے، یہودیوں کے ہاں ہفتہ سے اور عیسائیوں کے ہاں اتوار کے دن سے اس مدت کا آغاز ہوتا ہے۔ جس طرح ''ہفتہ'' ایک خاص دن کا نام ہے اور اس سات دنوں کی مدت کو بھی ہفتہ کہتے ہیں، اسی طرح ''جمعہ'' بھی ایک خاص دن کا نام ہے اور اس سات دن کی مدت کو بھی

(482) صحیح : ابن ماجہ: 1386۔

''جمعہ'' کہتے ہیں۔عربی میں ان سات دنوں کی مدت کو''اسبوع'' بھی کہتے ہیں۔اس تفصیل کو سامنے رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ نماز تسبیح ہر جمعے کے دن پڑھو بلکہ مقصد یہ ہے کہ پورے سات دنوں میں کسی بھی وقت پڑھ لو اس لیے نماز تسبیح کے لیے صرف جمعے کا دن خاص کر لینا درست نہیں ہے۔(ع م)

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو رافع رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ

483۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.))

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے کہا:''اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جانتے ہیں (لیکن) آپ پر درود پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟'' نبی ﷺ نے فرمایا:''تم کہو: اے اللہ! تو محمد ﷺ اور آل محمد پر (اس طرح) رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجی تھی۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے اور تو برکت فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی تھی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

وضاحت:......محمود کہتے ہیں کہ ابو اسامہ کا قول ہے کہ زائدہ نے اعمش سے بواسطہ حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے بیان کیا ہے کہ ہم یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت فرما۔

اس مسئلہ میں علی، ابوحمید، ابومسعود، طلحہ، ابوسعید، بریدہ، زید بن خارجہ یا جاریہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی اور ابولیلیٰ کا نام یسار تھا۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

484۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ

---

(483) بخاري: 3370۔ مسلم: 406۔ ابوداود: 976۔ ابن ماجه: 904۔ نسائي: 1287، 1289۔

(484) ضعيف: ابو يعلى: 5011۔ ابن حبان: 911۔

الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔''

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ نیز مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس آدمی پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا۔''

485۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس شخص پر دس رحمتیں فرمائے گا۔''

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابوطلحہ، انس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ رب کے صلاۃ بھیجنے سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ سے مراد بخشش کی دعا کرنا ہے۔

486۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھو گے تو دعا زمین اور آسمان کے درمیان کھڑی رہی گی کچھ بھی اوپر نہیں جائے گا۔

487۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ((لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ

علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہمارے بازار میں وہی تجارت کرسکتا ہے جو دین میں فقاہت رکھتا ہو۔''

---

(485) مسلم: 408۔ ابوداود: 1530۔ نسائی: 1296۔

(486) حسن: 1676۔

(487) حسن الاسناد۔ تحفۃ الاشراف: 10658۔

تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ .))

وضاحت: ...... یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباس عبدالعظیم کا بیٹا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے ہیں جو حرقہ کے آزاد کردہ تھے اور علاء تابعی ہیں، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ سے سنا ہے۔ اور علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب بھی تابعی ہیں انھوں نے ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع کیا ہے۔ جب کہ علاء کے دادا یعقوب کبار تابعین میں سے ہیں، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور پایا ہے اور ان سے روایت بھی کی ہے۔

- وتر رات کی نماز ہے جو صبح کے ساتھ ملا کر پڑھی جاتی ہے۔
- وتر ایک، تین، پانچ جتنے چاہے پڑھے جا سکتے ہیں۔
- وتر فرض نمازوں کی طرح واجب نہیں ہیں۔
- جو شخص تہجد کے وقت نہ اٹھ سکتا ہو، اسے عشاء کے ساتھ ہی وتر پڑھ لینے چاہئیں۔
- وتروں میں مسنون قراءت کی جائے اور دعائے قنوت بھی مسنون پڑھی جائے۔
- دنیاوی امور میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے استخارہ کریں۔
- کام کرنے والا خود استخارہ کرے کسی اور سے کروانا مسنون نہیں ہے۔
- نمازِ تسبیح گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے اور اس کے لیے جمعہ کا دن خاص کرنا درست نہیں ہے۔
- نمازِ تسبیح میں (300) تین سو تسبیحات ہیں۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا جائے کیوں کہ زیادہ درود بھیجنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔
- دُعا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود ضرور پڑھیں۔

مضمون نمبر 4

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ عَنْ رَسُولِ ﷺ

احادیث رسول ﷺ سے مروی جمعۃ المبارک کا بیان

تعارف

(129) احادیث رسول ﷺ کے ساتھ (80) ابواب پر مشتمل اس عنوان تحت مندرجہ ذیل مسائل پر گفتگو ہوگی۔

- جمعہ کی فرضیت، اہمیت اور آداب و مسائل؟
- عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا طریقہ واحکام؟
- سفر کی نماز (یا نمازِ قصر) کے احکام و مسائل؟
- نمازِ استسقاء کا طریقہ اور مقصد؟
- نمازِ کسوف کیا ہوتی ہے اور پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- نماز خوف کونسی نماز کو کہا جاتا ہے؟
- سجدہ تلاوت کی فضیلت؟
- مساجد کے احکام؟
- قیامت کے دن اہل ایمان کی نشانی کیا ہوگی؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

488۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن ایام پر سورج طلوع ہوتا ہے (ان میں سے) بہتر دن جمعہ ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابولبابہ، سلمان، ابوذر، سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی وہ گھڑی جس میں (قبولیتِ دعا کی) امید کی جاتی ہے

489۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن جس گھڑی میں (دعا کی قبولیت کی) امید کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک تلاش کرو۔“

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ نیز یہ حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔محمد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔ اسے بعض علماء نے اس کے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ اسے حماد بن ابی حمید اور ابو ابراہیم بھی کہا جاتا ہے اور یہ منکر الحدیث ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم کے مطابق جس گھڑی میں (دعا قبول ہونے کی) امید ہوتی ہے وہ عصر سے مغرب کے درمیان ہے۔امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”دعا کی قبولیت والی گھڑی کے بارے میں اکثر احادیث یہی ہیں کہ وہ نمازِ عصر کے بعد ہے اور سورج ڈھلنے کے بعد بھی امید ہے۔“

---

(488) مسلم: 854۔ ابوداود: 1046۔ نسائی: 1373۔ (489) حسن:

490۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ....

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ .)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ((حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الِانْصِرَافِ مِنْهَا .))

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ اسے عطا کر دیتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! وہ کونسی گھڑی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نمازِ (جمعہ) کی اقامت سے لے کر فارغ ہونے تک۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابوموسیٰ، ابوذر، سلمان، عبداللہ بن سلام، ابولبابہ، سعد بن عبادہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

491۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ، قَالَ: هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، قُلْتُ: كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن ایام میں سورج طلوع ہوتا ہے، بہترین دن جمعہ کا دن ہے، آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی (دن) جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن میں ہی اس سے اتارے گئے اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس کو پالے تو اللہ سے جو بھی مانگے گا اللہ اس کو عطا کریں گے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر (جب) میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھیں یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: ''میں اس گھڑی کو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔'' میں نے کہا: ''آپ مجھے بتایئے اور (بتانے میں) کنجوسی نہ کریں'' انھوں نے فرمایا: ''وہ (گھڑی) عصر سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہے۔'' میں نے کہا: ''وہ عصر کے بعد کیسے ہوسکتی ہے جب

---

(490) ضعيف جدًا: ابن ماجه: 1138۔ تحفة الاشراف: 10773.

(491) صحيح: ابوداود: 1046۔ نسائي: 1430۔

مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي)) وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلَّى فِيهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:''جو بندہ نماز پڑھتے ہوئے اسے پا لیتا ہے'' اور اس وقت میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''کیا رسول اللہ ﷺ یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے؟ میں نے کہا:''کیوں نہیں۔'' (ضرور فرمایا ہے) انھوں نے کہا:''یہ وہی چیز ہے۔''

توضیح:...... لَا تَضْنَنْ: یہ بات بتانے میں بخیلی نہ کریں، ضنین بخیل کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن میں بھی آیا ہے۔(ع م)

وضاحت:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور اَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنْ عَلَيَّ کا مطلب ہے آپ بخیلی سے کام لیں الضنین بخیل کو کہتے ہیں۔ جب کہ الظنین وہ شخص ہوتا ہے جس پر تہمت لگائی جاتی ہو اور لوگ اس سے بدظن ہوں۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن غسل کرنا

492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.))

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:''جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل لینا چاہیے۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

493۔ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا.

زہری سے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے واسطے کے ساتھ بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کی اس جیسی حدیث مروی ہے۔

وضاحت: ......محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں:''زہری کی سالم کے واسطے سے اپنے والد

---

(492) بخاری: 877۔ مسلم: 844۔ ابن ماجہ: 1088۔ نسائی: 1406۔

(493) (یہ حدیث بھی صحیح جیسا کہ اس کی صراحت امام بخاری کر رہے ہیں۔ ع م) مسلم: 2/3۔ مسند احمد: 20/2۔

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی روایت اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی اپنے باپ سے روایت یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔''

زہری کے بعض شاگرد کہتے ہیں کہ زہری فرماتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن غسل کے بارے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور وہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

494- وَرَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ أَبِيهِ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا! وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْغُسْلِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کون سا وقت ہے؟ اس نے کہا: میں نے اذان سنی اور وضو سے زیادہ کچھ نہیں کر سکا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''صرف وضو کو کافی سمجھا جب کہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم دیا ہے۔''

وضاحت: ...... (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابوبکر محمد بن ابان نے عبدالرزاق کے طریق سے بواسطہ معمر زہری سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

495- قَالَ: وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، انھیں ابو صالح عبداللہ بن صالح نے بواسطہ یونس، زہری سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ...... امام مالک رحمہ اللہ نے یہ حدیث زہری سے بواسطہ سالم روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، پھر وہی حدیث ذکر کی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس حدیث کے بارے میں محمد (البخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''زہری کی سالم کے واسطہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر سے روایت صحیح ہے۔''

محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''اسی طرح مالک سے، زہری کے طریق سے بواسطہ سالم ان کے باپ سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔''

---

(494) صحیح: مسند احمد: 29/1- بخاری: 2/2- مسلم: 2/3-

(495) بخاری: 878- مسلم: 845- ابن داود: 340-

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

496۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ ، صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا .))

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور (اپنی بیوی کو) غسل کروائے ❶ اور بہت جلدی چلے، امام کا ابتدائی خطبہ پائے، خطبہ غور سے سنے اور خاموش رہے تو جو قدم وہ چلتا ہے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ہے۔“

حل اشکال: [illegible] کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے کیوں کہ ایسا کرنا اس کے دل کے لیے تسکین اور نگاہ کو جھکانے کا باعث [illegible]

وضاحت: [illegible] بارے میں محمود کہتے ہیں [illegible] خود غسل کرے [illegible] کروائے۔ اس حدیث کی شرح [illegible] عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”مَنْ غَسَّلَ واغْتَسَل کا مطلب ہے کہ اپنے سر کو دھوئے اور غسل کرے۔“

اس مسئلہ میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور ابوالاشعث الصنعانی کا نام شراحیل بن آدہ ہے اور ابو جناب یحییٰ بن حبیب القصاب الکوفی ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن وضو کرنا (یعنی غسل نہ کرنا)

497۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ .))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو وہ بھی اس کے لیے درست اور اچھا ہے اور جو شخص غسل کرے تو

---

(496) صحیح: ابوداود: 345۔ ابن ماجہ: 1087۔ نسائی: 1381۔

(497) صحیح: ابوداود: 354۔ نسائی: 1380۔

غسل افضل ہے۔“

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز قتادہ کے بعض شاگردوں نے اس کو حدیث کو قتادہ سے بواسطہ حسن، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور بعض نے قتادہ سے بواسطہ حسن، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے جمعہ کے دن غسل کو بہتر کہتے ہیں اور ان کے مطابق جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کافی ہو جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینا اختیاری ہے لازمی نہیں۔ اس کی دلیل عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جب انھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا تھا وضو بھی ٹھیک ہے جب کہ آپ جانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا ہے۔ اگر ان دونوں کے علم میں یہ بات ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم لازمی تھا اختیاری نہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو واپس کیے بغیر نہ چھوڑتے اور ان سے کہتے کہ واپس جائیں اور غسل کر کے آئیں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے علم کی بناء پر یہ حکم ان سے مخفی بھی نہ رہتا، لیکن اس حدیث میں دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں کہ کسی آدمی پر ضروری کہا جائے۔

498۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوئَم ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے وضو کیا تو اچھا وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا تو امام کے قریب ہوا، کان لگا کر سنا اور خاموش رہا، تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص کنکروں کو چھوئے اس نے بھی غلط کام کیا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6 ..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ [1] إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے جلدی آنا

499۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(498) مسلم: 857۔ ابوداود: 1050۔ ابن ماجہ: 1090۔

(499) بخاری: 881۔ مسلم: 850۔ ابوداود: 351۔ ابن ماجہ: 1092۔ نسائی: 864۔

((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتْ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.))

فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح غسل کیا پھر جلدی مسجد کی طرف چلا تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری گھڑی میں چلا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی، جو تیسری گھڑی میں چلا گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے (یا دنبے) کی قربانی دی، جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی کا صدقہ کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے ایک انڈہ صدقہ کیا، پھر جب امام (خطبہ کے لیے) آجائے تو فرشتے بھی آ کر ذکر کو سننے لگتے ہیں۔''

توضیح:...... ❶ التبکیر: بہت سویرے یعنی جلدی چلنا دن کا اول حصہ حاصل کرنا۔ (القاموس: 176)

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

بغیر عذر جمعہ چھوڑنا

500- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ......

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.))

سیدنا ابوالجعد الضمری رضی اللہ عنہ سے، جن کے بارے میں محمد بن عمرو کا خیال ہے کہ صحابی تھے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تین مرتبہ جمعہ کو سستی کرتے ہوئے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔''

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابن عمر، ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالجعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے پوچھا تو وہ ان کا نام نہیں جانتے تھے۔ اور انھوں نے فرمایا: ''میرے علم میں ان کی نبی ﷺ سے یہی ایک حدیث ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بھی ہمیں صرف محمد بن عمرو کی سند سے ہی ملتی ہے۔

(500) حسن صحیح: ابوداود: 1052- ابن ماجہ: 1125- نسائی: 1369-

8..... بَابُ مَا جَاءَ مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ
کتنی دور سے جمعہ کو آئے

501۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ ....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ. "

قباء کا ایک آدمی اپنے صحابی باپ سے روایت کرتا ہے کہ ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ پڑھنے (مسجد نبوی میں) آئیں۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھی نبی ﷺ سے ایک حدیث مروی ہے لیکن وہ بھی صحیح نہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے لیکن اس بارے میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح (سند کے ساتھ) ثابت نہیں۔ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ اس بندے پر واجب ہے جو رات اپنے گھر میں گزارتا ہے۔'' اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہے۔ کیوں کہ یہ معارک بن عباد کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن سعید المقبری سے مروی ہے اور یحییٰ بن سعید القطان نے عبداللہ بن سعید المقبری کو حدیث میں ضعیف قرار دیا ہے۔

کس آدمی پر جمعہ واجب ہے؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: ''جمعہ اس پر واجب ہے جو رات اپنے گھر میں بسر کرتا ہے۔'' بعض کہتے ہیں: ''جس نے اذان سن لی اس پر جمعہ واجب ہے'' امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

502۔ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ، فَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: فَقُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ))

سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ اس آدمی پر واجب ہے جس نے رات اپنے گھر میں بسر کی ہو۔''

(راوی حدیث احمد بن حسن) کہتے ہیں: (یہ حدیث سن کر) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مجھ پر غصہ آیا اور فرمانے لگے: اپنے رب سے معافی مانگو، اپنے رب سے معافی مانگو۔

---

(501) ضعیف الاسناد: (502) ضعیف جدًا: المشکاۃ: 1386۔ تحفۃ الاشراف: 12965۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یہ اس لیے کہا تھا کیوں کہ وہ اس حدیث کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور سند کی وجہ سے اسے ضعیف کہتے تھے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا وقت

503۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

504۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترمذی کہتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن موسیٰ نے انھیں ابوداود طیالسی نے انھیں فلیح بن سلیمان نے بواسطہ عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت ظہر کی طرح سورج ڈھلنے کے بعد کا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بعض کے نزدیک اگر نماز جمعہ سورج ڈھلنے سے پہلے پڑھ لی جائے تو وہ بھی جائز ہوگی۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص زوالِ شمس سے پہلے پڑھ لے اس پر دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر خطبہ دینا

505۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کھجور کے) ایک تنے کے ساتھ (ٹیک لگا کر) خطبہ ارشاد فرماتے

---

(503) بخاری: 904۔ ابوداود: 1084۔

(504) صحیح: ابوداود: 1084۔ مسند احمد: 128/3

(505) بخاری: 3583۔ دارمی: 31۔ ابن حبان: 6506۔

حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ.

تھے، جب نبی ﷺ نے منبر استعمال کیا تو وہ تنا رونے لگا، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام اس کے پاس آئے اور اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور معاذ بن العلاء بصرہ کا رہنے والا اور عمرو بن العلاء کا بھائی ہے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

506۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، قَالَ: مِثْلَ مَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن (پہلا) خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور (دوسرا) خطبہ دیتے۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: ”جس طرح آج تم لوگ کرتے ہو۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ امام دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ پر وقفہ کرے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصْدِ الْخُطْبَةِ

چھوٹا خطبہ دینا

507۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ

---

(506) بخاری: 920۔ مسلم: 861۔ ابوداود: 1092۔ ابن ماجہ: 1103۔ نسائی: 1416۔

(507) مسلم: 766۔ ابوداود: 1101۔ ابن ماجہ: 1106۔ نسائی: 1418۔

فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنبَرِ
منبر پر قرآن کی قراءت کرنا

508۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے باپ (سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ منبر پر پڑھ رہے تھے ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾ [1] (الزخرف: 77)

توضیح:...... [1] آیت کا مطلب ہے کہ جہنمی لوگ جہنم کے داروغے سے جس کا نام مالک ہے کہیں گے کہ اپنے رب سے کہو کہ ہمارا فیصلہ کر دے یعنی ہمیں موت آ جائے۔ (ع م)

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ
دوران خطبہ امام کی طرف متوجہ ہونا

509۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر تشریف فرما جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے، اور منصور کی حدیث ہمیں صرف محمد بن فضل بن عطیہ کی سند سے ہی ملتی ہے۔ اور محمد بن فضل بن عطیہ ہمارے محدثین ساتھیوں کے نزدیک ضعیف اور ذاہب الحدیث [1] راوی ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے دوران خطبہ امام کی طرف منہ کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ قول سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی ہے۔

توضیح:...... [1] ذاہب الحدیث: جو شخص احادیث کو بھول جاتا ہو اور اچھی طرح یاد نہ رکھ سکتا ہو اسے ''ذاہب الحدیث'' کہتے ہیں۔ (ع م)

---

(508) بخاری: 3230۔ مسلم: 871۔ ابو داود: 3992۔

(509) صحیح: ابو یعلی: 5410۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

جب امام خطبہ دے رہا ہو اور کوئی آدمی آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے

510۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ)) قَالَ: لَا قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا، تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے (سنت) نماز پڑھی ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں'' (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑا ہو (اور) (دو رکعت سنت) پڑھ۔''

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس مسئلہ میں صحیح ترین روایت ہے۔

511۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ....

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: رَحِمَكَ اللهُ إِنْ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ.

عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ پہرے دار آئے تاکہ انھیں بٹھا دیں لیکن انھوں نے نماز پڑھے تک بیٹھنے سے انکار کیا، جب انھوں نے نماز سے فراغت حاصل کی تو ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا: ''اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، یہ لوگ تو آپ کو پکڑنے کے قریب تھے تو انھوں نے فرمایا: ''جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے میں ان نوافل کو نہیں چھوڑ سکتا۔'' پھر انھوں نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن ایک آدمی میلی کچیلی حالت میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا تھا کہ دو رکعتیں پڑھے۔ حالاں کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔

توضیح:..... اَلْحَرَس: پہرے دار جو پولیس مروان بن حکم نے بنائی ہوئی تھی۔ (ع م)

بَذَّةٍ: میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ۔ (ع م)

---

(510) بخاری: 930۔ مسلم: 875۔ ابوداود: 1115۔ ابن ماجہ: 1112۔ نسائی: 1395۔

(511) صحیح: ابن ماجہ: 1113۔ نسائی: 1408۔

وضاحت: ......ابن ابی عمر فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ امام کے خطبہ کے دوران دو رکعتیں پڑھتے بھی تھے اور (لوگوں کو) حکم بھی دیتے تھے اور ابو عبدالرحمٰن المقری بھی اسے ضروری کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ابی عمر سے سنا وہ کہتے تھے کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن عجلان حدیث میں مامون اور ثقہ ہے۔ نیز اس مسئلہ میں جابر، ابو ہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے نیز شافعی، احمد، اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ امام کے خطبہ کے دوران اگر کوئی شخص (مسجد میں) آئے تو وہ بیٹھ جائے نماز نہ پڑھے۔ یہ قول سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے بتایا کہ علاء بن خالد القرشی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری کو دیکھا وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ دے رہا تھا، تو وہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے۔ بے شک حسن (بصری) نے بھی یہ کام حدیث کی پیروی کرتے ہوئے کیا تھا اور انھوں نے ہی نبی ﷺ کی یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو باتیں کرنا منع ہے

512۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو جو شخص (کسی دوسرے آدمی سے) یہ کہے کہ خاموش ہو جاؤ تو اس نے بھی لغو کام کیا۔“ ❶

توضیح: ...... ❶ ہر غلط، فضول اور بے مقصد کام کو لغو کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے دورانِ خطبہ کسی کے لیے بات کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا شخص بات کرتا ہے تو اسے اشارہ کے ساتھ بھی نہ روکے۔

(علماء نے) سلام اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے دورانِ خطبہ سلام اور چھینک کا جواب دینے میں رخصت دی ہے۔ یہ قول امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی ہے۔ تابعین وغیرہ میں سے بعض علماء اسے ناپسند کرتے ہیں۔ یہی قول شافعی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔

---

(512) بخاری: 934۔ مسلم: 851۔ ابوداود: 1112۔ ابن ماجہ: 1110۔ نسائی: 1401۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے

513۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ .))

سہل بن معاذ بن انس الجہنی اپنے باپ (معاذ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ آگے جانے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے ❶ (تو) وہ جہنم کی طرف ایک پل بناتا ہے۔''

توضیح:..... ❶ بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے خالی جگہ پر جانا یہ کام آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ (ع م)

وضاحت:.....اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سہل بن معاذ بن انس الجہنی کی حدیث غریب ہے کیوں کہ یہ صرف رشدین بن سعد کی سند سے ہی ملتی ہے۔ نیز اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنا مکروہ کہتے ہیں اور اس میں کافی سختی کرتے ہیں۔

بعض علماء نے رشدین بن سعد کے بارے کلام کرتے ہوئے اس کے حافظہ کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

خطبہ کے دوران احتباء کی حالت میں بیٹھنا منع ہے

514۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .

سہل بن معاذ اپنے باپ (معاذ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ سے منع فرمایا ہے۔

توضیح:...... اَلْاِحْتِبَاء: سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لیے دونوں ہاتھ باندھ لینا یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا عرب کے لوگ اکثر اس طرح بیٹھا کرتے تھے۔ (القاموس الوحید: ص 309)

حبوہ: مذکورہ طریقے سے بیٹھنے کے لیے جو کپڑا وغیرہ استعمال کیا جائے۔ (حوالہ مذکور) (ع م)

وضاحت:.....امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

---

(513) ضعیف: ابن ماجه: 1116۔ مسند احمد: ۳/ ۴۳۷ ، ابو یعلی: ۱۴۹۱ .

(514) حسن: ابوداود: 1110۔ مسند احمد: ۳/ ۴۳۹ ، ابن خزیمة: ۱۸۱۰ .

نیز اہل علم کی ایک جماعت نے بھی جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ سے منع کیا ہے اور بعض نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ جن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جب کہ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو حبوہ کی طرز پر بیٹھنا غلط نہیں ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْأَيْدِي عَلَى الْمِنبَرِ

منبر کے اوپر ہاتھوں کو بلند کرنا منع ہے

515۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ....

أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا، وَأَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ.

حصین کہتے ہیں کہ بشر بن مروان خطبہ دے رہا تھا تو اس نے دعا میں دونوں ہاتھوں کو بلند کیا تو عمارہ بن رویبہ الثقفی نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تباہ کرے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا، آپ ﷺ صرف اس طرح (اشارہ) کرتے تھے۔'' ہشیم نے اپنی شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان کا بیان

516۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رضي الله عنه زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ.

سائب بن یزید فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں اسی وقت اذان ہوتی تھی جب امام نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر آتا اور جب نماز کی اقامت کی ہوتی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے (تو) انھوں نے زوراء [1] پر تیسری اذان کا اضافہ کیا۔

توضیح:..... ❶ زوراء: مدینہ کے بازار یا اس کی ایک جگہ کا نام ہے اور تیسری اذان اقامت سمیت بنتی ہے۔ (ع م)

---

(515) مسلم: 874۔ ابو داود: 1104۔ نسائی: 1412۔

(516) بخاری: 912۔ ابو داود: 1087۔ ابن ماجہ: 1135۔ نسائی: 1392، 1394۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

امام کے منبر سے اترنے کے بعد باتیں کرنا

517۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر سے اتر آتے تو ضرورت کی بات کر لیتے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ حدیث صرف جریر بن حازم کی سند سے ہی ہے اور میں نے سنا (محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) فرما رہے تھے کہ اس حدیث میں جریر بن حازم سے وہم صادر ہوا ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جسے ثابت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک آدمی نے پکڑ لیا اور آپ سے باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ لوگوں کو اونگھ آنے لگ گئی۔ محمد فرماتے ہیں: ''وہ حدیث یہی ہے۔'' اور جریر صدوق راوی ہے لیکن بسا اوقات کسی حدیث میں وہم کر جاتا تھا۔

محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جریر نے ثابت سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث نبوی کہ ''اگر اقامت ہو جائے تو جب تک تم مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہوا کرو'' اس میں بھی وہم کیا ہے۔''

محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حماد بن زید سے مروی ہے کہ ہم ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج الصواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ عبداللہ بن ابی قتادہ ان کے باپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو جب تک تم مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہوا کرو۔'' تو اس میں جریر کو وہم ہوا ہے۔ ان کے مطابق ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہے۔''

518۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت کے بعد دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں کھڑا ایک آدمی آپ علیہ السلام سے بات کر رہا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ دیر کھڑے ہونے کی وجہ سے اونگھ رہے تھے۔

وضاحت: ......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(517) شاذ: ابوداود: 1120۔ ابن ماجہ: 1117۔ نسائی: 1419.

(518) بخاری: 642۔ مسلم: 376۔ ابوداود: 201۔ نسائی: 791.

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی قراءت کا بیان

519۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ، وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ: تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ عبیداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم بنا دیا اور خود مکہ چلا گیا، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو (پہلی رکعت میں) سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں ﴿اذا جاء المنافقون﴾ پڑھی۔ عبیداللہ کہتے ہیں: ''پھر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے کہا: آپ نے وہی دو سورتیں پڑھی ہیں جو علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔''

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس، نعمان بن بشیر اور ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ جمعہ کی نماز میں ﴿سبح اسم ربك الاعلى﴾ اور ﴿هل اتاك حديث الغاشيه﴾ پڑھا کرتے تھے۔

عبیداللہ بن ابی رافع سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

520۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿الٓمّٓ﴾ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ (سورۃ السجدہ) اور ﴿هل اتى على الانسان﴾ (سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔

---

(519) مسلم: 877۔ ابوداود: 1124۔ ابن ماجہ: 1118۔

(520) مسلم: 879۔ ابوداود: 1074۔ ابن ماجہ: 821۔ نسائی: 1431۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں سیدنا سعد، سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سفیان ثوری، شعبہ اور دیگر راویوں نے بھی اسے مُخَوَّل سے روایت کیا ہے۔

24...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

جمعہ سے پہلے اور بعد میں (سنت) نماز کا بیان

521۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

سالم اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

وضاحت: ...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نافع کی بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت ہے۔

بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

522۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے گھر جا کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر فرماتے: ”رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔“

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

523۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد (نفل) نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ چار رکعتیں پڑھے۔“

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمیں حسن بن علی نے، انھیں علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا ہے کہ ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں پختہ راوی شمار کرتے ہیں۔ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

---

(521) بخاري: 737۔ مسلم: 728۔ ابوداود: 1127۔ ابن ماجه: 113۔ نسائي: 873.

(522) صحیح، تخریج کے لیے پچھلی حدیث دیکھیے۔

(523) مسلم: 881۔ ابوداود: 131۔ ابن ماجه: 1132۔ نسائي: 1426.

نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چار رکعتیں جمعہ سے پہلے اور چار بعد میں پڑھا کرتے تھے۔

اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حکم دیا: ''جمعہ کے بعد دو، پھر چار رکعتیں پڑھی جائیں۔'' سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا مذہب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں: ''جمعہ کے دن اگر مسجد میں (نفل) پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے اور اگر اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو دو پڑھ لے۔'' ان کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص جمعہ کے بعد (نوافل) پڑھنا چاہتا ہو تو چار رکعتیں پڑھے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد جمعہ کے بعد مسجد میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اور ان دو رکعتوں کے بعد چار رکعتیں بھی پڑھی ہیں۔ یہ بات ہمیں ابن ابی عمر نے بتائی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ عطا فرماتے ہیں: ''میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔'' (ترمذی کہتے ہیں:) ہمیں سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نے انھیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں: ''میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے کوئی ایسا شخص دیکھا جس کے لیے ان سے بڑھ کر دینار و درہم کم بے وقعت ہوں۔ ان کے نزدیک درہم و دینار ایک مینگنی کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ابی عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ''عمرو بن دینار زہری سے بڑی عمر والے تھے۔''

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً
جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے

524۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی یقیناً اس نے پوری نماز پالی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے تو وہ اس کے ساتھ ایک اور پڑھ لے اور جو شخص (امام اور مقتدیوں کو تشہد میں) بیٹھے ہوئے پائے تو وہ چار پڑھے۔

(524) بخاری: 580۔ مسلم: 607۔ ابو داود: 1121۔ ابن ماجہ: 1122۔ نسائی: 556، 552

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کا بیان

525۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نَتَغَدَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صبح کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

جمعہ کے دن جس کو اونگھ آنے لگے وہ اپنی جگہ بدل لے

526۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (دورانِ خطبہ) اونگھنے ❶ لگے تو اس کو چاہیے کہ اپنی اس جگہ سے (کسی اور جگہ پر) چلا جائے۔“

توضیح:...... ❶ نَعَسَ: نیند کے غلبہ کی وجہ سے یا سستی کی وجہ سے آدمی کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ (ع م)

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن سفر کرنا

527۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(525) بخاری: 939۔ مسلم: 859۔ ابوداود: 1086۔ ابن ماجہ: 1099۔

(526) صحیح: مسند احمد: ۲/ ۲۲۔ ابوداود: ۱۱۱۹۔ ابن خزیمۃ: ۱۸۱۹۔

(527) ضعیف الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۲۲۴۔ بیہقی: ۳/ ۱۸۷۔

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ: أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَآهُ فَقَالَ لَهُ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ، فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ.))

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر پر امیر بنا کر جانے کا حکم دیا تو وہ وقت جمعہ کے دن کے موافق آ گیا۔ ان کے ساتھی صبح ہوتے ہی چلے گئے (انھوں نے کہا:) میں پیچھے رہتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر ان سے جا ملوں گا۔ جب نبی ﷺ نے نماز پڑھائی تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ”تمھیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے سے کس چیز نے روکا؟“ انھوں نے کہا: ”میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھ کر ان سے جا ملوں۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو زمین میں موجود ہر چیز کو (اللہ کے راستے میں) خرچ بھی کر دے تو بھی ان کے صبح ہی چلے جانے کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: شعبہ کا قول ہے کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں اور شعبہ نے انھیں شمار کر کے بتایا اور جن احادیث کو انھوں نے شمار کیا ان میں یہ حدیث نہیں تھی۔ گویا حکم نے مقسم سے یہ حدیث نہیں سنی۔

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے مطابق اگر نماز کا وقت نہیں ہے تو جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہوسکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں: اگر (جمعہ کے روز اپنے گھر میں) صبح کرتا ہے تو جمعہ پڑھنے سے پہلے (سفر پر) نہ نکلے۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک اور خوش بو کا استعمال

528۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ.))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں پر جمعہ کے دن حق ہے کہ وہ غسل کریں اور آدمی اپنی بیوی کی خوشبو لگائے۔ اگر اسے خوش بو نہ ملے تو پانی ہی اس کے لیے خوش بو ہے۔“

---

(528) ضعیف، مسند احمد: ٤/ ٢٨٢۔ ابو شعلى: ١٦٥٩۔ بيهقي: ٢/ ٢٦.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک بزرگ سے بھی مروی ہے۔

529۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں احمد بن منیع نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے معنی کی روایت بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم التیمی کی روایت سے زیادہ صحیح ہے کیوں کہ اسماعیل بن ابراہیم التیمی حدیث کے معاملے میں ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔

❋❋❋❋

(529) محقق نے اس پر حکم اور تخریج ذکر نہیں کی لیکن یہ روات بھی ضعیف ہے۔ اور اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم (ع م)

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

عیدین کا بیان

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے لیے پیدل چل کر (عید گاہ) جانا

530۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ .

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ”یہ بات سنت میں سے ہے کہ آپ عید (گاہ) کی طرف پیدل چل کر جائیں اور جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے عید (گاہ) کی طرف پیدل چل کر جانے اور نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھانے کو مستحب کہتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بغیر عذر سوار ہو کر جانا مستحب عمل نہیں ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے ہے

531۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُونَ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے عیدین کی نمازیں پڑھتے پھر خطبہ دیتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کے نزدیک

---

(530) حسن، ابن ماجه: 1296۔ بیهقی: ۳/ ۲۸۱ .

(531) مسلم: 963۔ مسلم: 888۔ ابن ماجه: 1276۔ نسائی: 1564 .

عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے پر عمل ہے۔

نیز کہا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے خطبہ دینے والا پہلا شخص مروان بن حکم تھا۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

عیدین کی نمازیں اذان اور اقامت کے بغیر ہیں

532۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک یا دو دفعہ نہیں (بلکہ بہت مرتبہ) بغیر اذان اور اقامت کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز عیدین پڑھی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عیدین اور نوافل نمازوں کے لیے اذان نہ دی جائے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین میں قراءت

533۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں (ایک رکعت میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور (دوسری میں) ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے اور بسا اوقات اگر جمعہ اور عید کا دن ایک ہی ہوتا تو (پھر بھی) آپ ﷺ ان دونوں (سورتوں) کو ہی پڑھتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو واقد، سمرہ بن جندب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سفیان اور مسعر نے بھی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت پر اختلاف کیا گیا ہے۔ (وہ اس طرح کہ) ان سے لی جانے والی روایت بواسطہ ابراہیم بن محمد بن المنتشر، ان کے باپ، حبیب بن سالم، پھر ان کے

---

(532) مسلم: 887۔ ابو داود: 1148۔

(533) مسلم: 878۔ ابو داود: 1122۔ ابن ماجہ: 1119۔ نسائی: 1423۔

باپ سالم پھر نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ لیکن ہمارے علم میں نہیں ہے کہ حبیب بن سالم اپنے باپ سے بھی روایت کرتے ہوں، بلکہ حبیب بن سالم خود نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ تھے اور انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

نیز ابن عیینہ نے ان راویوں جیسی حدیث ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں سورۃ ﴿ق﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ بھی پڑھی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

534۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ .

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر اور اضحیٰ کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ (تو) انھوں نے کہا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ اور ﴿وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

535۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

(ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے حمزہ بن سعید سے اس سند کے ساتھ اس جیسی حدیث بیان کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو واقد اللیثی کا نام حارث بن عوف رضی اللہ عنہ تھا۔

34...... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
عیدین کی نماز کی تکبیرات کا بیان

536۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ ....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین (کی نماز) میں پہلی

(534) مسلم: 891۔ ابوداود: 1154۔ ابن ماجہ: 1282۔ نسائی: 1567۔ (535) صحیح:

(536) صحیح: ابن ماجہ: 1279۔ عبد بن حمید: 290۔ ابن خزیمہ: 1438۔

قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.　رکعت میں قراءت سے پہلے سات ❶ اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیرات کہیں۔

توضیح:...... ❶ تکبیر اولیٰ یا تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات اور پانچ تکبیریں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادی مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے احسن چیز یہی روایت کی گئی ہے۔ اور ان کا نام عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ تھا۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ انھوں نے مدینہ میں ایسے ہی نماز پڑھائی تھی اور اہل مدینہ کا قول بھی یہی ہے۔ نیز مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کہتے ہیں کہ نو (9) تکبیریں ہیں، پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع والی تکبیر کے ساتھ چار تکبیریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے بھی یہی مروی ہے۔ اہل کوفہ اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

عیدین کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی (نفل) نماز نہیں ہے

537۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا.　سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے (اور) آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھیں پھر ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نہ پڑھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں کہ عیدین کے بعد نماز ہو سکتی ہے لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔

538۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ....

(537) بخاری: 964۔ مسلم: 884۔ ابوداود: 1159۔ ابن ماجہ: 1291۔ نسائی: 1587۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ خَرَجَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ .

ابوبکر بن حفص سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلے تو انھوں نے (نمازِ عید سے) پہلے اور بعد میں کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ
عورتوں کا عیدین (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے نکلنا

539۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ : ((فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا .))

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنواری، نوجوان لڑکیوں، پردہ نشین عورتوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں (شرکت کے لیے) روانہ کرتے تھے لیکن حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کرتیں۔ ایک عورت نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! اگر کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کی کوئی دوسری بہن اپنی چادر دے دے۔''

وضاحت:...... الأبکار: کنواری لڑکیاں جن کا ابھی تک نکاح نہ ہوا ہو۔ اس کی واحد بِکْرٌ آتی ہے۔

الْعَوَاتِقُ: عَاتِقٌ کی جمع ہے جو لڑکی بلوغت کو پہنچ جائے اور نکاح کے قابل ہو جائے۔ نکاح کے ساتھ والدین کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتی ہے اور خاوند کے تابع ہو جاتی ہے۔

ذوات الْخُدور: جو پردے اور گھر میں رہتی ہیں اور گھروں سے بہت کم باہر نکلتی ہیں۔

الْحُيَّضُ: حائض کی جمع ہے جو عورت ایام ماہواری میں ہو اس کو کہتے ہیں۔

جِلبابٌ: بڑی چادر جس کے ساتھ اس کا چہرہ اور جسم اچھی طرح ڈھک جائے۔ (ع م)

540۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ .

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن منیع نے ہشیم سے انھوں نے ہشام بن حسان سے بواسطہ حفصہ بنت سیرین، سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(538) حسن صحیح: مسند احمد: 57/2۔ ابو یعلی: 57/5۔ حاکم: 295/1۔

(539) بخاری: 324۔ مسلم: 890۔ ابوداود: 1136۔ ابن ماجہ: 1307۔ نسائی: 390۔ (540) صحیح:

وضاحت: ......اس مسئلہ میں ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اسی حدیث پر مذہب رکھتے ہوئے اہل علم عورتوں کو عیدین میں شرکت کی رخصت دیتے ہیں لیکن بعض نے مکروہ بھی سمجھا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ''آج کے دور میں میں عورتوں کے عیدگاہ جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ اگر عورت ضرور جانا چاہتی ہے تو اس کا شوہر اسے میلے اور پرانے کپڑوں میں جانے کی اجازت دے اور وہ زینت اختیار نہ کرے۔ اگر وہ زینت کے ساتھ ہی جانا چاہتی ہے تو خاوند کے لیے جانے سے روکنا جائز ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''وہ کام جو عورتوں نے آج نکال لیے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیتے تو جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا آپ بھی ان کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے۔'' سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ اُس دور میں عورتوں کے عیدگاہ جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عید (گاہ) کی طرف ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا

541۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (گھر سے) نکلتے تو ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ نیز ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے اس حدیث کو فلیح بن سلیمان سے بواسطہ سعید بن حارث، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی) کہتے ہیں: بعض علماء نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے امام کے لیے مستحب سمجھا ہے کہ وہ جب (عیدگاہ کی طرف) نکلے تو دوسرے راستے سے واپس آئے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ مگر جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث گویا زیادہ صحیح ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ
عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) جانے سے پہلے (کچھ) کھانا

542۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ

(541) صحیح: ابن ماجه: 1301۔ مسند احمد: 338/2۔ دارمی: 162۔

بْنِ عُتْبَةَ ....

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَـخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ .

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر (عید گاہ کی طرف) نہیں نکلتے تھے۔ اور عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید پڑھنے سے پہلے کوئی چیز نہیں کھاتے تھے۔ ❶

توضیح:...... ❶ حدیث میں صرف نماز عیدالاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھا کر جانے کا ذکر ہے۔ اپنی قربانی کے جانور کے گوشت سے کھانا کھانے کے بارے کوئی صراحت نہیں ملتی۔ واللہ اعلم (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔

محمد (بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''میرے علم میں ثواب بن عتبہ کی اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں ہے۔''

نیز اہل علم نے عیدالفطر کے دن کچھ کھا کر جانا مستحب کہا ہے اور کھجور کے ساتھ (روزہ) افطار کرنے کو بھی مستحب کہا ہے نیز عیدالاضحیٰ کے دن واپس آنے تک کچھ نہ کھائے۔

543۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُفْطِرُ عَـلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھجوریں تناول فرماتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

(542) صحیح: ابن ماجہ: 1756۔ مسند احمد: 352/5۔ دارمی: 1608۔

(543) بخاری: 953۔ ابن ماجہ: 1754۔

أَبْوَابُ السَّفَرِ..... سفر کا بیان

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ
سفر میں (نماز کو) قصر کرنا

544۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیا ہے یہ لوگ ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے ان سے پہلے اور بعد میں (نوافل وغیرہ) نہیں پڑھتے تھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’اگر میں ان سے پہلے اور بعد میں (نفل) ہی پڑھنے ہیں تو میں انھیں ہی پوری پڑھ لیتا۔‘‘

وضاحت:......اس مسئلہ میں عمر، علی، ابن عباس، انس، عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے کیوں کہ ہمیں اس طرح سے یحییٰ بن سلیم کی سند سے ہی ملی ہے۔

محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ’’یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے آل سراقہ کے ایک آدمی کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔‘‘ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطیہ العوفی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں (فرض) نماز سے پہلے اور بعد میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

نیز صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اپنی خلافت کے شروع میں نمازِ قصر پڑھتے رہے ہیں۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ سفر میں نماز پوری کرتی تھیں جب کہ عمل اسی پر ہے جو نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ سے مروی ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے لیکن امام شافعی کہتے ہیں: ’’نماز قصر پڑھنا سفر میں ایک رخصت ہے اگر پوری پڑھ لیتا ہے تو بھی درست ہے۔‘‘

(544) بخاری: 1151۔ مسلم: 689۔ ابوداود: 1223۔ ابن ماجہ: 1071۔ نسائی: 1457۔

545۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ ....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ؟ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانِي سِنِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

ابونضرہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مسافر کی نماز کے بارے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، تو انھوں نے (سفر میں) دو رکعتیں پڑھیں، ابوبکر کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں، عمر کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور (اسی طرح) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے بھی اپنی خلافت کے چھ یا آٹھ سال تک دو رکعتیں ہی پڑھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

546۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ....

سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ ❶ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... ❶ ذوالحلیفہ مدینہ سے تین فرسخ کے فاصلے پر واقع ہے جو کہ (عرب کے) نو (9) میل بنتے ہیں۔ ہمارے سفری پیمانے کے مطابق تقریباً ساڑھے بائیس کلومیٹر سفر بنتا ہے۔ (ع م)

547۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے (تو) آپ ﷺ کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف نہیں تھا (لیکن پھر بھی) آپ ﷺ (سفر میں) دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(545) صحیح: ابوداود: 1229۔ مسند احمد: 430/4۔

(546) بخاری: 1089۔ مسلم: 690۔ ابوداود: 1202۔ نسائی: 469۔

(547) صحیح: الارواء: 3/ 6۔ نسائی: 1435۔ تحفۃ الاشراف: 6436 .

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ

کتنی مدت تک نماز کو قصر کیا جا سکتا ہے

548۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ .... حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف گئے تو آپ ﷺ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ (راوی حدیث یحییٰ بن ابی اسحاق) کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں کتنے دن رہے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: ''دس دن۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے کسی ایک سفر میں انیس دن قیام کیا تو آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے تو ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام کریں تو نماز پوری کرتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دس راتیں قیام کرنا چاہتا ہے وہ نماز پوری پڑھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس شخص نے پندرہ دن قیام کرنا ہے وہ نماز مکمل پڑھے ان سے بارہ دن بھی مروی ہیں۔ سعید بن مسیّب کہتے ہیں: ''جب چار راتیں قیام کرے تو نماز بھی چار رکعتیں پڑھے۔'' ان سے یہ بات روایت کرنے والے قتادہ اور عطا خراسانی ہیں۔ لیکن ان سے داود بن ابی ہند نے ان حضرات کے خلاف روایت کی ہے۔ اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ پندرہ دن کی مدت مقرر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''جب پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ ارادہ ہے تو نماز پوری پڑھے۔''

اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جب بارہ دن قیام کرنے کا ارادہ ہو تو مکمل نماز پڑھے۔''

مالک بن انس، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کہتے ہیں جب چار دن قیام کرنے کا ارادہ ہو تو نماز مکمل پڑھے۔

لیکن اسحاق رحمہ اللہ نے سب سے قوی مذہب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو قرار دیا ہے کیوں کہ وہ نبی ﷺ سے مروی ہے اور (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے) نبی ﷺ کے بعد اس کی تاویل کرتے ہوئے انیس دن اقامت کے ارادے پر نماز کو مکمل پڑھا ہے۔

---

(548) بخاری: 1081۔ مسلم: 693۔ ابوداود: 1233۔ ابن ماجہ: 1077۔ نسائی: 1438۔

اس کے بعد اہل علم کا اجماع ہے کہ مسافر جب تک ٹھہرنے کا پختہ عزم نہیں کرتا قصر ہی پڑھتا رہے گا اگرچہ کئی سال بھی گزر جائیں۔

549۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر کیا تو (اس میں) انیس دن تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ”ہم بھی انیس دن تک دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں لیکن جب اس سے زیادہ قیام کرتے ہیں تو ہم چار رکعتیں ہی پڑھتے ہیں۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز پڑھنا

550۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ......

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، میں نے آپ ﷺ کو سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: براء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد رحمہ اللہ (بن اسماعیل بخاری) سے اس (حدیث) کے بارے پوچھا تو انھیں لیث کی سند سے اس کی پہچان نہ تھی اور انھیں ابو بسرہ الغفاری کے نام کا بھی پتہ نہیں چلا اور وہ اس روایت کو حسن خیال کرتے تھے۔ (جب کہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سفر میں فرض نماز سے پہلے یا بعد میں نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب کہ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔

پھر نبی ﷺ کے بعد اہل علم کا (اس مسئلہ میں) اختلاف ہوا۔ نبی ﷺ کے بعض صحابہ کے مطابق آدمی سفر میں نفل پڑھ سکتا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں: جب کہ علماء کی ایک جماعت (نماز سے) پہلے اور بعد میں نوافل پڑھنے کو درست نہیں سمجھتی، وہ کہتے ہیں کہ سفر میں نفل نہ پڑھنے کا مطلب رخصت کو قبول کرنا ہے لیکن جو نوافل ادا

(549) بخاری: 1080۔ ابن ماجہ: 1075۔

(550) ضعیف: ابوداود: 1222۔ مسند احمد: 292/4۔ ابن خزیمہ: 1253۔

کرتا ہے اس کے لیے اس میں بہت فضیلت ہے۔ اکثر اہل علم اسی کو اپناتے ہوئے سفر میں نفل نماز کو پسند کرتے ہیں۔

551۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کررتے ہیں کہ میں نے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں (نفل) پڑھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اسے ابن ابی لیلیٰ نے بھی عطیہ اور نافع کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

552۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْكُوفِيَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا، وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ، هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر و سفر میں نماز پڑھی ہے۔ میں نے آپ کے ساتھ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں (فرض) اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور سفر میں ظہر کی دو رکعتوں کے بعد دو (نفل) رکعتیں ادا کیں۔ اور عصر کی دو رکعتیں ہی پڑھیں اس کے بعد کچھ نہیں جب کہ مغرب کی حضر اور سفر میں برابر تین رکعتیں ہی پڑھیں۔ ان میں حضر و سفر میں کوئی کمی نہیں ہوتی (کیوں کہ) وہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے سنا وہ فرماتے ہیں: "میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی اس سے زیادہ تعجب والی حدیث کوئی نہیں، میں اس سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا

553۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ هُوَ

---

(551) ضعيف الاسناد منكر المتن لمخالفته لحديثه المتقدم (544)

(552) ضعيف الاسناد منكر المتن : ابن خزيمه: 1254۔

عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک (کے سفر) میں نبی ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو آپ ظہر (کی نماز) میں تاخیر کرتے، یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا لیتے اور ان دونوں کو اکٹھا (کر کے) پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو عصر کو جلدی کر کے ظہر کے ساتھ ملا لیتے، اور ظہر و عصر اکٹھی پڑھتے پھر آپ ﷺ چلتے اور جب آپ مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب آپ مغرب کے بعد چلتے تو عشاء کو جلدی کر کے اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح روایت اسامہ سے ہے۔ نیز علی بن مدینی نے بھی بواسطہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ، قتیبہ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

554۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَعْيَنُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَ مُعَاذٍ.

(ابو عیسیٰ فرماتے ہیں) ہمیں عبدالصمد بن سلیمان نے انھیں زکریا اللؤلوی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوبکر بن الاعین نے بواسطہ علی بن مدینی، احمد بن حنبل سے اور انھوں نے قتیبہ سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اس میں ہمارے علم کے مطابق قتیبہ رحمہ اللہ لیث سے روایت کرنے میں تنہا ہیں اور لیث کی یزید بن ابی ثابت سے بواسطہ ابوالطفیل، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث غریب ہے۔ نیز علماء کے نزدیک معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ابو زبیر سے بواسطہ ابو الطفیل معروف ہے کہ معاذ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ نے غزوۂ تبوک (کے سفر) میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا تھا۔'' اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری اور مالک وغیرہ نے ابو زبیر مکی سے روایت کیا ہے۔ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی فتویٰ

(553) مسلم: 706۔ ابوداود: 1206۔ ابن ماجہ: 1070۔ نسائی: 587۔

(554) محقق نے اس پر تخریج اور حکم ذکر نہیں کیا۔ (ع م)

دیتے ہیں۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کہتے ہیں: ''سفر میں آدمی ایک نماز کے وقت میں دو نمازیں جمع کر سکتا ہے۔''

555۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ اسْتُغِيثَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے اہل میں کسی کی بہت سخت بیماری کی اطلاع دی گئی تو انھیں روانہ ہونے کی جلدی تھی انھوں نے مغرب میں تاخیر کی۔ یہاں تک کہ جب سرخی غائب ہوگئی۔ اترے اور (مغرب وعشاء) دونوں کو جمع کیا۔ پھر انھیں بتایا کہ نبی ﷺ کو جب روانہ ہونے کی جلدی ہوتی تو ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور لیث کی بواسطہ زید بن ابی حبیب بیان کی گئی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

اُسْتُغِيثَ: یہ لفظ استغاثہ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کسی کو مدد کے لیے پکارنا جو اس مصیبت میں اس کے کام آسکے۔ ان کی بیوی بیمار تھیں انھوں نے پیغام بھیجا تھا تاکہ جلد گھر واپس آکر ان کے لیے علاج معالجہ کا اہتمام کر سکیں۔ (ع م)

43...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کا بیان

556۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر استسقاء کے لیے نکلے (اور) آپ ﷺ نے انھیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ ان میں قراءت بھی بلند آواز سے کی، اپنی چادر کو الٹا، ہاتھ اٹھا کر پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، ابو ہریرہ اور آبی اللحم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ ہے۔

توضیح:...... استسقاء: بارش کی ضرورت بھی ہو اور بارش نہ ہو رہی ہو تو باہر کھلے میدان میں نکل کر نماز

(555) بخاری: 1092۔ مسلم: 705۔ ابوداود: 1207۔ نسائی: 855۔

(556) بخاری: 1005۔ مسلم: 894۔ ابوداود: 1161۔ ابن ماجہ: 1267۔ نسائی: 1505۔

پڑھی جائے اور اس میں اللہ سے دعا کی کہ ہمیں بارش عطا کر دے اسے نماز استقاء کہا جاتا ہے۔ (ع م)

557۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ....

عَنْ آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو .

سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو احجار زیت کے پاس استقاء کرتے ہوئے دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا کر رہے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قتیبہ نے بھی اپنی سند میں آبی اللحم رضی اللہ عنہ کا ہی ذکر کیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق ان کی نبی ﷺ سے یہی ایک حدیث ہے۔ جب کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ عمیر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں کیوں کہ وہ بھی صحابی تھے۔

توضیح:...... مدینہ کے داخلی راستے کے قریب ایک جگہ ہے۔ اسے احجار زیت (زیتون کے پتھر) اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس جگہ کے پتھر سیاہ تھے اور ایسے لگتا تھا جیسے ان پر زیتون کا تیل لگایا گیا ہو۔ (ع م)

558۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحٰقَ ....

وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ .

عبداللہ بن کنانہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے امیر مدینہ ولید بن عقبہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی نمازِ استقاء کے بارے میں پوچھوں میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ بغیر زینت، عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے (گھر سے) نکلے یہاں تک نماز کی جگہ (میدان میں) آئے اور تمھارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہیں دیا۔ بلکہ آپ دعا میں گڑگڑاتے رہے اور تکبیرات کہتے رہے۔ اور عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

559۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا

(ابو عیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں محمود بن غیلان نے (وہ کہتے

---

(557) صحیح: ابوداود: 1168۔ نسائی: 1514۔

(558) حسن: ابوداود: 1165۔ ابن ماجہ: 1266۔ نسائی: 1506۔

(559) حسن: گزشتہ دلائل

وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ مُتَخَشِّعًا.

ہیں:) ہمیں وکیع نے سفیان سے ہشام بن اسحاق کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن کنانہ سے ان کے باپ کی روایت اسی طرح بیان کی ہے اور اس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ خشوع کے ساتھ چلتے ہوئے آئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ استقاء کی نماز عیدین کی نماز کی طرح ہی ہے: پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے اور دوسری میں پانچ۔ انھوں نے یہ دلیل عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے لی ہے۔

نیز امام مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نماز عیدین کی طرح نماز استقاء میں تکبیرات نہ کہے۔ ابوحنیفہ نعمان (بن ثابت) کہتے ہیں: ''نمازِ استقاء نہ پڑھی جائے اور نہ میں چادر کو پھیرنے کا حکم دیتا ہوں بلکہ صرف دعا کریں اور سب لوگوں کو لے کر واپس آ جائیں۔'' ترمذی فرماتے ہیں: (اس فتویٰ میں) انھوں نے سنت کی مخالفت کی ہے۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کا بیان

560- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھی تو آپ نے قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، (یعنی) یہ کام تین مرتبہ کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہ، ابومسعود، ابوبکرہ، سمرہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر صدیق، ابن عمر، قبیصہ الہلالی، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سورج گرہن کے موقع پر چار سجدوں کے ساتھ چار رکعتیں پڑھیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

---

(560) مسلم: 909۔ ابوداود: 1183۔ نسائی: 1468۔

(امام ترمذی) کہتے ہیں: نماز کسوف کی قراءت میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں: ''دن کے وقت (اگر نمازِ کسوف پڑھیں تو) قراءت پوشیدہ ہوگی۔'' جب کہ بعض کہتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین کی طرح قراءت بلند آواز سے ہو گی۔ امام مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی بلند قراءت کرنے کا کہتے ہیں۔

امام شافعی کہتے ہیں: ''قراءت بلند نہ کرے'' جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں (طرح کی) روایات ثابت ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے چار سجدوں کے ساتھ چار رکعتیں پڑھائیں۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ چار سجدوں کے ساتھ چھ رکعات پڑھائیں۔

علماء کے نزدیک یہ چیز گرہن کی مدت کے حساب سے جائز ہے کہ اگر گرہن لمبا ہو جائے تو چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کرنا جائز ہے اور اگر چار سجدے اور چار رکوع کرے اور قراءت کو لمبا کرے تو بھی جائز ہے۔ نیز ہمارے اصحاب کے مطابق سورج یا چاند کے گرہن کے موقع پر نماز کسوف باجماعت پڑھی جائے گی۔

توضیح:...... کسوف: سورج اور زمین کے درمیان چاند کے حائل ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی غائب یا کم ہو جانا۔ (القاموس الوحید: ص1406)

561۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، هِيَ دُونَ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی (اور) آپ علیہ السلام نے لمبی قراءت کی، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) اپنے سر کو اٹھایا تو لمبی قراءت کی لیکن یہ پہلی (قراءت) سے کم تھی، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے (رکوع) سے چھوٹا تھا۔ پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی حدیث کے بناء پر امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ ہوگی۔

امام شافعی فرماتے ہیں: (امام) پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ البقرہ کے برابر خاموشی کے ساتھ قراءت کرے، اگر گرہن دن کے وقت ہے تو پھر قراءت کے برابر رکوع کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کر (رکوع سے) سر اٹھائے اور کھڑا رہے، ساتھ سورۃ الفاتحہ اور آل عمران کے برابر قراءت کرے پھر قراءت کے برابر رکوع کرے پھر

(561) بخاری: 1044۔ مسلم: 901۔ ابو داود: 1180۔ ابن ماجہ: 1263۔ نسائی: 1476۔

سمع الله لمن حمده کہے، اس کے بعد دو سجدے مکمل کرے اور ہر سجدہ رکوع کے برابر کرے، پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑا ہو اور سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ النساء کے برابر قراءت کرے، پھر قراءت کے برابر رکوع کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کے (رکوع سے) اٹھے اور کھڑا رہے اور سورۃ المائدہ کے برابر قراءت کرے، پھر قراءت کے برابر رکوع کرے، پھر سمع الله لمن حمده کہہ کے رکوع سے اٹھے، پھر دو سجدے کرے اور تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے؟

562۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ......

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے موقع پر ہمیں نماز پڑھائی (تو) ہم آپ کی قراءت کی) کوئی آواز نہیں سن پا رہے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نیز بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔

563۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی تو اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسحاق الفزاری نے بھی سفیان بن حسین سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز امام مالک بن انس، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

564۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

---

(562) ضعیف: ابوداود: 1184۔ ابن ماجہ: 1364۔ نسائی: 1484۔

(563) بخاری: 1065۔ مسلم: 901۔ ابوداود: 1188۔

(564) بخاری: 943۔ مسلم: 4535۔ ابن ماجہ: 1258۔ نسائی: 1538۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

سالم اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجاہدین کی) ایک جماعت کو نمازِ خوف کی ایک رکعت پڑھائی، دوسری جماعت دشمن کے سامنے (دفاع کے لیے کھڑی) رہی، پھر یہ (نماز پڑھنے والے) ان (دفاع کرنے والوں) کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ آ گئے تو نبی ﷺ نے انھیں دوسری رکعت پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور انھوں نے کھڑے ہو کر اپنی نماز کو پورا کر لیا۔ اور (جو دشمن کے سامنے تھے) انھوں نے بھی اپنی بقیہ رکعت پڑھ لی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، حذیفہ، زید بن ثابت، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حثمہ، ابو عیاش الزرقی، جن کا نام زید بن صامت تھا، اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نمازِ خوف کے بارے میں امام مالک بن انس کا مذہب سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق ہے۔ نیز شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نمازِ خوف نبی ﷺ سے کئی طریقوں کے ساتھ مروی ہے اور میرے علم کے مطابق اس مسئلہ میں صرف ایک ہی صحیح حدیث ہے'' اور انھوں نے بھی سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اختیار کیا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ نمازِ خوف کے متعلق نبی ﷺ سے کئی مرویات ہیں اور ان کے نزدیک نبی ﷺ سے جو بھی طریقہ مروی ہے اس کے مطابق نمازِ خوف پڑھنا درست ہے اور یہ (ہر ایک طریقہ) خوف کے مطابق ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ ہم باقی روایات کو چھوڑ کر صرف سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اختیار نہیں کر سکتے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت ہے۔

توضیح:...... صلوٰۃ الخوف: دورانِ جنگ پڑھی جانے والی فرض نماز کو نمازِ خوف سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ نماز خوف کے عالم میں پڑھی جاتی ہے کہ کہیں دشمن نقصان نہ پہنچا دے۔ (ع م)

565۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلَاةِ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نمازِ خوف کے بارے میں فرماتے

(565) بخاری: 4131۔ مسلم: 841۔ ابو داود: 1237۔ نسائی: 1536۔ تحفۃ الاشراف: 4645۔

الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور ایک جماعت دشمن کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جائے۔ امام انھیں ایک رکعت پڑھائے اور (دوسری وہ خود پڑھیں) رکوع کریں اور سجدہ کریں، پھر دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں اور وہ لوگ آ جائیں تو امام ان کو بھی ایک رکعت پڑھائے اور دو سجدے کرے تو یہ امام کے لیے دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کے لیے ایک پھر وہ دوسری رکعت پڑھیں اور دو سجدے کریں۔

566۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ. وَ قَالَ لِي يَحْيَى: اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ، وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

(ابوعیسیٰ فرماتے ہیں) محمد بن بشار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے اس حدیث (کی سند) کے بارے پوچھا تو انھوں نے مجھے شعبہ سے عبدالرحمٰن بن قاسم اور ان کے باپ کے واسطے کے ساتھ صالح بن خوات کے ذریعے سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یحییٰ بن سعید الانصاری کی بیان کردہ حدیث جیسی حدیث بیان کی اور یحییٰ (بن سعید) نے مجھ سے کہا: ''یہ اس کے ساتھ لکھ دو'' میں اس حدیث کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکا لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یحییٰ بن سعید نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوع بیان نہیں کیا، اسی طرح یحییٰ بن سعید کے شاگرد بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں (لیکن) شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد سے اسے مرفوع روایت کیا ہے۔

567۔ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن رومان، صالح بن خوات سے (اور انھوں نے) ایک ایسے شخص سے جس نے نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تھی اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

(566) صحیح: ابوداود: 1237۔ ابن ماجه: 1259۔ تحفة الاشراف: 4645۔

(567) بخاری: 4129۔ مسلم: 842۔ ابوداود: 1238۔ نسائی: 1537۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز مالک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ بہت سے رواۃ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دونوں جماعتوں کو ایک ایک رکعت پڑھائی، اس طرح نبی ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور صحابہ کی ایک، ایک رکعت۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عیاش الزرقی کا نام زید بن صامت رضی اللہ عنہ ہے۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ.
قرآن کے سجدوں کا بیان

568۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ (تلاوت کے) گیارہ سجدے کیے، ان میں سے سجدہ ایک سورۃ النجم میں بھی تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، زید بن ثابت اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہمیں صرف سعید بن ابی ہلال الدمشقی کی سند سے ہی ملتی ہے۔

569۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیارہ سجدے کیے، جن میں ایک سورۃ النجم والا سجدہ بھی تھا۔

وضاحت:...... (امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وہب سے نقل کردہ حدیث سے (زیادہ) صحیح ہے۔

---

(568) ضعیف: ابن ماجہ: 1055۔ مسند احمد: 194/5۔

(569) ضعیف:

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ
عورتوں کا مسجدوں میں جانا

570۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنُهُ: وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، فَقَالَ: فَعَلَ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ، أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ: لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ!.

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔'' تو ان کے بیٹے نے کہا: ''اللہ کی قسم! ہم انھیں اجازت نہیں دیں گے (کیوں کہ) وہ اسے دھوکہ دینے کا ذریعہ بنا لیں گی۔'' (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اللہ تیرے ساتھ اس اس طرح کرے، (یعنی بد دعا دی) میں کہتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اور تو کہتا ہے کہ ہم انھیں اجازت نہیں دیں گے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... دَغَلًا: اس کا اصل معنی درختوں کا جھنڈ جس میں دھوکہ دینے کے لیے آدمی چھپ جائے یعنی مسجد میں جا کر باتیں کریں گی وغیرہ وغیرہ۔ (ع م)

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں تھوکنا منع ہے

571۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ....

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى.))

سیدنا طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز میں ہو تو اپنی دائیں جانب مت تھوکو لیکن اپنے پیچھے، بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (تھوک سکتے ہو)۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید، ابن عمر، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہے۔

---

(570) بخاري: 865۔ مسلم: 442۔ ابوداود: 568۔ ابن ماجه: 16۔

(571) صحيح: 478۔ ابن ماجه: 1021۔ نسائي: 726۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طارق رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وکیع فرماتے ہیں کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: ''کوفہ میں سب سے پختہ راوی منصور بن معتمر تھے۔''

572۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس (تھوک) کو دفن کرنا (یا صاف) کرنا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

50۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾

سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کا بیان

573۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ﴿اِقْـرَاء بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ (سورۃ الاعلیٰ) اور ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ (سورۃ الانشقاق) میں سجدہ کیا تھا۔

574۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے (اور وہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

وضاحت:...... اس حدیث میں چار تابعین ہیں جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے سورۃ الانشقاق اور سورۃ الاعلیٰ میں سجدے کے قائل ہیں۔

---

(572) بخاری: 415۔ مسلم: 552۔ ابوداود: 476۔

(573) بخاری: 766۔ مسلم: 578۔ ابوداود: 1407۔ ابن ماجہ: 1058۔ نسائی: 963۔

(574) صحیح: ابوداود: 1407۔ ابن ماجہ: 1059۔

51..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ
سورۃ النجم میں سجدہ

575۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور (آپ کے ساتھ) مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے سورۃ النجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء کہتے ہیں کہ مفصل (سورتوں) میں سجدہ نہیں ہے۔ یہی قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے نیز ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

52..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ
اس سورۃ میں سجدہ نہ کرنا

576۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورۃ النجم پڑھ کر سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے بعض علماء فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ اس لیے نہیں کیا تھا کیوں کہ زید بن ثابت پڑھ رہے تھے، انھوں نے سجدہ نہیں کیا (تو) نبی ﷺ نے بھی سجدہ نہ کیا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ سننے والے پر سجدہ واجب ہے اور وہ اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتے۔ نیز کہتے ہیں کہ اگر آدمی نے بغیر وضو (آیت سجدہ) سنی ہے تو جب وضو کرے گا تب سجدہ کرے گا۔ یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے، اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ (لیکن) بعض علماء کہتے ہیں کہ سجدہ اس پر واجب ہے جو اس کی فضیلت تلاش کرتے ہوئے سجدہ کرنا چاہتا ہے اور وہ جب چاہے اس کو

---

(575) بخاری: 1071۔ ابن حبان: 2753۔

(576) بخاری: 1072۔ مسلم: 577۔ ابوداود: 1404۔ نسائی: 960۔

چھوڑنے کی رخصت دیتے ہیں۔ انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث سے دلیل لی ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ کو النجم پڑھ کر سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔'' وہ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو نبی ﷺ زید کو سجدہ کرنے کے بغیر نہ چھوڑتے اور خود بھی سجدہ کرتے۔ اور انھوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی دلیل لی ہے کہ انھوں نے منبر پر آیت سجدہ کی قراءت کی تو نیچے اتر کر سجدہ کیا، پھر دوسرے جمعہ میں بھی (وہی آیت) پڑھی تو لوگ سجدے کے لیے تیار ہو گئے۔ تو انھوں نے فرمایا: ''یہ (سجدہ تلاوت) ہمارے اوپر فرض نہیں ہے مگر ہم چاہیں تو (کر سکتے ہیں)'' تو انھوں نے خود بھی سجدہ نہ کیا اور لوگوں نے بھی نہ کیا۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے۔ نیز شافعی اور احمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي

سورۃ صٓ کا سجدہ

577۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي ص . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورۃ صٓ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اس کا شمار تاکیدی حکم والے سجدوں میں نہیں ہوتا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اس (سجدے) کے بارے اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس سورۃ میں سجدہ کرے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ (جب) بعض کہتے ہیں: ''یہ ایک نبی کی توبہ (کا ذکر) ہے۔'' وہ اس میں سجدہ کے قائل نہیں ہیں۔

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

سورۃ الحج میں سجدہ کا بیان

578۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، وَمَنْ لَمْ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیا سورۃ الحج کو (باقی سورتوں پر) فضیلت حاصل ہے کیوں کہ اس میں دو سجدے ہیں؟'' (تو)

---

(577) بخاری: 1069۔ ابوداود: 1409۔ نسائی: 957۔

(578) حسن: ابوداود: 1402۔ مسند احمد: 151/4۔ حاکم: 121/1

يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا .))

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اور جس نے یہ سجدے نہیں کرنے وہ ان (سجدوں کی آیات) کی تلاوت ہی نہ کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند کچھ خاص قوی نہیں ہے اس (سجدہ) کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔

عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورۃ الحج کو فضیلت حاصل ہے کیوں کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ یہی قول ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔ اور بعض کے مطابق اس میں ایک سجدہ ہے یہ قول سفیان ثوری، مالک اور اہل کوفہ کا ہے۔

55..... بَابُ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
سجدہ تلاوت کی دعائیں

579۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ، قَالَ الْحَسَنُ: قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِي جَدُّكَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میں رات سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے سجدہ کیا تو میرے سجدے کی وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا، میں نے سنا وہ (درخت) کہہ رہا تھا: ''اے اللہ! اپنے پاس میرے لیے اس (سجدہ کے) بدلے اجر لکھ دے۔ اور اس کے بدلے مجھ سے (گناہ کا) بوجھ ہٹا دے اور اس (سجدے) کو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر لے اور مجھ سے اسی طرح قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔'' حسن فرماتے ہیں: مجھے ابن جریج نے بتایا کہ تمہارے دادا جان نے مجھے بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''(پھر) نبی ﷺ نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا میں نے سنا آپ ﷺ وہی (کلمات) کہہ رہے تھے جو اس آدمی نے درخت کے حوالے

(579) حسن: ابن ماجہ: 1053۔ ابن خزیمہ: 562۔ بیہقی: 320/2۔

سے بتائے تھے۔

وضاحت:...... اس بارے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حسن غریب ہے اور ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے۔

580۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے قرآن کے سجدوں میں یہ (دعا) پڑھتے تھے۔ ”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا ہے جس (ذات) نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقوت کے ساتھ اس میں سماعت اور نظر کو بنایا۔“

56.....بَابُ مَا ذُكِرَ فِيمَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ
جس شخص کے رات کے وظائف رہ جائیں وہ دن کے وقت پڑھ لے

581۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ:......

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنا وظیفہ کیے بغیر سو جائے پھر اگر وہ اسے نمازِ فجر سے نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لے تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے رات کو پڑھا تھا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں: ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید المکی ہے ان سے حمیدی اور کبار لوگ روایت کرتے ہیں۔

توضیح:...... حزب: سے مراد کوئی بھی چیز وظائف، قرآن یا نماز جو آدمی اپنے لیے رات کے وقت مقرر کر لیتا ہے۔ (ع م)

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ
جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس کے لیے وعید

582۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ.........

(580) صحیح ابوداود: 1414۔ نسائی: 1129۔

(581) مسلم: 747۔ ابوداود: 1313۔ ابن ماجہ: 1343۔ نسائی: 1790۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دے۔“

وضاحت:...... قتیبہ کہتے ہیں: حماد کا قول ہے کہ محمد بن زیاد نے مجھے ((اَمَا یَخْشٰی)) کے الفاظ ہی بتائے تھے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصرہ کا رہنے والا ثقہ راوی ہے۔ اس کی کنیت ابوالحارث ہے۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَمَا صَلَّى
جو شخص فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کروائے

583۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر ان کی امامت کرواتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمارے اصحاب، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی فرض نماز کی امامت کرواتا ہے اور اس نے یہ نماز اس سے پہلے پڑھ بھی لی ہو تو مقتدیوں کی نماز درست ہوگی۔ ان کی دلیل یہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں معاذ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے جو کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے پوچھا گیا جو مسجد میں آیا تو لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے خیال میں یہ ظہر پڑھ رہے ہیں تو وہ ان کا مقتدی بن گیا (تو) انھوں نے فرمایا اس کی نماز جائز ہوگی۔

اہل کوفہ کی ایک جماعت کہتی ہے جب لوگ ایک امام کی اقتداء کر رہے ہوں اور امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو جب کہ مقتدیوں کا خیال ہو کہ یہ ظہر کی نماز ہے تو اگر انھوں نے اس امام کی اقتداء میں پڑھ لی تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی کیوں کہ امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہے۔

---

(582) بخاری: 691۔ مسلم: 427۔ ابوداود: 623۔ ابن ماجہ: 961۔ نسائی: 828۔

(583) بخاری: 800۔ مسلم: 465۔ ابوداود: 599۔ نسائی: 835۔

59..... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

گرمی یا سردی میں کپڑوں کے اوپر سجدہ کرنے کی اجازت

584۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جب دوپہر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں نیز وکیع نے بھی اس حدیث کو خالد بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔

60..... بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

585۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو سورج نکلنے تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

586۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو ظِلَالٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَامَّةٍ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعتیں پڑھیں (تو) اس کے لیے ایک حج اور عمرے کا اجر ہوگا۔'' راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل، مکمل، مکمل (ثواب

---

(584) بخاری: 385۔ مسلم: 620۔ ابوداود: 660۔ ابن ماجہ: 1033۔ نسائی: 1116۔

(585) مسلم: 670۔ ابوداود: 1294۔ نسائی: 1357۔

(586) حسن: صحیح الترغیب: 464۔ ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: مختصر الترغیب ص 31۔

تَامَّةٍ تَامَّةٍ.)) دیا جاتا ہے)۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل (البخاری رحمہ اللہ) سے ابوظلال کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: "وہ مقارب الحدیث ہے اور اس کا نام ہلال ہے۔"

61..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

587۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں گوشہ چشم کے ساتھ دائیں بائیں دیکھ لیا کرتے تھے لیکن اپنی گردن پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور وکیع نے اس میں فضل بن موسیٰ کی مخالفت کی ہے۔

توضیح:...... لحظ کا مطلب ہوتا ہے اپنی آنکھ کی پتلی سے دیکھنا کہ آنکھ کے سیاہ دائرے کو گھما لیا جائے لیکن سر کو نہ ہلایا جائے۔ (ع م)

588۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ....

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

عکرمہ کے کسی ایک ساتھی نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں کن اکھیوں سے دیکھ لیا کرتے تھے اور آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔

589۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: ....

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ لِي رَسُولُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ

---

(587) صحیح نسائی: 1201۔ مسند احمد: 275/1۔ ابن خزیمہ: 485۔ بیہقی: 13/2۔

(588) صحیح۔

(589) ضعیف: ابو یعلی: 3624۔ طبرانی فی الاوسط: 5988۔

اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ .))

سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے بچو کیوں کہ نماز میں جھانکنا ہلاکت ہے۔ اگر جھانکنا بہت ہی ضروری ہو تو نفل نماز میں جھانک لو فرض میں نہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

590۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک اچک ہے جس کو شیطان آدمی کی نماز سے اُچکتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

توضیح:...... اختلاس: دھوکے سے چھین لینا، جھپٹا مار کر چھین لینا۔ (القاموس الوحید: 463)

62...... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

جو آدمی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو وہ کیسے کرے؟

591۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ .))

سیدنا ابن ابی لیلیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے آئے تو امام جس حالت پر بھی ہو تو وہ امام کی طرح ہی کرے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس سند کے علاوہ کسی راوی سے متصل نہیں آتی۔ نیز اسی پر عمل کرتے ہوئے اہل علم کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی آئے تو اگر امام سجدہ کی حالت میں ہو تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اس کی رکعت نہیں ہوگی۔ کیوں کہ وہ رکوع امام کے ساتھ نہیں کر سکا۔

---

(590) بخاری: 951۔ ابوداود: 910۔ نسائی: 1196۔

(591) صحیح:

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے بھی امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو ہی اختیار کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ اس سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے اسے بخش دیا جائے۔

63..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

592۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ.))

عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اگر) نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے مگر غیر محفوظ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کی ایک جماعت کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب موذن قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ کہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

64..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا

593۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ.))

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے جب میں بیٹھا تو اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا پھر اپنے لیے دعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: سوال کرو عطا کیے جاؤ گے، سوال کرو عطا کیے جاؤ گے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز احمد بن حنبل نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصراً بیان کی ہے۔

---

(592) بخاری: 637۔ مسلم: 604۔ ابوداود: 539۔ نسائی: 678۔

(593) حسن صحیح:

65..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ
مساجد میں خوش بو کا اہتمام کرنا

594۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ الْبَغْدَادِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے، انھیں صاف ستھرا رکھنے اور ان کو خوش بو لگانے کا حکم دیا ہے۔

595۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ہناد نے، انھیں عبدہ اور وکیع نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، پھر اوپر والی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

596۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ہمیں ابن ابی عمر نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان بن عیینہ نے انھیں ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اسی طرح ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر، پہلی کی مانند حدیث ذکر کی۔

وضاحت:...... سفیان فرماتے ہیں محلوں میں مسجدیں بنانے سے مراد قبائل ہیں۔

66..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى
دن اور رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہے

597۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دن اور رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں۔''

---

(594) صحیح: ابوداود: 455۔ ابن ماجہ: 758۔

(595) محقق نے اس پر حکم ذکر نہیں کیا۔ تحفۃ الاشراف: 19035 .

(596) محقق نے اس پر بھی حکم ذکر نہیں کیا لیکن مذکورہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ (ع م) تحفۃ الاشراف: 10935 .

(597) صحیح: 1295۔ ابن ماجہ: 1322۔ نسائی: 1666۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ کے ساتھیوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

عبداللہ عمری نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت زیادہ صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔'' کئی ثقہ راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، لیکن اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کیا۔ عبیداللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

لیکن اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے یہ قول امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ اور دن کی نفل نماز چار چار رکعتیں ہوں گی جیسا کہ ظہر سے پہلے اور دیگر نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔

67..... بَابُ كَيْفَ كَانَ تَطَوُّعُ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّهَارِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

598۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَاكَ فَقُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ ذَاكَ مِنَّا. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

عاصم بن ضمرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: تم میں اس کی طاقت نہیں۔ ہم نے کہا: ''ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتی ہے؟ اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: '' جب سورج اس طرف (مشرق میں) میں اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جتنا ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو چار رکعتیں پڑھتے اور آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتوں کے درمیان مقربین فرشتوں، انبیاء ورسل اور ان کے پیروکار مومنین مسلمین پر سلام کے ذریعے وقفہ کرتے تھے۔''

(598) حسن: ابن ماجه: 1161۔ نسائي: 874۔

599۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن مثنی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن جعفر نے انھیں شعبہ نے اسحاق سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں: ''دن کے وقت نبی ﷺ کے نوافل کے بارے یہ سب سے صحیح روایت ہے۔''

عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ حقیقی علم تو اللہ کے پاس ہے لیکن ہمارے علم کے مطابق انھوں نے اس حدیث کو ضعیف اس وجہ سے کہا ہے کہ اس طرز پر یہ حدیث نبی ﷺ سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ راوی ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے: ''ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث پر برتر سمجھتے ہیں۔''

68..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي لُحُفِ النِّسَاءِ

عورتوں کے اوپر والے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

600۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَائِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کی اوپر والی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس بارے میں نبی ﷺ کی طرف سے رخصت بھی مروی ہے۔

توضیح:...... اللحاف: چادر، کمبل، اوورکوٹ اور اس طرح کی دیگر اشیاء پر بولا جاتا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: القاموس الوحید، ص: 1459)

69..... بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

نفلی نماز میں چلنا یا تھوڑا سا کام کرنا جائز ہے

601۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

---

(599) تخریج کے لیے حدیث سابق دیکھیے۔

(600) صحیح: ابوداود: 367۔ نسائی: 5366۔ ابن حبان: 2336۔ بیہقی: 409/2۔

عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَمَشَى حَتَّى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ اندر سے بند تھا، میں آئی (دروازہ کھٹکھٹایا) تو آپ ﷺ چلے اور میرے لیے دروازہ کھول دیا، پھر اپنی جگہ پر چلے گئے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

70..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

602۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ ﴿غَيْرِ آسِنٍ﴾ أَوْ يَاسِنٍ قَالَ: كُلَّ الْقُرْآنِ قَرَأْتَ غَيْرَ هٰذَا الْحَرْفِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ قَوْمًا يَقْرَئُونَهُ يَنْثُرُونَهُ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، إِنِّي لَأَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، قَالَ فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

ابو وائل کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) سے کسی آدمی نے ﴿غَيْرِ آسِنٍ﴾ (محمد: 15) کے حرف کے بارے میں پوچھا کہ یہ غَيْرِ آسِنٍ ہے یا غَيْرِ يَاسِنٍ (تو) انھوں نے فرمایا: ”کیا تو نے اس حرف کے علاوہ سارا قرآن پڑھ لیا ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں!“ (تو) انھوں نے فرمایا: ”کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں تو اس کو ایسے جھاڑتے ہیں ❶ جس طرح خراب ❷ کھجور کو جھاڑا جاتا ہے۔ (یہ قرآن) ان کے حلقوں سے نیچے نہیں جاتا۔ میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔“ (ابو وائل) کہتے ہیں ہم نے علقمہ کو حکم دیا تو انھوں نے ان سے (ان ملتی جلتی سورتوں کے بارے) پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ”مفصل میں سے بیس سورتیں ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو کر کے پڑھا کرتے تھے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(601) حسن: ابوداود: 922۔ نسائی: 1206۔

(602) بخاری: 775۔ مسلم: 722۔ ابوداود: 1396۔ نسائی: 1004۔

توضیح:...... ❶ جھاڑنے کا مطلب ہے کہ صرف پڑھتے ہیں اور اس میں غور فکر اور سمجھنے کا اہتمام نہیں کرتے۔
❷ یعنی جب کھجور کو ہلایا جائے تو اس سے ہر قسم کی کھجوریں نیچے گرنے لگتی ہیں۔ (ع م)

71..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ
مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور ایک قدم کے بدلے کیا اجر ملتا ہے

603۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ......

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ اچھی طرح وضو کر کے (گھر سے) نماز کے لیے نکلتا ہے اسے صرف نماز ہی نکالتی یا اٹھاتی ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

72..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ
مغرب کے بعد (نفل) نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے

604۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى......

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ .))

سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا (سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے بنو عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی تو لوگ کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نماز کو گھروں میں پڑھا کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے جب کہ صحیح وہ ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر عشاء کی نماز تک مسجد میں (نفل) نماز پڑھتے رہے۔ تو اس حدیث میں دلیل ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں مسجد میں بھی پڑھی ہیں۔

---

(603) بخاری: 477۔ مسلم: 661۔ ابوداود: 559۔ ابن ماجہ: 281۔

(604) حسن: ابوداود: 1300۔ نسائی: 1600۔

73..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الِاغْتِسَالِ عِنْدَمَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ
قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

605۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .

سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی ﷺ نے انھیں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اہل علم بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی جب مسلمان ہو تو غسل کرے اور اپنے کپڑے بھی دھوئے۔

74..... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ
بیت الخلاء داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنا

606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللهِ .))

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو آدم کے ستروں اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی سند سے ملتی ہے اور اس کی سند زیادہ قوی نہیں۔ نیز اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے اس بارے میں کافی کچھ روایت کرتے ہیں۔

75..... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَا هَذِهِ الْأُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ
اس امت کے لوگوں کی قیامت کے دن کی نشانی سجدوں اور وضو کے نشانات ہیں

607۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ ....

---

(605) صحیح: ابوداود: 355۔ نسائی: 188۔ مسند احمد: 61/5۔

(606) صحیح: ابن ماجہ: 297۔ (607) صحیح: مسند احمد: 189/4۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ.))

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری امت (کے لوگوں) کے چہرے سجدوں اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

توضیح:...... (1) غُرّ سے چہروں کی چمک اور محجل سے مراد دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کا چمکنا ہے۔ (ع م)

76...... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ
وضو میں دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے

608۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت وضو میں، کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت پہننے میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے۔

وضاحت:...... ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود المحاربی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

77...... بَابُ قَدْرِ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ
کتنے پانی سے وضو ہو سکتا ہے

609۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُجْزِءُ فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ان الفاظ کے ساتھ صرف شریک کی سند سے ہی ملتی ہے۔

شعبہ بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مد کے ساتھ وضو اور پانچ مد کے ساتھ غسل کر لیا کرتے تھے۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن عیسیٰ کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن جبر سے بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ ایک مد کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کر لیا کرتے تھے۔'' یہ حدیث شریک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

توضیح:...... ایک صاع میں ہمارے پیمانے کے مطابق 2500 گرام ہوتے ہیں اور مد صاع کا چوتھا حصہ ہوتا

(608) بخاری: 168۔ مسلم: 268۔ ابوداود: 4140۔ ابن ماجہ: 401۔ نسائی: 112۔

(609) ابوداود: 95۔ مسند احمد: 179/3

ہے یعنی 625 گرام۔ (ع م)

78..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا

610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا: ''لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور لڑکی کے پیشاب (سے متاثرہ جگہ) کو دھویا جائے۔'' قتادہ فرماتے ہیں: ''یہ (حکم) تب تک ہے جب تک کھانا کھانا شروع نہیں کرتے جب کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں (کے پیشاب سے متاثرہ جگہ) کو دھویا جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہشام الدستوائی نے اس حدیث کو قتادہ سے مرفوع اور سعید بن ابی عروبہ نے موقوف روایت کیا ہے، مرفوع نہیں کیا۔

79..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی ﷺ کا (موزوں یا جرابوں پر) مسح کرنا

611- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ..........

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ.

شہر بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، میں نے اس بارے میں کوئی بات کہی تو انھوں نے فرمایا: ''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا تھا'' میں نے ان سے کہا سورۃ مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا: ''میں سورۃ المائدہ کے نازل ہونے کے بعد ہی مسلمان ہوا ہوں۔''

---

(610) صحیح: ابوداود: 378- ابن ماجہ: 525-

(611) صحیح: تخریج کے لیے دیکھیے حدیث نمبر 94 دیکھیے۔

612۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں) ہم سے محمد بن حمید الرازی نے کہا کہ ہمیں نعیم بن میسرہ النحوی نے خالد بن زیاد سے اس جیسی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے'' اس طرح سے صرف مقاتل بن حیان ہی شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں۔

80..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

جنبی شخص کے لیے وضو کے بعد کھانے اور سونے کی اجازت ہے

613۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ........

عَنْ عَمَّارٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ.

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنبی آدمی کو رخصت دی کہ جب کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

81..... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

نماز کی فضیلت

614۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا غَالِبٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! میں تمھیں اپنے بعد والے حاکموں سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو شخص ان کے دروازوں پر گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا تو وہ مجھ سے اور میں اس سے نہیں ہوں اور نہ ہی وہ حوض کوثر پر میرے پاس آ سکے گا۔ اور جو شخص ان کے دروازوں پر جائے یا نہ جائے لیکن ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرتا اور

(612) تخریج وتحقیق کے لیے حدیث سابق وحدیث نمبر 94 دیکھیے۔

(613) ضعیف: ابوداود: 225۔ طیالسی: 646۔ مسند احمد: 4/320۔

(614) صحیح: مسند احمد: 4/243۔ ابن حبان: 279۔

يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ .))

نہ ہی ان کے ظلم پر تعاون کرتا ہے تو وہ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اور عنقریب میرے حوض پر بھی آئے گا۔ اے کعب بن عجرہ! نماز دلیل ہے، روزہ ایک مضبوط ڈھال ہے اور صدقہ غلطیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! بے شک جو گوشت بھی حرام کے ساتھ پلا آگ ہی اس کے حق میں لائق تر ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں صرف عبیداللہ بن موسیٰ کی اسی سند سے ملتی ہے۔ اور ایوب بن عائذ الطائی کو ضعیف کہا گیا ہے۔ نیز کہا جاتا ہے کہ یہ مرجئہ کا ہم خیال تھا۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے محمد (ابن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ بھی صرف عبیداللہ بن موسیٰ کے طریق سے ہی اسے پہچانتے تھے۔ اور انھوں نے اس (حدیث کی سند) کو انتہائی غریب کہا۔

توضیح:...... جُنَّةٌ: جنگ میں تلوار کے وار سے بچاؤ کے لیے استعمال کی جانے والی لوہے کی ڈھال۔

حَصِينَةٌ: یہ لفظ حِصنٌ سے نکلا ہے جس کا معنی قلعہ ہوتا ہے اس سے مراد مضبوط ہے۔ (ع م)

615۔ و قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ غَالِبٍ بِهَذَا .

محمد فرماتے ہیں ہمیں ابن نمیر نے بھی بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ، غالب سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

616۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: "اپنے پروردگار اللہ سے ڈرو، اپنی پانچ نمازیں ادا کرو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو (یہ کام کرو گے تو) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" (سلیم بن عامر رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث کب سنی تھی؟ انھوں نے فرمایا: جب میں تیس سال کا

---

(615) حکم اور تخریج کے لیے حدیث سابق دیکھیں۔

(616) صحیح: مسند احمد: 251/5۔ ابو داؤد: 1955۔

تھا تب سنی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ

- جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی پانے کے لیے خوب محنت کرنی چاہیے۔
- جمعہ کے دن غسل مستحب عمل ہے۔
- جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلدی مسجد جانا چاہیے۔
- خطبہ پوری توجہ، غور اور انہاک سے سنیں۔
- عیدین کی نماز کے لیے پیدل چل کر جانا افضل ہے۔
- نماز عید کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔
- عید میں خواتین بھی بھرپور طریقے سے شرکت کریں۔
- عید گاہ میں آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔
- سفر میں تین فرسخ کے بعد نماز قصر کی جاسکتی ہے اور قصر کے لیے زیادہ سے زیادہ مدت انیس دن ہے۔
- بارشیں نہ ہو رہی ہوں تو باہر نکل کر استسقاء کی نماز پڑھنا مسنون عمل ہے۔
- سورج یا چاند گرہن کے وقت نمازِ کسوف کا اہتمام کیا جائے۔
- سجدہ تلاوت واجب نہیں لیکن مستحب عمل ہے۔
- نماز میں امام سے پہل نہ کریں۔
- مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور خوش بو کا اہتمام کیا جائے۔
- اس امت کے لوگوں کے وضو والے اعضاء قیامت کے دن روشن ہوں گے۔
- نماز وقت پر ادا کی جائے۔
- صلہ رحمی، تقویٰ اور نماز حصولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

مضمون نمبر 5

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی زکوۃ کے احکام و مسائل

38، ابواب اور 64، احادیث پر مشتمل اس عنوان میں آپ پڑھیں گے کہ:

- زکوۃ کیا ہے؟
- کس کس چیزوں سے ادا کی جائے گی؟
- نصاب اور مقدار کیا ہے؟
- زکوۃ وصدقات کا مال کن کن لیے حلال ہے اور کن کے لیے حرام؟
- نفلی صدقہ کی فضیلت؟
- فطرانہ کی اہمیت وفرضیت اور مقدار؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

زکوۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید

617۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَرَآنِي مُقْبِلًا فَقَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي لَعَلَّهُ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمُ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) فَحَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ .))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ”کعبہ کے رب کی قسم قیامت کے دن وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔“ (ابوذر) کہتے ہیں: میں نے (اپنے دل میں) کہا: ہو سکتا ہے شاید میرے بارے میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ مال کی کثرت رکھنے والے ہیں مگر جو شخص ادھر ادھر اس طرح خرچ کرے۔ آپ ﷺ نے دائیں بائیں دونوں ہاتھوں کے لپ بھر کر اشارہ کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اونٹ یا گائے اس حالت میں چھوڑ کر مرا کہ ان کی زکوۃ ادا نہ کرتا تھا تو قیامت کے دن وہ (جانور) پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے (اور) اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گے اور اسے اپنے سینگوں کے ماریں گے جب آخری (جانور) گزر جائے گا تو پہلا (جانور) پھر واپس آ جائے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک (یہ کام ہوتا رہے گا)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ صدقہ روکنے والے پر لعنت کی گئی ہے، نیز قبیصہ بن ہلب کی اپنے باپ، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(617) بخاری: 1460۔ مسلم: 990۔ ابن ماجہ: 1785۔ نسائی: 2440۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ذر کا نام جندب بن سکن رضی اللہ عنہ ہے۔ ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز ہمیں عبداللہ بن منیر نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انھوں نے سفیان ثوری سے بواسطہ حکیم بن دیلم، ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: مال کی کثرت رکھنے والے وہ ہیں جن کے پاس دس ہزار (درہم) ہوں۔ (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن منیر مروزی نیک آدمی تھا۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

جب آپ نے زکوٰۃ ادا کردی تو اپنے ذمہ واجب حق کو ادا کردیا

618۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم اپنے ذمہ واجب حق کو ادا کردیا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز نبی ﷺ سے بہت سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تو ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا میرے ذمہ اس کے علاوہ بھی کچھ واجب ہے؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(واجب) نہیں (ہے) لیکن تو بطور نفل کر سکتا ہے۔“ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ البصری ہے۔

619۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ، وَبَسَطَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ الْجِبَالَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقل مند دیہاتی آئے اور جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوں تو وہ نبی ﷺ سے سوال کرے ہم اسی (سوچ) میں تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور نبی ﷺ کے سامنے دو زانو بیٹھ کر کہنے لگا: ”اے محمد (ﷺ) آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا تھا اس نے ہمیں بتایا کہ آپ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

(618) ضعیف: ابن ماجه: 1788۔ ابن خزیمه: 2471۔ ابن حبان: 3216۔

(619) بخاری: 63۔ مسلم: 12۔ ابوداود: 486۔ ابن ماجه: 1402۔ نسائی: 2091۔

آلـلّٰـهُ أَرْسَـلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَـالَ: فَـإِنَّ رَسُـولَكَ زَعَـمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَـلَيْـنَـا خَـمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَـقَـالَ النَّبِيُّ ﷺ:((نَـعَـمْ)) قَـالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَـلَكَ آلـلّٰـهُ أَمَـرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَـالَ: فَـإِنَّ رَسُـولَكَ زَعَـمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَـلَيْـنَـا صَـوْمَ شَهْـرٍ فِـي السَّنَةِ؟ فَقَـالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آلـلّٰـهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَـالَ: فَـإِنَّ رَسُـولَكَ زَعَـمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَـلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَـدَقَ)) قَـالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰـذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَـعَـمْ)) قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَـى الْبَيْـتِ مَـنِ اسْـتَـطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَـعَـمْ)) قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَـلَكَ آلـلّٰـهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَـقَـالَ: وَالَّـذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْـئًـا وَلَا أُجَـاوِزُهُـنَّ ثُـمَّ وَثَـبَ فَقَـالَ الـنَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ صَـدَقَ الْأَعْـرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

ہاں! اعرابی کہنے لگا: اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑوں کو گاڑا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا، آپ کے قاصد نے یہ بھی بتایا کہ آپ فرماتے ہیں ہمارے ذمے دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اس ذات نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: آپ کے قاصد کا کہنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: سال میں ہمارے اوپر ایک مہینے کے روزے (فرض) ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کیا ہے۔ اس نے کہا آپ کے قاصد کا کہنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ہمارے ذمہ ہمارے مالوں کی زکوٰۃ (بھی واجب) ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: آپ کے قاصد کے مطابق آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص زادِ راہ کی طاقت رکھتا ہے اس پر بیت اللہ کا حج بھی واجب ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو (رسول بنا کر) بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو اس (اعرابی) نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا! نہ میں ان سے کوئی چیز چھوڑوں گا اور نہ ہی ان سے آگے بڑھوں گا پھر چل دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس اعرابی نے سچ کہا ہے تو یہ جنت میں چلا جائے گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز اس کے علاوہ بھی (اور سندوں کے ساتھ) اور احادیث بھی انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض اہل علم کہتے ہیں اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا سماع کی طرح جائز ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں سنائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اقرار کیا۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ
سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (اللہ کے حکم سے) گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا سو تم چاندی کی زکوٰۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم، اور ایک سو نوے (190 درہم) میں کچھ (زکوٰۃ) نہیں ہے تو جب دو سو (200 درہم) ہو جائیں گے تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکر صدیق اور عمر بن حزم رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو اعمش اور ابوعوانہ وغیرہ نے ابواسحاق سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (جب کہ) سفیان ثوری، ابن عیینہ اور دیگر راویوں نے ابواسحاق سے بواسطہ حارث، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے اس حدیث (کی سند) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میرے نزدیک ابواسحاق سے دونوں ہی صحیح ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ابواسحاق نے (عاصم بن ضمرہ اور حارث) دونوں سے روایت لی ہو۔

توضیح:...... الورِق: "را" کے نیچے زیر ہے اس کا مطلب ہے چاندی اگر "را" کے اوپر زبر ہو تو اس کا معنی کاغذ ہوتا ہے۔ (ع م)

(620) صحیح: ابو داود: 1572۔ ابن ماجہ: 1790۔ نسائی: 2477۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ

621۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ ۔الْمَعْنَى وَاحِدٌ۔ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ فِيهِ: ((فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَجَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ

سالم اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقات کی تحریر لکھی (لیکن) اسے اپنے عاملوں کی طرف نہ بھیج سکے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی (اور لکھنے کے بعد) آپ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ رکھ دیا تھا، پھر جب آپ کی وفات ہوئی (تو) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (تحریر) پر عمل کیا، یہاں تک وہ بھی فوت ہوگئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت تک اس پر عمل کیا، اس (تحریر) میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری، دس میں دو، پندرہ میں تین، بیس میں چار بکریاں اور پچیس سے لے کر پینتیس اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی (زکوٰۃ) ہے۔ جب (اونٹوں کی تعداد) اس سے بڑھ جائے تو پینتالیس تک دو سال کی اونٹنی ہے۔ پھر اس سے اوپر ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی ہے۔ جب اس سے بڑھ جائیں تو پچھتر تک چار سال کی اونٹنی ہے۔ جب اس سے آگے نوے تک (تعداد) ہو جائے تو اس میں دو سو سال کی دو اونٹنیاں زکوٰۃ ہے۔ اس سے اوپر ایک سو بیس تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ تو جب (تعداد) ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر پچاس میں تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس میں دو سال کی اونٹنی ہوگی۔ اور بکریوں میں چالیس سے ایک سو بیس تک بکریوں (کی تعداد) میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہوگی۔ اس سے آگے دو سو تک دو بکریاں اس سے زیادہ تعداد ہو جائے۔ تو تین سو تک تین بکریاں جب تعداد تین سو سے بڑھ جائے تو ہر سو

---

(621) صحیح: ابوداود: 1568۔ ابن ماجہ: 1798۔

مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ .

بکریوں میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہوگی پھر چار سو پوری ہونے تک (تین سے زیادہ) کچھ زکوٰۃ نہیں ہوگی اور صدقہ (زکوٰۃ) کے ڈر سے جدا جدا (ریوڑوں) کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے (ریوڑ) کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے اور جو (مویشی) دو شریکوں کے ہوں گے تو وہ برابری کے ساتھ طے کر لیں گے اور صدقہ میں بوڑھی یا عیب والی بکری نہ دی جائے۔

وضاحت:...... زہری فرماتے ہیں: جب صدقہ وصول کرنے والا آئے (تو) بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرے۔ تیسرا حصہ عمدہ جانور، تیسرا حصہ درمیانے اور تیسرا حصہ ناقص جانور اور صدقہ وصول کرنے والا درمیانے جانوروں سے لے لے اور زہری نے گائے (کی زکوٰۃ) کا ذکر نہیں کیا۔

اس مسئلہ میں ابوبکر صدیق بہز بن حکیم اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا سے، ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم بھی روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز یونس بن یزید اور دیگر راویوں نے زہری سے بواسطہ سالم اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کیا۔ اسے صرف سفیان بن حسن نے مرفوع روایت کیا ہے۔

توضیح:...... زکوٰۃ میں ادا کی جانے والی اونٹنیوں کی عمر کے اعتبار سے نام حدیث میں ذکر ہوئے ہیں یہاں ان کی عمریں درج کی جاتی ہیں۔

بنت مخاض: جس مادہ اونٹنی کی عمر ایک سال پوری ہو جائے اور دوسرے میں شروع ہو۔

بنت لبون: دو سال پورے کر کے تیسرے میں داخل ہو۔

حقہ: تین سال مکمل کر کے چوتھے میں داخل ہو۔

جذعۃ: چار سال مکمل کر کے پانچویں میں داخل ہو۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْبَقَرِ
گائے کی زکوٰۃ کا بیان

622۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

(622) صحیح: ابن ماجہ: 1804۔ مسند احمد: 411/1۔ بیہقی: 99/4۔

((فِی ثَلاثِینَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیعٌ أَوْ تَبِیعَةٌ وَفِی کُلِّ أَرْبَعِینَ مُسِنَّةٌ .)) فرمایا: ''تیس گائیوں میں ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی (زکوۃ بنتی) ہے اور ہر چالیس میں دو برس کی گائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جب کہ عبدالسلام ثقہ اور حافظ راوی ہے۔ نیز شریک نے یہ حدیث خصیف سے بواسطہ ابوعبیدہ انھوں نے اپنے باپ کے ذریعے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے سماع نہیں کیا۔

توضیح:...... تبیع: ایک سال کا بچھڑا اور تبیعة مونث کے لیے ہے جب کہ مسنہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کی عمر دو سال ہو جائے۔ (ع م)

623۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ إِلَی الْیَمَنِ فَأَمَرَنِی أَنْ آخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلَاثِینَ بَقَرَةً تَبِیعًا أَوْ تَبِیعَةً وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِینَ مُسِنَّةً وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِینَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر تیس گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس میں سے دو سال کی گائے (بطور زکوۃ) لوں، اور ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا (بطور جزیہ) وصول کروں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز بعض راویوں نے اس حدیث کو سفیان سے اعمش کے حوالے سے بواسطہ ابووائل، مسروق سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ (زکوۃ) وصول کرے۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

توضیح:...... یمن کے قبیلہ معافر کی طرف نسبت کی وجہ سے اس کپڑے کو معافری کپڑا کہا جاتا تھا۔ (ع م)

624۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ یَذْکُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ: لَا .

عمرو بن مرہ کہتے ہیں، میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا: کیا آپ کو عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کچھ باتیں یاد ہیں انھوں نے کہا: نہیں۔

---

(623) صحیح: ابوداود: 1578۔ ابن ماجہ: 1803۔ نسائی: 2450۔

(624) صحیح: محقق نے اس پر تخریج ذکر نہیں کی۔ (ع م)

6..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ
صدقہ میں عمدہ عمدہ مال لینا منع ہے

625۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.))

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو ان سے فرمایا: ''بے شک تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو، سو تم انھیں اللہ کے ایک اور میرے رسول ہونے کی گواہی دینے کی دعوت دینا اگر وہ تمھاری یہ بات مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر مالوں کا صدقہ (زکوۃ) واجب کیا ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے فقراء کو دے دیا جائے گا، پس اگر وہ تمھاری یہ بات مان لیں تو ان کے عمدہ عمدہ مالوں کو لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچنا کیوں کہ اس (کی بددعا) اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں صنابحی سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ تھے ان کا نام نافذ تھا۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوبِ
فصلوں، پھلوں اور غلے کی زکوۃ

626۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ،

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہے، پانچ اوقیہ سے کم چاندی اور پانچ وسق سے کم (اناج اور غلے) میں بھی صدقہ

---

(625) بخاری: 1496۔ مسلم: 19۔ ابوداود: 1584۔ ابن ماجہ: 1783۔ نسائی: 2435۔

(626) بخاری: 1405۔ مسلم: 979۔ ابوداود: 1558۔ ابن ماجہ: 1793۔ نسائی: 2435۔

وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .)) نہیں ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

توضیح:...... اوقیہ: ایک اوقیہ چاندی میں چالیس درہم ہوتے ہیں اس طرح پانچ اوقیہ کے دوسو درہم بنتے ہیں۔

وسق: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اڑھائی کلوگرام کا تو اس طرح پانچ وسق تین سو صاع یا 750 کلو گرام ہوئے۔ (ع م)

627۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى .

سفیان، شعبہ، اور مالک بن انس رحمہ اللہ عمرو بن یحییٰ سے طرح وہ اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ ابو سعید الخدری سے وہ نبی ﷺ سے عبدالعزیز کی عمرو بن یحییٰ سے بیان کردہ حدیث کی روایت کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اور بھی بہت سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پانچ وسق سے کم (اناج اور غلے) میں صدقہ واجب نہیں ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اس طرح پانچ وسق تین سو صاع بنتے ہیں اور نبی ﷺ کا صاع پانچ رطل مکمل اور ایک تہائی رطل کا ہوتا تھا جب کہ اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے۔ نیز پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ نہیں ہے ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درہم بنتے ہیں۔ اور پانچ ذود کا مطلب ہے پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ واجب نہیں ہے تو جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے گی تو اس میں ایک سال کی ایک اونٹنی ہوگی جب کہ تعداد پچیس سے کم ہو تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ
گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے

628۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں صدقہ (زکوٰۃ واجب) نہیں ہے۔“

(627) تحقیق وتخریج کے لیے پچھلی حدیث دیکھئے۔

(628) بخاری: 1463۔ مسلم: 982۔ ابوداود: 1594۔ ابن ماجہ: 1812۔ نسائی: 2467۔

وضاحت :......اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ گھر میں بندھے ہوئے گھوڑوں اور خدمت کرنے والوں غلاموں پر صدقہ نہیں ہے ہاں اگر یہ تجارت کی غرض سے ہوں تو ان کی قیمتوں میں سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ
شہد کی زکوٰۃ

629۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزْقٍ زِقٌّ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہد کے دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ (زکوٰۃ) ہے۔“

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوہریرہ، ابوسیارہ المتعی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سند میں (ضعف پر) گفتگو کی گئی ہے اور اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے کوئی بڑا حکم ثابت نہیں ہے۔ جب کہ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں (لیکن) بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اور صدقہ بن عبداللہ حافظ راوی نہیں ہے۔ نیز صدقہ بن عبداللہ کی نافع سے لی گئی اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

توضیح:...... زِقٌّ: چمڑے کا وہ مشکیزہ جس کا منہ اوپر والی جانب ہو۔ (ع م)

630۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ.........

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ: قُلْتُ: مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ، وَلَكِنْ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: عَدْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے پوچھا (تو) میں نے کہا: ہمارے پاس اتنا شہد ہی نہیں ہوتا جس سے ہم زکوٰۃ دیں لیکن ہمیں مغیرہ بن حکیم نے بتایا ہے کہ شہد میں صدقہ نہیں ہے تو عمر (بن عبدالعزیز رحمہ اللہ) نے کہا یہ تو پسندیدہ عدل (والی بات) ہے۔ (پھر) انھوں نے

---

(629) صحیح: بیهقی: 126/4۔ طبرانی فی الاوسط: 4372۔

(630) صحیح الاسناد: ابن ابی شیبه: 142/3۔ عبدالرزاق: 6965۔

إِلَى النَّاسِ أَنْ تُوضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ. لوگوں کو لکھ دیا کہ یہ (شہد کی زکوٰۃ) ختم کر دی جائے۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

بغیر محنت کے حاصل شدہ مال میں سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہے

631۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بغیر محنت کے کوئی مال حاصل کیا تو جب تک اس مال کو اس کے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سراء بنت نبہان الغنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

توضیح:...... مال مستفاد سے مراد وہ مال ہے جو خود بخود ہاتھ آ جائے جیسے میراث یا ہبہ وغیرہ۔ (ع م)

632۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''جس نے بغیر محنت کے کوئی مال حاصل کیا تو جب تک اس مال کو اس کے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ (حدیث) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایوب، عبیداللہ بن عمر اور دیگر راویوں نے نافع کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کی ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے۔ اسے احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے ضعیف کہا ہے یہ بہت غلطیاں کرنے والا تھا۔

نیز نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مال مستفاد میں سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ جب اس کے پاس اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر مال مستفاد کے علاوہ اتنا مال نہیں ہے کہ جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو مال مستفاد میں سال گزرنے سے پہلے

---

(631) صحیح : دار قطنی: 2/90- بیہقی: 4/104-

(632) صحیح الاسناد موقوف وھو فی حکم المرفوع- عبدالرزاق:7030- ابن ابی شیبہ:3/159-

زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی اگر اسے سال گزرنے سے پہلے مال مستفاد حاصل ہوا ہے تو وہ اپنے اس مال جس میں زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے کے ساتھ مال مستفاد سے بھی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ جِزْیَةٌ
مسلمانوں پر جزیہ نہیں ہے

633۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَکْثَمَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِی ظَبْیَانَ عَنْ أَبِیهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِی أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ جِزْیَةٌ.))

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ملک میں دو قبلے درست نہیں ہو سکتے اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں ہے۔''

توضیح:...... مسلمانوں کی حکومت میں غیر مسلم اگر اپنے دین پر رہنا چاہیں تو وہ انھیں جزیہ کی رقم دے کر رہ سکتے ہیں۔ (ع م)

634۔ حَدَّثَنَا أَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ قَابُوسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ابو کریب کہتے ہیں ہمیں جریر نے قابوس سے اس سند کے ساتھ اس جیسی روایت کی بیان کی ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث قابوس بن ابی ظبیان سے ان کے باپ کے واسطہ کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے۔ نیز عام علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عیسائی جب مسلمان ہو جائے تو اس کی گردن کا جزیہ ختم ہو جائے گا اور نبی ﷺ کے فرمان: مسلمانوں پر عشری جزیہ نہیں ہے سے مراد اس کی ذات کا جزیہ۔ اور اس بات کی تفسیر حدیث میں بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' عشری جزیہ یہود ونصاریٰ پر ہے جب کہ مسلمانوں پر عشری جزیہ نہیں ہے۔'' (ضعیف ابوداود: 2/ 447)

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِی زَکَاةِ الْحُلِیِّ
زیورات کی زکوٰۃ

635۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ أَخِی زَیْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ.........

عَنْ زَیْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((یَا مَعْشَرَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا:

---

(633) ضعیف: ابو داود: 3032۔ مسند احمد: 223/1۔ بیقهی: 199/9۔

(634) ضعیف: (635) صحیح لما بعدہ: مسند احمد: 363/6۔ ابن ماجه: 1834۔

النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

"اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات سے ہی (کرنا پڑے) کیوں قیامت کے دن جہنم والوں میں تمھاری کرتوت ہوگی۔

636۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے عمرو بن حارث نے سیدہ زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابومعاویہ کی حدیث سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ (کیوں کہ) ابو معاویہ نے بیان کرتے وقت وہم کیا ہے اس نے کہا ہے: عمرو بن حارث نے زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سے روایت کی ہے۔ حالاں کہ صحیح بات یہ ہے کہ عمرو بن حارث ہی زینب کے بھتیجے ہیں۔

نیز عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زیورات کی زکوۃ کا حکم دیا ہے۔لیکن اس کی سند میں گفتگو کی گئی ہے نیز اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے بعض علماء کے مطابق زیورات میں سے سونے اور چاندی کی زکوۃ ہوگی، سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ نبی ﷺ کے بعض صحابہ جن میں ابن عمر، عائشہ، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ زیورات میں زکاۃ نہیں ہے اور بعض تابعین سے بھی اسی طرح مروی ہے نیز مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

637۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا: ((أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟)) قَالَتَا: لَا ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟" انھوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے

(636) بخاری:1466۔ مسلم:1000۔ نسائی:2583۔

(637) ... ر هذا اللفظ: ابوداود: 1563۔ نسائی: 2479۔

بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ)) قَالَتَا: لَا ، قَالَ فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ .))

فرمایا: ''کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے دو کنگن پہنا دے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پھر) تم ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

جب کہ مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ حدیث میں دونوں ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی بھی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَضْرَاوَاتِ
سبزیوں کی زکوٰۃ

638۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ فَقَالَ: ((لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ .))

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو (خط) لکھا کر خضروات یعنی سبزیوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں کوئی چیز واجب نہیں ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ سے مرسل بیان ہوئی ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سبزیوں وغیرہ میں صدقہ واجب نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن، عمارہ کا بیٹا ہے اور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے، اسے شعبہ رحمہ اللہ نے ضعیف اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا
جن فصلوں کو نہروں وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہے ان کی زکوٰۃ

639۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ..........

---

(638) صحیح : دار قطنی: 97/2۔ بیہقی: 99/4۔

(639) صحیح : ابن ماجه: 1816۔ طبرانی فی الاوسط: 4940۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس فصل کو آسمان (کی بارش) اور چشمے سیراب کریں اس میں دسواں اور جس فصل کو کھینچ ❶ کر پانی دیا جائے اس میں دسویں کا آدھا (بیسواں) حصہ ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس بن مالک، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن الاشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ گویا یہ حدیث زیادہ صحیح ہے نیز اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ روایت بھی صحیح ہے اور عام فقہاء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

توضیح:...... ❶ یعنی جس فصل کو کنویں یا آج کے دور میں ٹیوب ویل وغیرہ کی مدد سے سیراب کیا جائے۔ (ع م)

640۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمان (کی بارش) اور چشموں سے سیراب ہونے والی یا چھوٹے کھالوں ❶ کے ذریعے سینچی جانے والی (زمین کی پیداوار) سے دسواں اور کھینچ کر پلائی جانے والی (زمین کی پیداوار) سے دسویں کا آدھا (یعنی بیسواں حصہ) مقرر کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... عثری زمین سے مراد وہ زمین ہے جسے عاثور کے ذریعے سیراب کیا جائے عاثور کا مطلب چھوٹے کھال جن سے سبزیوں وغیرہ کو پانی دیا جاتا ہے۔ (ع م)

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ
یتیم کے مال کی زکوۃ

641۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ..........

640) بخاری: 83

عَـنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَـطَـبَ النَّاسَ فَقَالَ: ((أَلَا مَنْ وَلِـيَ يَتِيمًـا لَـهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ .))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ''خبردار! جو شخص کسی مال دار یتیم کا وارث بنے تو اس (کے مال) میں تجارت کرے اور ایسے ہی نہ چھوڑے رکھے حتیٰ کہ اسے صدقہ کھا جائے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسی سند ہی سے مروی ہے اور اس میں کلام کیا گیا ہے کیوں کہ مثنیٰ بن صباح حدیث میں ضعیف ہے۔ جب کہ بعض نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے آگے یہ حدیث ہی بیان کی ہے۔

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ جن میں عمر، علی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے: یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

نیز عمرو بن شعیب یہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ یحییٰ بن سعید (القطان) نے عمرو بن شعیب کی روایت کے بارے میں کلام کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کی حدیث کمزور ہے۔ اور جس نے اسے ضعیف کہا ہے وہ اس لیے کہا ہے کہ یہ اپنے پردادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

لیکن اکثر محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں اور اسے ثابت کہتے ہیں، جن میں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

جانور کا لگایا ہوا زخم رائیگاں ہے اور رکاز میں سے پانچواں حصہ (صدقہ کا) ہوگا

642۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ......

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْـعَـجْـمَـاءُ جَـرْحُـهَـا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَـارٌ، وَالْبِـئْـرُ جُبَـارٌ، وَفِـي الرِّكَـازِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانور کا لگایا ہوا زخم رائیگاں ❶ ہے۔ کان اور کنویں (میں مرنے والے کا خون بھی) رائیگاں ہے اور رکاز میں

(641) ضعیف: دار قطنی: 110/2۔ بیقهی: 107/4۔

(642) بخاری: 1499۔ مسلم: 1710۔ ابوداود: 3085۔ ابن ماجه: 2509۔ نسائی: 2495۔

الْخُمُسُ .)) پانچواں حصہ ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ انس بن مالک، عبداللہ بن عمرو، عبادہ بن صامت، عمرو بن عوف المزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... ❶ انسان اگر کسی انسان کو زخم لگاتا ہے یا قتل کرتا ہے تو اس کی دیت ہوتی ہے لیکن جانور زخم لگا دے یا کوئی شخص کان اور کنویں میں کام کرتے ہوئے مر جائے تو مالک سے دیت کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

رکاز:...... اہل کفر و جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو رکاز کہا جاتا ہے۔ اگر ایسا خزانہ کسی کو مل جائے تو وہ اس میں سے پانچواں حصہ اسلامی بیت المال میں جمع کروا کے باقی استعمال کر سکتا ہے۔ (ع م)

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ
(فصل کی پیداوار کا) اندازہ لگانا

643۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ....

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ: جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ .))

عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار کہتے ہیں سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں آئے تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب تم (کھڑی فصل کی پیداوار کا) اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ چھوڑ دو، اور اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑ سکو تو چوتھا حصہ (لازمی) چھوڑو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، عتاب بن اسید اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (پیداوار کا) اندازہ لگانے میں اکثر علماء کے نزدیک سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے۔ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ہی امام احمد اور اسحاق کا موقف ہے، اور اندازے کا مطلب یہ ہے کہ جب کھجور اور انگور کی پیداوار جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے پک جانے کے قریب ہو تو حاکم ایک اندازہ لگانے والا بھیجے جو اندازہ لگائے اور اندازہ یہ ہے کہ وہ اس فصل کو دیکھ کر کہے اس سے اتنا منقیٰ نکلے گا، اس سے اتنی کھجور نکلے گی وہ شمار کر کے بتاتا جائے اور اس سے دسواں حصہ دیکھ کر وہ بھی ان پر مقرر کر دے پھر مالکوں کو چھوڑ دے، وہ پھلوں کے ساتھ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائیں گے تو ان سے دسواں حصہ لے لیا جائے گا۔ بعض علماء نے یہی تفسیر کی ہے۔ نیز مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

---

(643) ضعیف: ابو داود: 1605۔ نسائی: 2491۔

644۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: ((إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا.))

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے پاس ایسا شخص بھیجتے جوان کے انگوروں اور پھلوں کا اندازہ لگاتا، نیز اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انگوروں کی زکاۃ کے بارے میں فرمایا کہ اس (کی پیداوار) کا بھی کھجوروں کی طرح اندازہ لگایا جائے، پھر منقیٰ کی صورت میں اس کی زکاۃ ادا کی جائے، جس طرح کھجور میں خشک کھجور دی جاتی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نیز ابن جریج نے اس حدیث کو ابن شہاب سے بواسطہ عروہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے جب کہ سعید بن میسب کی عتاب بن اسید سے روایت کردہ حدیث زیادہ ثابت اور زیادہ صحیح ہے۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ
حق کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والے عامل کا بیان

645۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ.........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''صدقہ کو حق کے ساتھ وصول کرنے والا عامل گھر لوٹنے تک اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ جب کہ محمد بن اسحاق کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

---

(644) ضعیف: ابوداود: 1603۔ ابن ماجہ: 1819۔ نسائی: 2619۔

(645) حسن صحیح: ابوداود: 2936۔ ابن ماجہ: 1809۔ مسند احمد: 143/4۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ
زکوۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا

646۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ (وصول کرنے) میں زیادتی کرنے والا اس (صدقہ) کو روکنے والے کی طرح ہے۔''

وضاحت :...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ام سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سعد بن سنان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ نیز لیث بن سعد بھی یزید بن ابی حبیب سے بواسطہ سعد بن سنان، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی روایت میں کہتے ہیں عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ دونوں یزید بن ابی حبیب سے بواسطہ سنان بن سعد انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے سنا وہ فرمارہے تھے: صحیح نام سنان بن سعد ہے۔ (سعد بن سنان نہیں) اور آپ ﷺ کے فرمان کہ ''صدقہ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا روکنے والے کی طرح ہے'' اس کا مطلب ہے کہ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والے پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا صدقہ کو روکنے والے پر ہوتا ہے۔

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَا الْمُصَدِّقِ
صدقہ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

647۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًا .))

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس صدقہ لینے والا آئے وہ تو تم سے راضی ہو کر ہی جائے۔

648۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابو عمار حسین بن حریث نے انھیں سفیان بن عیینہ نے داود سے بواسطہ شعبی سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے

(646) حسن: ابوداود: 1585۔ ابن ماجہ: 1808۔ابن خزیمہ:2335۔

(647) مسلم: 989۔ ابوداود: 1589۔ ابن ماجہ: 1802۔ نسائی: 2460۔

(648) صحیح: تحفۃ الاشراف: 3215۔

الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . نبی ﷺ کا فرمان اسی طرح بیان کیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: داود کی شعبی سے بیان کردہ روایت مجالد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیوں کہ مجالد کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے۔ وہ بہت غلطیاں کرنے والا تھا۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ

صدقہ مالداروں سے لے کر غریبوں پر لوٹا دیا جائے

649۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ..........

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا .

عون بن ابو جحیفہ اپنے باپ (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا (مقرر کیا ہوا آدمی) صدقہ وصول کرنے آیا تو اس نے مالداروں سے زکوۃ وصول کی اور غریبوں میں تقسیم کر دی میں ایک یتیم لڑکا تھا۔ اس نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

توضیح:...... قَلُوص: مضبوط جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے)۔

(القاموس الوحید: ص 1347)

22..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

زکوۃ کا مال کس کے لیے حلال ہے

650۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ .)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بقدر کفایت مال ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے سوال کیا تو وہ شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال کرنا اس کے چہرے میں خراشوں کا باعث بنا ہوا ہوگا“ (راوی کو شک ہے کہ) آپ ﷺ نے

(649) ضعیف الاسناد: دار قطنی: 136/2۔ ابن خزیمہ: 2362۔

(650) صحیح: ابو داود: 1626۔ ابن ماجہ: 1840۔ نسائی: 2592۔

دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .))

خموش کا لفظ بولا یا خدوش کا یا کدوح ❶ کا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کتنا مال اسے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر پر کلام کیا ہے۔

توضیح:...... ❶ یہ تینوں الفاظ قریب المعنی ہیں یعنی اس آدمی کا چہرہ خراشوں اور زخموں کے ساتھ چھیلا ہوا ہوگا۔ (ع م)

651۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ..........

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ: لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ: وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ .

یحییٰ بن آدم کہتے ہیں ہمیں سفیان نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تو شعبہ کے ساتھی عبداللہ بن عثمان نے ان سے کہا: کاش یہ حدیث حکیم کے علاوہ کوئی اور شخص بیان کرتا تو سفیان نے کہا: حکیم کو کیا ہے کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا ہاں۔ سفیان کہتے ہیں میں نے زبید کو سنا وہ یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمارے بعض ساتھیوں کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی کہتے ہیں کہ جب بندے کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ جب کہ بعض علماء حکیم بن جبیر کی حدیث کی طرف نہیں گئے، وہ اس میں وسعت رکھتے ہوئے کہتے ہیں: جب کسی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ رقم ہو لیکن اسے پھر بھی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ یہ قول امام شافعی اور دیگر فقہاء و علماء کا ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے

652۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح: و حَدَّثَنَا

(651) محقق نے اس پر حکم ذکر نہیں کیا۔

مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مال دار اور طاقت ور تندرست کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور شعبہ نے بھی سعد بن ابراہیم سے اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

نیز اس کے علاوہ بھی نبی ﷺ سے مروی ہے کہ مال دار اور قوی تندرست شخص کے لیے صدقہ (کا مال) حلال نہیں ہے۔

لیکن جب قوی شخص ضرورت مند ہو اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو علماء کے نزدیک صدقہ کرنے والے کے لیے اس پر صدقہ کرنا جائز ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب ہے کہ اسے مانگنا جائز نہیں ہے۔

653۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ.........

عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حَرُمَتْ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ شَاءَ

سیدنا حبشی بن جنادہ السلولی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی نے آ کر آپ ﷺ کی چادر کا کنارہ پکڑا اور آپ ﷺ سے (کچھ) مانگا تو آپ نے دے دیا اور وہ چلا گیا، اس وقت ہی سوال کرنا حرام ہو گیا، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً مال دار اور قوی و تندرست شخص کے لیے سوائے تباہ کن فقیری یا سخت ضرورت کے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ اور جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے (لوگوں سے) مانگتا ہے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے چہرے میں زخموں کا باعث اور جہنم کا گرم پتھر ہو گی جسے وہ کھائے گا۔ جو

(652) صحیح: ابوداود: 1634۔ طیالسی: 2271۔ دارمی: 1646۔ عبدالرزاق: 7175

(653) ضعیف: الکمال لابن عدی: 849/2۔ طبرانی فی الکبیر: 3504۔

فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .)) شخص چاہے ان پتھروں کو کم کرے اور جو چاہے زیادہ۔"

توضیح:...... رَضْفًا: گرم پتھر کے ساتھ داغ لگانا یا کسی چیز کو اس کے ساتھ بھوننا۔ (القاموس الوحید: 634)

654۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ.

(ترمذی کہتے ہیں:) ہمیں محمود بن غیلان نے (وہ کہتے ہیں) ہمیں یحییٰ بن آدم نے عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے ساتھ غریب ہے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

مقروض قسم کے لوگوں میں سے جن کے لیے صدقہ جائز ہے

655۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ: ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ .))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی نے پھل خریدے اسے نقصان ہوگیا تو اس پر قرض بہت زیادہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس پر صدقہ کرو" لوگوں نے صدقہ کیا لیکن یہ مال اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے کہا: "جو تمھیں مل رہا ہے اسے لے لو، اس کے علاوہ تمھارے لیے اور کچھ نہیں ہے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔"

توضیح:...... غرماء: جن لوگوں نے اس سے اپنی رقم لینی تھی۔ قرض خواہ قرض کا تقاضا کرنے والے۔ (ع م)

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

نبی ﷺ آپ کے اہل بیت اور غلاموں کے لیے زکوۃ حلال نہیں ہے

656۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الضُّبَعِيُّ السَّدُوسِيُّ قَالَا:......

---

(654) محقق نے اس پر تحقیق وتخریج ذکر نہیں کی۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: جامع الترمذی طبع دار السلام ریاض ص 220. (ع م)

(655) مسلم: 1556۔ ابوداود: 3469۔ ابن ماجہ: 2356۔ نسائی: 4530۔

(656) حسن صحیح: نسائی: 2613۔ مسند احمد: 5/5۔

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ: ((أَصَدَقَةٌ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ؟)) فَإِنْ قَالُوا: صَدَقَةٌ، لَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قَالُوا: هَدِيَّةٌ أَكَلَ.

بہز بن حکیم اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی چیز آتی تو آپ پوچھ لیتے کہ یہ صدقہ ہے یا تحفہ؟ اگر لوگ بتاتے کہ یہ صدقہ ہے (تو) آپ نہ کھاتے اور اگر کہتے کہ یہ تحفہ ہے (تو) آپ کھا لیتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سلمان، ابوہریرہ، انس، حسن بن علی، معرف بن واصل کے دادا ابوعمیرہ جن کا نام رسمہ بن مالک تھا، میمون بن مہران، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ابو رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

نیز اسی طرح یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابوعقیل نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری رضی اللہ عنہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

657۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا، فَقَالَ: لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.))

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ (وصول کرنے) پر (عامل بنا کر) بھیجا تو اس نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تجھے بھی کچھ مل جائے تو انھوں نے کہا (تب تک) نہیں جب تک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھ نہ لوں۔ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور بے شک کسی بھی قوم کا آزاد کیا گیا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ کے غلام ابورافع کا نام اسلم اور ابن ابی رافع، عبیداللہ بن ابی رافع ہے اور ابورافع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

---

(657) صحیح: ابوداود: 1650۔ نسائی: 2612۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

قرابت داروں پر صدقہ کرنے کی اہمیت

658۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ.........

عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ، و قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.))

سلمان بن عامر نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور پر افطار کرے کیوں کہ وہ بابرکت (پھل) ہے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی (کے ساتھ) کیوں کہ وہ پاکیزہ چیز ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنے سے ایک صدقہ (کا اجر ملتا) ہے اور رشتہ دار پر کرنے سے دو (کاموں) کا اجر ملتا ہے۔ صدقہ اور رشتہ داری کو ملانے کا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلمان بن عامر کی حدیث حسن ہے۔ اور رباب ام الرائح بنت صُلَیع ہیں۔

نیز سفیان ثوری نے بھی عاصم سے حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے رباب کے واسطے کے ساتھ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔ جب کہ شعبہ نے عاصم سے حفصہ بنت سیرین کے واسطے سے سلمان بن عامر سے روایت کی ہے تو اس میں رباب کا ذکر نہیں ہے لیکن سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے (کیوں کہ) ابن عون اور ہشام بن حسان نے بھی حفصہ بنت سیرین سے بواسطہ رباب سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ

مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے

659۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

---

(658) اذا افطر...... الخ بات آپ کے قول سے ضعیف جب کہ فعل سے صحیح ثابت اور الصدقه...... الخ صحیح ہے۔ ابو داود: 2355۔ ابن ماجہ: 1699۔ نسائی: 2582۔

(659) ضعیف: ابن ماجہ: 1789۔ دارمی: 16440۔ دارقطنی: 125/2۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكَاةِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ)) ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ﴾ الْآيَةَ.

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سوال کیا یا نبی ﷺ سے زکاۃ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مال میں زکاۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔'' پھر آپ نے سورۃ البقرہ کی یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ) ''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے......'' (البقرہ: 177)

660۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ.........

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ.))

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مضبوط نہیں۔ ابوحمزہ میمون الاعور کو ضعیف کہا گیا ہے۔ جب کہ بیان اور اسماعیل بن سالم نے بھی شعبی سے اس حدیث کو ایسے ہی روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے کی فضیلت

661۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ.........

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی حلال ہی کو قبول کرتے ہیں تو رحمٰن اگرچہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے اگرچہ وہ کھجور (ہی) ہو۔ رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔ (کھجور ایسے ہی پرورش پاتی ہے) جیسے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، عدی بن حاتم، انس، عبداللہ بن ابی اوفی، حارثہ بن وہب، عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... فُلُوّهُ: گھوڑے کا بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو یا وہ ایک سال کا ہو گیا ہو اس کی جمع اَفْلاءٌ

---

(660) ضعیف:

(661) بخاری: 1410۔ مسلم: 1014۔ ابن ماجہ: 1842۔ نسائی: 2525۔

آتی ہے۔(القاموس الوحید: ص 1255)

الفَصِيل: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو اس کی جمع فُصْلان ، فِصلان اور فِصَالٌ آتی ہے۔(القاموس الوحید: ص 1237)

662۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ، وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ وَ ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے اور اسے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے۔ (پھر) اسے آدمی کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ (صدقہ میں دیا گیا) ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں بھی ہے۔ (ترجمہ) ''وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے۔'' (التوبہ: 104) اور (ترجمہ) ''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (البقرہ: 276)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

بہت سے علماء اس اور اس جیسی دیگر احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور ہر رات آسمان دنیا پر اترنے کا ذکر ہے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں کئی روایات ثابت ہیں جن پر ایمان لایا جائے گا اور شک نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کیفیت کا سوال کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ کہتے ہیں ان احادیث کو بغیر کیفیت کے سوال کے پڑھو نیز اہل السنہ والجماعۃ کے علماء بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔

لیکن جہمیہ ان روایات کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ حالاں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر ہاتھ، سماعت اور بصارت کا تذکرہ کیا ہے۔

لیکن جہمیہ [1] ان آیات کی تفسیر اہل علم کی تفسیر سے ہٹ کر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنے

---

(662) وتصديق ذلك...... الخ کے علاوہ باقی حدیث صحیح ہے۔ مسند احمد: 268/2۔ ابن خزیمہ: 24260۔

ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ ہاتھ سے مراد قوت ہے۔

اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: تشبیہ تو تب ہوگی جب کوئی کہے کہ ہاتھ جیسا ہاتھ یا ہاتھ کی طرح، یا سماعت کی طرح سماعت۔ جب ''سماعت کی طرح''، ''بصارت کی طرح'' کے الفاظ کہیں تب تشبیہ ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہاتھ، سماعت، بصارت اور کیفیت یا کسی کی مثل کا ذکر نہ کرے تو یہ تشبیہ نہیں کہلا سکتی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' (الشوریٰ:11)

توضیح:...... جہمیہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ کا علم قدیم نہیں ہے اور رونما ہونے والی چیزوں کو اللہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (معاذ اللہ) اس عقیدے کے لوگ امام ترمذی کے شہر ترمذ اور عبداللہ بن مبارک کے شہر مرو میں رہتے تھے۔ یہ لوگ اللہ کی صفات کے بھی منکر تھے۔ سلم بن احوز المازنی نے جہم کو قتل کر دیا تھا۔ (ع م)

663۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ)) قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزے فضیلت والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کی تعظیم کی وجہ سے شعبان کے روزے رکھنا۔'' (سوال کرنے والے نے کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں صدقہ کرنا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ ان کے ہاں قوی راوی نہیں ہے۔

664۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيتَةِ السُّوءِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور ناگوار حالت کی موت کو ہٹا دیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حسن غریب ہے۔

(663) ضعیف: ابو یعلیٰ:343۔ شرح المعانی:83/2۔ ابن ابی شیبہ:103/3۔

(664) صحیح الاثر الاوّل منه: ابن حبان:3309۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ
سوال کرنے والے کے حق کا بیان

665۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ......

عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ: إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ.))

نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والی خاتون سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے، میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے اسے دینے کے لیے جلے ہوئے کھر کے علاوہ کچھ نہ ملے تو وہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، حسین بن علی، ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام بجید رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ
(نومسلموں کے) دلوں کو تسلی دینے کے لیے (انھیں) دینا

666۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ.

سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن مجھے مال دیا بلاشبہ مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ مجھے آپ تھے۔ آپ ﷺ مجھے دیتے رہے یہاں تک مجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے مذاکرہ کے دوران حسن بن علی نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔ نیز اس مسئلہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث کو معمر وغیرہ نے زہری سے بواسطہ سعید بن میتب بیان کیا ہے کہ صفوان بن امیہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے (مال) دیا۔ گویا یہ حدیث زیادہ صحیح ہے کیوں کہ سعید بن میسب نے ذکر کیا ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔
تالیف قلب کے لیے مال دینے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ انھیں مال نہ دیا جائے اور وہ کہتے

(665) صحیح: ابوداود: 1667۔ نسائی: 2565۔ (666) مسلم: 2313۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک قوم کو اسلام پر (ابھارنے کے لیے) مال دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ ان کے مطابق آج کے دور میں زکوٰۃ کے مال سے اس مقصد کے لیے نہیں دیا جا سکتا۔ یہ قول سفیان ثوری، اہل کوفہ اور دیگر لوگوں کا ہے۔ نیز احمد اور اسحق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جب کہ بعض کہتے ہیں اگر آج بھی کوئی اس حالت پر ہو تو امام انھیں اسلام پر (ابھارنے کے لیے) کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

صدقہ کرنے والا اگر اپنے صدقہ کے مال کا وارث بن جائے تو

667۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: ((وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((صُومِي عَنْهَا)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا، قَالَ: ((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا.))

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک عورت آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی کا صدقہ کیا اب میری والدہ فوت ہوگئی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اجر بھی ثابت ہوگیا اور میراث نے اس (لونڈی) کو بھی تیرے پاس واپس لوٹا دیا ہے۔'' اس عورت نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے بھی تھے، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اس کی طرف سے روزے رکھو۔'' وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! انھوں نے کبھی حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ ملتی ہے اور عبداللہ بن عطاء اہل علم کے نزدیک ثقہ راوی ہے۔ نیز اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب کوئی صدقہ کرے پھر اس کا وارث بن جائے (تو) وہ اس کے لیے حلال ہے۔

بعض کہتے ہیں: صدقہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لیے دیا تھا تو جب وہ اس کا وارث بن جائے تو اس پر واجب ہے کہ اسے ایسے ہی کسی کام میں صرف کرے۔ نیز سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے بھی یہ حدیث

(667) مسلم: 1149۔ ابوداود: 1656۔ ابن ماجہ: 1759۔

عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کر کے واپس لینا منع ہے

668۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے (جہاد) میں کسی کو گھوڑا دیا، پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا (مگر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے صدقہ میں مت لوٹو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنا

669۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں فائدہ ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! (تو) اس آدمی نے کہا، میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے۔

بعض رواۃ نے یہ حدیث نبوی عمرو بن دینار سے بواسطہ عکرمہ مرسل روایت کی ہے۔ (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں)

مَخْرَفًا کا معنی باغ ہے۔

---

(668) بخاری: 2971۔ مسلم: 1621۔ ابوداود: 1593۔ ابن ماجہ: 2390۔ نسائی: 2617۔

(669) بخاری: 2756۔ ابوداود: 2882۔ نسائی: 3654۔

34..... بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

بیوی کا اپنے خاوند کے گھر سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنا

670۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيُّ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: ((لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا)) إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ: ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا .))

سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز (اللہ کے راستے میں) خرچ نہ کرے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا کھانا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو ہمارا سب سے بہترین مال ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت ابی بکر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ، وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا، لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرتی ہے (تو) اس کے لیے اجر ہوتا ہے اسی طرح خاوند اور خزانچی کے لیے بھی اور ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتا، شوہر کے لیے کمانے کا ثواب، اور بیوی کے لیے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

672۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(670) حسن: ابوداود: 3565۔ ابن ماجه: 2295۔ مسند احمد: 267/5۔

(671) بخاری: 1425۔ مسلم: 1024۔ ابوداود: 1685۔

(672) صحیح: ابوداود: 1685۔ ابن ماجه: 2294۔

((إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ، لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ .))

فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز دل کی خوشی کے ساتھ خرابی سے بچ کر (اللہ کے رستے) میں دیتی ہے تو اس کے لیے بھی شوہر کی طرح اجر ہے اس کے لیے نیکی کی نیت کا اجر ہے۔ اور خازن کے لیے بھی اسی طرح ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث عمرو بن مرہ کی ابو وائل سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیوں کہ عمرو بن مرہ اپنی حدیث (کی سند) میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر (فطرانہ)

673۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ .

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو ہم فطر کی زکوۃ کھانے، جو، کھجور، منقی اور پنیر سے ایک صاع ہی نکالا کرتے تھے۔ ہم اسی طرح ہی نکالتے رہے یہاں تک معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو انھوں نے لوگوں سے جو باتیں کیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ (ابو سعید رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: لوگوں نے اسی بات کو لے لیا، فرماتے ہیں: میں تو جیسے پہلے نکالتا تھا اسی طرح نکالتا رہوں گا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے ہر چیز سے ایک صاع کی رائے دیتے ہیں یہ قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض علماء کہتے ہیں کہ گندم کے علاوہ باقی اشیاء سے ایک صاع ہوگا کیوں کہ اس کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ بھی گندم کے نصف صاع کو کافی سمجھتے ہیں۔

674۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ............

(673) بخاری: 1508۔ مسلم: 985۔ ابو داود: 1616۔ ابن ماجہ: 1829۔ نسائی: 2513۔

(674) ضعیف الاسناد: دار قطنی: 141/2۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ: ((أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ))

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں اعلان کرنے والا بھیجا، (اس کا اعلان تھا) ''خبردار! صدقہ فطر (فطرانہ) ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے۔ گندم کے دو مد اور اس کے علاوہ کھانے سے ایک صاع۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن ہے اور عمر بن ہارون نے اس حدیث کو ابن جریج سے بیان کرتے وقت عباس بن ضیاء سے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔ (ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں جارود نے عمر بن ہارون کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

675۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر (فطرانہ) مرد، عورت، آزاد اور غلام پر کھجور یا جو کا ایک صاع مقرر کیا تھا۔ پھر لوگ اس کی بجائے گندم کے آدھے صاع کی طرف چل دیے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس مسئلہ میں ابوسعید، ابن عباس، حارث بن عبدالرحمن بن ابو ذباب کے دادا، ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

676۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر کھجور یا جو سے ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر آزاد، غلام، مرد، عورت پر مقرر کیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالک نے بھی نافع کے واسطے کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث ایوب کی حدیث کی طرح بیان کی ہے اور اس میں بھی مسلمانوں کا ذکر ہے۔ لیکن بہت سے راویوں نے نافع سے روایت کرتے وقت مسلمانوں کا ذکر نہیں کیا۔

(675) بخاری: 1503۔ مسلم: 984۔ ابوداود: 1611۔ ابن ماجہ: 1825۔ نسائی: 2505۔

(676) صحیح: ابو داود: 1611۔ ابن ماجہ: 1825۔

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں جب کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو وہ ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا۔ یہ قول امام مالک، شافعی اور احمد رحمہ اللہ کا ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں: ''اگر غیر مسلم بھی ہوں تو ان کی طرف سے (فطرانہ) ادا کرے گا۔'' یہ قول ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہ اللہ کا ہے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

اس (صدقہ فطر) کو نماز (عید) سے پہلے ادا کرنا

677۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے زکاۃ فطر (فطرانہ) ادا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور علماء اسی پسند کرتے ہیں کہ آدمی صدقہ فطر نماز کے لیے جانے سے پہلے ادا کر دے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا

678۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ..........

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کا پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس کام کی رخصت دے دی۔

679۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ..........

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ .))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے عباس (کے مال) کی اس سال کی زکوٰۃ (بھی)

---

(677) بخاری: 1509۔ مسلم: 986۔ ابوداود: 1610۔ نسائی: 2504۔

(678) حسن: ابوداود: 1624۔ ابن ماجہ: 1795۔ابن خزیمہ: 2331۔

(679) حسن: دار قطنی: 124/1۔

پچھلے سال لے لی تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ کو وقت سے پہلے ادا کرنے کی حدیث مجھے صرف اسرائیل سے بواسطہ حجاج بن دینار اسی سند کے ساتھ ملی ہے۔ اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے بیان کردہ حدیث اسرائیل کی حجاج سے بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز حکم بن عتبہ سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے۔

اہل علم کا زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے میں اختلاف ہے۔ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ وقت سے پہلے ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری بھی یہی کہتے ہیں کہ میں وقت سے پہلے ادا نہ کرنے کو پسند کرتا ہوں۔ جب کہ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اگر واجب ہونے سے پہلے ہی ادا کردے تو جائز ہے۔ یہ قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنا (مانگنا) منع ہے

680۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيَ بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی شخص صبح کے وقت جائے (اور) اپنی کمر پر لکڑیاں اٹھا کر لائے پھر اس سے صدقہ کرے اور لوگوں (کے مال) سے بے پرواہ ہو جائے یہ کام اس کے لیے اس چیز سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جا کر سوال کرے، وہ اسے دے یا نہ دے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تو (صدقہ کی) ابتداء ان سے کر جن کی تو پرورش کرتا ہے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حکیم بن حزام، ابوسعید الخدری، زبیر بن عوام، عطیہ السعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث الصدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب تصور کیا گیا ہے۔

توضیح:...... فیحتطب: یہ لفظ حطب سے نکلا ہے اور حطب بطور ایندھن جلائی جانے والی لکڑیوں کو کہا جاتا ہے۔ (ع م)

---

(680) بخاری: 1470۔ مسلم: 1042۔ نسائی: 2589۔

681۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ............

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ.))

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک (لوگوں سے) مانگنا ایک (زخم لگانے کا آلہ) ہے جس کے ساتھ آدمی قیامت کے دن اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ الا یہ کہ آدمی حاکم سے یا کسی انتہائی ضرورت کی وجہ سے مانگے۔''

وضاحت:...... امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... كَدّ: کا معنی ہوتا ہے محنت اور کوشش کے ساتھ کوئی کام کرنا، یہاں پر مراد یہ ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں کے ساتھ بڑی محنت سے اپنا چہرہ زخمی کرنا۔ (ع م)

- ❀ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔
- ❀ زکوٰۃ ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اور قیامت کے دن اس پر بہت سخت سزا ہوگی۔
- ❀ زکوٰۃ سونے، چاندی، اونٹ، بکری، گائے، سامان اور کاروبار سے حاصل شدہ آمدن پر واجب ہے۔
- ❀ فصلوں اور سبزیوں میں بیسواں حصہ زکوٰۃ بنتی ہے۔
- ❀ جاہلیت کا دفن شدہ مال ملے تو پانچواں حصہ اسلامی بیت المال کا ہے۔
- ❀ محمد ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔
- ❀ قرابت داروں پر صدقہ کرنے سے دوہرا اجر ملتا ہے۔
- ❀ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ، سماعت و بصارت اور دیگر صفات پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔
- ❀ سوال کرنے والے کو کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے۔
- ❀ صدقہ دے کر واپس نہیں لیا جا سکتا۔
- ❀ صدقہ فطر (فطرانہ) واجب ہے۔
- ❀ مانگنا ایک گھٹیا حرکت ہے۔

(681) صحیح: ابوداود: 1639۔ نسائی: 2599۔

مضمون نمبر 6

أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی روزوں کے احکام و مسائل

(127) احادیث رسول کے ساتھ (83) ابواب پر مشتمل اس بیان میں آپ پڑھیں گے کہ

- ماہِ رمضان کی فضیلت کیا ہے؟
- کن کن مواقع پر روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟
- روزہ میں کن امور سے منع کیا گیا ہے؟
- نفلی روزے کون سے دنوں میں مستحب ہیں۔
- کن ایام کے روزوں سے منع کیا گیا ہے۔
- اعتکاف کیا ہے اور ان میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
- لیلۃ القدر کون سی رات ہوتی ہے؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
رمضان کے مہینے کی فضیلت

682۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّيرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے (تو) شیاطین اور سرکش جنات کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، ان میں کسی بھی دروازے کو نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے ان میں سے ایک بھی دروازے کو بند نہیں کیا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کو تلاش کرنے والے! آگے بڑھ! اور اے برائی کے متلاشی! ٹھہر جا! اور اللہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے، اور یہ (معاملہ) ہر رات ہوتا ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسعود اور سلمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

توضیح:...... مَرَدَہْ: مارد کی جمع ہے جس کا مطلب ہے انتہائی شریر اور سرکشی کرنے والا۔ (ع م)

683۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے بھی پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

وضاحت:...... یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جسے ابوبکر بن

---

(682) صحیح: ابن ماجه: 1642۔ ابن خزیمه: 1883۔ ابن حبان: 3435۔ حاکم: 421/1۔

(683) بخاری: 1901۔ مسلم: 760۔ ابوداود: 1372۔ ابن ماجه: 1326۔ نسائی: 1602۔

عیاش نے اعمش اور ابو صالح کے طریق کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس سند کے ساتھ وہ غریب ہے۔ اور میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا: ''ہمیں حسن بن ربیع نے (وہ کہتے ہیں) ہمیں ابو الاحوص نے بواسطہ اعمش مجاہد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے۔'' پھر وہی حدیث بیان کی۔ محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک یہ روایت ابوبکر بن عیاش کی بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔''

توضیح:...... صوم کا لفظی معنی ہے: رک جانا۔ اصطلاح میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے، ہم بستری اور تمام مفطرات سے رک جانے کو صوم (روزہ) کہا جاتا ہے۔ (ع م)

2..... بَابُ مَا جَاءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ
رمضان کے مہینے کا روزے کے ساتھ استقبال نہ کرو

684۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.......... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو سوائے اس شخص کے جو پہلے بھی (سوموار یا جمعرات کا) روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اس کے موافق آ جائے، اس (چاند) کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو پس اگر بادل ہو جائیں تو تیس کی گنتی پوری کر کے پھر روزوں کو ختم کرو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں نبی ﷺ کے کسی اور صحابی سے حدیث مروی ہے۔ ہمیں منصور بن معتمر نے بواسطہ ربعی بن حراش نبی ﷺ کے کسی صحابی سے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے ماہِ رمضان شروع ہونے سے پہلے رمضان (کے استقبال) کی خاطر روزہ رکھنے کو مکروہ کہتے ہیں اور اگر کوئی آدمی پہلے بھی (سوموار یا جمعرات کا) روزہ رکھتا ہے تو وہ دن رمضان سے ایک یا دو دن پہلے آ جائے تو ان کے نزدیک وہ روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

685۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

(684) صحیح: بخاری: 1914۔ مسلم: 1082۔ ابوداود: 2335۔ ابن ماجہ: 1650۔ نسائی: 2172۔ تحفۃ الأشراف: 15057۔

(685) صحیح:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو مگر جو آدمی پہلے کوئی (نفل) روزے رکھتا ہو وہ رکھ سکتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ
شک کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے

686۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ النَّاسُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

صلہ بن زفر (رحمہ اللہ) کہتے ہیں ہم سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھنی (روسٹ کی) ہوئی بکری لائی گئی تو انھوں نے فرمایا: ''کھالو'' تو ایک آدمی پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا: میرا روزہ ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس نے ایسے دن کا روزہ رکھا جس میں لوگوں کو شک ہے (کہ چاند نظر آیا یا نہیں) تو اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی شک والے دن کا روزہ رکھنے کو مکروہ کہتے ہیں اور جمہور کے مطابق اگر اس نے روزہ رکھا اگرچہ وہ رمضان کے مہینے سے ہی تھا (تو شک کی وجہ سے) اس کی جگہ ایک دن کی قضا دے گا۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ
رمضان کی وجہ شعبان کا چاند شمار کیا جائے

687۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(686) صحیح: ابوداود: 2334۔ ابن ماجہ: 1645۔ نسائی: 2188۔

(687) حسن: دار قطنی: 162/2۔ حاکم: 425/1۔

((أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ .))

فرمایا: ''رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو گنتے رہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم صرف ابو معاویہ کی سند سے ہی جانتے ہیں اور صحیح روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو نے بواسطہ ابو سلمہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔'' محمد بن عمرو اللیثی کی روایت کی طرح یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی بواسطہ ابو سلمہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مروی ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

روزوں کی ابتداء اور اختتام کا تعلق چاند کی رویت سے ہے۔

688- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا .))

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو اس (چاند) کو دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے چھوڑو، پس اگر اس کے آگے بادل آ جائیں تو تیس دن پورے کرو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، ابو بکرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

689- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ.........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس روزے تیس روزوں کی نسبت زیادہ رکھے ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، ابو ہریرہ، عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس، جابر، ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

---

(688) صحیح: ابو داود: 2327۔ نسائی: 12127۔

(689) صحیح: ابو داود: 2322۔ مسند احمد: 397/1۔ ابن خزیمہ: 1922۔

690۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ .))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا ایلاء کیا تو آپ ﷺ ایک بالائی کمرے میں انتیس دن ٹھہرے لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاء کیا تھا؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... ایلاء: اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھا لینے کو ایلاء کہا جاتا ہے۔

مشربة: بالا خانے یا بالائی کمرے کو مشربہ کہا جاتا ہے۔ (ع م)

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

691۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا .))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے؟ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھ لیں۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابوکریب نے حسین الجعفی سے بواسطہ زائدہ، سماک سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث (کی سند) میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے بواسطہ عکرمہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور سماک کے بہت سے شاگرد بھی سماک سے

---

(690) بخاری: 1911۔ نسائی: 3456۔

(691) ضعیف: ابوداود: 2340۔ ابن ماجہ: 1652۔ نسائی: 2112۔

روایت کرتے وقت عکرمہ سے مرسل ہی روایت کرتے ہیں۔

نیز اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ روزے میں ایک آدمی کی گواہی قبول کی جائے گی۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اسحاق فرماتے ہیں: ''روزہ دو آدمیوں کی گواہی کے ساتھ رکھا جائے گا۔ لیکن روزے چھوڑنے میں علماء کا اختلاف نہیں ہے اس میں دو آدمیوں کی گواہی ہی قبول کی جائے گی۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

692۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ.))

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے باپ (سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نبی ﷺ سے مرسل بھی بیان کرتے ہیں۔ احمد (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں اکٹھے ایک سال میں (گنتی میں) کم نہیں ہوتے اگر ایک کم ہو (یعنی 28 دن کا) تو دوسرا پورا (تیس دن کا) ہوتا ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں: کم نہ ہونے کا مطلب ہے اگر انتیس کا بھی ہو تو وہ مکمل ہوتا ہے کمی نہیں ہوتی (یعنی ثواب تیس کا دیا جاتا ہے) اور اسحاق رحمہ اللہ کے موقف کے مطابق ایک سال میں دونوں اکٹھے کم دنوں والے ہو سکتے ہیں۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

ہر شہر والوں کے لیے ان کی رویت ہے

693۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ..........

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ

کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا نے انھیں شام میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (راوی) کہتے ہیں میں شام میں گیا وہاں ام الفضل رضی اللہ عنہا کا کام کیا۔ میں شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا اور ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر مہینے کے آخر میں میں مدینے آیا تو عبداللہ بن

(692) بخاری: 1912۔ مسلم: 1089۔ ابوداود: 2323۔ ابن ماجہ: 1659۔

(693) مسلم: 1087۔ ابوداود: 2332۔ نسائی: 2111۔

الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَأَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ: رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ: أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا پھر چاند کا تذکرہ کیا اور کہنے لگے تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہم نے تو جمعے کی رات کو دیکھا تھا۔ انھوں نے کہا: تم نے جمعے کی رات کو دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھ کر روزہ رکھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا، انھوں نے کہا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات دیکھا تھا ہم تو تیس روزے پورے کریں گے۔ میں نے کہا: کیا آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں (بلکہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ہر ایک شہر (یا ملک) والوں کے لیے ان کی رویت (معتبر) ہوگی۔

10..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

کس چیز کے ساتھ روزہ افطار کرنا بہتر ہے

694۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو کھجور مل جائے تو وہ اس پر افطار کرے اور جسے نہ ملے وہ پانی کے ساتھ افطار کر لے بے شک پانی پاکیزہ (چیز) ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو شعبہ سے سعید بن عامر کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا۔ اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ کیوں کہ عبدالعزیز بن صہیب سے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند نہیں ملتی۔ جب کہ شعبہ کے شاگردوں نے اس حدیث کو شعبہ سے عاصم الاحول پھر حفصہ بنت سیرین پھر رباب کے واسطے کے ساتھ سلمان بن عامر کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور یہ سعید بن عامر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح شعبہ نے عاصم سے بواسطہ حفصہ بنت سیرین، سلمان سے روایت کی ہے اور شعبہ نے اس میں رباب کا ذکر نہیں کیا۔

(694) ضعیف: ضعیف ابی داود: 2/264، ابن خزیمہ: 2066۔ بیہقی: 4/239۔

صحیح روایت وہ ہے جسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور دیگر راویوں نے عاصم الاحول سے بواسطہ حفصہ بنت سیرین سے رباب کے حوالے سے سلمان بن عامر سے روایت کیا ہے۔

ابن عون کہتے ہیں: ام الرائح بنت صلیع، سلمان بن عامر سے روایت کرتی ہیں۔ اور رباب ہی ام الرائح ہے۔

695۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ح: و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ.........

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ)) زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ((فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.))

سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص (روزہ) افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور کے ساتھ کرے'' ابن عیینہ نے روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ساتھ افطار کرے بے شک وہ (پانی) پاکیزہ (چیز) ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

696۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے کچھ تر کھجوروں کے ساتھ (روزہ) افطار کرتے، اگر نرم اور تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں (کھاتے)، اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سردیوں میں کھجوروں اور گرمیوں میں پانی کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ

روزہ اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو اور عید الفطر وہ ہے جس دن تم سب روزے چھوڑ دو اور اضحیٰ وہ دن ہے جب تم قربانی کرتے ہو

697۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

(695) ضعیف: (696) صحیح: ابو داود: 2356۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ، وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رمضان کا) روزہ اسی دن ہے جب تم سب رکھتے ہو اور عید الفطر کا دن وہ ہے جب (رمضان کے بعد) تم سب روزہ چھوڑتے ہو اور اضحیٰ وہ دن ہے جب تم سب قربانی کرتے ہو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور بعض علماء نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ اور عید الفطر جماعت اور تمام لوگوں کی شمولیت کے ساتھ (مشروط) ہے۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

جب دن ختم اور رات شروع ہو جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت ہو گیا

698۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ .))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات شروع ہو جائے، دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تمھارے افطار کا وقت ہو گیا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن ابی اوفی اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا

699۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: ح قَالَ: و أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے

---

(697) صحیح: ابوداؤد 2324۔ ابن ماجہ: 1660۔ دار قطنی: 163/2۔

(698) بخاری: 1954۔ مسلم: 1100۔ ابوداود: 2351۔

(699) بخاری: 1957۔ مسلم: 1098۔ ابن ماجہ: 1697۔

الْفِطْرَ .))

اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم نے اسی کو اختیار کرتے ہوئے افطاری میں جلدی کرنے کو مستحب کہا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

700۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو ان میں سے جلد افطار کرنے والا ہے۔"

701۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

(ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو عاصم اور ابو المغیرہ نے اوزاعی سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

702۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ

ابو عطیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہا: "اے ام المومنین! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں: ان میں سے ایک افطار اور نماز میں جلدی اور دوسرا افطار اور نماز میں تاخیر کرتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے؟ ہم نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، فرمانے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے صحابی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

---

(700) ضعیف: مسند احمد: 237/2۔ ابن خزیمہ: 2062۔ ابن حبان: 3507۔

(701) ضعیف:

(702) مسلم: 1099۔ ابوداود: 2354۔ نسائی: 2160۔

اللّٰهِ ﷺ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسٰى .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعطیہ کا نام مالک بن ابوعامر الہمدانی ہے جب کہ مالک بن عامر الہمدانی بھی کہا جاتا ہے اور یہی نام زیادہ صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا

703۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَلِكَ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً .

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ (راوی انس بن مالک نے) کہا: اس کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ (تو) انھوں نے کہا: پچاس آیات (پڑھنے) جتنا۔

704۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْرُ قِرَائَةِ خَمْسِينَ آيَةً

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے ہشام سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے لیکن انھوں نے پچاس آیتوں کی قراءت جتنا وقفہ بیان کیا۔ (یعنی قراءت کا لفظ بڑھایا ہے)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی سحری میں تاخیر کو مستحب کہتے ہیں۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

فجر کے واضح ہونے کا بیان

705۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ..........

حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا، وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَكُلُوا

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاتے پیتے رہو اور پھیلنے اور چڑھنے والی روشنی تمھیں (سحری سے) نہ اٹھائے۔ بلکہ چوڑائی میں پھیلنے والی

---

(703) بخاری: 575۔ مسلم: 1097۔ ابن ماجہ: 1694۔ نسائی: 2155۔

(704) محقق نے تخریج و تحقیق ذکر نہیں کی۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے حدیث سابق دیکھیے۔ (ع م)

(705) حسن صحیح: ابوداود: 2348۔ مسند احمد: 23/4۔ ابن خزیمہ: 1923۔

وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ.)) سرخ روشنی ظاہر ہونے تک کھاتے پیتے رہو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عدی بن حاتم، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ دار پر کھانا پینا اس وقت تک حرام نہیں ہوتا جب تک چوڑائی میں پھیلنے والی سرخ روشنی ظاہر نہ ہو۔ نیز عام علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

توضیح:...... لَا يَهِيدَنَّكُمْ: هَيد کا اصل معنی حرکت ہوتا ہے یعنی فجر کاذب کو دیکھ کر سحری کھانے سے اٹھو۔

706- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ هُوَ الْقُشَيْرِيُّ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ.

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں بلال کی اذان اور اوپر چڑھنے والی فجر سحری سے نہ روکے لیکن افق پر چوڑائی میں پھیلنے والی فجر ❶ (دیکھ کر سحری ختم کر دو)"

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

توضیح:...... اس سے مراد فجر صادق یا صبح صادق ہے۔ (ع م)

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے غیبت کا گناہ

707- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(706) مسلم: 1094۔ ابوداود: 2346۔ نسائی: 2181۔

(707) بخاری: 1903۔ ابوداود: 2362۔ ابن ماجہ: 1689۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السَّحُورِ

سحری کرنے کی فضیلت

708۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ.........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کیا کرو'' (کیوں کہ) سحری میں برکت ہوتی ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبد اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔''

709۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ .

(ابو عیسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں لیث نے موسیٰ بن علی سے اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس کے حوالے سے سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل مصر (روایت کرتے وقت) صرف موسیٰ بن علی کہتے ہیں جب کہ اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی کہتے ہیں۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

710۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّ النَّاسَ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ كُرَاعَ الغَمِيم ❶ جگہ پہنچے تو آپ کو بتایا گیا کہ روزہ لوگوں پر

---

(708) بخاری: 1923۔ مسلم: 1095۔ ابن ماجہ: 1692۔ نسائی: 2146۔1433۔

(709) مسلم: 1096۔ ابوداود: 2343۔ نسائی: 2166۔

(710) مسلم: 1114۔ نسائی: 2262۔

يَـنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَـعْـدَ الْـعَـصْرِ فَشَرِبَ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْـهِ ، فَـأَفْـطَـرَ بَـعْـضُـهُـمْ ، وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَـلَـغَـهُ أَنَّ نَـاسًـا صَـامُوا فَقَالَ: ((أُولَئِكَ الْعُصَاةُ .))

تکلیف کا باعث بن گیا ہے اور لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوا کر پیا۔ (تو) لوگ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کچھ نے روزہ کھول دیا اور کچھ نے روزہ نہ کھولا۔ آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ (کچھ) لوگوں نے روزہ رکھا (ہوا) ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی لوگ نافرمان ❷ ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں کعب بن عاصم، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی دو احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ سفر میں روزہ رکھنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔

نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم کے مطابق سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جب وہ سفر میں روزہ رکھتا ہے تو دوبارہ رکھنا واجب ہے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی سفر میں روزہ چھوڑنے کو پسند کرتے ہیں۔

جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ اہل علم کہتے ہیں: اگر طاقت ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور یہی افضل عمل ہے اگر نہ رکھے تو بھی بہتر ہے یہ قول سفیان ثوری، مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرمان نبوی ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔'' اور جب آپ کو کچھ لوگوں کے روزہ افطار نہ کرنے کی خبر پہنچی تھی تو آپ ﷺ کے فرمان ''یہی لوگ نافرمان ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم تب ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہ کرے۔ لیکن جو شخص (سفر میں) روزہ چھوڑنے کو مباح سمجھتا ہے اور طاقت ہونے پر روزہ رکھ بھی لیتا ہے تو مجھے زیادہ پسند ہے۔

توضیح:...... ❶ مکہ اور مدینہ کے درمیان، عسفان سے آگے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک وادی کا نام ''کراع الغمیم'' ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❷ عاصی (نافرمان) کی جمع عُصاۃ آئی ہے جیسے راوی کی جمع رواۃ ہے۔ (ع م)

19...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت

711۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.))

نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے سوال کیا اور وہ لگاتار روزے رکھا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو چھوڑ دو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس بن مالک، ابوسعید، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمرو، ابوالدرداء اور حمزہ بن عمر الاسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عمر الاسلمی رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے والی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

712۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمَا يَعِيبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارَهُ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو (کوئی شخص) روزہ دار کے روزے پر اور روزہ نہ رکھنے والے پر چھوڑنے کا اعتراض نہیں کرتا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

713۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ: ح قَالَ: وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ.

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے ہم میں روزہ رکھنے والے بھی ہوتے اور چھوڑنے والے بھی۔ روزہ چھوڑنے والا رکھنے والے پر اور رکھنے والا چھوڑنے والے پر غصہ نہیں کرتا تھا اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ جس میں قوت ہے وہ روزہ رکھ لے تو اچھا ہے اور جو کمزور ہو وہ چھوڑ دے تو اچھا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

(711) بخاری: 1942۔ مسلم: 1121۔ ابوداود: 2402۔ ابن ماجہ: 1662۔ نسائی: 2305، 2308۔ تحفۃ الاشراف: 17071.

(712) مسلم: 1117۔ نسائی: 2309۔

(713) صحیح مسلم: 1116۔ تحفۃ الاشراف: 4325.

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

جنگ کرنے والے کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

714۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.........

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ؟ فَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا.

معمر بن ابو حییہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن میسّب رحمہ اللہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے سوال کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر رمضان میں دو جنگیں بدر اور فتح مکہ کی تھیں تو ہم نے ان میں روزہ چھوڑا تھا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے ہی جانتے ہیں۔ نیز ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں روزہ چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح ہی مروی ہے کہ انھوں نے دشمن سے لڑائی کے وقت روزہ چھوڑنے کی رخصت دی تھی۔ بعض اہل علم بھی اسی کے قائل ہیں۔

21..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

715۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ: ((ادْنُ فَكُلْ)) فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: ((ادْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ)) وَاللَّهِ! لَقَدْ

قبیلہ بنو عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہ سواروں نے ہمارے (قبیلے کے لوگوں) پر حملہ کیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اور) آپ علیہ السلام کو صبح کا کھانا کھاتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہو کر (کھانا) کھاؤ، تو میں نے کہا میرا روزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ میں تمھیں روزے کے بارے میں بھی بتاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز ختم کر دی ہے۔ اور

(714) ضعيف الاسناد: مسند احمد: 22/1۔ بزار: 296۔

(715) حسن صحيح: ابوداود: 2408۔ ابن ماجہ: 1667۔

قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ كِلَيْهِمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا فَيَالَهْفَ نَفْسِيْ أَنْ لَا طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت سے روزوں کو (ختم کر دیا ہے)" (راوی) کہتے ہیں: اللہ کی قسم کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا ذکر کیا یا ایک کا افسوس مجھ پر! میں نے نبی ﷺ کا کھانا (کیوں) نہ کھایا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ہمارے علم کے مطابق انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہی ایک حدیث مروی ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہوگا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزہ چھوڑ سکتی ہیں اور اس کی قضاء دیں گی اور (مسکینوں کو) کھانا کھلائیں گی۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

اور بعض کہتے ہیں کہ روزہ چھوڑ کر (اپنی جگہ کسی مسکین کو) کھانا کھلا دیں (تو) ان پر قضاء واجب نہیں ہوگی، اگر چاہیں تو قضاء کرلیں (پھر) کھانا کھلانا ضروری نہیں ہوگا۔ اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

توضیح:...... ❶ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ: یہ انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ غیر معروف ہیں کیوں کہ ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے جب کہ دوسرے انس بن مالک رضی اللہ عنہ بہت بڑے عالم صحابی تھے اور آپ ﷺ کے خادم تھے۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم رضی اللہ عنہا تھا۔ (ع م)

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ
میت کی طرف سے روزہ رکھنا

716- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟)) قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللهِ أَحَقُّ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ لگاتار دو مہینے کے روزے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بتاؤ اگر تمھاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟" اس نے کہا: جی ہاں! (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: "پس اللہ کا حق (روزہ، قضاء کا) زیادہ حق دار ہے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ

(716) بخاری: 1953- مسلم: 1148- ابوداود: 3310- ابن ماجہ: 1758- نسائی: 3816-

فرماتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

717۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ابوکریب نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوخالد الاحمر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

وضاحت:...... (ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے محمد (بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ) سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ابوخالد الاحمر نے اعمش سے بڑے عمدے طریقے سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ نیز فرماتے ہیں: ابوخالد کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے اعمش سے ابوخالد کی طرح روایت کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابومعاویہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو اعمش سے مسلم البطین کے حوالے سے بواسطہ سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں سلمہ بن کہیل، عطا اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔ نیز ابوخالد کا نام سلیمان بن حیان ہے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْكَفَّارَةِ

(روزوں کے) کفارہ کا بیان

718۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ (رمضان کے) مہینے کے روزے ہوں تو (اس کا وارث) اس کی طرف سے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صرف اسی سند کے ساتھ مرفوع ہے۔ (جب کہ) صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت ہے کہ یہ ان کا قول ہے۔ اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ جب میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو (اس کا وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے۔ اور جب اس کے ذمہ رمضان (کے روزوں) کی قضاء ہو تو (وارث) اس کی طرف سے کھانا کھلائے۔

مالک، سفیان اور شافعی کہتے ہیں کہ کوئی کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا۔

(سند میں ذکر کردہ) اشعث، سوار کے بیٹے ہیں اور محمد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے بیٹے ہیں۔

(717) تخریج کے لیے حدیث سابق دیکھیے۔

(718) ضعیف: ابن ماجه: 1757۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

اگر روزہ دار کو غلبہ کے ساتھ خود بخود قے آ جائے

719۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ.))

''سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں، سینگی (حجامہ)، قے اور احتلام۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ نیز عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ اس میں ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔

(ترمذی کہتے ہیں:) میں نے ابو داود السجزی کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس کے بھائی عبداللہ بن زید (کی روایت لینے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نیز میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو فرماتے ہوئے کہ علی بن مدینی کہتے ہیں عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ راوی جب کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ محمد فرماتے ہیں میں اس کی طرف سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

جو شخص جان بوجھ کر قے کرے

720۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے خود بخود قے آ جائے اس پر قضاء نہیں ہے (یعنی روزہ قائم رہتا ہے) اور جو شخص جان بوجھ کر خود قے کرے تو وہ قضاء دے (یعنی روزہ ٹوٹ گیا)''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو الدرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث ہشام سے بواسطہ ابن سیرین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(719) ضعیف: دار قطنی: 183/2۔ بیہقی: 220/4۔ حُرِیۃ: 357/8۔

(720) صحیح: ابوداود: 2380۔ ابن ماجہ: 1676۔ مسند احمد: 498/2۔

کے حوالے سے نبی ﷺ سے صرف عیسیٰ بن یونس کی سند سے ہی ملتی ہے۔ محمد (بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: میرے مطابق یہ محفوظ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی اسناد سے مروی ہے لیکن صحیح نہیں ہے۔ نیز ابوالدرداء اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قے کی تو روزہ افطار کر دیا۔ لیکن اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی ﷺ نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا آپ نے قے کی تو کمزوری ہوگئی اس وجہ سے آپ ﷺ نے روزہ افطار کیا تھا۔ بعض احادیث میں اسی طرح صراحت کے ساتھ مروی ہے۔

اہل علم کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر ہی عمل ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کو جب خود بخود قے آئے تو اس پر قضاء نہیں ہے اور جب وہ جان بوجھ کر قے کرے تو قضاء کرے۔'' شافعی، سفیان ثوری، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔

توضیح:...... ذرعہ: غلبہ کے ساتھ خود قے آجائے اسے اس پر اختیار نہ ہو۔
استقاء: قے کو طلب کرے یعنی خود حلق میں انگلی وغیرہ داخل کر کے قے کرے۔ (ع م)

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے

721۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھول کر کھایا پی لیا تو وہ روزہ نہ توڑے، وہ تو ایک رزق تھا جو اللہ نے اس کو عطا کیا تھا۔''

722۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ..........

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

ابن سیرین اور خلاس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اس جیسی یا اس کے قریب قریب حدیث بیان کرتے ہیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید اور ام اسحاق الغنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں جب کہ مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جب رمضان میں بھول کر کھالے تو اس پر قضا ہوگی'' لیکن پہلا

---

(721) بخاری: 1933۔ مسلم: 1155۔ ابوداود: 2398۔ ابن ماجہ: 1673۔

(722) صحیح: ابوداود: 2398۔ ابن ماجہ: 1673۔

قول زیادہ صحیح ہے۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا

723۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت اور بیماری کے چھوڑا تو اگر وہ ساری زندگی بھی روزے رکھے تو اس کی قضاء نہیں بن سکتے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہمیں صرف اسی سند سے ہی ملتی ہے۔ اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میرے علم میں اس حدیث کے علاوہ اس کی اور کوئی حدیث نہیں ہے۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

724۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً)) قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ لَا قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا ، قَالَ: ((اجْلِسْ)) فَجَلَسَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے رمضان میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم ایک (غلام کی) گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم دو مہینے کے لگاتار [1] روزے رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں

(723) ضعیف: ابوداود: 2396۔ ابن ماجہ: 1672۔

(724) بخاری: 1936۔ مسلم: 1111۔ ابوداود: 2390، 2392۔ ابن ماجہ: 1671۔

فِيهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: ((فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ .))

(تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ'' تو وہ بیٹھ گیا، (پھر) نبی ﷺ کے پاس ایک ''عرق'' لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ''عرق'' بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے صدقہ کردو'' اس نے کہا: اس (مدینہ) کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ (راوی) کہتے ہیں: نبی ﷺ اس قدر مسکرائے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اسے لےلو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ساتھ روزہ توڑنے والے شخص کے بارے میں علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے لیکن جو شخص جان بوجھ کر کھا پی کر روزہ توڑتا ہے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس پر قضاء اور کفارہ دونوں چیزیں ہوں گی اور انھوں نے کھانے پینے کو جماع کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا ہے۔

لیکن بعض کہتے ہیں کہ اس کے ذمہ قضاء ہوگی کفارہ نہیں، کیوں کہ نبی ﷺ سے جماع کے بارے میں کفارے کا ذکر ملتا ہے لیکن کھانے پینے کے معاملے میں نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں ہے یہ قول شافعی اور احمد کا ہے۔

امام شافعی مزید فرماتے ہیں: روزہ توڑنے والے جس شخص پر آپ نے صدقہ کیا تھا اس کے لیے نبی ﷺ کا فرمان: ''اسے لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو'' کئی معانی کا احتمال رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفارہ اس شخص پر واجب ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو۔ اور یہ آدمی کفارہ ادا کرنے پر قادر نہیں تھا۔ جب نبی ﷺ نے اسے کسی چیز کا مالک بنا دیا تو اس نے کہا کہ ہم سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔'' کیوں کہ کفارہ تب واجب ہوتا ہے جب اس کے پاس ضرورت سے زیادہ کی طاقت ہو۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے لیے خود کھا لینے کو ہی پسند کیا ہے۔ اور کفارہ اس پر قرض ہوگا پھر جس دن بھی وہ کسی چیز کا مالک بن جائے کفارہ ادا کردے۔

توضیح:...... ❶ مسلسل اور لگاتار روزوں کا مطلب ہے کہ ان میں ناغہ نہ ہو اگر ناغہ ہوگیا تو گنتی دوبارہ سے شروع کی جائے گی۔ (ع م)

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا مسواک کرنا

725۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ .

اللهِ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد (سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے روزہ دار کے لیے مسواک کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے مگر بعض علماء روزہ دار کے لیے تازہ ٹہنی کی مسواک کو مکروہ سمجھتے ہیں اور دن کے آخری حصہ میں بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ دن کے پہلے یا آخر میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن احمد اور اسحاق رحمہما اللہ آخری حصے میں مکروہ کہتے ہیں۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ
روزہ دار کے لیے سرمہ کا استعمال

726۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاتِكَةَ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَـقَـالَ: اشْتَكَتْ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ؟ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: میری آنکھ میں تکلیف ہے۔ کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ جب کہ میرا روزہ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور نہ اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی چیز صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور ابو عاتکہ ضعیف راوی ہے۔ نیز روزہ دار کے سرمہ لگانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔ یہ قول سفیان، ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا ہے۔اور بعض علماء روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ قول شافعی کا ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
روزہ دار کا (اپنی بیوی کو) بوسہ دینا

727۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ......

---

(725) ضعیف: ابوداود: 2364۔ طیالسی: 1144۔ حمیدی: 141۔ مسند احمد: 3/445۔

(726) ضعیف: (727) بخاری: 1927۔ مسلم: 1106۔ ابوداود: 2382۔ ابن ماجہ: 1683۔

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزوں کے مہینے میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر بن خطاب، حفصہ، ابوسعید، ام سلمہ، ابن عباس، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم نے روزہ دار کے بوسہ دینے کے متعلق اختلاف کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بوڑھے شخص کو بوسہ دینے کی اجازت دیتے ہیں اور نوجوان کو اس بات کے ڈر سے رخصت نہیں دیتے کہ کہیں اس کا روزہ فاسد نہ ہو جائے اور ان کے نزدیک مباشرت (جسم کے ساتھ جسم ملانا) تو بہت سخت چیز ہے۔

لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ بوسہ اجر میں کمی کرتا ہے روزے کو توڑتا نہیں۔ ان کے مطابق اگر روزہ دار اپنے آپ پر قابو رکھ سکتا ہے تو بوسہ دے دے اور جب اسے اپنے آپ پر خوف ہو (کہ کہیں ہم بستری نہ کر بیٹھے) تو بوسہ نہ لے تاکہ اس کا روزہ سلامت رہے۔ یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کا (بیوی کے ساتھ) بوس وکنار کرنا

728- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں میرے ساتھ بوس وکنار کر لیا کرتے تھے اور آپ علیہ السلام تم سب سے زیادہ اپنی شہوت [1] کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

توضیح:...... [1] لفظی معنی عضو ہے اس کی جمع آراب آتی ہے۔ لیکن یہاں پر حاجت، خواہش اور شہوت کے معنی میں ہے۔ (ع م)

729- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ اور مباشرت [1] کر لیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھنے والے تھے۔

(728) بخاری: 1927- مسلم: 1106- ابوداود: 2382- ابن ماجہ: 1687-

(729) صحیح: تخریج کے لیے پچھلی حدیث دیکھیے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔ نیز اربہ کا معنی ہے اپنے آپ پر۔

توضیح:...... ❶ مباشرت سے مراد میاں بیوی کا ایک دوسرے کے جسم کے ساتھ جسم لگانا ہے۔ (ع م)

33..... بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ
جو شخص رات کو نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں

730۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.))

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اس کا کوئی روزہ نہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث صرف اسی سند کے ساتھ مرفوع ہے۔ نیز نافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بھی مروی ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اسی طرح یہ حدیث زہری سے موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔ اور یحییٰ بن ایوب کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے مرفوع روایت کیا ہو۔

بعض علماء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ جو رمضان، قضاء رمضان یا نذر کے روزے کی نیت رات طلوع فجر سے پہلے نہیں کرتا تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ لیکن نفلی روزے کی نیت صبح کے بعد بھی جائز ہے۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ
نفلی روزہ توڑنا

731۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِيءٍ..........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكِ)) قَالَتْ: كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ، فَقَالَ: ((أَمِنْ

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پیا، پھر مجھے پکڑا دیا، میں نے بھی پیا (پھر) میں نے کہا: میں نے گناہ کیا ہے۔ آپ میرے لیے بخشش مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا؟'' کہنے

(730) صحیح: ابوداود: 2454۔ ابن ماجہ: 1700۔ نسائی: 2341، 2331۔

(731) صحیح: ابوداود: 2456۔

قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِينَهُ)) قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((فَلَا يَضُرُّكِ.))

لگیں: میرا تو روزہ تھا (اور) توڑ بیٹھی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا کسی روزہ کی قضاء دے رہی تھیں؟" کہنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تجھے کوئی نقصان نہیں۔

وضاحت:......اس مسئلہ میں ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

732۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ.........

كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِيءٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيتُ أَنَا أَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ هَانِيءٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.))

سماک بن حرب کہتے ہیں مجھے اُم ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے کسی شخص نے حدیث بیان کی (بعد) میں میں ان میں سے افضل آدمی کو ملا جس کا نام جعدہ تھا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا اس کی دادی تھیں۔ اس نے مجھے اپنی دادی کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور کوئی مشروب منگوایا (اور) پیا، پھر انھیں پکڑا دیا انھوں نے بھی پیا (پھر) کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! میرا تو روزہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا ہے، اگر چاہے روزہ پورا کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔"

وضاحت:...... شعبہ کہتے ہیں: میں نے (سماک بن حرب سے) کہا: کیا آپ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں (بلکہ) مجھے ابوصالح اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

اور حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے نواسے ہارون کے واسطے کے ساتھ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اور شعبہ کی روایت زیادہ بہتر ہے۔

اسی طرح محمود بن غیلان نے ابوداود سے "امین نفسہ" کے الفاظ نقل کیے ہیں اور محمود کے علاوہ باقی راویوں نے ابو داود سے شک کے صیغہ کے ساتھ امیر نفسہ اور امین نفسہ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ لیکن شعبہ سے بھی اسی طرح شک کے ساتھ امیر نفسہ او امین نفسہ مروی ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نفلی روزہ رکھنے والا، جب افطار کرے۔ اس پر قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر (وہ خود) اس کی قضاء کرنا چاہے۔ سفیان ثوری، احمد، اسحاق اور شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(732) صحیح: مسند احمد: 431/6۔ دار قطنی: 175/2۔ بیہقی: 276/4۔

35..... بَابُ صِيَامِ الْمُتَطَوِّعِ بِغَيْرِ تَبْيِيتٍ

رات کو نیت کیے بغیر نفلی روزہ رکھنا

733۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَإِنِّي صَائِمٌ))

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کیا تمھارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' کہتی ہیں: میں نے کہا: نہیں، (تو) آپ ﷺ: ''پھر میرا روزہ ہے۔''

734۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى.........

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فَيَقُولُ: ((أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ)) فَأَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) قَالَتْ: فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، قَالَ: ((وَمَا هِيَ)) قَالَتْ: قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: ((أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) قَالَتْ: ثُمَّ أَكَلَ.

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے: ''کیا تمھارے پاس کھانا ہے؟'' (اگر) میں کہتی کہ نہیں تو آپ فرماتے: ''(پھر) میرا روزہ ہے۔'' فرماتی ہیں: ایک دن میرے پاس آئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے تحفہ آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا چیز ہے؟'' میں نے کہا ''حیس'' [1] ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے صبح روزہ رکھا تھا'' فرماتی ہیں: پھر آپ نے تناول فرمالیا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

توضیح:...... [1] حَيس: ہمارے ہاں حلوے کی طرح کا کھانا ہے۔ جسے عرب لوگ کھجور پنیر اور گھی ملا کر تیار کرتے ہیں۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

اس (نفلی روزہ توڑنے) پر قضاء واجب ہے

735۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں روزے

---

(733) مسلم: 1154۔ ابوداود: 2455۔

(734) مسلم: 1154۔ ابوداود: 2455۔

(735) ضعیف: ابوداود: 2457۔ مسند احمد: 141/6۔ شرح المعانی: 108/2۔

صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ، وَكَانَتْ ابْنَةَ أَبِيهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ .))

سے تھیں تو ہمیں کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں چاہت بھی تھی ہم نے کھالیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے پہلے حفصہ آپ کے پاس پہنچ گئیں اور وہ اپنے (ہوشیار) باپ کی (ہوشیار) بیٹی تھیں۔ کہنے لگیں اے اللہ کے رسول! ہم دونوں روزے سے تھیں، ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں خواہش بھی تھی تو ہم نے وہ کھالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی جگہ ایک اور دن میں قضاء کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صالح بن ابوالاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے اس حدیث کو زہری سے بواسطہ عروہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ جب کہ مالک بن انس، معمر، عبیداللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور دیگر حفاظ راویوں نے زہری کے واسطہ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے کیوں کہ ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کیا آپ کو عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے (یہ) حدیث بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے اس مسئلہ میں عروہ سے کچھ نہیں سنا، لیکن میں نے سلیمان بن عبدالملک کی خلافت میں لوگوں سے اس آدمی کے حوالے سے سنا تھا جس نے اس حدیث کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا۔

735 (م)۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں روح بن عبادہ نے ابن جریج سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے نفلی روزے کو توڑنے کی قضاء ضروری سمجھتے ہیں، مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان (کے روزوں) کو رمضان کے ساتھ ملانا

736۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان اور رمضان کے علاوہ لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھتے

(736) صحیح: ابو داود: 2336۔ ابن ماجہ: 1648۔ نسائی: 2175۔

وَرَمَضَانَ . ہوئے نہیں دیکھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔ نیز یہ حدیث اسی طرح ابوسلمہ کے واسطے کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے بڑھ کر کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ بہت تھوڑے دن چھوڑتے باقی روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے۔

737۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ .

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدہ نے محمد بن عمرو سے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوسلمہ نے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... سالم ابوالنضر اور دیگر راویوں نے بھی اس حدیث کو ابوسلمہ کے واسطے کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے اس حدیث کے بارے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب کوئی آدمی مہینے میں زیادہ دن روزے رکھتا ہے تو کہا جاتا ہے اس نے سارے مہینے کے روزے رکھے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے ساری رات قیام کیا ہوسکتا ہے اس نے کھانا بھی کھایا ہو اور بھی بعض امور سرانجام دیئے ہوں۔ گویا ابن مبارک دونوں حدیثوں کو ایک دوسرے کے ساتھ متفق سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ اس میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔

38..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

رمضان کی وجہ سے شعبان کے آخری پندرہ دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے

738۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا .))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شعبان آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی سند سے ثابت ہے۔''

اور بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پہلے تو روزہ نہ رکھے لیکن جب شعبان کے کچھ دن رہ جائیں تو رمضان کے استقبال کے لیے روزے شروع کر دے۔ نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ان کے قول سے ملتی جلتی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزے کے ساتھ رمضان کا استقبال نہ کرو۔ ہاں اگر کوئی روزہ رکھتا ہے

(737) بخاری: 1969۔ مسلم: 1156۔ ابوداؤد: 2434۔ ابن ماجہ: 1710۔ نسائی: 2171، 2177۔

(738) صحیح: ابوداود: 2337۔ ابن ماجہ: 1651۔ عبدالرزاق: 7325۔

تو اس کا روزہ موافق آ جائے (تو کوئی قباحت نہیں") اس حدیث میں جان بوجھ کر رمضان کے استقبال کے لیے روزہ رکھنے والے کے خلاف کراہت کی دلیل ہے۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

شعبان کی پندرہویں رات کا بیان

739۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ: ((أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ ﷺ گھر میں نظر نہ آئے۔ میں نکلی تو اچانک دیکھا کہ آپ بقیع میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے ڈرتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تمھارے اوپر ظلم کریں گے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ آپ اپنی کسی (اور) بیوی کے پاس چلے گئے ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل شعبان کی درمیانی (یعنی پندرہویں) رات آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کو بخشتے ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث صرف حجاج کی سند سے ہی مرفوع ملتی ہے اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ سے سماع نہیں ہے اسی طرح فرماتے ہیں کہ حجاج نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع نہیں کیا۔

توضیح:...... یَحِیفَ: ظلم وستم کرنا، زیادتی کرنا، حق تلفی کرنا، یعنی کیا تمھیں یہ گمان تھا کہ میں تمھارے دن میں کسی اور بیوی کے پاس چلا جاؤں گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ع م)

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کا بیان

740۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ.........

---

(739) ضعیف: ابن ماجہ: 1389۔ مسند احمد: 238/6۔ عبد بن حمید: 1509۔

(740) مسلم: 1163۔ ابوداود: 2429۔ ابن ماجہ: 1742۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

741۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ، فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ.))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ماہِ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ (تو علی رضی اللہ عنہ نے) اس سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں میں نے کسی آدمی کو سوال کرتے نہیں سنا سوائے ایک آدمی کے وہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کر رہا تھا اور میں بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ماہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ماہِ رمضان کے بعد روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کے روزے رکھو، کیوں کہ وہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور دوسری قوم کی توبہ بھی اللہ اس میں قبول کرے گا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کا روزہ

742۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(741) ضعیف: ابن ابی شیبہ: 41/3۔ دارمی: 1763۔

(742) حسن: ابوداود: 2450۔ ابن ماجہ: 1725۔ نسائی: 2368۔

يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.	ہر مہینہ کے پہلے تین دنوں کا روزہ رکھتے تھے اور آپ ﷺ جمعہ کے دن کا روزہ کم ہی چھوڑتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

علماء کی ایک جماعت نے جمعہ کے روزے کو مستحب کہا ہے اور مکروہ تب ہے جب صرف جمعہ کا روزہ رکھا جائے اس سے پہلے اور بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

فرماتے ہیں: شعبہ نے عاصم سے اس حدیث کو مرفوع روایت نہیں کیا۔

توضیح:...... غُرَّة: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ۔ (القاموس الوحید: ص 1161)

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

743۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ.))	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے بلکہ (اس کے ساتھ) ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی (ملا کر) رکھے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، جابر، جنادہ الازدی، جویریہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کسی بھی شخص کے لیے صرف جمعہ کے دن کے روزے کو مکروہ سمجھتے ہیں جب وہ اس سے پہلے یا بعد میں روزہ نہ رکھے۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

43..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن کا روزہ

744۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ......

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا	عبداللہ بن بسر اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہفتہ کے دن صرف وہی روزہ رکھو جو اللہ

(743) بخاری: 1985۔ مسلم: 1144۔ ابوداود: 2420۔ ابن ماجہ: 1723۔

(744) صحیح: ابوداود: 2421۔ ابن ماجہ: 1726۔ مسند احمد: 368/6۔

فِيمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ .))

نے تمھارے اوپر فرض کیا ہے پس اگر تم میں کسی شخص کو صرف انگور کی چھال یا درخت کی ٹہنی ہی ملے تو وہ اسے چبا لے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور کراہت اس صورت میں ہے جب صرف ہفتہ کا روزہ خاص کرے کیوں کہ یہودی ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

توضیح:......لِحَا: کسی بھی درخت کے چھلکے کو کہا جاتا ہے۔ (ع م)

44...... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

سوموار اور جمعرات کا روزہ

745۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام کرتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں حفصہ، ابوقتادہ، ابوہریرہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

746۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالِاثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مہینے ہفتے، اتوار اور سوموار کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی سفیان سے روایت کیا ہے لیکن اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔

747۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

---

(745) صحيح: ابن ماجه: 1739۔ نسائي: 2361، 2363۔ (746) ضعيف:

(747) مؤطا مالك: 1897۔ مسلم: 11/8۔ عبدالرزاق: 7914۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کو اعمال (اللہ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ (جب) میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس مسئلہ میں بیان کردہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ

بدھ اور جمعرات کے روزے کا بیان

748۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَلْمَانَ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ.))

عبیداللہ بن مسلم القرشی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال بھر کے روزے رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کے روزے رکھو اور اس کے ساتھ والے مہینے (سے چھ دنوں) کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تب (ایسے ہی ہوگا جیسے) تم نے سارے سال کے روزے رکھے بھی اور چھوڑ بھی لیے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلم القرشی کی حدیث غریب ہے اور بعض راویوں نے ہارون بن سلمان سے بواسطہ مسلم بن عبیداللہ ان کے باپ سے روایت کی ہے۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کے روزے کی فضیلت

749۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ..........

---

(748) ضعیف: ابوداود: 2432۔ (749) مسلم: 1162۔ ابوداود: 2425۔ ابن ماجہ: 1730۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ.))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ ❶ کے دن کے بارے میں مجھے اللہ پر امید ہے کہ وہ اس سے بعد والے اور پہلے سال کے گناہ مٹا دے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور اہل علم عرفہ کے دن کے روزے عرفہ کے سوا (باقی جگہوں پر) مستحب کہتے ہیں۔

توضیح:...... ❶ یوم عرفہ سے مراد نو ذوالحجہ کا دن ہے۔ (ع م)

47..... بَابُ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

عرفہ کے دن میدان عرفہ میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

750۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میدان عرفہ میں روزہ چھوڑا اور ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابو ہریرہ، ابن عمر اور ام الفضل رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی حج کیا انھوں نے بھی روزہ نہیں رکھا تھا۔

اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے میدان عرفات میں روزہ چھوڑنے کو مستحب کہتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ آدمی کو دعا کرنے کی قوت حاصل ہو اور بعض علماء نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھا بھی ہے۔

751۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ......

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ؟ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَأَنَا لَا

ابن ابی نجیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے میدان عرفات میں یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا (تو) انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ نے یہ روزہ نہیں رکھا۔ ابوبکر کے ساتھ کیا انھوں نے بھی نہیں رکھا۔ عمر کے ساتھ کیا انھوں نے نہیں رکھا،

---

(750) مسلم: 1123۔ ابوداود: 2441۔

(751) صحیح: مسند احمد: 74/2۔ دارمی: 1772۔ ابن حبان: 3604۔

أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ.

عثمان کے ساتھ کیا انھوں نے بھی روزہ نہیں رکھا۔ میں نہ رکھتا ہوں، نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اور ابونجیح کا نام یسار تھا۔ ابن عمر سے انھیں سماع حاصل ہے۔ نیز یہ حدیث اسی طرح ابن ابی نجیح سے ان کے باپ کے حوالے سے ایک آدمی کے واسطے سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
عاشوراء کے روزے کی ترغیب

752۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عاشورا کے دن کے روزے کے بارے میں مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ پچھلے سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، محمد بن صیفی، سلمہ بن الاکوع، ہند بن اسماء، ابن عباس، ربیع بنت معوذ بن عفراء، عبدالرحمٰن بن سلمہ الخزاعی اپنے چچا سے، اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عاشورا کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں کسی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ عاشوراء کے دن کا روزہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے سوائے ابوقتادہ کی حدیث کے اور احمد واسحاق رحمہما اللہ بھی ابوقتادہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

توضیح:...... عاشوراء: دس محرم کو کہا جاتا ہے لیکن اس دن کی اہمیت وفضیلت کا واقعہ کربلا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ع م)

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
عاشوراء کے دن روزہ چھوڑنے کی رخصت

753۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش جاہلیت میں

(752) مسلم: 1162۔ ابوداود: 2425۔ ابن ماجہ: 1738۔

(753) بخاری: 1592۔ مسلم: 1125۔ ابوداود: 2442۔ ابن ماجہ: 1733۔

تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءَ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .

عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی اس کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ میں آئے خود بھی اس کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان (کا روزہ) فرض ہوا تو رمضان (کے روزے) فریضہ بن گئے اور عاشورا کو چھوڑ دیا گیا (پھر) جس نے چاہا اس کا روزہ رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کا حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہی عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ (علماء) عاشوراء کے روزے کو واجب نہیں سمجھتے مگر اس کی فضیلت کی وجہ سے جو اس کے روزے میں رغبت کرتا ہے (وہ رکھ لے)۔

50..... بَابُ مَا جَاءَ عَاشُورَاءُ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

عاشورا کون سا دن ہے؟

754۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.........

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَصُومُهُ؟ قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ: فَقُلْتُ: أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ؟ قَالَ: ((نَعَمْ .))

حکم بن الاعرج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سر کے نیچے رکھے ہوئے تھے تو میں نے ان سے کہا: آپ مجھے بتلائیے کہ عاشوراء کا دن کون سا ہے جس کا میں روزہ رکھوں؟ تو انھوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو (دنوں کو) گنتے رہو پھر نویں دن کی صبح روزے کی حالت میں کرو۔ (راوی) کہتے ہیں میں نے کہا: محمد ﷺ بھی ایسے ہی روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

توضیح:......متوسدٌ: توَسَّد سے اسم فاعل ہے جس کا معنی ہے سر کے نیچے کوئی چیز رکھنا، کسی چیز پر سر ٹیکنا، سہارا لینا۔ (القاموس الوحید: ص 1847)

755۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ.........

---

(754) مسلم: 1133۔ ابوداود: 2446۔

(755) صحيح: طيالسى: 2625۔ حميدى: 515۔ مسند احمد: 291/1۔ مسلم: 149/3۔ بخارى: 57/3۔ من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس بنحوه.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کا روزہ دس تاریخ کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عاشوراء کے دن کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ نواں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دسواں دن ہے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے نو اور دس کا روزہ رکھو۔

امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول بھی اسی حدیث کے مطابق ہے۔

51..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

عشرہ ذوالحجہ کے روزوں کا بیان

756۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو (ذوالحجہ کے ابتدائی) دس دنوں میں کبھی روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے راویوں نے اعمش سے ابراہیم کے حوالے سے بواسطہ اسود، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے جب کہ ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے بواسطہ ابراہیم بیان کی ہے کہ نبی ﷺ کو عشرہ ذوالحجہ میں روزے کی حالت میں نہیں دیکھا گیا۔

نیز ابوالاحوص نے منصور سے بواسطہ ابراہیم، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہے اور اس (سند) میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں (محدثین نے) منصور پر اختلاف کیا ہے۔ جب کہ اعمش کی روایت زیادہ صحیح اور مضبوط سند والی ہے۔ (ترمذی) فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو فرماتے سنا کہ وکیع کہتے ہیں: اعمش، ابراہیم کی سند کو منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

52..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

عشرہ ذوالحجہ میں نیک اعمال کرنا

757۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الْبَطِينُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

---

(756) مسلم: 1176۔ ابوداود: 2439۔ ابن ماجہ: 1729۔

(757) بخاری: 969۔ ابوداود: 2438۔ ابن ماجہ: 1727۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان (ذوالحجہ کے ابتدائی دس) دنوں سے زیادہ کسی دن میں (کیا جانے والا) عمل صالح اللہ کو زیادہ محبوب نہیں ہے۔'' (لوگوں نے) کہا: اے اللہ کے رسول! جہادِ فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی جان اور اپنا مال لے کر نکلا پھر کسی بھی چیز کے ساتھ واپس نہ آیا (یعنی شہید ہو گیا)''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

758۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو ذوالحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کسی دن میں کی جانے والی اس کی عبادت زیادہ محبوب نہیں ہے۔ اس کے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف واصل سے بواسطہ نہاس ہی جانتے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ اسی طرح اس سند سے ہی اسے جانتے تھے اور فرماتے ہیں: قتادہ سے بھی سعید بن مسیب کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی گئی ہے اور یحییٰ بن سعید نے نہاس بن قہم کے حافظہ کی وجہ سے اس میں کلام کی ہے۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ
شوال کے چھ (6) روزوں کا بیان

759۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ..........

(758) ضعیف: ابن ماجہ: 1728۔

(759) مسلم: 1164۔ ابوداود: 2433۔ ابن ماجہ: 1716۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ .))

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ دن کے روزے رکھے تو یہ (اس کے لیے ثواب کے لحاظ سے) سال کے روزے ہوں گے۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابو ہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور (علماء کی) ایک جماعت اسی حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ دنوں کے روزے رکھنے کو مستحب کہتی ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر مہینے کے تین روزوں کی طرح یہ بھی بہترین عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: بعض احادیث میں مروی ہے کہ ان کو رمضان کے ساتھ ملایا جائے (اسی لیے) ابن مبارک کا مذہب ہے کہ یہ روزے شوال کے شروع میں ہوں نیز ان سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر شوال کے چھ روزے علیحدہ علیحدہ رکھ لے تو بھی جائز ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد نے بھی صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے بواسطہ عمر بن ثابت، ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے اور شعبہ نے ورقاء بن عمر سے بواسطہ سعد بن سعید اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور بعض محدثین نے سعد بن سعید کے بارے حافظہ کی وجہ سے کلام کی ہے۔

(ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حسین بن علی الجعفی نے اسرائیل سے بواسطہ ابو موسیٰ، حسن بصری سے بیان کیا ہے کہ جب ان کے پاس شوال کے چھ روزوں کا تذکرہ ہوتا تو وہ فرماتے: اللہ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ سارے سال کے روزوں کے بدلے اس ماہ کے روزوں سے راضی ہو گیا (یعنی اس ماہ کے روزے سال بھر کے برابر ہیں)

54..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے تین روزے رکھنا

760۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَةً، أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ، وَصَوْمَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین نصیحتیں کیں: (پہلی یہ کہ) میں وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں،

(760) بخاری: 1178۔ مسلم: 721۔ ابوداود: 1432۔ نسائی: 1677۔

ثَـلاثَةِ أَيَّـامٍ مِـنْ كُلِّ شَهْـرٍ وَأَنْ أُصَلِّـيَ الضُّحَى .

(دوسری) ہر مہینے تین روزے رکھنے کی اور (تیسری) یہ کہ میں چاشت کی نماز ادا کروں۔

761۔ حَـدَّثَـنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ يُحَدِّثُ..........

عَـنْ مُـوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَـقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُـمْـتَ مِـنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ .))

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تم ہر مہینے تین روزے رکھنا چاہو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوقتادہ، عبداللہ بن عمرو، قرہ بن ایاس المزنی، عبداللہ بن مسعود، ابوعقرب، ابن عباس، عائشہ، قتادہ بن ملحان، عثمان بن ابی العاص اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ نیز بعض احادیث میں ہے کہ جس نے ہر مہینے تین روزے رکھے تو وہ سارا سال روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

762۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَـامَ مِـنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الـدَّهْـرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِـي كِتَـابِـهِ ﴿مَـنْ جَـاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ .

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینے تین روزے رکھو تو یہ سال بھر کے روزے بن جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق نازل فرما دی (ترجمہ) ''جو کوئی ایک نیکی کرے تو اس کے لیے دس گنا ہے'' (الانعام: 160) (اسی طرح) ایک دن دس دنوں کے برابر ہو گیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز شعبہ نے اس حدیث کو ابوشمر اور ابوالتیاح سے بواسطہ ابوعثمان، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

763۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ:..........

سَـمِـعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ

معاذہ رحمہا اللہ کہتی ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا

---

(761) حسن صحیح: نسائی: 2424۔ ابن خزیمہ: 2128۔ ابن حبان: 3655۔

(762) صحیح: ابن ماجہ: 1708۔ نسائی: 2409۔

(763) مسلم: 1160۔ ابوداؤد: 2453۔ ابن ماجہ: 1709۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ.

اللہ کے رسول ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے؟ فرمانے لگیں: ہاں! میں نے کہا (مہینے کے) کن دنوں میں رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے جب چاہتے رکھ لیتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یزید الرشک ہی یزید الضبعی ہیں انھیں ہی یزید بن قاسم کہا جاتا ہے۔ القسام بھی یہی ہیں۔ اور بصرہ والوں کی زبان میں رشک بھی قسام (تقسیم کرنے والے) کو ہی کہتے ہیں۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ
روزے کی فضیلت

764۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا پروردگار فرماتا ہے، ہر نیکی (کا بدلہ) دس سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی خوش بو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے اور اگر کوئی جاہل تمھارے کسی آدمی کے جہالت (کا کام یا بات) کرے اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو کہے میں روزہ سے ہوں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں معاذ بن جبل، سہل بن سعد، کعب بن عجرہ، سلامہ بن قیصر اور بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ بشیر رضی اللہ عنہ کا نام زحم بن معبد ہے۔ خصاصیہ ان کی ماں تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

توضیح:...... المسك: (کستوری) ہرن کے نافہ سے نکلنے والا خوشبودار مادہ۔ (القاموس الوحید: ص 1553)

765۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

(764) بخاری: 1894۔ مسلم: 1151۔ ابوداود: 2363۔ ابن ماجہ: 1638۔ نسائی: 2219۔

(765) بخاری: 1896۔ مسلم: 1152۔ ابن ماجہ: 1640۔ نسائی: 2235۔

عَـنْ سَهْـلِ بْـنِ سَـعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِـي الْجَنَّةِ لَبَابًا يُدْعَى الرَّيَّانَ ، يُدْعَى لَـهُ الـصَّـائِمُونَ ، فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ ، وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا .))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس (دروازے سے داخل ہونے) کے لیے صرف روزہ داروں کو ہی بلایا جائے گا، جو شخص روزہ داروں میں سے ہوگا وہ اس میں داخل ہوگا اور جو اس میں (سے) داخل ہوگیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

766۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِـلـصَّـائِـمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی (تب ہوگی) جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ
ہمیشہ روزے رکھتے رہنا

767۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ..........

عَـنْ أَبِـي قَتَـادَةَ قَـالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ؟ قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) أَوْ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ .))

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کہا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھنے والے آدمی کا عمل کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ اس نے روزہ (کا اجر) حاصل کیا اور نہ ہی افطار (کی لذت) کو پایا۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

علماء کی ایک جماعت سارا سال روزہ رکھنے کو مکروہ جب کہ دوسری جماعت جائز کہتی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ سال بھر روزے تب ہوں گے جب وہ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) میں بھی روزہ نہ

(766) بخاری: 1904۔ مسلم: 1151۔ ابن ماجہ: 1638۔ نسائی: 2214۔

(767) مسلم: 1162۔ ابوداود: 2425۔ نسائی: 2383۔

چھوڑے تو جو شخص ان (پانچ ایام) میں روزہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ کراہت کی حد سے نکل جائے گا۔ (اس طرح) اس نے سارے سال کے روزے نہیں رکھے۔ مالک بن انس رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور یہی شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اس کے قریب قریب ہی کہتے ہیں۔ نیز وہ دونوں کہتے ہیں ان پانچ دنوں عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام التشریق جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کے علاوہ باقی ایام میں روزہ چھوڑنا واجب نہیں ہے۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

پے در پے روزے رکھنا

768۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ: وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ.

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفلی) روزوں کے بارے پوچھا (تو) وہ فرمانے لگیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے (رہتے) یہاں تک کہ ہم کہتیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب روزے رکھے ہیں۔ اور آپ روزے چھوڑتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب روزے چھوڑے ہیں۔ اور وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مکمل مہینے کے روزے نہیں رکھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

769۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا.

حمید کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفل) روزوں کے بارے میں پوچھا گیا (تو) انھوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے روزے رکھتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ آپ اس (مہینے) سے روزے چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور کسی مہینے روزے نہ رکھتے حتیٰ کہ خیال ہوتا کہ آپ اس سے روزے رکھنا نہیں چاہتے اور تم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے اور اگر

---

(768) بخاری: 1969۔ مسلم: 1156۔ ابوداود: 2434۔ ابن ماجہ: 1710۔ نسائی: 1641۔

(769) بخاری: 1141۔ مسلم: 1158۔ نسائی: 1227۔

سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

770۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین روزہ میرے بھائی داود علیہ السلام کا روزہ تھا۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور جب دشمن سے (میدان جنگ میں) ملتے تو بھاگتے نہیں تھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالعباس، شاعر تھا مکہ کا رہنے والا نابینا شخص تھا اس کا نام سائب بن فروخ تھا۔ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ بہترین روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک چھوڑے، نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب سے سخت روزہ ہے۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ
عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنا منع ہے

771۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيدٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ نُسُكِكُمْ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ابوعبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی والے دن (عید گاہ میں) موجود تھا انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دنوں کے روزے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ عیدالفطر کا دن تو تمھارے روزوں سے افطاری اور مسلمانوں کے لیے عید (کا دن) ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن میں تم اپنی قربانیوں (کے جانوروں) کا گوشت کھاؤ۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام سعد ہے۔ انھیں عبدالرحمٰن بن ازہر کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے اور عبدالرحمٰن بن ازہر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے

(770) بخاری: 1977۔ مسلم: 1159۔ ابوداود: 2427۔ ابن ماجہ: 1712۔ نسائی: 1630۔

(771) بخاری: 1990۔ مسلم: 1137۔ ابوداود: 2417۔ ابن ماجہ: 1721۔

چچازاد تھے۔

772۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو (دن کے) روزوں سے منع سے فرمایا ہے: (ایک) قربانی کے دن اور (دوسرے) عیدالفطر کے دن کے روزے سے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، علی، عائشہ، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ عمارہ بن ابی الحسن المازنی کے بیٹے ہیں۔ یہ ثقہ راوی تھے ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کہتے ہیں۔

59..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
ایام تشریق میں روزے رکھنے کی ممانعت

773۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق ❶ ہم اہل اسلام کی عید (کے ایام) ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیشہ، بشر بن سحیم، عبداللہ بن حذافہ، انس، حمزہ بن عمرو الاسلمی، کعب بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے ایام تشریق میں روزے رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ لیکن نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے ایک جماعت رخصت دیتے ہیں کہ اگر حج تمتع کرنے والے کو قربانی نہ ملے اور وہ پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکے تو ایام تشریق میں رکھ لے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل عراق (سند بیان کرتے ہوئے) موسیٰ بن علی بن رباح اور اہل مصر موسیٰ بن عُلَیّ کہتے ہیں، نیز فرماتے ہیں۔

---

(772) بخاری: 1197۔ مسلم: 1138۔ ابوداود: 2416۔ ابن ماجہ: 1722۔

(773) صحیح: ابوداود: 2419۔ نسائی: 3004۔

میں نے قتیبہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لیث بن سعد کہتے ہیں، موسیٰ بن کہا کیا کرتے تھے میں کسی ایسے شخص کو معاف نہیں کروں گا جو میرے باپ کے نام کو تصغیر کے ساتھ کہے گا۔ ❶

توضیح:...... ❶ ان کا اشارہ مصریوں کی طرف ہے جو ان سے والد محترم علی کو علی کہتے تھے اور تصغیر کا مطلب ہوتا ہے چھوٹا پن بیان کرنا۔

❷ یوم عرفہ 9 ذوالحجہ یوم نحر 10 اور ایام تشریق 11، 12، اور 13 ذوالحجہ میں کل پانچ دن بنتے ہیں۔ 9 سے 13 ذوالحجہ تک۔ (ع م)

60..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو سینگی لگوانا منع ہے

774۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.))

سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔“

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سعد، علی، شداد بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ، معقل بن یسار جنھیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے اور ابوہریرہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ذکر کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں سب سے صحیح حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی ہے۔ جب کہ علی بن عبداللہ (مدینی) کہتے ہیں کہ سب سے صحیح حدیث ثوبان اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما کی ہے کیوں کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوقلابہ سے ثوبان اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما دونوں کی حدیث اکٹھی بیان کی ہے۔

نیز نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم روزہ دار کے لیے سینگی کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ جن میں ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، رات کو سینگی لگواتے تھے۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص روزہ کی حالت میں سینگی لگواتا ہے تو اس پر قضاء واجب ہوگی۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم رحمہما اللہ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: مجھے حسن بن محمد الزعفرانی نے بیان کیا کہ شافعی فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے

---

(774) صحیح: مسند احمد: 465/3۔ ابن خزیمہ: 1964۔ عبدالرزاق: 7523۔

روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔'' تو میں نہیں جانتا کہ ان دونوں حدیثوں میں سے کونسی ثابت ہے۔ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرے تو بہتر ہے اور اگر کوئی آدمی روزے میں سینگی لگوا لیتا ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام شافعی بغداد میں ایسے ہی کیا کرتے تھے لیکن مصر میں (جاکر) رخصت کی طرف مائل ہو گئے اور روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور ان کی دلیل یہ تھی کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

حالت روزہ میں سینگی لگوانے کی رخصت

775- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام اور روزے میں سینگی لگوائی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے بھی عبدالوارث کی طرح روایت کی ہے اور اسماعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب، عکرمہ سے مرسل روایت کی ہے۔ اس (سند) میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

776- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

777- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

---

(775) بخاری: 1938- ابوداود: 1868-

(776) صحیح: الارواء: 932- مسند احمد: 1/315-

(777) ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت منکر ہے۔ ابوداود: 2373- ابن ماجہ: 1682-

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ اہل علم اسی حدیث کے مطابق مذہب رکھتے ہوئے روزہ دار کے لیے سینگی میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور شافعی رحمہم اللہ بھی کہتے ہیں۔

62..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ
روزہ دار کے لیے وصال کی کراہت کا بیان

778۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُوَاصِلُوا)) قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(روزوں میں) وصال [1] نہ کرو۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی آدمی کی طرح نہیں ہوں، بے شک میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوہریرہ، عائشہ، ابن عمر، جابر، ابوسعید اور بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے روزوں میں وصال کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ نیز عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کئی دنوں تک وصال کرتے اور افطار نہیں کرتے تھے۔

توضیح:...... [1] افطاری اور سحری میں کچھ کھائے بغیر دو یا تین کا لگاتا، روزہ رکھنا۔ (ع م)

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ
جنبی آدمی کو صبح ہو جائے اور وہ روزہ بھی رکھنا چاہتا ہو تو

779۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: ....

---

(778) بخاری: 1961۔ مسلم: 1104۔

(779) بخاری: 1926۔ مسلم: 1109۔ ابوداود: 2388۔ ابن ماجہ: 1703۔

أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ.

نبی ﷺ کی دو بیویاں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو اپنی بیوی سے صحبت کرنے کی وجہ سے حالت جنابت میں ہی صبح ہو جاتی تھی پھر آپ غسل کر کے روزہ رکھتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔
جب کہ تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب آدمی جنبی حالت میں صبح کرے تو اس دن (کے روزے) کی قضاء دے (لیکن) پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

64..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ
روزہ دار دعوت قبول کرے

780- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے۔ اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کر دے۔''

781- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دونوں حدیثیں حسن صحیح ہیں۔

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا منع ہے

782- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

(780) مسلم: 1431۔ ابوداود: 2460۔

(781) مسلم: 1150۔ ابوداود: 2461۔ ابن ماجه: 1750۔

(782) بخاری: 5192۔ مسلم: 1026۔ ابوداود: 2458۔ ابن ماجه: 1761۔

تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ .))

”خاوند کی موجودگی میں عورت ماہ رمضان کے علاوہ ایک دن کا (نفلی) روزہ بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ حدیث ابوالزناد نے موسیٰ بن ابوعثمان سے بیان کی ہے وہ اپنے باپ سے بواسطہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

رمضان (کے روزوں) کی قضاء میں تاخیر کرنا

783- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک میں رمضان کے اپنے ذمہ واجب الاداء روزوں کی قضاء شعبان میں دیتی رہی ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی ابوسلمہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

67..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو اس (کے صبر کرنے) کی فضیلت

784- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ .))

لیلیٰ اپنی آزاد کرنے والی خاتون (سیدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ دار کے پاس جب بے روزہ لوگ کھاتے ہیں تو فرشتے اس (روزہ دار) کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس حدیث کو حبیب بن زید سے بواسطہ لیلیٰ حبیب کی دادی ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہی بیان کیا ہے۔

785- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ..........

---

(783) بخاری: 1950- مسلم: 1146- ابوداود: 2399- ابن ماجہ: 1169- نسائی: 2178-

(784) ضعیف: ابن ماجہ: 1748- عبدالرزاق: 7911- مسند احمد: 365/6-

عَـنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: ((كُلِي)) فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((حَتَّى يَشْبَعُوا.))

سیدہ ام عمارہ بنت کعب الانصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی کھاؤ'' کہنے لگیں: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے یا سیر ہونے تک فرشتے ❶ اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریک کی حدیث سے اصح ہے۔

توضیح:...... ❶ فرشتوں کے صلوٰۃ سے مراد رحمت و بخشش کی دعا کرنا ہوتا ہے۔

786۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ.........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ((حَتَّى يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا.))

شعبہ حبیب سے ان کی آزاد کردہ لونڈی لیلیٰ کے واسطے کے ساتھ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی حدیث اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں (کھانے سے) فارغ یا سیر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہی حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

68..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُونَ الصَّلَاةِ

حائضہ عورت روزوں کی قضاء دے گی نماز کی نہیں

787۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہمیں حیض آتا پھر (حیض سے) پاک ہوتیں تو آپ ﷺ ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیتے تھے نماز کی قضاء کا نہیں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔ نیز اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے علم میں ان کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضاء دے گی نماز کی نہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبیدہ بن معتب الضبی الکوفی ہیں، جن کی کنیت ابو عبدالکریم تھی۔

(785) ضعیف:

(787) مسلم: 335۔ ابن ماجہ: 1670۔

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الِاسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو (دورانِ وضو) ناک میں پانی داخل کرنے میں مبالغہ کرنا منع ہے

788۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: ....

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.))

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ (سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے وضو (کے طریقہ) کے بارے میں بتلایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی طرح مکمل وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور روزہ کے علاوہ باقی حالتوں میں ناک میں پانی داخل کرنے میں مبالغہ کرو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہل علم نے روزہ دار کے لیے ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ کہا ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور احادیث میں ان کے قول کو مضبوط کرنے والے دلائل بھی موجود ہیں۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

جو شخص کسی کے ہاں مہمان جائے تو ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

789۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کے ہاں جائے تو ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ہشام بن عروہ سے کسی ثقہ راوی نے اسے روایت نہیں کیا اور موسیٰ بن داؤد نے بھی ابوبکر المدنی سے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قریب قریب روایت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیکن یہ حدیث بھی ضعیف ہے (کیوں کہ) ابوبکر محدثین کے ہاں ضعیف راوی ہے۔ اور ابوبکر المدنی جس نے جابر بن

---

(788) صحیح: ابوداود: 142۔ ابن ماجہ: 407۔ نسائی: 87۔

(789) ضعیف جدًا: ابن ماجہ: 1763۔ الکامل: 1/348۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ان کا نام فضل بن مبشر تھا اور وہ اس (ابوبکر) سے زیادہ ثقہ اور پہلے وقت کے راوی ہیں۔

71..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

790۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے رہے ہیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابی بن کعب، ابولیلیٰ، ابوسعید، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

791۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بواسطہ عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی روایت کی گئی ہے۔ اسے مالک اور دیگر محدثین نے بواسطہ یحییٰ بن سعید عمرہ سے مرسل بیان کیا ہے۔ اور اوزاعی نے سفیان اور دیگر راویوں سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے بواسطہ عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

بعض محدثین اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے تو فجر پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔ یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم رحمہما اللہ کا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہو تو جس دن کے اعتکاف کا ارادہ ہے اس کی رات کا سورج غروب ہونے سے پہلے جائے اعتکاف میں بیٹھ جائے۔ یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے۔

72..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کا بیان

792۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

---

(790) بخاری: 2044۔ مسلم: 1173۔ ابوداود: 2466۔ ابن ماجہ: 1769۔

(791) بخاری: 2033۔ مسلم: 1173۔ ابوداود: 2464۔ ابن ماجہ: 1771۔ نسائی: 709۔

(792) بخاری: 2020۔ مسلم: 1169۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبداللہ بن انس الزبیری، ابوبکرہ، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اوران کے قول یُجَاوِرُ کا مطلب ہے اعتکاف کرتے تھے۔ اور نبی ﷺ سے زیادہ تر روایات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (لیلۃ القدر) کو آخری دس دنوں میں ہر طاق (رات) میں تلاش کرو۔ نیز نبی ﷺ سے مروی ہے کہ قدر کی رات اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور رمضان کی آخری رات (میں سے کوئی ایک رات) ہے۔'' شافعی کہتے ہیں: حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن میرے نزدیک یہ ہے کہ نبی ﷺ سوال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ آپ ﷺ سے پوچھا جاتا: کیا ہم فلاں رات میں اسے تلاش کریں؟ تو آپ فرما دیتے: ''اسے فلاں رات میں تلاش کرو۔'' نیز فرماتے ہیں: میرے نزدیک سب سے قوی روایت اکیس کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قسم اٹھا کر کہا کرتے تھے کہ (لیلۃ القدر) ستائیسویں رات ہے۔ اور فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کی علامات بتائی تھیں تو ہم نے گنا اور یاد رکھا۔ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ ہمیں یہ بات عبد بن حمید نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے بواسطہ ایوب ابوقلابہ سے بیان کی ہے۔

793۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ.........

عَنْ زِرٍّ قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ؟ قَالَ: بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ، فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوا.

زر (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو منذر آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ ستائیسویں رات ہے؟ انھوں نے کہا: کیسے پتہ نہ چلتا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع (اور کرن) نہیں ہوتی تو ہم نے شمار کر کے یاد رکھا۔ اللہ کی قسم! یقیناً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پتہ ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن وہ تمھیں بتانا

(793) مسلم: 762۔ ابوداود: 1378۔

اس لیے ناپسند سمجھتے ہیں کہ تم بھروسہ کرلو گے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

794۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ..........

حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((الْتَمِسُوهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثِ أَوَاخِرِ لَيْلَةٍ)) قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

عیینہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میرے باپ کہتے ہیں: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے پاس لیلۃ القدر کا تذکرہ ہوا تو انھوں نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک چیز سنی ہے میں اسے آخری دس راتوں میں ہی تلاش کرتا ہوں میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اسے تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہ جائیں، یا سات باقی رہ جائیں یا پانچ باقی رہ جائیں یا آخری تین راتوں میں۔'' راوی کہتے ہیں: سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے بیس دنوں میں تو سارے سال کی طرح ہی نماز پڑھتے تھے جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو خوب محنت کرتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

73..... بَابُ مِنْهُ

اسی سے متعلقہ ایک اور باب

795۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ......

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کی آخری دس راتوں میں اپنے گھر والوں کو (بھی قیام کے لیے) جگاتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

796۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

(794) صحیح: ابن ابی شیبہ:76/3۔ مسند احمد:36/5۔ ابن خزیمہ:2175۔

(795) صحیح: طیالسی:118۔ عبدالرزاق:7703۔ مسند احمد:98/1۔

(796) مسلم: 1175۔ ابن ماجہ: 1767۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس قدر آخری دس راتوں میں محنت کرتے تھے اتنی باقی ایام میں نہیں کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

74..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

سردی کے روزوں کا بیان

797۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ..........

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ.))

عامر بن مسعود رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سردی کا روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے کیوں کہ عامر بن مسعود نے نبی ﷺ (کے زمانہ) کو نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر القرشی کے والد ہیں جن سے شعبہ اور ثوری روایت کرتے ہیں۔

75..... بَابُ مَا جَاءَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

فرمان الٰہی جو لوگ فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں

798۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ..........

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ''اور وہ لوگ جو طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ ہے'' نازل ہوئی تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نے نازل ہو کر اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نیز یزید ابو عبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوع کے مولیٰ ہیں۔

---

(797) صحیح: ابن ابیشیبہ: 100/3۔ مسند احمد: 335/4۔ ابن خزیمہ: 2145۔

(798) بخاری: 4507۔ مسلم: 1145۔ ابوداود: 2315۔ نسائی: 2316۔

76..... بَابُ مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا

(رمضان میں) کھانا کھا کر سفر پہ نکلنا

799۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ، فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ قَالَ: سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ.

محمد بن کعب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں رمضان میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ سفر کرنا چاہتے تھے ان کی اونٹنی کو تیار کر دیا گیا اور انھوں نے سفر کے کپڑے پہن لیے تھے پھر انھوں نے کھانا منگوا کر کھایا تو میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر (سواری پر) سوار ہو گئے۔

800۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں رمضان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا (پھر) انھوں نے مزکورہ روایت جیسی حدیث بیان کی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر بن ابی کثیر مدینی اور ثقہ راوی ہیں یہ اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں جب کہ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے ہیں۔ وہ علی بن مدینی کے والد تھے اور انھیں یحییٰ بن معین ضعیف کہتے ہیں۔ نیز بعض علماء اسی حدیث کی طرف رجحان رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسافر (سفر پر) نکلنے سے پہلے اپنے گھر افطار کر سکتا ہے۔ لیکن شہر یا بستی کی دیواروں سے باہر نکلنے تک نماز کو قصر کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ قول اسحاق بن ابراہیم الحنظلی کا ہے۔

77..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ

روزہ دار کا تحفہ

801۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَأْمُونٍ.........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ.))

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کا تحفہ تیل اور انگیٹھی ہے۔''

---

(799) صحیح: بیھقی: 247/4۔

(800) محقق نے حکم ذکر نہیں کیا لیکن یہ بھی گزشتہ حدیث کی طرح صحیح ہے۔ تحفة الاشراف: 1473.

(801) موضوع: ابو یعلی: 6763۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند کی کچھ حیثیت نہیں۔ اور ہمیں صرف سعد بن طریف کے طریق سے ہی ملتی ہے۔ اور سعد بن طریف ضعیف راوی ہے۔ نیز (عمیر بن مامون کو) عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

توضیح:...... المِجْمَر: جس میں کسی چیز کی دھونی دی جائے، عموماً لوگ خوشبودار لکڑی کی دھونی دیا کرتے تھے۔ (تفصیل کے لیے القاموس الوحید: ص 278)

78...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى مَتَى يَكُونُ
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہیں

802۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عید الفطر (کا دن) وہ دن ہے جس میں لوگ (روزوں کو) افطار کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ (وہ دن ہے جس) میں لوگ (جانوروں کو) قربان کرتے ہیں۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد (ابن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا کہ کیا محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، (کیوں کہ) وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

79...... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ
اگر اعتکاف کے دن گزر جائیں تو

803۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے آپ ایک سال اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس راتوں کا اعتکاف کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور اہلِ علم نے نیت کے مطابق اعتکاف پورا کیے بغیر اعتکاف توڑ دینے والے آدمی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

---

(802) صحیح:

(803) صحیح: مسند احمد: 104/3۔ ابن خزیمہ 2226۔ بیہقی: 314/4۔

بعض علماء کہتے ہیں جب اس نے اپنا اعتکاف توڑ دیا ہے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف سے نکل گئے تھے تو آپ علیہ السلام نے شوال کے دس دن کا اعتکاف کیا تھا۔ یہ قول امام مالک کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر نذر کا یا ایسا اعتکاف نہیں ہے جسے اس نے اپنے اوپر واجب کیا ہے یا وہ نفلی اعتکاف ہے اسے توڑ دے تو قضاء واجب نہیں ہے اگر اپنے طور پر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہ قول امام شافعی کا ہے۔ شافعی (مزید) فرماتے ہیں! حج اور عمرہ کے علاوہ کسی بھی عمل کو شروع کرنے کے بعد اگر (پورا ہونے سے پہلے) آپ اس سے نکل جاتے ہیں تو آپ پر قضا واجب نہیں ہے۔

نیز اس مسئلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

80..... بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

کیا اعتکاف کرنے والا ضرورت کے تحت (باہر) نکل سکتا ہے یا نہیں

804۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو میری طرف جھکا دیتے تھے میں اسے کنگھی کر دیتی۔ اور آپ ﷺ گھر میں صرف ضرورت انسانی کے لیے ہی داخل ہوتے تھے۔

توضیح:...... ضرورتِ انسانی سے مراد پیشاب وغیرہ کی حاجت کے لیے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بہت سے راویوں نے مالک بن انس سے بواسطہ ابن شہاب، عروہ اور عمرہ سے اور انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

جب کہ بعض نے مالک سے ابن شہاب کے حوالے سے انھوں نے عروہ سے بواسطہ عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور صحیح یہی ہے کہ عروہ اور عمرہ (دونوں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

لیث بن سعد نے بھی ابن شہاب سے بواسطہ عروہ اور عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

805۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ.........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

(ابو عیسیٰ فرماتے ہیں) ہمیں قتیبہ نے لیث سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب اعتکاف کرے تو اپنے اعتکاف

---

(804) بخاری: 2029۔ مسلم: 297۔ ابو داود: 2467۔ ابن ماجہ: 633۔ نسائی: 275۔

(805) صحیح: تخریج کے لیے حدیث سابق دیکھئے: تحفۃ الاشراف: 16579۔

(کی جگہ) سے صرف حاجت انسانی کے لیے ہی نکلے اور ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ بول و براز کی حاجت پوری کرنے کے لیے نکل سکتا ہے۔ پھر اہلِ علم نے معتکف کے بیمار کی عیادت کرنے، جمعہ اور جنازہ میں شرکت کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت بھی کر سکتا ہے، جنازہ کے پیچھے بھی جا سکتا ہے اور جمعہ میں بھی شرکت کر سکتا ہے، بشرطِ کہ اس نے اس چیز کی شرط لگائی ہو تو۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا اور ان کے مطابق جب کسی ایسے شہر میں ہے جہاں جمعہ (کا اجتماع) ہوتا ہے تو وہ صرف جامع مسجد میں ہی اعتکاف کر سکتا ہے کیوں کہ وہ اس کے لیے جمعہ میں شرکت کے لیے اعتکاف کی جگہ سے نکلنے کو مکروہ کہتے ہیں اور جمعہ چھوڑنے کی اجازت بھی نہیں دیتے وہ کہتے ہیں: صرف جامع مسجد میں ہی اعتکاف کرے تا کہ اسے حاجتِ انسانی کے علاوہ کسی اور کام کے لیے اپنے معتکف سے نکلنا نہ پڑے ان علماء کے نزدیک (حاجت انسانی کے علاوہ کسی اور کام کے لیے نکلنا) اعتکاف کو توڑ دیتا ہے۔ یہ قول امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے نہ مریض کی عیادت کرے اور نہ ہی جنازہ کے پیچھے جائے۔

امام اسحاق فرماتے ہیں: اگر وہ (اعتکاف کی نیت میں) ان کاموں کی شرط لگا لیتا ہے تو جنازے کے پیچھے جانا اور مریض کی عیادت کرنا جائز ہے۔

81..... بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے کا قیام

806۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهُ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھا تو آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہ پڑھائی، یہاں تک کہ (جب) مہینے سے سات دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں تہائی رات گزر جانے تک قیام کروایا، پھر جب چھ راتیں باقی رہتی تھیں تو قیام نہ کروایا اور جب پانچ راتیں رہ گئیں تو آدھی رات تک قیام کروایا، ہم نے

(806) صحیح: ابو داود: 1375، ابن ماجہ: 1327، نسائی: 1364۔

مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ، وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ.

آپ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہماری آرزو ہے کہ آپ باقی رات بھی ہمیں نفل پڑھاتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک قیام کرتا ہے اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔'' (راوی کہتے ہیں) پھر ہمیں آپ نے قیام نہ کروایا۔ یہاں تک کہ مہینے سے تین راتیں رہ گئیں اور جب تیسری رات تھی تو آپ نے نماز پڑھائی اور اپنے اہل اور بیویوں کو بھی بلا کر ہمیں قیام کروایا، یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے رہ جانے کا ڈر لگنے لگا۔ (جبیر کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: فلاح کسے کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: سحری کو۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم نے قیامِ رمضان کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کے مطابق وتر سمیت اکتالیس (41) رکعات پڑھے۔ یہ قولِ اہل مدینہ کا ہے اور ان کے ہاں مدینہ میں اسی پر عمل ہے۔ اور اکثر اہلِ علم سیدنا علی، سیدنا عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کی وجہ سے کہتے ہیں کہ بیس رکعتیں ہیں۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور شافعی کا ہے۔ شافعی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شہر مکہ اسی طرح (لوگوں کو) بیس (20) رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں کئی قسم کی روایات مروی ہیں اور وہ اس میں کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔

اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی وجہ سے اکتالیس رکعتوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نیز ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے ماہِ رمضان میں (قیامِ رمضان کی) نماز امام کے ساتھ پڑھنے کو پسند کیا ہے۔ اور شافعی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جب بندہ قاری ہے تو اکیلا پڑھے۔ اس مسئلہ میں عائشہ، نعمان بن بشیر، اور ابن عباس سے بھی احادیث مروی ہیں۔

82..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا
(کسی کا روزہ) افطار کروانے والے کی فضیلت

807- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرواتا

(807) صحیح: ابن ماجہ: 1476- حمیدی: 818- مسند احمد: 114/4- ابن خزیمہ: 2064.

أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا .))

ہے (تو) اس کے لیے اس (روزہ رکھنے والے) کی طرح ہی اجر ہوتا ہے جب کہ روزہ دار کے اپنے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

83..... بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

قیام رمضان کی ترغیب اور اس کی فضیلت

808۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکیدی حکم دیے بغیر قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے: "جس نے حالتِ ایمان اور امیدِ ثواب سے رمضان (کی راتوں) کا قیام کیا (تو) اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو یہ (قیام رمضان کا) معاملہ اسی (طریقے) پر رہا۔ پھر خلافت سیدنا ابی بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی شروع کی خلافت میں بھی ایسے ہی رہا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ نیز یہ حدیث زہری سے بھی اسی طرح ہی عروہ سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

- ماہِ رمضان کے روزے اور قیام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔
- چاند دیکھ کر روزوں کی ابتداء اور انتہا ہوتی ہے۔
- استقبال رمضان کے روزے منع ہیں۔
- سحری کھانا باعثِ برکت ہے۔
- افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر مستحب ہے۔

(808) بخاری: 2009۔ مسلم: 759۔ ابوداود: 1371۔ نسائی: 2198 .

❀ مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی روزے کو قضاء کر سکتے ہیں۔
❀ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔
❀ خودبخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
❀ حالت روزہ میں سرمہ اور مسواک کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔
❀ رمضان کے علاوہ بھی نفل روزے رکھنا باعث فضیلت ہیں۔
❀ سوموار، جمعرات، عاشورہ، ایام بیض اور عرفہ کے دنوں کے روزے باعث فضیلت ہیں۔
❀ لگا تار اور پے در پے روزے رکھنا منع ہے۔
❀ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔
❀ حائضہ عورت روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضاء کرے۔
❀ اعتکاف کے احکام کو مدنظر رکھ کر اعتکاف کیا جائے۔
❀ کسی کا روزہ افطار کروانا بہت فضیلت والا عمل ہے۔

❀❀❀❀

مضمون نمبر7

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی حج کے احکام ومسائل

(116) ابواب کی تقسیم پر مشتمل 156 احادیث رسول میں آپ پڑھیں گے کہ:

❀ حج اور عمرہ کیا ہیں؟
❀ حج اور عمرہ کے تفصیلی احکامات
❀ بیت اللہ اور اس کے ساتھ جڑی چیزوں کے بارے میں معلومات
❀ مکہ کی حرمت اور اس میں آنے جانے کے آداب
❀ مواقیت حج وعمرہ کون کون سے ہیں؟
❀ نبی کریم ﷺ کے حج اور عمرہ کی تفاصیل؟

1..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

مکہ کی حرمت کا بیان

809۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا أَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهِ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.)) فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

سعید بن ابوسعید المقبری سے روایت ہے کہ عمرو بن سعید جب مکہ کی طرف لشکروں کو بھیج رہا تھا تو ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر محترم مجھے اجازت دیں میں آپ کو وہ بات بتاتا ہوں جس کو بیان کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے اگلے دن کھڑے ہوئے تھے۔ اس (بات) کو میرے کانوں نے سنا، دل نے یاد رکھا اور آپ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے میری آنکھوں نے دیکھا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا تھا۔ لیکن لوگوں نے اسے حرمت والا نہ سمجھا، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص کے لیے اس (مکہ) میں خون بہانا یا درخت کاٹنا حلال نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے رسول ﷺ کے قتال کی وجہ سے رخصت دے تو تم اس سے کہنا یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تو اجازت دی تھی لیکن تمھیں اجازت نہیں دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی دن کی ایک گھڑی میں اجازت دی تھی اور آج اس کی حرمت ایسے ہی واپس آ گئی ہے۔ جس طرح کل اس کی حرمت تھی اور (یہاں پر) حاضر (شریک) شخص کو چاہیے کہ غیر موجود شخص کو بات پہنچا دے۔'' (راوی کہتے ہیں:) ابوشریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو (جواباً) کیا کہا؟ کہنے لگے: اس نے کہا: اے ابو شریح! میں اس بات کو آپ سے بھی زیادہ جانتا ہوں! (لیکن) حرم کسی نافرمان، قتل کر کے [1] بھاگے ہوئے اور جرم کر کے [2] بھاگے ہوئے کو پناہ نہیں دیتا۔

---

(809) بخاری: 104۔ مسلم: 1354۔ نسائی: 2876۔

توضیح:...... ❶ فارًا بِدَمٍ خون کر کے یعنی قتل کر کے بھاگنے والا۔

❷ خَرْبَة کا اصل معنی اونٹ چوری کرنا ہے لیکن یہ ہر قسم کے قصور اور جرم پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ذلت کے ساتھ بھاگا ہوا'' کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ نیز اس مسئلہ میں ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوشریح رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح الخزاعی کا نام خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا، العدوی اور الکعبی ہیں۔

فارًا بخربة کا معنی جرم ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ جو شخص جرم یا قتل کر کے حرم کی طرف آ جائے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

2..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
حج اور عمرہ کا ثواب

810۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ))

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پے در پے ❶ حج اور عمرہ کرتے رہو کیوں کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مبرور ❷ کا ثواب اور بدلہ جنت ہی ہے۔''

توضیح:...... ❶ یعنی حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج بہت عظیم عمل ہے۔

❷ وہ حج جس میں غلطیوں اور معاصی کا ارتکاب نہ کیا جائے احکامات کو سامنے رکھ کر مناسک حج ادا کیے جائیں۔ رفث، فسق اور فجور سے بچا جائے ایسا حج ہی اللہ کے ہاں مقبول ہوتا ہے اور اسے ہی حج مبرور کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا عمر، سیدنا عامر بن ربیعہ، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا عبداللہ بن حبشی، سیدہ ام سلمہ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے حسن صحیح ہے۔

811۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

---

(810) حسن صحیح: نسائی: 2631۔ مسند احمد: 387/1۔ ابو یعلی: 4976۔

(811) بخاری: 1521۔ مسلم: 1350۔ ابن ماجه: 2889۔ نسائی: 2627۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (اس طرح سے) حج کیا کہ (اس میں) نہ شہوت ❶ کی باتیں کیں اور نہ ہی نافرمانی کی (تو) اس کے پہلے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''

❶ رفث سے مراد شہوت کا ہر وہ کام اور بات ہے جو آدمی کو اپنی بیوی سے مطلوب ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوحازم کوفی ہی الاشجعی ہیں ان کا نام سلمان تھا (اور) عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ تھے۔

3..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

(طاقت کے باوجود) حج نہ کرنے کی سزا

812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.﴾

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سفر کے خرچ اور بیت اللہ تک پہنچا دینے والی سواری کا مالک ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا تو پھر کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: (ترجمہ) ''اور اللہ کے لیے ان لوگوں پر جو اس کے گھر کی طرف راستے (کے خرچ) کی طاقت رکھتے ہیں حج کرنا فرض ہے۔'' (آل عمران: 97)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں گفتگو کی گئی ہے (کیوں کہ) ہلال بن مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

4..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

زادراہ اور سواری ہو تو حج واجب ہوتا ہے

813۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ.........

(812) ضعيف: اخرجه البزار: 861۔ و ابن عدى: 2580/7.

(813) ضعيف جدا: ابن ماجه: 2896.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! حج کو کونسی چیز واجب کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زاد راہ اور سواری۔'' ❶

توضیح:...... ❶ یعنی جس کے پاس راستے کا خرچ مکہ میں رہنے کے لیے راشن وغیرہ اور آنے جانے کے لیے سواری کا خرچ ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب زادراہ اور سواری کا مالک بن جاتا ہے تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔ ابراہیم ابن یزید الخوزی المکی ہے بعض علماء نے اس کے حافظے کی وجہ سے کلام کی ہے۔

5..... بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ
حج کتنی دفعہ فرض ہے

814۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.﴾

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت (ترجمہ) ''اور اللہ کے لیے ان لوگوں پر جو اس کے گھر کی طرف راستے (کے خرچ) کی طاقت رکھتے ہیں حج کرنا فرض ہے۔'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال (فرض ہے)؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے انھوں نے (پھر) کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا۔'' (پھر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (ترجمہ) ''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔'' (المائدہ: 101) نازل فرما دی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس سند سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو البختری کا نام سعید بن ابو عمران تھا۔ اسے ہی سعید بن

(814) ضعیف: ابن ماجه: 2884۔ مسند احمد: 1/113۔ ابو یعلی: 517.

فیروز کہتے ہیں۔

6..... بَابُ مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ
نبی کریم ﷺ نے کتنے حج کیے

815۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ: حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَمَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، فَنَحَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے تھے: دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کرنے کے بعد کیا، اس (حج) کے ساتھ عمرہ بھی تھا۔ آپ ﷺ تریسٹھ اونٹ لے کر گئے اور باقی اونٹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے۔ ان میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا کڑا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان (اونٹوں) کو ذبح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک اونٹ کے گوشت کے ٹکڑے کے بارے میں حکم دیا تو اسے (جمع کر کے) پکایا گیا اور آپ نے اس کا شوربہ پیا۔

توضیح:...... بُرَةٌ: ناک میں ڈالا جانے والا وہ کڑا یا نکیل جس کے ساتھ لگام کو باندھا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان کی سند سے (ثابت) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زید بن حباب سے یہی جانتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی کتابوں میں اس حدیث کو عبداللہ بن ابی زیاد سے روایت کرتے تھے۔ اور میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے اس بارے میں پوچھا تو وہ بھی ثوری کی حدیث کو جعفر سے ان کے باپ کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں پہنچانتے تھے۔ اور میں نے انھیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کو محفوظ شمار نہیں کرتے تھے۔ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثوری سے بواسطہ ابواسحاق، مجاہد سے مرسل بھی روایت کی جاتی ہے۔

815م۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ..........

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟

(815) صحیح: ابن ماجه: 3076۔ ابن خزيمة: 3056.

(815م) بخاری: 1778۔ مسلم: 1253۔ ابوداود: 1994.

أَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةٌ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةُ الجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَّمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ .

(تو) انھوں نے فرمایا: ایک حج کیا تھا اور چار عمرے کیے تھے ایک عمرہ ذوالقعدہ میں، ایک عمرہ حدیبیہ، ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ اور ایک حنین کی غنیمتیں تقسیم کر کے جعرانہ سے (احرام باندھ کر) کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز حبان بن ہلال اور ابو حبیب البصری جلیل القدر ثقہ راوی ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے

816۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنْ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةِ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے تھے: ایک عمرہ حدیبیہ [1] اور دوسرا عمرہ آئندہ سال ذوالقعدہ میں قصاص کے عمرہ کے طور پر کیا تھا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے (احرام باندھ کر) اور چوتھا وہ تھا جو اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

[1] گو صلح ہونے کے بعد آپ ﷺ کو حدیبیہ سے واپس مدینہ آنا پڑا تھا لیکن آپ ﷺ نے وہیں پر سر منڈوا کر احرام کھول دیا تھا اس لیے اسے عمرہ کا نام دیا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بواسطہ عکرمہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کیے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

(ابو عیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں یہی روایت سعید بن عبدالرحمن المخزومی نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے بواسطہ عمرو بن دینار عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ آگے اسی طرح ذکر کیا۔

8..... بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے کہاں سے احرام باندھا تھا

817۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

(816) صحیح: ابو داود: 1993۔ ابن ماجہ: 303

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کروایا وہ جمع ہو گئے جب آپ ﷺ بیداء جگہ پہنچے آپ نے احرام [1] باندھا (یا تلبیہ شروع کیا)

توضیح:...... [1] احرام کا معنی احرام باندھنا بھی ہے اور تلبیہ کہنا بھی، اسی طرح اہلال میں بھی دونوں معنی پائے جاتے ہیں۔ بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے احرام ذوالحلیفہ سے باندھا تھا اور اسی کو اہل مدینہ کے لیے میقات مقرر کیا ہے۔ تو ان احادیث کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں احرام باندھا تھا اور بیداء پہنچ کر تلبیہ شروع کیا تھا واللہ تعالیٰ اعلم وھو العلیم الخبیر (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، انس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

818۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیداء کے متعلق تم لوگ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد کے قریب درخت کے پاس احرام باندھا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9..... بَابُ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے کس وقت احرام باندھا تھا

819۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد احرام باندھا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالسلام بن حرب کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔ اور اہل علم اسی کو مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے۔

---

(817) مسلم: 1218۔ ابوداود: 1905۔ ابن ماجه: 3074.

(818) بخاری: 1541۔ مسلم: 1186۔ ابوداود: 1771۔ نسائی: 2757.

(819) ضعیف: نسائی: 2754۔ مسند احمد: 285/2۔ دارمی: 1813۔ ابو یعلی: 2512.

10..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

820۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج (کا احرام باندھ کر حج) کیا تھا۔ ❶

توضیح:...... ❶ اصطلاح میں اسے حج افراد یا مفرد کہا جاتا ہے۔ یہ وہ حج ہوتا ہے جس میں حج کا ہی احرام باندھا جائے، عمرہ کرنے کا ارادہ ونیت نہ ہو۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ نیز سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج افراد کیا اور ابوبکر، عمر وعثمان رضی اللہ عنہم نے بھی افراد کیا تھا۔

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا.

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبداللہ بن نافع الصائغ نے عبیداللہ بن عمر سے بواسطہ نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثوری فرماتے ہیں: اگر آپ حج افراد کریں تو ٹھیک ہے۔ اور اگر قران کریں تو بھی بہتر ہے اور اگر تمتع کریں تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعی بھی ایسے ہی فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمیں سب سے زیادہ محبوب حج افراد ہے پھر تمتع اور پھر قران۔

11..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ اکٹھے (ایک ہی احرام میں) کرنا

821۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں حج اور عمرہ کے (ارادے کے) ساتھ حاضر ہوں۔" ❶

توضیح:...... ❶ اصطلاح میں اسے حج قران کہا جاتا ہے۔ قران کا معنی ہے ملانا یا جوڑنا تو اس میں حج اور عمرہ کو ملا کر اکٹھا احرام باندھا جاتا ہے اسی لیے اس کو قران کا نام دیا گیا ہے۔ (ع م)

---

(820) مسلم: 1211۔ ابوداود: 1777۔ ابن ماجہ: 2964۔ نسائی: 2715.

(821) بخاری: 1551۔ مسلم: 1232۔ ابوداود: 1795۔ ابن ماجہ: 2968۔ نسائی: 2729.

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔ نیز اہلِ کوفہ اور دیگر لوگ بھی اسے ہی اپناتے ہیں۔

12..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

حج تمتع کا بیان

822۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع کیا تھا [1] اور سب سے پہلے اس سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے منع کیا تھا۔

توضیح:...... [1] تمتع کا معنیٰ ہے فائدہ یا نفع حاصل کرنا اس حج کو تمتع اس لیے کہا جاتا ہے کہ حج کرنے والا پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے، پھر بیت اللہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اس دوران وہ اپنی بیوی سے مباشرت وغیرہ کر سکتا ہے۔ اور پھر 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھ لیتا ہے۔ اس طرح حج اور عمرہ بھی ہو گیا اور درمیان میں احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو کر فائدہ بھی حاصل کر لیا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا جابر، سیدنا سعد، سیدہ اسماء بنت ابی بکر اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

823۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللهِ فَقَالَ سَعْدٌ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي، فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ: فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ:

محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو عمرہ سے حج تک فائدہ حاصل کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا۔ ضحاک کہہ رہے تھے کہ یہ کام وہی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں جانتا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نے بری بات کہی ہے۔ ضحاک بن قیس نے کہا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تو اس سے روک دیا تھا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خود رسول اللہ ﷺ نے اس (تمتع) کو کیا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کیا تھا۔

---

(822) ضعیف الاسناد: نسائی: 2737۔ مسند احمد: 292/1۔ ابن ابی شیبہ: 97/14۔

(823) ضعیف الاسناد: نسائی: 2734۔ دارمی: 1821۔ مسند احمد: 174/1۔

قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

824۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هِيَ حَلَالٌ ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ! أَأَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے شام والوں میں سے ایک آدمی کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں پوچھتے ہوئے سنا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حلال ہے۔تو اس شامی نے کہا: آپ کے والد (عمر رضی اللہ عنہ) نے تو اس سے منع کر دیا تھا۔تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم یہ بتلاؤ کہ اگر میرے باپ نے منع کیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کام) کو کیا ہے کیا میرے باپ کے حکم کی پیروی کی جائے گی یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی؟ اس آدمی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی،تو (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا تھا۔

وضاحت:...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث (حدیث نمبر 822) حسن ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم لوگوں کی ایک جماعت عمرہ کے ساتھ فائدہ اٹھانے کو پسند کیا ہے۔

اور تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرہ کرے، پھر حج کرنے تک قیام کرے یہ تو تمتع کرنے والا ہوتا ہے اور اس پر جو بھی میسر ہو قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر قربانی نہیں ملتی تو تین روزے (ایامِ) حج میں اور سات روزے گھر واپس آنے پر اور تمتع کرنے والے پر مستحب عمل یہ ہے کہ جب وہ ایامِ حج میں تین روزے رکھے تو پہلے عشرہ میں رکھے اور آخری روزہ عرفہ کا ہونا چاہیے۔ اگر وہ ابتدائی عشرے میں نہیں رکھ سکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں اہلِ علم جن میں سیدنا ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں کے مطابق ایامِ تشریق میں روزے رکھ لے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ایامِ تشریق میں روزے نہ رکھے یہ قول اہلِ کوفہ کا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل الحدیث (یعنی محدثین) حج میں عمرہ کے ساتھ تمتع کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کا بھی

---

(824) صحیح: مسند احمد: 95/2۔ ابو یعلی: 5451۔ بیہقی: 21/5۔

یہی قول ہے۔

13..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

تلبیہ کا بیان

825۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ ﷺ: ((كَانَتْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ .))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا۔ ''حاضر ہوں میں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک ہر تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعی مزید فرماتے ہیں: اگر تلبیہ میں اللہ تعالیٰ کے تعظیمی کلمات اور بھی بڑھا دے تو اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہی بات زیادہ پسند ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ پر اکتفا کیا جائے۔

شافعی کہتے ہیں کہ ہم نے جو یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تعظیمی کلمات کا اضافہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے یہ اس وجہ سے کہا ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حالاں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ یاد کیا تھا اور ابن عمر نے اس کے باوجود تلبیہ میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ وَالْعَمَلُ کا اضافہ کیا تھا۔

826۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ: هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي أَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ:

نافع (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا تو اس طرح کہنے لگے: ''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک ہر تعریف اور نعمت تیری ہے اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' راوی کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ

---

(825) بخاری: 1549۔ مسلم: 1184۔ ابوداود: 1812۔ ابن ماجہ: 2918۔ نسائی: 2747 .

(826) مسلم: 1184۔ ابوداود: 1812۔ ابن ماجہ: 2918۔ نسائی: 2850 .

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ ، وَالْعَمَلُ .

کے بعد اپنی طرف سے (یہ الفاظ) بڑھاتے تھے: ''میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری خدمت میں (حکم بجا لانے کو) حاضر ہوں، بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے، تیری طرف ہی رغبت ہے اور عمل بھی (تیرے لیے ہی ہے)۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

827۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ..........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ .))

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(جس میں) آواز ❶ بلند کر کے تلبیہ کہا جائے اور (قربانی کے جانور کا) خون بہایا جائے۔''

توضیح:...... ❶ اَلْعَجُّ تلبیہ کو آواز بلند کہنا اور الثج جانور کے خون کو بہانا۔ (ع م)

828۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا .))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جانب ادھر ادھر سے زمین کی انتہا تک پتھر، درخت یا کنکریلی مٹی بھی تلبیہ کہتی ہے۔''

وضاحت:...... (ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں حسن بن محمد الزعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابو عمرو البصری دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے (انھوں نے) ابو حازم سے بواسطہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی حدیث اسماعیل بن عیاش کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

اس مسئلہ میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی فدیک سے بواسطہ ضحاک بن عثمان ہی جانتے ہیں۔ اور محمد بن منکدر نے عبدالرحمن

(827) صحیح: ابن ماجہ: 2924۔ دارمی: 1804۔ ابن خزیمہ: 2631.

(828) صحیح: ابن ماجہ: 2921۔ ابن خزیمہ: 2634۔ حاکم: 451/1.

بن یربوع سے سماع نہیں کیا۔ نیز محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع کے واسطے کے ساتھ ان کے باپ سے اس حدیث کے علاوہ (اور احادیث) روایت کی ہیں، اور ابونعیم الطحان ضرار بن صرد نے ابن ابی فدیک سے بواسطہ ضحاک بن عثمان محمد بن منکدر کے حوالے سے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے ان کے باپ کے ذریعے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور اس میں ضرار بن صُرَد نے غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سنا امام احمد بن حنبل فرما رہے تھے جس نے اس حدیث (کی سند) میں محمد بن منکدر عن ابن عبدالرحمن بن یربوع عن ابیہ کہا تو اس نے غلطی کی۔ (ترمذی) کہتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری) کو ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے بیان کردہ حدیث ذکر کی تو انھوں نے فرمایا: یہ غلط ہے۔ تو میں نے کہا: اسے ابن ابی فدیک کے علاوہ بھی لوگوں نے روایت اسی طرح ہی کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: یہ کچھ بھی نہیں ہے کیوں کہ لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہے اور اس (کی سند) میں سعید بن عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا۔ (اور فرماتے ہیں:) میں نے (بخاری کو) ضرار بن صرد کو ضعیف کہتے دیکھا۔ نیز الحج کا معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور الثج کا معنی اونٹوں کو قربان کرنا ہے۔

15..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
تلبیہ بلند آواز سے کہنا

829۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.........

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ.))

خلاد بن سائب بن خلاد رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے (اور) مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں زید بن خالد، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خلاد کی اپنے والد سے بیان کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے یہ حدیث خلاد بن سائب سے بواسطہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ اور صحیح وہی ہے جسے خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید الانصاری ہیں (جو) اپنے باپ (سائب بن خلاد) سے روایت کرتے ہیں۔

---

(829) صحیح: ابو داود: 1814۔ ابن ماجہ: 2922۔ نسائی: 2753۔

16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاغْتِسَالِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

830۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ.

خارجہ بن زید بن ثابت اپنے باپ (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے کپڑے اتارے اور غسل کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور علماء کی ایک جماعت احرام کے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتی ہے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

17..... بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ

دیگر ممالک والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ❶

831۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ.)) قَالَ: وَيَقُولُونَ: ((وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا ''اے اللہ کے رسول! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ ❷ سے، شام والے جحفہ ❸ سے، نجد والے قرن ❹ سے اور یمن والے یلملم ❺ سے احرام باندھیں۔''

توضیح:...... ❶ مواقیت، میقات کی جمع ہے اصطلاح میں حج وعمرہ کے احرام باندھنے کے لیے مقرر کی گئی جگہ کو کہتے ہیں۔

❷ مدینہ سے تین فرسخ (9 میل) کے فاصلے پر واقع ہے اس کا موجودہ نام بیر علی (علی کا کنواں) ہے۔

❸ شام اور مصر کی طرف سے آنے والوں کے لیے ہے اس کا نیا نام رابغ ہے۔

❹ نجد اور طائف والوں کے لیے مقرر کیا گیا میقات ہے اسے قرن المنازل اور قرن الثعالب بھی کہا جاتا ہے۔

---

(830) صحیح لغیرہ: الارواء: 1/ 178۔ تحفۃ الاشراف: 3710۔

(831) صحیح: بخاری: 133۔ مسلم: 1182۔ ابوداود: 1737۔ ابن ماجہ: 2914۔ نسائی: 2651۔ تحفۃ الاشراف: 7593۔

❺ یمن والوں کے لیے اسی طرح جو لوگ ادھر سے گزریں گے برصغیر والوں کا میقات بھی یلملم ہی ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

832۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مشرق والوں کے لیے عقیق ❶ کو میقات مقرر کیا تھا۔

توضیح:...... ❶ عراق اور مشرق والوں کے لیے ذات عرق کو مقرر کیا گیا ہے شاید یہ جگہ بھی اس کے قریب ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن علی یہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

18..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ
احرام والے کو کیا چیزیں پہننا جائز نہیں ہیں

833۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا (اور) کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں حالت احرام میں کن کپڑوں کو کے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تم قمیص، شلوار یا پاجامہ، ٹوپی والا کوٹ ❶، پگڑی اور موزے نہ پہنو، ہاں اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لینا چاہیے۔ اور نہ ہی ایسے کپڑے پہنو جن کو زعفران یا ورس لگی ہو اور احرام والی عورت نہ نقاب ❷ کرے اور نہ ہی دستانے پہنے۔''

---

(832) منکر: ذات عرق صحیح ہے۔ ابوداود: 1740۔ مسند احمد: 344/1۔ بیہقی: 28/5۔

(833) بخاری: 134۔ مسلم: 1177۔ نسائی: 2666۔

توضیح:...... ❶ البرانس: اس کے مختلف معانی کیے جاتے ہیں: بڑی ٹوپی کو بھی بُرنس کہتے ہیں، اسی طرح وہ کوٹ جس کے ساتھ سر ڈھانپنے والا حصہ جڑا ہو وہ بھی بُرنس کہلاتا ہے۔ برانس کی واحد بُرنس ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے القاموس الوحید: ص162 (ع م)

❷ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورت اپنا چہرہ ننگا رکھے، بلکہ عورت کو حالت احرام بھی چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح گاؤن اور سکارف کے اوپر سے علیحدہ نقاب باندھا جاتا ہے وہ نہ باندھے بلکہ ویسے ہی چادر کے ساتھ گھونگٹ وغیرہ کرلے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

19..... بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

جب احرام باندھنے والے کے پاس تہہ بند اور جوتے نہ ہوں تو وہ شلوار اور جوتے پہن سکتا ہے

834- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدْ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسْ السَّرَاوِيلَ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا احرام باندھنے والے کو جب تہہ بند نہ ملے وہ شلوار پہن لے اور جب اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں قتیبہ نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حماد بن زید نے عمرو سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

اس مسئلہ میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہلِ علم اسی کے مطابق عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں جب احرام باندھنے والے کو تہہ بند (ازار) نہ ملے (تو) وہ شلوار پہن لے اور جب جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے، یہی قول امام احمد کا ہے۔

اور بعض علماء ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ حدیث کی بنا پر کہتے ہیں کہ جب اسے جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے (لیکن) انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔ یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے نیز امام مالک بھی یہی کہتے ہیں۔

---

(834) بخاری: 1841- مسلم: 1178- ابوداود: 1829- ابن ماجہ: 2931- نسائی: 2671.

20..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ
جو شخص قمیص یا جبہ کے اوپر احرام باندھ لے

835۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا.

سیدنا یعلی بن امیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو دیکھا اس نے احرام باندھا ہوا تھا (لیکن) اس کے اوپر جبہ بھی تھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

836۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

(ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابن ابی عمر نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان نے (انھوں نے) عمرو بن دینار سے (انھوں نے) صفوان بن یعلی سے ان کے باپ (یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث (پہلی سے) زیادہ صحیح ہے اور اس میں ایک قصہ بھی ہے نیز قتادہ، حجاج بن ارطاۃ اور دیگر راویوں نے بھی بواسطہ عطاء سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور صحیح وہ ہے جو عمرو بن دینار اور ابن جریج نے عطاء سے بواسطہ صفوان بن یعلی ان باپ کے ذریعے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

21..... بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ
احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے

837۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فاسق ❶ ہیں جن کو حرم میں بھی مارا جائے گا، چوہیا، بچھو، کوا، اور باؤلا کتا۔''

---

(835) صحيح: ابوداود: 1820۔ مسند أحمد: 224/4۔ ابن حبان: 3878.

(836) بخاری: 1789۔ مسلم: 1180۔ ابوداود: 1819.

(837) بخاری: 1819۔ مسلم: 1198۔ ابن ماجه: 3087۔ نسائی: 2881.

توضیح:...... ❶ فاسق ہونے سے مراد ناپاک، خبیث اور ضرر رساں ہونا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، ابن عمر، ابو ہریرہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

838- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ، وَالْفَأْرَةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالْحِدَأَةَ، وَالْغُرَابَ))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احرام والا شخص کاٹنے والے درندے، باؤلے کتے، چوہیا، بچھو، چیل اور کوے کو مار سکتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ احرام والا شخص کاٹنے والے درندے اور کتے کو مار سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ اور شافعی (مزید) فرماتے ہیں کہ ہر وہ درندہ جو لوگوں پر یا ان کے جانوروں کو حملہ کرے تو محرم کو اسے مارنا جائز ہے۔

22..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

حالت احرام میں سینگی لگوانا

839- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس، عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کی جماعت کے لوگ محرم کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ (سینگی لگوانے کے لیے) اپنے بال نہ منڈوائے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محرم شخص نہ سینگی لگوائے نہ ہی بغیر ضرورت بال اتارے۔ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محرم شخص کو سینگی لگوانے میں کوئی قباحت نہیں (لیکن) بال نہ اتارے۔

23..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام والے کے لیے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

840- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ..........

---

(838) ضعیف: ابوداود: 1848۔ ابن ماجہ: 3089۔

(839) بخاری: 1835۔ مسلم: 1202۔ ابوداود: 1835۔ ابن ماجہ: 1682۔ نسائی: 2845۔

(840) مسلم: 1409۔ ابوداود: 1871۔ ابن ماجہ: 1966۔ نسائی: 2842۔

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذَلِكَ قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ.

نبیہ بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن معمر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہا تو انھوں نے مجھے ابان بن عثمان رحمہ اللہ کی طرف بھیجا جو کہ مکہ میں ایام حج میں امیر تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر کہا: ''بے شک آپ کے بھائی (ابن معمر) اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں ان کی چاہت ہے کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں تو (ابان بن عثمان نے) کہا: میرے خیال میں وہ بے عقل اعرابی ہے: ''بے شک احرام والا نہ اپنا نکاح کرے اور نہ ہی کسی کا نکاح کرے یا جیسے بھی کلمات انھوں نے کہے۔ راوی کہتے ہیں پھر انھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی مرفوع روایت بیان کی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابورافع اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں کا اسی پر عمل ہے۔ بعض تابعین فقہاء کا بھی قول ہے۔ نیز مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہوئے محرم آدمی کے نکاح کو درست نہیں سمجھتے مزید کہتے ہیں اگر وہ نکاح کر لے تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔

841۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا.

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح (بھی) بغیر احرام کے کیا تھا اور ان سے صحبت بھی بغیر احرام کی حالت میں کی تھی اور میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور صرف حماد بن زید ہی بواسطہ مطر الوراق ربیعہ سے متصل بیان کرتے ہیں۔ اور مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ، سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ مالک نے اسے مرسل بیان کیا ہے اور اسی طرح سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔

---

(841) مسند احمد: 6/ 392۔ دارمی: 382۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم سے مروی ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو آپ احرام میں نہیں تھے۔ اور بعض نے یزید بن اصم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو احرام میں نہیں تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم رحمہ اللہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

24..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس کی رخصت کا بیان

842۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔ ❶

❶ محققین کی ایک جماعت کہتی ہے: اس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ سے احرام کی حالت میں نہیں بلکہ احرام کھولنے کے بعد نکاح کیا تھا۔ جیسا کہ وہ خود بھی بیان فرماتی ہیں اور ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کا واقعہ ہوتا ہے اسے اس بارے میں باقی لوگوں سے زیادہ علم ہوتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہلِ علم کے ہاں اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی یہی کہتے ہیں۔

843۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں شادی کی تھی۔

844۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں شادی کی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید تھا۔

---

(842) بخاری: 1837۔ مسلم: 1410۔ ابوداود: 1844۔ ابن ماجہ: 1965۔ نسائی: 2837۔

(843) بخاری: 4285۔ ابوداود: 1844۔

(844) بخاری: 5114۔ مسلم: 1410۔

(علماء نے) نبی کریم ﷺ کی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ کے راستے میں ان سے شادی کی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے بغیر احرام کے ان سے شادی کی تھی اور اس نکاح کا معاملہ اس وقت ظاہر ہوا تھا جب آپ احرام میں تھے۔ پھر آپ نے احرام کھولنے کے بعد ان سے صحبت کی تھی اور آپ اس وقت مکہ کے راستے میں سرف جگہ پر تھے۔ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سرف میں اسی جگہ فوت ہوئیں، جہاں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی رخصتی ہوئی تھی اور سرف میں ہی ان کو دفن کیا گیا۔

845۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ.........

عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا.

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بغیر احرام کے ہی شادی اور بغیر احرام ہی صحبت کی تھی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) وہ سرف جگہ فوت ہوئیں اور ہم نے انھیں اسی سائے (کی جگہ) میں دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اور بہت سے راویوں نے اس حدیث کو یزید بن اصم سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے بغیر احرام کے نکاح کیا تھا۔

25..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا شکار (کا گوشت) کھانا

846۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''خشکی کے شکار (کا گوشت) تمھارے لیے حلال ہے، جب کہ تم احرام کی حالت میں بھی ہو جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمھارے لیے نہ کیا گیا ہو۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوقتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مفسر ہے اور ہمیں مُطّلب کے جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے۔ اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے احرام والے شخص کے شکار (کا گوشت) کھانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے کہ جب اس نے خود وہ شکار نہ کیا ہو یا اس کی خاطر نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں سب سے اچھی اور قیاس کے موافق یہ حدیث ہے۔ اور اسی پر عمل

(645) مسلم: 1411۔ ابوداود: 1843۔ ابن ماجہ: 1964.

(846) ضعیف: ابوداود: 1851۔ نسائی: 2827.

ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

847- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ.))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ وہ مکہ کے کسی راستے میں اپنے احرام والے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور انھوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا، انھوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انھیں ان کا کوڑا پکڑا دیں انھوں نے انکار کر دیا، (پھر) ان سے نیزے کا کہا تو انھوں نے اس کا (بھی) انکار کر دیا تو انھوں نے (خود) اسے پکڑا اور گدھے پر حملہ کر دیا اور اسے مار دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اسے کھا لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔ (پھر) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پا لیا تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلا دیا۔''

848- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.))

زید بن اسلم بواسطہ عطاء بن یسار، سیدنا ابوقتادہ سے جنگلی گدھے کے بارے میں ابوالنضر کی حدیث کی طرح ہی بیان کرتے ہیں لیکن زید بن اسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

26..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ
محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

849- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ..........

(847) بخاری: 1821۔ مسلم: 1196۔ ابوداود: 1852۔ ابن ماجہ: 3093۔ نسائی: 2816۔

(848) صحیح۔ (849) بخاری: 1825۔ مسلم: 1193۔ ابن ماجہ: 3090۔ نسائی: 2819۔

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواء یا ودان میں ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے آپ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ کے طور پر دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے میں پریشانی کے آثار دیکھے (تو) فرمایا: ''ہمیں (یہ جانور) تمھیں واپس کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن ہم لوگ احرام میں ہیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کی ایک جماعت اسی حدیث کے مطابق مذہب رکھتے ہوئے احرام والے کے لیے شکار (کا گوشت) کھانا مکروہ سمجھتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے اس وجہ سے واپس کیا تھا کہ آپ کو گمان ہوا تھا شاید یہ ان کی وجہ سے شکار کیا گیا ہے۔ اور آپ نے تنزیہا اسے چھوڑا تھا۔ جب کہ زہری کے بعض شاگرد جب ان سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس نے آپ کو جنگلی گدھے کا گوشت تحفہ دیا تھا اور یہ غیر محفوظ ہے۔

نیز اس مسئلہ میں علی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

27..... بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لیے سمندر کے شکار کا حکم

850۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ .))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج یا عمرہ (کے سفر) میں نکلے تو ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک جتھہ آ گیا، ہم نے انھیں اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارنا شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کھا لو کیوں کہ یہ سمندر کا شکار ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ابوالمہزم ہی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حاصل کرتے ہیں۔ اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان تھا۔ شعبہ نے اس کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ نیز علماء کی ایک جماعت نے محرم کے لیے مکڑی کا شکار کرنے اور اس کھانے کی رخصت دی ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں

(850) ضعیف: ابو داود: 1854۔ ابن ماجہ: 3222۔ مسند احمد: 2/ 306.

کہ اگر وہ اس کا شکار کرے یا کھائے تو اس پر (بطور کفارہ) صدقہ واجب ہوگا۔

28..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ
اگر محرم کو ضبع (جانور) کا شکار ملے

851۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابن ابی عمار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا ضبع ❶ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! راوی کہتے ہیں میں نے کہا: کیا میں اسے کھا لیا کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

وضاحت:...... ❶ الضُّبُعُ: لگڑ بگڑ (Hyena) ہندوستانی لوگ اسے لگڑ بھگا بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک کچلیوں والا مردار خور جانور ہے۔ جو عرب، پاکستان، ایران، بھارت، افغانستان اور وسط ایشیا میں پایا جاتا ہے، نر کا وزن تقریباً 40 کلوگرام (ایک من) اور مادہ کا وزن اس سے تقریباً ساڑھے چار کلو (10 پاؤنڈ) کم ہوتا ہے، بعض اوقات یہ کم عمر والے اور چھوٹے قد والے جانوروں مثلاً بکری وغیرہ پر حملہ کر کے اٹھا لے جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے کتاب The Mammals Of Pakistan: P: 194 (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ جریر بن حازم نے یہ حدیث روایت کی ہے تو بواسطہ جابر عمر سے کی ہے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے، امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی یہی کہتے ہیں اور بعض علماء کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے کہ احرام والا شخص جب ضبع کا شکار کرے تو اس پر کفارہ ہوگا۔

29..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ
مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا

852۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

(851) صحیح: ابوداود: 3801۔ ابن ماجہ: 3085۔ نسائی: 2836۔

(852) فخ جگہ کے ذکر کے علاوہ باقی حدیث صحیح ہے۔ دار قطنی: 2/ 221۔

لِدُخُولِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ . مکہ میں داخل ہونے کے لیے فخ ❶ جگہ پر غسل کیا تھا۔

وضاحت:...... ❶ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح روایت وہ جسے نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے لیے نہایا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے اسے احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور یہ حدیث صرف اسی کی سند سے مرفوع ملتی ہے۔

30..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ مِنْ أَعْلاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا
نبی کریم ﷺ کا مکہ میں بالائی جانب سے داخل ہونا اور نچلی جانب سے باہر جانا

853۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ آئے تو اس کی بالائی جانب سے داخل ہوئے اور نچلی جانب سے (واپسی کے لیے) باہر نکلے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔

31..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ نَهَارًا
نبی کریم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے تھے

854۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

32..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ
بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ بلند کرنا مکروہ عمل ہے

855۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ ....

---

(853) بخاری: 1577۔ مسلم: 1258۔ ابوداود: 1868.

(854) صحیح: ابن ماجہ: 2941۔ مسند احمد: 2/ 59.

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ؟ فَقَالَ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ .

مہاجر المکی (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ بلند کر سکتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو ہم یہ کرتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانے (کی کراہت) کو ہم صرف شعبہ کی ابوقزعہ سے بیان کردہ روایت سے ہی پہنچانتے ہیں۔ ابوقزعہ کا نام سوید بن حجیر ہے۔

33..... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

طواف کرنے کا طریقہ

856۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔ أَظُنُّهُ۔ قَالَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ .﴾

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مکہ آئے آپ مسجد (حرام) میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام ❶ کیا پھر اپنی دائیں جانب چل دیے (اور پہلے) تین چکروں میں رمل ❷ کیا اور چار چکروں میں (عام چال کے ساتھ) چلے، پھر مقام (ابراہیم) پر آئے تو فرمایا: (ترجمہ) ''تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔'' (البقرہ: 125)، پھر آپ نے دو رکعتیں (اس طرح) پڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان میں تھا۔ پھر آپ دو رکعتیں پڑھنے کے بعد حجر اسود کے پاس آئے اس کا استلام کیا، پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ آیت بھی پڑھی: (ترجمہ) ''بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (البقرہ: 158)

توضیح:...... ❶ حجرِ اسود کو بوسہ دینے، ہاتھ لگانے یا اشارہ کرنے کو استلام کیا جاتا ہے۔ (ع م)

❷ تیز قدموں کے ساتھ ہلکی دوڑ کی طرح چلنے کو رمل کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف پہلے تین چکروں میں ہی مشروع ہے۔ (ع م)

---

(855) ضعیف: ابوداود: 1870۔ نسائی: 2895 .

(856) مسلم: 1218۔ ابوداود: 1905۔ ابن ماجه: 2951۔ نسائی: 2939 .

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

34..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
رمل حجر اسود سے شروع کر کے یہیں ختم ہوگا

857۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں (عام چال) چلے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب (طواف کرنے والا) جان بوجھ کر رمل چھوڑ دے تو اس نے غلط کیا لیکن اس پر کوئی چیز (بطور کفارہ) واجب نہیں ہوتی اور اگر اس نے (پہلے) تین چکروں میں رمل نہیں کیا (تو) باقی چکروں میں رمل نہ کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں: مکہ والوں اور یہاں سے احرام باندھنے والوں پر رمل ضروری نہیں ہے۔

35..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي دُونَ مَا سِوَاهُمَا
استلام صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا ہی ہوتا ہے باقی کونوں کا نہیں

858۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ..........

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا .

ابو الطفیل (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ جس رکن کے پاس سے گزرتے تو اس کا استلام کرتے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: ''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا تھا۔ ❶ تو معاویہ کہنے لگے، بیت اللہ کی کسی چیز کو چھوڑا نہیں جاتا۔

توضیح:...... ❶ رکن یمانی حجر اسود سے پچھلا کونہ ہے اسے صرف ہاتھ لگایا جا سکتا ہے بوسہ نہیں دیا جائے گا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

---

(857) مسلم: 1218۔ ابو داود: 1905۔ (858) بخاری: 1608۔ مسلم: 1269۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ (طواف کرنے والا) حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کونے کا استلام نہ کرے۔

36..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا

نبی کریم ﷺ نے دایاں کندھا ننگا کر کے طواف کیا تھا

859۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ.

ابن یعلیٰ اپنے باپ (سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دایاں کندھا ننگا (1) کر کے بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور آپ کے اوپر ایک چادر تھی۔

توضیح:...... (1) اپنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال کر دایاں کندھا ننگا کر لینے کو اضطباع کہا جاتا ہے یہ حالت صرف طواف کے دوران ہی ہوگی باقی اعمال کے وقت نہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ثوری کی ابن جریج سے بیان کردہ حدیث ہے اور صرف انھی کی سند سے ملتی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عبدالحمید جو جبیر بن شیبہ کے بیٹے ہیں وہ ابن یعلیٰ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور (ان کے باپ) یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ تھے۔

37..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

860۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

عابس بن ربیعہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور (اسے مخاطب ہو کر) کہہ رہے تھے "میں تمھیں بوسہ دے رہا ہوں اور میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا (تو) میں بھی تمھیں بوسہ نہ دیتا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوبکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ

---

(859) حسن: ابوداود: 1883۔ ابن ماجہ: 2954.

(860) بخاری 1507۔ مسلم: 1270۔ ابوداود: 1873۔ ابن ماجہ: 2943۔ نسائی: 2936

دینا مستحب کہتے ہیں۔ اور اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ چھو کر اپنے ہاتھ کو بوسہ دے لے۔ اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو جب اس کے برابر پہنچے تو اس کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہے یہ قول شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

861۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ زُوحِمْتُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

زبیر بن عربی (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے استلام کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کا استلام کرتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ تو اس آدمی نے کہا آپ بتلائیے اگر مجھ پر غلبہ ہو جائے، اگر میں بھیڑ میں آ جاؤں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مگر کو یمن میں (جا کر) رکھو، میں نے نبی ﷺ کو استلام کرتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تھا۔

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ جو زبیر بن عربی ہیں ان سے حماد بن زید روایت کرتے ہیں اور زبیر بن عربی الکوفی ان کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے سماع کیا تھا، ان سے سفیان ثوری اور دیگر ائمہ روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ان سے اور طرق سے بھی مروی ہے۔

38.... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

(سعی میں) صفاء سے شروع کرے مروہ سے نہیں

862۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَأَتَى الْمَقَامَ، فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.﴾

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مکہ آئے تو سات چکروں کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا اور (پھر) مقام ابراہیم پر آ کر آیت (ترجمہ) ''اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔'' (البقرۃ: 125) پڑھی۔ (پھر) مقام ابراہیم کے پیچھے (دو رکعت) نماز پڑھی، پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کا استلام کیا، پھر فرمایا: ''ہم بھی وہیں سے شروع کریں جس جگہ سے اللہ نے شروع کیا ہے'' اور آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) ''بے شک

---

(861) بخاری: 1611۔ نسائی: 2946.

(962) صحیح: تخریج کے لیے دیکھیے حدیث نمبر 856۔

صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے (نشانیاں) ہیں۔"

(البقرہ:158)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر ہی عمل ہے کہ مروہ کی بجائے صفا سے (سعی) شروع کرے۔ اگر صفا کی بجائے مروہ سے شروع کر دیتا ہے تو جائز نہیں ہے اور (پھر) صفا سے ہی شروع کرے۔ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی نہ کرے اسی طرح لوٹ آئے تو اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں: اگر اس نے صفا و مروہ کی سعی چھوڑ دی یہاں تک کہ اپنے شہر واپس آ گیا یہ تو جائز نہیں ہوگا۔ یہ قول شافعی کا ہے۔ وہ (مزید) فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

39..... بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان

863۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ (کا طواف) اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اس لیے کی تھی تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اور اہل علم صفا و مروہ کے درمیان سعی (دوڑنے) کو ہی مستحب کہتے ہیں۔ اگر وہ سعی نہیں کرتا بلکہ صفا و مروہ کے درمیان (عام چال سے) چلتا ہے تو وہ اسے بھی جائز کہتے ہیں۔

864۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.........

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ: أَتَمْشِي فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى، وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

کثیر بن جمہان (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سعی میں (عام چال سے) چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے کہا: آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی میں چل رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں سعی کروں تو یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس پر سعی کرتے (دوڑتے) دیکھا ہے اور اگر

(863) صحيح: بخاري: 1649۔ مسلم: 1266۔ تحفة الاشراف: 5741.

(864) صحيح: ابوداود: 1906۔ ابن ماجه: 2988۔ نسائي: 2976۔ تحفة الاشراف: 7379.

يَمْشِي ، وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ .

میں (عام چال) چلوں تو تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز سعید بن جبیر نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

40..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

سوار ہو کر طواف کرنا

865۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری کے اوپر طواف کیا تو جب آپ رکن (حجرِ اسود) کے پاس پہنچتے (تو) اس کی طرف اشارہ کرتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، ابوالطفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اہلِ علم کی ایک جماعت بغیر عذر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروی کی سعی سوار ہو کر کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ یہ قول امام شافعی کا بھی ہے۔

41..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

طواف کی فضیلت

866۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے (تو) وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے

---

(865) بخاری: 1607۔ مسلم: 1272۔ ابوداود: 1877۔ ابن ماجہ: 2948۔ نسائی: 713.

(866) ضعیف: الکامل: 4/ 1338.

اسی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا قول مروی ہے۔

867۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلِعَبْدِ اللهِ أَخٌ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا

ایوب السختیانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ سعید بن جبیر کے بیٹے عبداللہ کو ان کے باپ سے افضل گردانتے تھے اور ان کا ایک بھائی تھا جس کا نام عبدالملک بن سعد بن جبیر تھا، انھوں نے ان سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

42..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ لِمَنْ يَطُوفُ

جو شخص طواف کرتا ہے تو اس کے لیے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے

868۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهَ..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.))

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو نہ روکو جو رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں بیت اللہ کا طواف کرنا یا نماز پڑھنا چاہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز عبداللہ بن نجیح نے بھی عبداللہ بن باباہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

مکہ میں فجر اور عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: بعض کہتے ہیں کہ صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے اور انھوں نے نبی ﷺ کی اسی حدیث سے دلیل لی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب عصر کے بعد طواف کرے تو سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھے اور اسی طرح جب فجر کے بعد طواف کرے تو سورج طلوع ہونے تک نماز نہ پڑھے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ انھوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا تو نماز نہ پڑھی اور مکہ سے نکل کر ذی طوی میں اترے تو (وہاں) سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھی یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا ہے۔

(867) صحیح الاسناد.

(868) صحیح: ابوداود: 1894۔ ابن ماجہ: 1254۔ نسائی: 585.

43..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ
طواف کی دو رکعتوں میں کیا قراءت کی جائے

869۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُورَتَيِ الْإِخْلَاصِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.﴾

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھیں۔

870۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ.........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ ﴿يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.﴾

جعفر بن محمد اپنے باپ (محمد رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کو پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ (حدیث) عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے روایت کردہ حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ کے واسطے سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف راوی ہے۔

44..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا
ننگے بدن طواف کرنا منع ہے

871۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ؟ قَالَ: بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا، وَمَنْ كَانَ

زید بن اُثیع (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کو کس چیز (کے اعلان کرنے کے حکم) کے ساتھ بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: چار چیزوں کے (حکم کے ساتھ:) جنت میں صرف مسلمان جان ہی جا سکے گا، کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اس سال کے بعد مسلمان اور مشرکین

---

(869) مسلم: 1218۔ ابوداود: 1905۔ ابن ماجه: 3074۔ نسائی: 2963.

(870) صحيح الاسناد مقطوع.

(871) صحيح: مسند احمد: 1/ 79۔ دارمی: 1925.

بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ .

اکٹھے نہیں ہوں گے اور جس کا نبی ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو اس کا معاہدہ اپنی مدت تک رہے گا، اور جس کی مدت مقرر نہیں ہے تو (اس کے لیے) چار مہینے ہیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

872۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَهُ وَقَالَا: زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهَذَا أَصَحُّ .

ابن ابی عمر اور نصر بن علی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ زید بن یثیع صحیح نام ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس میں وہم کیا ہے، انھوں نے زید بن اثیل کہا ہے۔

45..... بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر داخل ہونا

873۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گئے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا (جب) لوٹے تو آپ غم زدہ تھے میں نے آپ سے (یہ بات) کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کعبہ میں داخل ہوا اور میں چاہتا ہوں کہ میں یہ کام نہ کرتا مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تھکا دیا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

46..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا

874۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ: أَنَّ

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی (جب کہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز

---

(872) صحیح .

(873) ضعیف: ابوداود: 2029۔ ابن ماجہ: 3064 .

(874) بخاری: 398۔ مسلم: 1330۔ ابوداود: 3023۔ ابن ماجہ: 3063۔ نسائی: 692 .

النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ. نہیں پڑھی بلکہ ''اللہ اکبر'' کہا تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں اسامہ بن زید، فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کعبہ کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں: کعبہ کے اندر نفل نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ کعبہ کے اندر فرض نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کعبہ کے اندر فرض اور نفل نماز میں کوئی قباحت نہیں ہے کیوں کہ فرضی اور نفلی نماز میں طہارت اور قبلے کا حکم برابر ہے۔

47..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ
کعبہ (کی دیواروں) کو توڑنے کا بیان

875۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ: حَدِّثْنِي بِمَا كَانَتْ تُفْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ- يَعْنِي عَائِشَةَ- فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ.)) قَالَ: فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

اسود بن یزید (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے وہ باتیں بیان کرو جو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے بیان کیا کرتی تھیں تو انھوں نے کہا: انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: اگر تمھاری قوم نے جاہلیت کو نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو گرا دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ راوی کہتے ہیں: جب ابن زبیر حاکم بنے تو انھوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے دو دروازے بنا دیئے۔

48..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ
حجر (حطیم) میں نماز پڑھنا

876۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ میں داخل ہو کر اس میں نماز پڑھوں تو رسول اللہ ﷺ نے میرا

---

(875) بخاری: 1/ 43۔ مسند احمد: 6/ 102۔ ابو یعلی: 4627.

(876) صحیح: ابوداود: 2028۔ نسائی: 2912۔ مسند احمد: 6/ 92.

بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ قَالَ: ((صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ.))

ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم ❶ میں داخل کر دیا اور فرمایا: ''اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو، کیوں کہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہی ہے لیکن تمھاری قوم نے جب کعبہ کو (نئے سرے سے) بنایا تھا تو اس میں کمی کر کے اس (حطیم) کو بیت اللہ سے نکال دیا تھا۔

توضیح:...... ❶ کعبہ کے ساتھ مغربی جانب کچھ جگہ ہے جس کو حطیم یا حجر کہا جاتا ہے گولائی کی شکل میں تقریباً چھ یا سات ہاتھ جگہ کو قریش نے تعمیر نو کے وقت چھوڑ دیا تھا جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر کعبہ کو بنایا تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابو علقمہ یہ علقمہ بن بلال ہیں۔

49..... بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

حجر اسود، رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت

877۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے اترا تھا اور یہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ پھر آدم کے بیٹوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

878۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ.........

يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ''بے شک رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم (کا پتھر) جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ❶ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان روشنی کو مٹا دیا ہے ❷ اور اگر وہ ان کی روشنی کو نہ مٹاتا تو یہ دونوں مشرق اور مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے۔

توضیح:...... ❶ یاقوت: مشہور قیمتی پتھر جو سرخ، نیلا، زرد اور سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ القاموس الوحید: ص 1915

(877) صحیح: نسائی: 2935۔ مسند احمد: 1/ 307۔ ابن خزیمہ: 2733.

(878) صحیح: مسند احمد: 2/ 213۔ حاکم: 1/ 456۔ بیہقی: 5/ 75.

❷ مٹا دینا: خدوخال وصورت بدل دینا اور روشنی ختم کر دینا سب معانی آئے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: القاموس الوحید: ص 1013۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ان کا قول بھی روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے اور وہ حدیث غریب ہے۔

50..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

879۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ہمیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھائی پھر صبح جلدی عرفات کی طرف چلے گئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن مسلم کے حافظے کے بارے میں محدثین کے گفتگو کی ہے۔

880۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی، پھر صبح جلدی عرفات کی طرف چلے گئے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقسم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت کردہ) حدیث کے بارے میں علی بن مدینی یحییٰ سے شعبہ کا قول کا بیان کرتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں اور ان کو شمار بھی کیا اور جو احادیث سعد نے گنی تھیں ان میں یہ حدیث نہیں تھی۔

51..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنًى مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ

منیٰ اسی کے ٹھہرنے کی جگہ ہے جو وہاں پہلے پہنچ جائے

881۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ.........

---

(879) صحیح: ابن ماجہ: 3004۔

(880) صحیح: ابوداود: 1911۔ مسند احمد: 1/ 255۔ دارمی: 1878۔ ابن خزیمہ: 2799۔

(881) ضعیف: ابوداود: 2019۔ ابن ماجہ: 3006۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى؟ قَالَ: ((لَا ، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ .))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے کوئی مکان نہ بنا دیں جو آپ کو سایہ دے سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، منیٰ اسی کے سواری بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچ جائے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

52..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز کو قصر کرنے کا بیان

882۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ .

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں بہت سے لوگوں کے ساتھ اور امن کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ شروع خلافت میں دو رکعتیں ہی پڑھی تھیں۔

علماء نے مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز کو قصر کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں: اہلِ مکہ کے لیے منیٰ میں نماز کو قصر کرنا جائز نہیں ہے صرف وہ جو منیٰ میں مسافر ہے (وہ کر سکتا ہے)۔ یہ قول ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید القطان، شافعی، احمد اور اسحاق کا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ مکہ والوں کو منیٰ میں قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ قول اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا ہے۔

53..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ بِهَا

عرفات میں ٹھہرنے اور وہاں دعا کرنے کا بیان

883۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ۔ مَكَانًا

یزید بن شیبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سیدنا ابومربع الانصاری رضی اللہ عنہ آئے،

---

(882) بخاری: 1083۔ مسلم: 696۔ ابوداود: 1965۔ نسائی: 1445.

(883) صحیح: ابوداود: 1919۔ ابن ماجہ: 3011۔ نسائی: 3011.

يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ: كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ.

عمرو اسے ذرا دور بیان کرتے ہیں: تو وہ کہنے لگے میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد (بن کر آیا) ہوں آپ فرما رہے ہیں: ''تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو، بے شک تم ابراہیم علیہ السلام کی وراثت میں سے ایک ورثے کے اوپر (کھڑے) ہو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، عائشہ، جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مربع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ سے بواسطہ عمرو بن دینار ہی جانتے ہیں۔ اور ابن مربع کا نام یزید بن مربع الانصاری ہے ان کی صرف یہی ایک حدیث ہے۔

884۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ، يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ: نَحْنُ قَطِينُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ.﴾

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں قریش اور ان کے دین کے تابع لوگ جو حمس ❶ کہلاتے تھے۔ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ (کے گھر) کے خادم (یا یہاں رہنے والے) ہیں اور باقی لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری دی: (ترجمہ) ''پھر تم بھی وہیں سے لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں۔'' (البقرہ:199)

توضیح:...... ❶ اپنی بہادری اور شجاعت کی وجہ سے اپنے آپ کو حمس کہلواتے تھے جس کا معنی ہے بہادر جری، شجاع۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اہلِ مکہ حرم کی (حدود) سے باہر نہیں نکلتے تھے جب کہ عرفہ حرم سے باہر ہے اور اہلِ مکہ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ہیں اور اہل مکہ کے علاوہ باقی لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتار دیا (ترجمہ) ''پھر تم بھی وہیں سے لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں۔'' اور حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

54...... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

عرفہ کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے

885۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ

---

(884) بخاری: 4520۔ مسلم: 1219۔ ابوداود: 1910۔ ابن ماجہ: 3018۔ نسائی: 3012۔

بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: ((هَذِهِ عَرَفَةُ، وَهَذَا هُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْئَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ.)) ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: ((هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) ثُمَّ أَفَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِيَ، فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ: ((هَذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَفَيُجْزِءُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((حُجِّي عَنْ أَبِيكِ)) قَالَ: وَلَوَى عُنُقَ الْفَضْلِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: ((رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا)) ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ میں وقوف کیا تو فرمایا: ''یہ عرفہ ہے۔ یہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور عرفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔'' پھر جب سورج غروب ہو چکا تو آپ علیہ السلام وہاں سے لوٹے اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا اور آپ اپنی اسی حالت پر (لوگوں کو) اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے اور لوگ اپنے (جانوروں کو) مار رہے تھے آپ دائیں اور بائیں متوجہ ہو کر فرما رہے تھے: ''اے لوگو! اپنے اوپر سکون واطمینان کو لازم رکھو''، پھر آپ مزدلفہ آئے، وہاں اکٹھی دو نمازیں پڑھائیں جب صبح ہوئی تو آپ نے قزح [1] میں آ کر وقوف کیا اور فرمایا: ''یہ قزح ہے یہ وقوف کی جگہ ہے۔ اور مزدلفہ سارے کا سارا ہی وقوف کی جگہ ہے۔'' پھر آپ لوٹے یہاں تک کہ وادی محسر [2] پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو کوڑا (چابک) مارا اور تیزی کے ساتھ اس نالے کو عبور کیا، پھر آپ ٹھہرے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا، پھر جمرہ پر آ کر اسے کنکر مارے پھر قربانی کی جگہ آئے تو فرمایا: ''یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربانی کی جگہ ہے'' اور خثعم قبیلے کی ایک نوجوان لڑکی نے آپ سے مسئلہ پوچھا، کہنے لگی: میرا باپ بہت بوڑھا ہے، اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج اسے پہنچا ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں تو جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔'' (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فضل کی گردن کو موڑا تو عباس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کی گردن کو کیوں موڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دیکھا تو ان کے اوپر شیطان کی طرف

(885) حسن: ابو داود: 1922۔ ابن ماجہ: 3010۔

((احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَنْهُ لَنَزَعْتُ .))

سے ڈر گیا۔'' (اسی اثناء میں) ایک آدمی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول میں نے سر منڈوانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے آپ نے فرمایا: ''سر منڈوا یا بال کتروا لے کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے کنکر مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے، آپ نے فرمایا: ''(اب) کنکر مار لو۔ کوئی حرج نہیں'' (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: پھر آپ علیہ السلام بیت اللہ آئے اس کا طواف کیا پھر زم زم کے پاس گئے تو فرمایا: ''اے بنو عبدالمطلب اگر یہ ڈر نہ ہو کہ لوگ تمھارے اوپر غالب آ جائیں گے (یعنی بھیڑ کر دیں گے) تو میں بھی (پانی) کھینچتا۔''

توضیح:...... ❶ قزح: مزدلفہ میں اس جگہ کا نام ہے جہاں امام وقوف کرتا ہے۔

❷ محسر: یہ ایک نالے (وادی) کا نام ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ نے ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کیا تھا۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی اسی سند سے ہی ملتی ہے اور دیگر راویوں نے بھی ثوری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

نیز علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ میں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کو جمع کیا جائے اور بعض علماء کہتے ہیں اگر کسی آدمی نے اپنے ٹھکانے پر نماز پڑھ لی ہو اور وہ امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو تو اگر وہ چاہے تو امام کے مطابق دونوں نمازوں کو جمع کر سکتا ہے۔

زید بن علی یہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔

55..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

عرفات سے لوٹنے کا بیان

886- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ: وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وادی محسر میں (سواری کو) دوڑایا اور بشر نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ

(886) مسلم: 1218۔ ابو داود: 1905۔ ابن ماجہ: 3023۔ نسائی: 3054۔

وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ، وَزَادَ فِيهِ أَبُو نُعَيْمٍ: وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، وَقَالَ ((لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا .))

آپ مزدلفہ سے لوٹے تو آپ پر اطمینان تھا اور آپ نے لوگوں کو سکون واطمینان (کے ساتھ چلنے) کا حکم دیا تھا اور ابونعیم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ گٹھلی کے برابر کنکر کے ساتھ رمی کریں اور آپ نے فرمایا: شاید اس سال کے بعد میں تمھیں نہ دیکھ سکوں۔

وضاحت:...... اس بارے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

887۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ .

عبداللہ بن مبارک (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز پڑھی تو ایک اقامت کے ساتھ دو نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے بھی اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔

888۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَى: وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ .

سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) بھی بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: سفیان کی حدیث صحیح ہے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابوایوب، عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سفیان کی سند سے بنسبت اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے زیادہ صحیح ہے۔

نیز علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مزدلفہ سے پیچھے مغرب کی نماز نہ پڑھے، جب مزدلفہ پہنچے تو وہاں ایک اقامت کے

---

(887) بخاری: 1673۔ مسلم: 1288۔ ابوداود: 1926۔ ابن ماجہ: 3021۔ نسائی: 606 .

(888) صحیح: ابوداود: 1930۔ مسند احمد: 1/ 280۔ دارمی: 1526 .

ساتھ دونوں نمازیں پڑھے اور دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔ بعض علماء نے اسی کو پسند کیا ہے اور اسی پر مذہب رکھتے ہیں۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان (مزید) کہتے ہیں: اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھالے اور کپڑے وغیرہ اتار لے، پھر اقامت کہہ کے عشاء کی نماز پڑھ لے۔

کچھ علماء کہتے ہیں کہ مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب وعشاء کو جمع کرے۔ مغرب کی نماز کے لیے اذان دے اور اقامت کہہ کے مغرب کی نماز پڑھے پھر اقامت کہہ کے عشاء کی نماز پڑھے۔ یہی قول امام شافعی کا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحاق سے مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ اور سعید بن جبیر کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سلمہ بن کہیل نے بھی سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔ لیکن ابواسحاق اسے مالک کے بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطے کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

57..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

جس نے امام کو مزدلفہ میں پالیا تو اس نے حج کو پالیا

889۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ، فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَزَادَ يَحْيَى: وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى.

سیدنا عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجد کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ عرفہ میں تھے تو انھوں نے آپ سے (کوئی مسئلہ) پوچھا آپ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا: حج عرفہ (میں وقوف کرنے کا نام) ہے۔ جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے آجائے تو اس نے حج کو پالیا۔ منیٰ کے دن تین ہیں، جو شخص (پہلے) دو دن میں جلدی کر کے چلا گیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو (تیسرے دن) تاخیر کر کے گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، محمد (بن بشار) کہتے ہیں: یحییٰ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو (سواری پر) پیچھے بٹھایا تو اس نے یہ اعلان کیا۔

(889) صحیح: ابوداود: 1949۔ ابن ماجہ: 3015۔ نسائی: 3019.

890۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ۔۔۔ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

سفیان بن عیینہ نے بھی سفیان ثوری سے بواسطہ بکیر بن عطا، سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی اس کے مطابق ہی حدیث بیان کی ہے۔ ابن ابی عمر کہتے ہیں سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: جس حدیث کو سفیان ثوری نے روایت کیا ہے۔ بہت عمدہ حدیث ہے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی عمل ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کا حج رہ گیا اور طلوع فجر کے بعد آنے کا فائدہ نہیں ہوگا وہ اسے عمرہ بنا لے اور اگلے سال حج کرنا پڑے گا۔ یہی قول ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی ہے۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ نے بکیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی طرح روایت کی ہے اور میں نے جارود کو کہتے ہوئے سنا کہ وکیع نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ام المناسک (ارکان حج میں سب سے جامع حدیث) ہے۔

891۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي، وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ أَتَمَّ

سیدنا عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، جب آپ نماز کے لیے نکل رہے تھے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں طے قبیلہ کے پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو بھی خوب دوڑایا اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی ٹیلہ (یا پہاڑ) نہیں چھوڑا جس پر میں کھڑا نہ ہوا ہوں کیا میرا حج ہوگیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس جگہ ہماری نماز میں شریک ہوگیا اور ہمارے ساتھ لوٹنے تک وقوف بھی کر لیا اور اس نے اس سے پہلے ایک دن یا

(890) صحیح: ابوداود: 1949۔ ابن ماجہ: 3015۔ نسائی: 3044۔

(891) صحیح: ابوداود: 1950۔ ابن ماجہ: 3016۔ نسائی: 3039

حَجَّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ .)) رات کو عرفہ میں وقوف بھی کیا تھا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا اور اپنے مناسک بھی ادا کر لیے۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ تفثہ سے مراد ارکان حج اور "میں نے ہر ٹیلے پر وقوف کیا ہے" جب ٹیلہ ریت کا ہوتو اسے "حبل" اور جب پتھروں کا ہوتو اسے "جبل" (پہاڑ) کہا جاتا ہے۔

58..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

کمزوروں ❶ کو مزدلفہ سے رات کو پہلے ہی آگے روانہ کر دینا

892۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سامان (وغیرہ کے قافلے) میں رات کو ہی مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔

توضیح:...... ❶ ان سے مراد عورتیں اور بچے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ام حبیبہ، اسماء بنت ابی بکر اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ساز و سامان کے ساتھ رات کو ہی مزدلفہ میں بھیج دیا تھا، صحیح حدیث ہے (اور) ان سے کئی طرق سے مروی ہے۔ نیز شعبہ نے اس حدیث کو مشاش سے (انھوں نے) عطاء سے بواسطہ ابن عباس، سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اہل کے کمزوروں کو رات کو ہی مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث (کی سند) میں غلطی ہے۔ اس میں مشاش نے فضل بن عباس کا اضافہ کر کے غلطی کی ہے، جب کہ ابن جریج وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے اس میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ مشاش بصری سے شعبہ روایت لیتے ہیں۔

893۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ: ((لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اہل کے کمزوروں کو (پہلے ہی) آگے بھیج دیا تھا اور آپ نے فرمایا: "جب تک سورج نہ نکلے جمرہ کو کنکر نہ مارنا۔"

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی حدیث

---

(892) بخاری: 1677۔ مسلم: 1293۔ ابوداود: 1939۔ ابن ماجہ: 3026۔ نسائی: 3022.

(893) صحیح: ابوداود: 1940۔ ابن ماجہ: 3025۔ نسائی: 3064۔ تحفۃ الاشراف: 6472.

پر عمل ہے ان کے مطابق بچوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے رات کو ہی روانہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے تا کہ وہ منیٰ پہنچ جائیں۔

اکثر علماء حدیث نبوی کے وجہ سے فرماتے ہیں کہ سورج نکلنے تک وہ کنکر نہ ماریں اور بعض نے رات کو ہی کنکر مارنے کی رخصت دی ہے لیکن عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہی ہوگا کہ وہ رمی نہیں کر سکتے، یہ قول سفیان ثوری اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

59..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ ضُحًى
قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکر مارنے کا بیان

894۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت اور اس کے بعد (والے دنوں میں) سورج ڈھلنے کے بعد کنکر مارے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قربانی کے دن کے بعد (والے ایام میں) سورج ڈھلنے کے بعد ہی کنکر مارے۔

60..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے نکلنا ہے

895۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے نکلے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہلِ جاہلیت انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ جب سورج نکل آتا تو (مزدلفہ سے) روانہ ہوتے تھے۔

896۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ:..........

سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ:

عمرو بن میمون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں ٹھہرے

---

(894) مسلم: 1299۔ ابوداود: 1971۔ ابن ماجہ: 3053۔ نسائی: 3063.

(895) صحیح بعدہ: مسند احمد: 1/ 231.

(896) بخاری: 1684۔ ابوداود: 1938۔ ابن ماجہ: 3022۔ نسائی: 3047.

كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوا يَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ، فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

ہوئے تھے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین سورج نکلنے تک روانہ نہیں ہوتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے: اے ثبیر ❶ روشن ہو جا، اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی۔ مخالفت کی پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی طلوع شمس سے پہلے روانہ ہوئے۔

توضیح:...... ❶ مکہ میں پانچ پہاڑ ایسے ہیں جن کو ثبیر کہا جاتا ہے اور جس پہاڑ کا یہاں ذکر ہے۔ یہ مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت دائیں جانب بہت بڑا پہاڑ ہے۔ جب سورج کی روشنی اس پر پڑتی تو مشرکین مزدلفہ سے منیٰ کی طرف نکلتے تھے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

61..... بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِي يُرْمَى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ
جن کنکروں کے ساتھ رمی کی جائے گی وہ کھجور کی گٹھلی کے برابر ہونے چاہئیں

897- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گٹھلیوں کے برابر کنکروں سے جمرات کو مارتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی اپنی ماں ام جندب الازدیہ سے ابن عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمٰن بن عثمان التیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہم کی بھی روایت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم بھی اسی کو اختیار کیا ہے کہ جن کنکروں کے ساتھ رمی کی جائے وہ گٹھلی کے برابر ہوں۔

62..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
سورج ڈھلنے کے بعد کنکر مارنا

898- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

(897) مسلم: 1216- ابوداود: 1905- ابن ماجه: 3023- نسائی: 3054.

(898) صحیح بحدیث جابر: 901: ابن ماجه: 3054- مسند احمد: 1/ 248.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یوم النحر کے بعد) سورج ڈھلنے پر کنکر مارتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

63..... بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

پیدل یا سوار ہو کر جمرات کو کنکر مارنا

899۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ کو کنکر مارے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہم سے بھی مروی روایت ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ بعض علماء نے جمرہ کی طرف پیدل چل کر جانے کو پسند کیا ہے نیز ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرات کی طرف پیدل چل کر جاتے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ کسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اس لیے گئے تھے تا کہ آپ کے فعل کی اقتداء ہو سکتے۔ اور علماء کے نزدیک دونوں احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔

900۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرات کی رمی کرتے تو ان کی طرف پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض نے اسے عبیداللہ سے روایت کیا ہے مرفوع روایت نہیں کی۔ اور اکثر علما کا اسی پر عمل ہے۔ جب کہ بعض کہتے ہیں کہ قربانی کے دن سوار ہو سکتا ہے۔ اور قربانی کے بعد والے دنوں میں پیدل چل کر جائے۔

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے یہ کہا ہے گویا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اتباع کی ہے۔ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

(899) صحيح: ابن ماجه: 3034- مسند احمد: 1/ 232.

(900) صحيح: 1969- مسند احمد: 2/ 114- بيهقى: 5/ 135- من طريق عبدالله بن عمر العمرى بن نافع به.

سے مروی ہے کہ قربانی کے دن آپ نے جہاں جمرہ کو کنکر مارنے تھے وہاں سوار ہو کر گئے اور قربانی کے دن صرف جمرۃ العقبہ کو ہی کنکر مارتے تھے۔

64..... بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ
جمرات کو کنکر کیسے مارے جائیں

901۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِنْ هَاهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) جمرۂ عقبہ پر آئے تو وادی (نالے) کے درمیان میں پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کیا اور دائیں ابرو کے برابر کنکریاں مارنے لگے پھر سات کنکریاں ماریں (اور) ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں! یہیں سے اس ذات نے کنکر مارے تھے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں ہناد نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں وکیع نے مسعودی سے اسی سند کے ساتھ ایسے ہی روایت کی ہے۔

اس مسئلہ میں فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی نالے کے درمیان سے سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے، بعض علماء رخصت دیتے ہیں کہ اگر نالے کے درمیان سے کنکر مارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے پھینک سکتا ہو پھینک دے اگرچہ وہ نالے کے درمیان میں نہ ہی ہو۔

902۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جمرات کی رمی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔“

---

(901) بخاری: 1747۔ مسلم: 1296۔ ابوداود: 1974۔ ابن ماجہ: 3030۔ نسائی: 3070.

(902) ضعیف: ابوداود: 1888۔ مسند احمد: 6/ 64۔ دارمی: 186.

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

65..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات کی رمی کے وقت لوگوں کو دھکے دینا منع ہے

903۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ.........

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ.

سیدنا قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی کے اوپر (بیٹھ کر) جمرات کو رمی کرتے ہوئے دیکھا، (وہاں پر) نہ (جانوروں کو) مارنا تھا نہ دھکے دینا اور نہ ہی ہٹو بچو تھا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور صرف اسی سند سے اس کی پہچان ہوئی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ راوی ہے۔

66..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

اونٹ اور گائے میں شریک ہونا

904۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مل کر) گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور اونٹ کی بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر، ابوہریرہ، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے اونٹ اور گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے جائز سمجھتے ہیں۔ یہ قول سفیان ثوری، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا ہے۔ نیز ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ دس کی طرف سے (ہوسکتا) ہے۔ اسحاق اس کو دلیل بنا کر اسی کے قائل ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث صرف ایک ہی سند سے مروی ہے۔

---

(903) صحیح: ابن ماجه: 3035۔ نسائی: 3061.

(904) مسلم: 1318۔ ابوداود: 2807۔ ابن ماجه: 3132۔ نسائی: 4393.

905۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُورِ عَشَرَةً.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی (تو) ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حسین بن واقد کی بیان کردہ ہے۔

67..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشْعَارِ الْبُدْنِ
قربانی کے اونٹ کا اشعار کرنا

906۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَأَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں (قربانی کے جانور کے گلے میں) جوتے باندھے اور قربانی کے جانور کے دائیں جانب اشعار ❶ کیا اور اس سے خون صاف کیا۔

توضیح:...... ❶ بیت اللہ میں جانے والے اونٹ کی کوہان کے دائیں کنارے کو نیزے وغیرہ سے زخمی کر کر خون کو وہاں پر مل دینے کو اشعار کہا جاتا ہے، تاکہ راستے میں ڈاکو وغیرہ انھیں نہ چھینیں اور اگر وہ اونٹ راستہ بھول جائیں تو انھیں بیت اللہ پہنچا دیا جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحسان الاعرج کا نام مسلم ہے۔ نیز نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے، وہ بھی اشعار کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

(ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یوسف بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ جب وکیع نے اس حدیث کو روایت کیا تو کہنے لگے: اس بارے میں اہل رائے کے قول کو نہ دیکھو، یقیناً اشعار سنت اور ان کا قول بدعت ہے۔ (ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم وکیع کے پاس تھے کہ انھوں نے اپنے پاس (بیٹھے ہوئے) اہل الرائے میں سے ایک آدمی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اشعار کیا ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ اس آدمی نے کہا: ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے اشعار کو مثلہ کہا ہے (سائب) کہتے ہیں: میں نے دیکھا وکیع کو بہت غصہ آ گیا

---

(905) صحیح: ابن ماجه: 3131۔ نسائی: 4392۔ مسند احمد: 1/ 275۔

(906) مسلم: 1243۔ ابوداود: 1752۔ ابن ماجه: 3097۔

اور فرمانے لگے: میں تمھیں کہہ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نے کہا!! تم اسی بات کے حق دار ہو کہ تمھیں قید کر دیا جائے اور جب تک اس قول سے رجوع نہ کرو باہر نہ نکالا جائے۔

68..... بَابُ اِشْتِراءِ الْهَدْيِ

قربانی خریدنا

907۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قدید جگہ سے قربانی خریدی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری سے صرف یحییٰ بن یمان کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اور نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے قدید سے (قربانی) خریدی تھی۔ ترمذی فرماتے ہیں: یہ (بات) زیادہ صحیح ہے۔

69..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

مقیم آدمی کا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنا

908۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے تھے، پھر نہ آپ نے احرام باندھا اور نہ ہی اپنے کپڑے (پہننا) چھوڑے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آدمی جانور کو ہار ڈال دے اور وہ حج کرنا چاہتا ہو تو اس پر کپڑے اور خوش بو وغیرہ بغیر احرام باندھے حرام نہیں ہوتے جب کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ جب آدمی نے جانور کے گلے میں ڈال دیا ہے تو اس پر وہی کام واجب ہو جاتے ہیں جو احرام والے پر ہوتے ہیں۔

70..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

بکری کو ہار ڈالنا

909۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

---

(907) ضعيف الاسناد: ابن ماجه: 3102.

(908) بخاری: 1696۔ مسلم: 1321۔ ابوداود: 1757۔ ابن ماجه: 3094۔ نسائی: 2775.

عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے لیے (خریدی ہوئی) تمام بکریوں کے ہار بناتی تھی، پھر آپ محرم بھی نہیں بنتے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم بکریوں کو ہار ڈالنا درست کہتے ہیں۔

71...... بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

جب بیت اللہ کی طرف لے جایا جانے والا جانور مرنے کے قریب ہو تو اس کا کیا کیا جائے

910۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: ((انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوهَا.))

ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قربانی کا جانور جو مرنے کے قریب ہو جائے میں اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ذبح کر دو، پھر اس کا جوتا اس کے خون میں ڈبو دو پھر اس کے اور لوگوں کے درمیان سے راستہ چھوڑ دو تاکہ وہ اسے کھا لیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں ابو قبیصہ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ناجیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہدی کا جانور جب مرنے کے قریب ہو تو (ذبح کر کے) نہ وہ خود کھائے اور نہ ہی اس کے قافلے والے ساتھی کھائیں، بلکہ وہ اسے چھوڑ دے تاکہ عام لوگ کھا لیں اور قربانی اس کی طرف سے ہو گئی۔ شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اگر اس نے اس سے کچھ کھا لیا تو کھانے کے مطابق جرمانہ دے گا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ جب کوئی نفل قربانی کے جانور سے گوشت کھا لیتا ہے تو جس نے کھایا ہے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ (یعنی قیمت ادا کرے گا)

72...... بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبُدْنَةِ

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

911۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

---

(909) بخاری: 1701۔ مسلم: 1321۔ ابو داود: 1755۔ ابن ماجہ: 3096۔ نسائی: 2785.

(910) صحیح: ابو داود: 1762۔ ابن ماجہ: 3106.

(911) بخاری: 1690۔ مسلم: 1323۔ ابن ماجہ: 3104۔ نسائی: 2800.

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ((ارْكَبْهَا)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((ارْكَبْهَا وَيْحَكَ)) أَوْ ((وَيْلَكَ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے اس سے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: ''افسوس ❶ تمھارے اوپر! اس پر سوار ہو جاؤ۔''

توضیح:...... ❶ راوی کو شک ہے کہ وَيْلَكَ کا لفظ کہا یا وَيْحَكَ ان دونوں الفاظ کا مطلب ہوتا ہے تمھاری بربادی یا خرابی ہو، یہ عام بولا جانے والا لفظ ہے حقیقی معنی اور بددعا مراد نہیں لیا جاتا بلکہ بطور ڈانٹ یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابو ہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے علماء کی ایک جماعت کے لوگ ضرورت کے پیش نظر قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ قول شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض کہتے ہیں مجبوری کے علاوہ اس پر سواری نہ کرے۔

73...... بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

سر کے بال کس طرف سے منڈوانا شروع کرے

912۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمَى النَّبِيُّ ﷺ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ: ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو رمی کی اور قربانی کو ذبح کرایا، پھر آپ نے (بال) مونڈنے والے کے سامنے اپنے سر کی دائیں جانب کی، اس نے بال مونڈے تو آپ نے وہ (بال) ابوطلحہ کو دے دیئے پھر آپ نے بائیں جانب اس کے آگے کی اس نے بال اتارے تو آپ نے فرمایا: ''انھیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ رحمہ اللہ کہتے:) ہمیں ابن ابی عمر نے بھی بواسطہ سفیان بن عیینہ، ہشام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(912) مسلم: 1305۔ ابوداود: 1981۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

74..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

بال منڈوانے اور کتروانے کا بیان

913۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ)) مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِينَ .))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوائے اور آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے بھی بال منڈوائے اور بعض نے بال کتروائے، ابن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: "اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے" ایک یا دو مرتبہ یہ کہا، پھر کہا: "بال کتروانے والوں پر بھی۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، ابن ام الحصین، مارب، ابوسعید، ابومریم، حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے آدمی کے لیے سر منڈوانے یا بال کتروانے کو پسند کرتے ہیں، ان کے مطابق یہ جائز ہے۔ سفیان ثوری شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

75..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کو بال منڈوانا منع ہے

914۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔

915۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ .

(ابوعیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن بشار نے (انھیں) ابوداود نے بواسطہ ہمام، خلاس سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

---

(913) بخاری: 1726۔ مسلم: 1301۔ ابوداود: 1979۔ ابن ماجه: 3044 .

(914) ضعیف: نسائی: 5049 .

(915) ضعیف: تحفة الاشراف: 18617 .

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اضطراب ہے اور یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بواسطہ قتادہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈوانے سے منع کیا نیز علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عورت بال نہ منڈوائے بلکہ بال کتروالے۔

76..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

جو شخص قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا دے یا کنکر مارنے سے پہلے قربانی کر لے

916۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَقَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ: نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کہنے لگا میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے'' اور دوسرے آدمی نے سوال کیا کہنے لگا: میں نے کنکر مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، جابر، ابن عباس، ابن عمر اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے نیز احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔
• بعض علماء کہتے ہیں کہ جب حج کے کسی رکن کو دوسرے رکن سے پہلے کر لے تو اس پر دم (قربانی بطورِ کفارہ) واجب ہے۔

77..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوش بو لگانا

917۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف

(916) بخاری: 83۔ مسلم: 1306۔ ابوداود: 2014۔ ابن ماجہ: 3051۔

(917) بخاری: 1539۔ مسلم: 1189۔ ابوداود: 1745۔ ابن ماجہ: 2926۔ نسائی: 1745۔

بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

کرنے سے پہلے ایسی خوش بو لگائی جس میں کستوری بھی (شامل) تھی۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ احرام والا قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور قربانی ذبح کر کے سر منڈاوا لے، بال کتروا لے تو بیویوں کے علاوہ اس پر حرام ہونے والی ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے لیے بیویوں اور خوش بو کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے کچھ علماء بھی یہی مذہب رکھتے ہیں۔ نیز اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

78..... بَابُ مَا جَاءَ مَتَى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

حج میں تلبیہ کب منقطع ہوتا ہے

918- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے پیچھے بٹھایا پھر آپ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہتے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حج کرنے والا جمرہ (عقبہ) کی رمی کرنے تک تلبیہ منقطع نہ کرے۔ نیز امام شافعی،، احمد، اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

79..... بَابُ مَا جَاءَ مَتَى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ میں تلبیہ کب منقطع ہوگا

919- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ- يَرْفَعُ الْحَدِيثَ: أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجر اسود کا استلام کر کے تلبیہ کہنے سے رک

---

(918) بخاری: 1543- مسلم: 1281- ابوداود: 1815- ابن ماجه: 3040- نسائی: 3020.

(919) (ضعیف) ابوداود: 1817- ابن خزیمه: 2697- بیهقی: 5/ 105.

اسْتَلَمَ الْحَجَرَ. جاتے تھے۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور اکثر علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کے استلام تک تلبیہ منقطع نہ کرے۔

بعض کہتے ہیں کہ جب مکہ کے گھروں تک پہنچے تو تلبیہ ختم کر دے لیکن عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہوگا۔ سفیان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

80..... بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ
رات کے وقت طواف زیارت کرنا

920۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ.

سیدنا ابن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک موخر کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز بعض علماء نے طوافِ زیارت کو رات تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے اور بعض نے قربانی کے دن طواف زیارت کرنے کو مستحب کہا ہے اور بعض نے وسعت دی ہے کہ اسے منیٰ کے آخری دن تک بھی موخر کر سکتا ہے۔

81..... بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ
وادی ابطح میں اترنے کا بیان

921۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ابطح [1] میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

توضیح:...... [1] ابطح: اس کا لفظی معنی ہوتا ہے دامنِ کوہ، وادی محصب جہاں پر خیف بنی کنانہ ہے۔ اسے ابطح کہتے ہیں اور اس جگہ اترنے کو تحصیب کہا جاتا ہے۔ یہاں اترنا ارکان حج میں سے نہیں ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں عائشہ، ابورافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق سے بواسطہ عبداللہ بن عمر ہی جانتے ہیں۔ نیز بعض علماء نے ابطح میں اترنے کو مستحب کہا ہے واجب نہیں ہے جو چاہے یہ کام کرے۔

---

(920) شاذ: ابوداود: 2000۔ ابن ماجہ: 3059۔

(921) مسلم: 1310۔ ابن ماجہ: 3069

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابطح میں اترنا ارکان حج میں سے نہیں ہے۔ یہ تو صرف ایک جگہ ہے جہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

922۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ محصب میں پڑاؤ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک منزل تھی جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابطح میں پڑاؤ کرنے کو تحصیب کہتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

82..... بَابُ مَنْ نَزَلَ الْأَبْطَحَ
جو ابطح میں اترے (اس کی دلیل)

923۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں تو اس لیے اترے تھے کیوں کہ یہاں سے روانگی آسان تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ہمیں ابن ابی عمر بھی نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

83..... بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ
بچے کے حج کا بیان

924۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی، کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(922) بخاري: 1766۔ مسلم: 1312.

(923) بخاري: 1765۔ مسلم: 1311۔ ابوداود: 2008۔ ابن ماجه: 3067.

(924) صحيح: ابن ماجه: 2910۔ بيهقي: 5/ 156.

پکارے لیکن تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا اس کے لیے مکروہ ہے۔

85..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ
بوڑھے شخص اور میت کی طرف سے حج کرنا

928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ: ((حُجِّي عَنْهُ.))

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت کہنے لگی: اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ کے فریضہ حج نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہیں وہ اونٹ کی پشت پر بیٹھ نہیں سکتے (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے حج کرلو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، بریدہ، حصین بن عوف، ابو رزین العقیلی سودہ بنت زمعہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ حصین بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ نیز اسی طرح ابن عباس سے سنان بن عبداللہ الجہنی کے واسطے کے ساتھ ان کی پھوپھی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عباس بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس مسئلہ میں سب سے صحیح روایت وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل بن عباس کے واسطے کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ محمد (البخاری رحمہ اللہ) مزید فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ اور دیگر راویوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہو پھر مرسل کر کے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر دی ہو اور جس سے سنا ہو اس کا نام نہ ذکر کیا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے حج ہوسکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس نے وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو اس کی طرف سے حج کیا جائے گا۔ اور بعض نے زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنے کی بھی رخصت دی ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت ہو کہ وہ حج نہ کر سکے۔ یہ قول ابن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا بھی ہے۔

---

(928) بخاری: 1513۔ مسلم: 1334۔ ابو داود: 1809۔ ابن ماجہ: 2909۔ نسائی: 2634۔

پکارے لیکن تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا اس کے لیے مکروہ ہے۔

85..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ
بوڑھے شخص اور میت کی طرف سے حج کرنا

928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ.........

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ: ((حُجِّي عَنْهُ.))

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت کہنے لگی: اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ کے فریضہ حج نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہیں وہ اونٹ کی پشت پر بیٹھ نہیں سکتے (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے حج کرلو۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں علی، بریدہ، حصین بن عوف، ابورزین العقیلی سودہ بنت زمعہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ حصین بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ نیز اسی طرح ابن عباس سے سنان بن عبداللہ الجہنی کے واسطے کے ساتھ ان کی پھوپھی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عباس بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اس مسئلہ میں سب سے صحیح روایت وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل بن عباس کے واسطے کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ محمد (البخاری رحمہ اللہ) مزید فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ اور دیگر راویوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہو پھر مرسل کر کے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردی ہو اور جس سے سنا ہو اس کا نام نہ ذکر کیا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے حج ہوسکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس نے وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو اس کی طرف سے حج کیا جائے گا۔ اور بعض نے زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنے کی بھی رخصت دی ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت ہو کہ وہ حج نہ کر سکے۔ یہ قول ابن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا بھی ہے۔

---

(928) بخاری: 1513۔ مسلم: 1334۔ ابوداود: 1809۔ ابن ماجہ: 2909۔ نسائی: 2634۔

86..... بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے حج کرنا

929۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا.))

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ (بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے (اور) وہ حج نہیں کر سکی، کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔“

وضاحت:...... (امام ترمذی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

87..... بَابُ مِنْهُ

اسی مسئلہ کے متعلق بیان

930۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ......

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ.))

سیدنا ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج اور عمرہ (کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی سواری کرنے کی (تو نبی ﷺ نے) فرمایا: ”تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے صرف اسی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کرسکتا ہے۔ اور ابورزین العقیلی کا نام لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ ہے۔

88..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

کیا عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

931۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

---

(929) مسلم: 1149۔ ابوداود: 2877.

(930) صحیح: ابوداود: 1810۔ ابن ماجہ: 2906۔ نسائی: 2637.

(931) ضعیف الاسناد: مسند احمد: 3/ 316۔ ابویعلی: 1938۔ ابن خزیمۃ: 3068.

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ((لَا، وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں اور تم عمرہ کر لو تو بہت افضل ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں کہ عمرہ واجب نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے (حج اور عمرہ) دونوں حج ہیں قربانی کا دن حج اکبر اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرہ سنت ہے اور ہمارے علم میں کوئی ایک (عالم) بھی ایسا نہیں ہے جس نے اسے چھوڑنے کی رخصت دی ہو۔ اور نہ ہی کوئی چیز ثابت ہے جس سے پتہ چلے کہ یہ نفل ہے۔ نیز فرماتے ہیں: جو حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے اس کی سند ضعیف ہے جس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہو سکتی اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے واجب کہتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ساری بات امام شافعی رحمہ اللہ کی ہے۔

89..... بَابُ مِنْهُ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے

932۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ اور اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو نبی ﷺ نے اس کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا کہ قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہے یعنی حج کے مہینوں کے اندر عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ آدمی صرف حج کے مہینوں میں ہی حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔ اور حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے بہت سے علماء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

90..... بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

عمرہ کی فضیلت

933۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(932) صحیح: ابو داود: 1790۔ نسائی: 2815۔ مسند احمد: 1/ 253۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

91..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کرنا

934- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ .

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم ❶ سے عمرہ کروائیں۔

توضیح: ...... ❶ حرم سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آج یہاں پر مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے۔ یہیں پر حدود حرم ختم ہوتی ہے۔ (ع م)

92..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

جعرانہ سے عمرہ کرنا

935- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ..........

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ، طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ .

سیدنا محرش الکعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جعرانہ سے عمرہ کی نیت کے ساتھ نکلے (اور) رات کو ہی مکہ میں داخل ہوئے (اور) اپنا عمرہ مکمل کیا، پھر رات کو ہی (مکہ سے) نکلے اور جعرانہ میں صبح کی جیسے رات بھی وہیں گزاری ہو، پھر جب اگلی صبح سورج ڈھل گیا (تو) سرف کے درمیان میں جہاں دو راستے جمع ہوتے ہیں وہاں آئے اس لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پوشیدہ رہا۔

وضاحت: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور محرش الکعبی کی اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اور حدیث ہم نہیں جانتے۔

---

(933) بخاری: 1773- مسلم: 1349- ابن ماجہ: 2888- نسائی: 2622 .

(934) بخاری: 1784- مسلم: 1212- ابوداود: 1995- ابن ماجہ: 299 .

(935) صحیح: ابوداود: 1996- نسائی: 2863 .

93..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

رجب میں عمرہ کرنا

936۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ.........

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ، تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ.

عروہ (رحمہ اللہ) روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: رجب میں (یہ سن کر) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ کیا وہ یعنی ابن عمران کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے (اور) میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرمار ہے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے سماع نہیں کیا۔

937۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔

94..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

ذوالقعدہ کے عمرے کا بیان

938۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ هُوَ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کیا تھا۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

---

(936) بخاری: 1776۔ مسلم: 1255۔ ابن ماجہ: 2998۔

(937) بخاری: 3/ 3۔ مسلم: 4/ 61۔ مسند احمد: 2/ 70۔

(938) صحیح: بخاری: 1781۔ مسند احمد: 4/ 298۔ ابو یعلی: 166۔

95..... بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کے عمرے کا بیان

939۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ..........

عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً .))

سیدہ ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں (کیا جانے والا) عمرہ حج کے برابر ہے۔''

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس، جابر، ابوہریرہ، انس اور وہب بن خنبش رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں امام ترمذی کہتے ہیں: ان کو ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے، بیان اور جابر؛ شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ روایت ہے وہب بن خنبش سے جب کہ داود الاودی؛ شعبی سے ہرم بن خنبش ذکر کرتے ہیں اور وہب زیادہ صحیح ہے۔

نیز اس سند کے ساتھ ام معقل رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن غریب ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکا ہے کہ رمضان میں (کیا جانے والا) عمرہ حج کے برابر ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں: اس کا مطلب ویسے ہی ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔''

96..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرَجُ

جو شخص احرام باندھنے کے بعد زخمی یا لنگڑا ہو جائے

940۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ..........

حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى .)) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا: صَدَقَ .

سیدنا حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو اس کا احرام کھل گیا اور اس کے ذمہ اور حج واجب ہوگا۔'' (عکرمہ) کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا: (حجاج نے) سچ کہا ہے۔

وضاحت:...... (ابوعیسیٰ فرماتے ہیں:) ہمیں اسحاق بن منصور نے بھی بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، سیدنا حجاج سے اس طرح بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

---

(939) صحیح: ابوداود: 1988۔ مسند احمد: 6/ 375.

(940) صحیح: ابوداود: 1862۔ ابن ماجہ: 3077۔ نسائی: 2860.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بہت سے راویوں نے حجاج الصواف سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے، جب کہ معمر اور معاویہ بن سلام نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عکرمہ سے بواسطہ عبداللہ بن رافع حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حجاج الصواف نے اپنی حدیث (کی سند) میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ اور حجاج (الصواف) محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ راوی ہے۔ محمد (البخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (ابو عیسیٰ کہتے ہیں:) ہمیں عبد بن حمید نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبدالرزاق نے (وہ کہتے ہیں:) ہمیں معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے (انھوں نے) عکرمہ سے بواسطہ عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح سے حدیث بیان کی ہے۔

97..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
حج میں کوئی شرط لگانا

941۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَتْ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولِي: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول میں حج کرنا چاہتی ہوں کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" وہ کہنے لگیں: میں کیسے کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم کہو: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، زمین میں میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے۔"

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر، اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہن سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اسی پر عمل کرتے ہوئے حج میں شرط کو درست سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں: اگر وہ شرط لگا لیتا ہے تو بیماری یا عذر کی وجہ سے احرام کھول کر احرام سے نکل سکتا ہے۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا ہے۔

جب کہ بعض حج میں شرط لگانے کو درست نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں: اگر وہ شرط لگا بھی لے تو اپنے احرام سے نہیں نکل سکتا ان کے مطابق وہ شرط نہ لگانے والی کی طرح ہی ہے۔

---

(941) مسلم: 1208۔ ابو داود: 1776۔ ابن ماجہ: 2938۔ نسائی: 2766۔

98..... بَابُ مِنْهُ

اسی سے پیوستہ بیان

942۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

سالم (رحمہ اللہ) اپنے باپ (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط لگانے کا انکار کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کیا تمھیں اپنے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے!!

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

99..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے

943۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَلَا إِذًا.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو منیٰ کے دنوں میں حیض آ گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے؟'' لوگوں نے کہا: انھوں نے طواف افاضہ ❶ کر لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر کچھ نہیں ہوتا۔

توضیح:...... ❶ طواف زیارت کو ہی طواف افاضہ کیا جاتا ہے، جو جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب طواف افاضہ کر لے پھر حائضہ ہو جائے تو وہ جا سکتی ہے اس پر کچھ بھی (کفارہ وغیرہ) واجب نہیں ہے، ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

944۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

---

(942) بخاری: 1810۔ نسائی: 2769.

(943) بخاری: 328۔ مسلم: 1328۔ ابوداود: 2003۔ ابن ماجہ: 3072۔ نسائی: 391.

(944) صحیح: ابن ماجہ: 3071۔ حاکم: 1/ 469۔ طبرانی فی الکبیر: 13393.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ، وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص بیت اللہ کا حج کرے تو وہ آخر میں بیت اللہ ❶ سے ہو کر جائے، سوائے حائضہ عورتوں کے رسول اللہ ﷺ نے ان کو رخصت دی ہے۔

توضیح:...... ❶ اس سے مراد طوافِ وداع ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

100..... بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

حائضہ عورت کون کون سے مناسک حج پورے کرے

945۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حِضْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا تو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کروں۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج پورے کرے گی نیز یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

945۔ (م)۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرَ.))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے، احرام باندھے اور تمام مناسک پورے کرے لیکن پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔“

101..... بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

حج یا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ سب سے آخر میں بیت اللہ سے ہو کر (طواف کر کے) آئے

946۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ

---

(945) صحیح: ابوداود: 1778۔ ابن ماجہ: 2963۔ نسائی: 2741.

(945م) صحیح: ابو داؤد: 1744۔ مسند احمد: 1/ 364.

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ.........

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.)) فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ، سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ.

سیدنا حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس (اللہ کے) گھر کا حج یا عمرہ کرے تو وہ آخر میں بیت اللہ (خانہ کعبہ) سے ہو کر آئے۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو اپنے ہاتھوں کی وجہ سے زمین پر گر ❶ پڑے تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا لیکن ہمیں نہیں بتایا۔

توضیح:...... ❶ یعنی تم نے بہت غلط اور برا کام کیا یہ جملہ کسی کو شرمندہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور بہت سے راویوں نے بھی حجاج بن ارطاۃ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ لیکن اسی سند سے بعض نے حجاج کے مخالف بھی روایت کی ہے۔

102..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا

حج قران کرنے والا ایک ہی طواف کرلے

947۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو ملایا تو ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

وضاحت:...... اس مسئلہ میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قران کرنے والا ایک ہی طواف کرے۔ یہ قول امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی ہے۔ لیکن نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرے۔ یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے۔

948۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ....

---

(946) منکر بهٰذا اللفظ۔ صحیح بمعنه دون قوله ((اَوْ اعتمر)) السلسلة الضعيفه: 4585۔ ابوداود: 2004۔ مسند احمد: 3/ 416.

(947) مسلم: 1215۔ ابوداود: 1895۔ ابن ماجه: 2972۔ نسائی: 2986.

(948) صحیح: مسند احمد: 2/ 67۔ دارمی: 1851۔ ابن ماجة: 2975۔ ابن خزیمة: 2745.

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے ایک طواف اور ایک سعی ہی کافی ہے یہاں تک کہ ان دونوں سے اکٹھا احرام کھول دے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ صرف دراوردی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، جب کہ دیگر کئی راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

103..... بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

مہاجر آدمی مناسک حج ادا کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہرے

949۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ..........

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ۔ يَعْنِي مَرْفُوعًا۔ قَالَ: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا

سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ مہاجر آدمی مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہرے۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس سند کے ساتھ اور طرق سے بھی مرفوع مروی ہے۔

104..... بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ سے لوٹتے وقت کیا کہے

950۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب جنگ، حج یا عمرہ سے لوٹتے تو کسی بھی بلند ❶ جگہ یا چوٹی پر چڑھتے وقت تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر کہتے، اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، اس کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہم) لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سیر سے

---

(949) بخاری: 3933۔ مسلم: 1352۔ ابوداود: 2022۔ ابن ماجہ: 1073۔ نسائی: 1454۔

(950) بخاری: 1797۔ مسلم: 1344۔ ابوداود: 2770۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .))

لوٹنے والے (اور) اپنے رب کی حمد کرنے والے (ہیں)۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔

توضیح:...... ❶ فَدْ فَدْ: کسی بھی بلند اور سخت جگہ کو کہتے ہیں۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں براء، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

105..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم آدمی اگر اپنے احرام میں فوت ہو جائے

951۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ سَقَطَ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ يُلَبِّي .))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے اونٹ سے گرا، اس کی گردن ٹوٹ گئی، وہ مر گیا اور وہ محرم (احرام میں) تھا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے اس کے ہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کے سر کو مت ڈھانپنا۔ بے شک یہ قیامت کے دن (جب) اٹھایا جائے گا تو تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ نیز سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ جب محرم آدمی فوت ہو جائے (تو) اس کا احرام ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ بھی ایسے ہی کیا جائے گا جیسے عام آدمی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

106..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

محرم کی آنکھیں خراب ہوں تو وہ ایلوے کا لیپ کر سکتا ہے

952۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.........

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

نبیہ بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن

(951) بخاری: 1265۔ مسلم: 1206۔ ابوداود: 3238۔ ابن ماجہ: 3084۔ نسائی: 1904.

(952) مسلم: 1204۔ ابوداود: 1838۔ نسائی: 2711.

مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ.))

معمر رحمہ اللہ کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور وہ احرام میں تھے تو انھوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا، انھوں نے فرمایا: ان پر ایلوے ❶ کا لیپ کرلو میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کا تذکرہ کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''اس پر ایلوے کا لیپ کرلو۔''

توضیح:...... ❶ الصَبِر ، ایلوا: ایک کڑوے پودے کا عرق۔ القاموس الوحید: ص 909۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم عمل کرتے ہوئے محرم آدمی کے لیے ایسی دوا کے استعمال میں حرج نہیں سمجھتے جس میں خوش بو نہ ہو۔

107..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

محرم اگر دوران احرام سر منڈوا دے تو اس پر کیا (کفارہ) لازم ہے

953۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ- وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ- أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً)) قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: ((أَوْ اذْبَحْ شَاةً.))

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ احرام کی حالت میں مکہ داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھے اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ❶ ان کے چہرے پر گر رہی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں تمھارے سر کے کیڑے تکلیف دے رہے ہیں۔'' انھوں نے کہا: جی ہاں، (نبی ﷺ نے) فرمایا: سر منڈوا دو اور ایک فرق چھ مسکینوں کے درمیان (تقسیم کر کے انہیں) کھلا دو۔'' اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے'' یا تین روزے رکھ لو یا ایک قربانی دے دو''۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): ''یا بکری ذبح کر دو۔''

توضیح:...... ❶ قمل: قاف پر زبر اور میم ساکن کے ساتھ۔ جوئیں۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ اور دیگر لوگوں میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوا دے یا ایسے کپڑے پہن لے جو احرام میں پہننے جائز نہیں ہیں یا

---

(953) بخاری: 1814 مسلم: 1201- ابوداود: 1856، 1860 - ابن ماجہ: 3079- نسائی: 2851.

خوش بولگالے تو اس پر نبی ﷺ سے مروی کفارہ لازم ہوگا۔

108..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا
چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن کنکریاں مارلیں ایک دن چھوڑ دیں

954۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا.

ابوالبداح بن عدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چرواہوں ❶ کو رخصت دی تھی کہ ایک دن کنکر مارلیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

توضیح:...... ❶ الرعاء: راعی کی جمع ہے۔ جانور، مویشی چرانے والے۔ یہ لفظ قرآن میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور مالک بن انس نے بھی عبداللہ بن ابی بکر سے ان کے باپ کے واسطے کے ساتھ ابوالبداح بن عاصم بن عدی سے اور انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ مالک کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ نیز علماء کی ایک جماعت نے چرواہوں کو ایک دن کنکر مار کر ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی ہے۔ شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔

955۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا۔ قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا: ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ.

ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو منیٰ میں رات نہ گزارنے کی اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن رمی کرلیں پھر یوم النحر کے بعد والے دو دن دن کی رمی کو جمع کر کے ایک دن میں رمی کرلیں۔ امام مالک کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''پہلے دن کرلیں پھر وہاں سے کوچ کرنے کے دن رمی کرلیں۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی عبداللہ بن ابی بکر سے

(954) صحیح: ابوداود: 1976۔ ابن ماجہ: 3036۔ نسائی: 3068۔

(955) صحیح: ابوداود: 1975۔ ابن ماجہ: 3037۔ نسائی: 3069۔

بیان کردہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

109..... بَابُ اِهْلَالِ الرَّجُلِ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح تلبیہ پکارنا

956- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ مَعِي هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ .))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ یمن سے (واپس) نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے تلبیہ کیسے کہا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے ایسے ہی تلبیہ کہا (یعنی حج کی نیت کی) جیسے رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

110..... بَابُ مَا جَاءَ فِي يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
بڑے حج کے دن کا بیان

957- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ: ((يَوْمُ النَّحْرِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ”بڑے حج کے دن“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(وہ) قربانی کا دن ہے۔“

958- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

وضاحت:...... راوی نے اس حدیث کو مرفوع ذکر نہیں کیا اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ نیز ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کئی حفاظ راویوں نے اسی طرح ہی ابواسحاق سے بواسطہ حارث، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے

---

(956) بخاری: 1558۔ مسلم: 1250۔

(957) صحیح۔ (958) صحیح: دیکھیے پچھلی حدیث۔

موقوفاً روایت کی ہے۔ شعبہ روایت کرتے وقت ابواسحاق سے بواسطہ عبداللہ بن مرہ، حارث کے ذریعے علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

111..... بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ
(حجر اسود اور رکن یمانی) دونوں رکنوں کو چھونے کا بیان

959۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ..........

عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً.))

ابن عبید بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں رکنوں کے پاس کھڑے ہوتے تھے (اور) میں نے کسی اور صحابیِ رسول کو یہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! آپ دونوں رکنوں کے پاس ٹھہرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کے کسی صحابی کو اس پر ٹھہرتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا: اگر میں یہ کرتا ہوں تو (اس لیے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہوئے سنا: ''ان دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے'' اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور اسے گنا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے'' نیز میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی جو قدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک غلطی مٹاتا اور اس کی وجہ سے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن زید نے بھی عطاء بن سائب سے بواسطہ ابن عبید بن عمیر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کی ہے لیکن اس میں ان کے باپ کا ذکر نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

112..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ
دوران طواف بات کرنا

960۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ..........

---

(959) صحیح: ابن ماجہ: 2956۔ نسائی: 2919.

(960) صحیح: دارمی: 1854۔ ابو یعلی: 2599۔ ابن خزیمہ: 2739.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا نماز کی طرح ہی ہے لیکن تم اس میں بات کر سکتے ہو، جو اس میں بات کرے تو وہ صرف بھلائی کی ہی بات کرے۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ابن طاؤس وغیرہ سے بواسطہ طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے اور ہمارے علم میں صرف عطاء بن سائب کی سند سے ہی مرفوع ہے۔

نیز اکثر اہلِ علم اسی پر عمل کرتے ہوئے اس بات کو مستحب کہتے ہیں کہ آدمی دورانِ طواف صرف ضروری بات ہی کرے یا اللہ کا ذکر اور علم کی بات کر سکتا ہے۔

113..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجر اسود کا بیان

961- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: ((وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ضرور کھڑا کرے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ دیکھتا ہوگا اور زبان ہوگی جس کے بات کر کے اپنے چھونے والے کے بارے میں گواہی دے گا۔“

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

114..... بَابُ ادِّهَانِ الْمُحْرِمِ بِالزَّيْتِ

محرم کا تیل لگانا

962- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں ایسا تیل لگاتے تھے جس میں خوش بو شامل نہیں ہوتی تھی۔

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقتت کا معنی ہوتا ہے خوشبودار۔ نیز فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ صرف فرقد السبخی کی سند سے ہی سعید بن جبیر سے مروی ہے۔ اور یحییٰ بن سعید نے فرقد السبخی کے بارے

(961) صحیح: ابن ماجه: 2944- مسند احمد: 1/ 247- ابن خزیمه: 2735- دارمی: 1846.

(962) ضعیف الاسناد: ابن ماجه: 3083- مسند احمد: 2/ 25- ابن خزیمه: 2656.

میں کلام کی ہے لیکن اس سے لوگوں نے روایت لی ہے۔

115..... بَابُ مَاجَاءَ فِي حَمْلِ مَاءِ زَمْزَمَ

زمزم کا پانی اٹھا کر (ساتھ) لے جانا

963۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ.

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جاتی تھیں اور بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے اٹھاتے تھے۔ (یعنی ساتھ لے جاتے تھے)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔

116..... بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی جائے

964۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ۔ الْمَعْنَى وَاحِدٌ۔ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں، میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے وہ چیز بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہو کہ آپ ﷺ نے ترویہ [1] کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: منیٰ میں، راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: کوچ کرنے کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ابطح میں، پھر فرمانے لگے: تم ایسے ہی کرو جیسے تمھارے حاکم کرتے ہیں۔

توضیح:...... [1] آٹھ ذوالحجہ کو ترویہ کا دن کہا جاتا ہے۔ (ع م)

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے (اور) اسحاق بن یوسف الازرق کی ثوری سے روایت کے ساتھ غریب سمجھی جاتی ہے۔

---

(963) صحیح: السلسلة الصحیحه: 883.

(964) بخاری: 1653۔ مسلم: 1309۔ ابوداود: 1912۔ نسائی: 2997.

- مکہ شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا شہر بنایا ہے۔
- جس کے پاس زادِ راہ کی طاقت ہو اس پر حج واجب ہے۔
- نبی ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے کیے تھے۔
- حج کی تین اقسام ہیں: (1) افراد (2) تمتع (3) قران۔
- مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا گیا ہے۔
- احرام میں صرف دو چادریں ہوتی ہیں۔
- طواف میں پہلے تین چکروں میں رمل ہے اور چار چکر عام چال کے ساتھ ہیں۔
- حجرِ اسود کا استلام ضروری ہے۔
- وقوفِ عرفہ حج کا سب سے بڑا اور اہم رکن ہے۔
- اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔
- سر کے بال منڈوانا افضل جب کہ کتروانا جائز ہے۔
- بوڑھے شخص اور میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔
- رمضان میں کیا جانے والا عمرہ حج کے برابر ثواب رکھتا ہے۔
- حائضہ عورت کے لیے طوافِ وداع نہ کرنا جائز ہے۔
- دورانِ طواف دنیاوی بات نہ کی جائے۔

اس اشاعت کی امتیازی خصوصیات

دورِ حاضر میں پوری دنیا اضطراب وانتشار کا شکار ہے۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت تھی
کہ فرمان نبوی ﷺ کے موتیوں کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے کہ ہر بندہ اس سے مستفید ہو سکے۔
اس کے لیے ہمارے ادارے ''دارالحمد'' کی **جامع ترمذی مترجم طبع جدیدہ**
درج ذیل خوبیوں کی وجہ سے انفرادیت کی حامل ہے۔ ان شاء اللہ

★ مدارس دینیہ کے اساتذہ کرام، معزز طلباء اور قارئین حدیث کے لیے منتخب احادیث میں سے مشکل الفاظ کے معانی (القاموس الوحید اور المعجم الوسیط کے حوالہ جات کے ساتھ) لکھ دیے گئے ہیں۔
★ کتاب کا ترجمہ ماہر تجربہ کار استاذ الحدیث محترم علی مرتضی طاہر حفظہ اللہ نے آسان اسلوب اور عام فہم انداز میں کیا ہے۔
★ فاضل مترجم نے بعض اہم مقامات پر مختصر توضیحی فوائد درج کر دیے ہیں تاکہ عام قاری کو بھی حدیث مبارکہ کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔
★ احادیث پر محقق العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق حکم درج کیے گئے ہیں۔
★ متن کی تصحیح اور مکمل تخریج (دیگر حوالہ جات) کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔
★ حدیث کے موضوع کو ذہن میں پختہ رکھنے کے لیے ہر کتاب (مثلاً کتاب الطھارۃ) کے شروع میں اس کتاب کا تعارف اور اس میں آنے والے ابواب اور احادیث کی تعداد کے ساتھ ساتھ اہم عنوانات بھی درج کر دیے گئے ہیں۔
★ ہر کتاب (مثلاً کتاب الطھارۃ) کے آخر میں اسی کتاب کا خلاصہ بیان کر دیا گیا تاکہ قاری کو حدیث فہمی کا مکمل ادراک ہو سکے۔
★ کتاب کے آخر میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''کتاب العلل'' کی باب بندی کر کے ترجمہ کر دیا گیا ہے جب کہ ترتیب میں کوئی فرق نہیں، اس سے عام قاری بھی امام ترمذی رحمہ اللہ کی اصطلاحات کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔
★ ترجمہ اور کمپوزنگ کے دوران اُردو زبان واملا اور رموز واوقاف کا خصوصی اہتمام
★ عرصہ دراز کے بعد نیا ترجمہ جدید کمپوزنگ اور تصحیح کے عمدہ اہتمام کے ساتھ
★ 4 جلدوں پر مشتمل انتہائی مناسب قیمت پر۔

غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
+92 42 373 61 505, +92 372 44 404